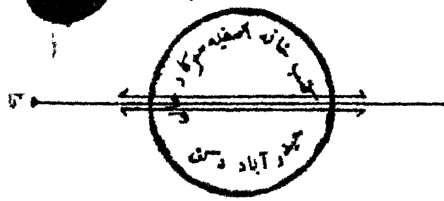
یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

فلسفۂ قطبی



مصنفہ

ڈاکٹر محمد قطب الدین سول سرجن وظیفہ یاب

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرس چارمینار حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۵۲ ہجری

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	سطر
کلموا الناس علیٰ قدر عقولھم۔	۶۲۰	۱۳
بل الانسان علیٰ نفسہٖ بصیرۃ		
بلکہ آدمی اپنے لیے آپ سوجھ ہے	۶۲۲	۱۱
مدرک اسمیں دو حس ہیں ذائقہ۔ لامس	۶۲۲	۱۵
بلکہ ایک دو درجہ حرارت جسمی میں		
کمی ہزیان سے حواس کی راستی		
گھبراہٹ مبدل بسکون پائیجاے	۶۲۳	۱


کٹہ تالاب میر عالم

خوبی ساخت آلات و اعضاے انسانی
۵۴۳ میں تمثیلاً ضمیمہ سلسلہ ہے۔

حیدرآباد میں میر عالم کے تالاب کا کٹہ اعلیٰ
وزن الاصول تعمیر و انجنیرنگ پر جو بنایا گیا ہے
نادرات و عجائبات سے ہے اس لیے کہ
تالابوں کے کٹے عریض ہوتے جن پر سڑک
اور عمارت درخت وغیرہ بغرض استحکام رہتے
مگر یہ کٹہ صرف ایک پتلی سنگ بستہ دیوار ہے
اور باوجود اس نزاکت کے استوار ہے اسمیں
رمز یہی ہے کہ اس کی ساخت کمان نما واقع
ہوئی ہے جسکی ہر ایک رواق ایک کمان ہے
اس طرح کی ساخت سے بحیثیت مجموعی تمام
بند یعنی کٹہ خود ایک بڑی کمان بن گیا ہے
جو پانی کے زور کا مضبوطی کے ساتھ مقابلہ
کئے جا رہا ہے صفحہ ۵۳۵۔

صرف کسی ایک مرض معمولی کے درد و تکلیف
کے خوف سے جب ایسا طبیب لطبیب خاطر

محض دکھ سے سکھ پانے پرہیز کرتے
مگر انّ عذابی لشدید کا فرمان باریتعالیٰ
اور اس سے بچنے کے لئے طبیب دلی کا
بتایا ہوا نسخہ مع پرہیز بوقت گناہ فراموش
کرجاتے یہ کوئی بیش اندیشی نہیں بلکہ
اپنی آپ غارت گری ہے۔

بعض افعال جد حیوانی میں صورت حال
لازم و ملزوم ہے۔ جیسے پاخانیکے ساتھ
پیشاب آنا ضروری ہے۔ بخلاف اس کے
ہر پیشاب کے ہمراہ پاخانہ آنا لازم نہیں ہے
باستثنائے مجبوری و شدت تقاضائے بشری۔
مادرزاد بہرا گونگا ہونا لازمی ہے۔
مگر مادرزاد گونگا بہرا ہونا ضروری نہیں ہے

ضمیمہ مضمون متعلق بہ صفحہ (۶۰۵)

ثمنوا ضحایاکم فانها علی الصراط مطایاکم فربہ کرو اپنی قربانیوں کو۔
پس تحقیق کہ وہ پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے۔ اس لئے کہ ناقص سواری
کام نہیں دیتی۔ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے ذبحہ کے موقع پر موٹا تازہ دنبہ بہشت سے جبرئیل علیہ السلام
بحکم خدا لائے تھے جس سے تندرست، ذبیحہ کی قربانی کا سبق دیا گیا ہے
اور جان کا نعم البدل معاوضہ و صدقہ قیمتی مکمل و تندرست چاہیئے۔ بیمار، دبلا
ناقص نکمہ کس طرح جائز ہو سکے ہے۔ جو آپ ہی مر رہا ہوئے اسے مارا تو کیا مارا۔

چنانچہ عقیقہ و قربانی کی نیت یہی ہے کہ ہر جزو بدن ذبیحہ کا جس کے نام کی قربانی ہو اس کے اجزاء جسمی کے بدلے ہیں۔

ضمیمہ مضمون متعلق بصفحہ (۵۶۸)

بڑے موذی کو مارا نفس امارا کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

کیونکہ ایسے درند اور زہریلے کیڑے آن واحد میں انسان کو تکلیف پہونچاتے یا ہلاک کر ڈالتے مگر نفس امارہ پولٹیکل اصول پر اندر کا اندر نار دوزخ میں سالہا سال رکھنے تو وہ عصیاں انسان سے اکٹھے کراتا موذی حیوان ایک نشانہ پر فنا ہو سکتا۔ مگر نفس امارہ سخت جان ہر کسی سے نہیں مر سکتا یہ مردان خدا کا کام ہے کار ے دارد۔

ضمیمہ مضمون متعلق بہ صفحہ (۵۱۳)

در سلسلہ اصول معالجہ

اذا تعش تمش و تغد تمد

After supper sleep a while
After dinner walk a mile.

غلط نامہ

صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
کو	—	۱۰	۱۴	فطرت	مضرت	۹۸	۵
رہٹیراکٹنگ	رہٹیراکٹنگ	۱۲	۱۲	آزموزز	آزموزر	۱۰۴	۱
	جس سے	۱۲	۱۴	قلمزو کردو	مکرر ہیں	۱۰۵	۱ و ۲
چھلنی	چہلنی	۲۵	۷	او	اور	۱۱۴	۵
deciduous	deeidias	۳۱	۲	طلب	طب	۱۱۶	۱۰
خود	خور	۴۵	۱۳	ز	—	۱۱۸	۱۰
چھوڑے	چورسے	۵۱	۱۰	Lxiv	lxiv	۱۱۹	۹
جکڑو	جکڑو	۶۰	۱۰	مکسچر	کلیچر	۱۲۰	۴
				پژمردہ	مژمردہ	۱۲۲	۹
چوکھ	چوکھ	۶۰	۱۵	بون	یون	۱۲۳	۱
دکھتی	رکھتی	۶۸	۱۴	بڑے	ٹرے	۱۲۵	۱
انتیں	زہتیں	۶۹	۱۱	لاڈر	لارڈ	۱۳۰	۷
پریشیر	پرلیشیر	۷۳	۲	east	cast	۱۴۶	۶
چیکاگو	چیگاگو	۸۵	۱۰	گیاسٹرک	گیاسٹر	۱۵۶	۷
آخر یہ وصیت بالااعلان کردیا	بالآخر یہ وصیت کی یا اعلان کردیا	۹۶	۷	ٹیڈس	ٹیڈس	۱۵۷	۵

صحیح	غلط	صفحہ	سطر
پرت	یرت	۱۵۹	۲
اس	س	۱۶۸	۷
ہو	—	۱۸۲	۱۰
ڈائی لیٹر	ٹوائی لیٹر	۱۹۰	۵
جس	حسن	۱۹۳	۴
کاربانک	کاربنک	۲۰۱	۶
تو	تو	۲۰۳	۷
بہتر	برتر	۲۰۴	۱
جاتے	حاتے	۲۰۴	۱۱
بیٹھود	بمیٹھود	۲۰۵	۴
ضرورت	ضروریات	۲۰۵	۱۵
تفس	تفس	۲۰۹	۱۴
جبھی	جبھی	۲۱۷	۱۱
شفاف	شفاف	۲۲۱	۶
دلی	دہلی	۲۲۴	۵
پرستی	پرستی	۲۲۸	۹
خون	—	۲۳۸	۱۱

صحیح	غلط	صفحہ	سطر
وآلے	والے	۲۴۶	۲
دوران	اثنائے	۲۴۷	۱۲
تلاقی	تلاقی	۲۶۰	۱۴
قرینے سے رکھی ہے	—	۲۷۸	۱
احفظنا	احفضلنا	۲۹۵	۹
رہنے سے	بند رہنے سے	۳۰۷	۳
کراہت	کراہٹ	۳۰۸	۸
سے	کے	۳۱۵	۹
سماعت	ساعت	۳۲۳	۱۳
snaff	snaf	۳۲۶	۴
نصب العین	العین	۳۴۶	۱
تیر	تیز	۳۵۴	۶
تمہاری	تمہارے	۳۷۲	۹
کناروں پر	کٹاروں پر	۳۷۲	۱۳
آلود	آلور	۳۸۲	۳
رکھا	دکھا	۳۸۳	۱۵
جو	جیو	۳۸۷	۳
[illegible]	[illegible]	۴۴۴	۱۵

صحیح	غلط	صفحہ	سطر
علالت	علامت	۴۵۷	۷
مُسکھلّ	مسکھی	۴۷۳	۱۳
صاحبہ	صاحب	۴۷۳	۲
		۴۷۳	۹
بلیے	بلی	۴۷۵	۵
کے	—	۴۷۸	۹
خاصیت	خاصت	۴۸۱	۱۳
اُس	س	۴۹۱	۱۵
یعلمون	لیعلمہ	۴۹۶	۷
نہ از شکم	از شکم	۵۰۰	۱
کاہل	کاحل	۵۰۴	۹
کرتے	کرکے	۵۱۴	۱۲
ہووے	ہوئے	۵۲۳	۷
مگر وہ بھی	وہ بھی	۵۲۵	۱۳
قول	قول	۵۲۸	۱۱
اس	اسی	۵۲۹	۷
بلکہ سے	سے بلکہ	۵۳۷	۸
ذوق شم لمس	لمس	۵۳۷	۹
کرتی ہے	کرتا ہے	۵۳۸	۱
وتبغو	دتبغو	۵۳۸	۱۴

صحیح	غلط	صفحہ	سطر
منشور مثلثی	شیشہ شفاف	۵۴۴	۸
ٹنی ٹک	ٹنی فاک	۵۵۶	۴
روحانی	روحائی	۵۵۷	۸
حسن	حس	۵۵۸	۱۳
اس	اسی	۵۶۷	۴
نہ رہا	نہ رہے	۵۶۷	۱۲
ضیاء مجسم	سیارہ	۵۷۳	۳
فوراً در توبہ بند	—	۵۷۴	۶
الحرور	المحروم	۵۷۶	۱۵
معاصی	معاصم	۵۸۱	۷
کالت	مان	۵۸۲	۱۱
پیروی	پیری	۵۹۶	۶
جو کہ افضلترین شے ہے	جو افضلتر	۶۰۹	۱۲
کی	لی	۶۱۱	۷
تبت	تیت	۶۱۱	۱۴
لباس	ماس	۶۱۲	۳
آپ کا محتاج	—	۶۲۶	۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

قدیم طریقہ کی تصانیف و تالیف میں اسلامی رواج کے اعتبار سے حمد و نعت کے ساتھ کتاب لکھی جاتی تھی جیسے جیسے زمانہ میں غیر ادیان والسنۂ مغربی کا عروج ہوتا چلا اور مذہبی معلومات میں قلت ہونے لگی ویسے ویسے تالیف و تصنیف میں بھی رنگ بدل دیا گیا۔ ابنائے علیہ یہ خیال ہوا کہ اگر قدما کا ڈھنگ اختیار کیا جائے تو کتاب بلا پڑھے کے قدیم وضع کے خیالات تصور کر کے نظر انداز کر دی جانے کا احتمال ہے اور جدید طرز یعنی ابتدا ہی سے

مضمون شروع کرنے عقیدت دلی نے ہاتھ روکا کہ خالقِ اکبر نے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی اور کچھ نہ فرمایا۔ مگر حضرت انسان کی تخلیق کے بعد ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین کا فخر ظاہر کیا اس کی صنّاعی و نوازش کا بیان بِلا ادائے حمد و شکر کیسے ہو اور وہ ذاتِ بابرکات باعثِ موجودات مفخرِ مخلوقات ستودۂ صفات مظہرِ کمالات منبعِ کرامات مصدرِ فیوضات سرورِ کائنات سراپا آیتہ رحمت کی مدحت میں قبلہ گاہی کا شعر ہے۔

ہے شرح والّیل زلف والا ہے رُخ کی تفسیر والضحیٰ ہیں
فداک رُوحی ابی وُامّی ہے سارا قرآں تری ثنا ہیں

پروردگارِ عالم نے کسی پیغمبر کی توصیف سردارِ دو عالم کے تعریف کے مثل نہ فرمائی تذکرۃً کچھ فرمادیا اور محبوبیت کی وجہ مانند دیگر مرسلوں کے نام سے یاد نہ فرمایا بلکہ ہر مرتبہ ادائے دلربایانہ کے ساتھ مخاطبت ملحوظ رہی۔ خدائے برتر نے ہر قوم پر پیغمبر بھیجے اور اُن کا کوئی احسان ظاہر نہ کیا مگر اس اُمتِ مرحومہ کے لیے نبی آخر الزماں کی بعثت کے بعد لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث

فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ آیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ارشاد فرمایا۔

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر — من وجہک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یعنی ممدوح خدا کی مدح بندہ کیا کر سکے۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست — کتب خانہ چند ملّت لشست
لکھے نہ پڑھے جناب والا — شاگرد رشید حق تعالیٰ۔

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر — دیتے تھے قدسیوں کو سبق بے پڑھے ہوئے

کی تعلیم و ہدایات و ارشادات اور ویسے حکیم کامل و اکمل مُلَمَّلْ عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کی نعت بلا درج کئے کیونکر احکامات والا کا حوالہ دیا جا سکے۔ غرض اسی خیال سے میں نے حسب عملدر آمد حالیہ ابتدا ہی سے مضمون نگاری آغاز کی اور اصل مضمون ہی میں حمد و نعت تبرکاً درج کیگئی ہے زمانہ سلف کے اکثر اقوام میں جو کہ زندہ مانی جاتی تھیں مذہب سب باتوں پر مقدم سمجھا جاتا تھا اور اب بیکاروں کا مشغلہ تصور کرتے ہیں

غور کیجئے کہ گلزار نسیم (گلِ بکاولی) جس کا مصنف دیا شنکر تھا باوصف ہندو دھرم ہونے کے غلوئے ضیاء اسلام کے اثرات و پرتو کی وجہ اس لئے حمد و نعت وغیرہ لکھی ہے گو لفظِ ہر سے آغاز ہے۔ جیسے۔

ابیات

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری ثمرہ ہے قلم کا حمد باری
کرتا ہے یہ دو زبانسے یکسر حمدِ حق و مدحتِ پیمبر
پانچ انگلیوں میں یہ حرف زن ہو یعنے کہ مطیع پنجتن ہے

علیٰ ہذا اور کئی غیر مسلم مصنف اس زمانہ کے اسی طرح لکھا کئے جس طریقہ کو فی زمانا مسلمانوں لے ترک کر دیا ہے۔ غیر متعصب ذی فہم منصف مزاج کے دلوں میں اسلام کی خوبی کیا بہ لحاظ اخلاقی شائستگی۔ روحانی پاکیزگی۔ تمدنی معاشرتی سیاسی۔ انتظامی سلطنت رانی۔ فنون جنگ وجدال۔ دلاوری۔ علو ہمتی۔ کسر نفسی انسانی ہمدردی باہمی اتفاق۔ زراعت۔ تجارت۔ معاہدہ۔ معاملہ۔ جہاد اکبر و اصغر حکمت طب۔ حفظان صحت وغیرہ غرض کل ابواب کا دینِ اسلام

میں انتظام ہونا ایک امرِ مُسلّمہ ہے اپ ٹو ڈیٹ یعنے تا حال
کھوج و تحقیق عینی مشاہدات و عملی تجارب سے جس حد تک جدید
معلومات طبّی و حفظان صحت. سائنس وغیرہ کے متعلق ہوتی گئیں.
وہ سب بہ فضلہٖ اسلامی شعار میں پائی گئیں. جس کی تیرہ سو پچاس
سال قبل ہی ہادیٔ برحق نے تعلیم دیدی یہ ہزار معلومات و تجسّس
اس وقت تک ساری تھیوریز گویا طبی قیاسات وغیرہ اسی
مرکز پر بلاکم و کاست آ کر ٹہر رہے ہیں. اس مختصر سی جامع کتاب
میں میں نے اپنی حتی المقدور کلام الٰہی احکامِ شرعی کی مطابقت
صحیح طِب و حفظان صحت کے ساتھ ظاہر کرنے کی سعی کی ہے چونکہ
طبی مطالب نہایت ہی ادق خصوصًا علمِ تشریح سے تھوڑی دیر
میں غیر ماہرینِ فن کے لیے بر خاستگی خاطر ہوا کرتی ہے اور میری
غایت یہ ہے کہ اس رسالہ کو علی العموم ہر کس و ناکس پڑھے اور مستفید
ہووے اس لیے ایک خاص طور کی عبارت رکھی گئی کہ کچھ نظم اور
مقفّٰی و مُسجّع نثر کچھ ناول و قدرتی مناظر کے بیان کی طرز ظرافت زبان
کا چوچلا تصوّف کا لطف نیا استعارہ وغیرہ تاکہ مطالعہ کرنے میں حلاوت

پائے طبیعت نہ اُکتا جائے ہر مذاق کا شخص پڑھنے سننے سے محظوظ

ومسرور ہوتا جائے ۔ اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَتہ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرا ۔

لطفِ نمکینی بھی ہو لذّتِ شیرینی بھی ✽ حظِ دنیاوی بھی ہو مسئلہ دینی بھی

اُدعُ اِلیٰ سَبِیلِ رَبِّکَ بِالحِکمَۃِ وَالمَوعِظَۃِ الحَسَنَۃِ وَجَادِلھُم بِالَّتِی ھِیَ

اَحسَنُ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِیلِہٖ وَھُوَ اَعلَمُ بِالمُھتَدِینَ ۔ (۳۵)

پارہ (۱۴) رُبَمَا سورہ النحل ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

قوّتِ ذائقہ۔ الذّوق۔ اللہ تعالیٰ نے قوتِ ذائقہ حسّ خاص حیوانی اور کامل فعلِ ناطقہ تعریف مختص انسانی ان ہر دو صفات کا مظہر و مرکز ایک آلہ زبان جوفِ دہان میں مقرّر و مقرر فرمایا۔ حکیمے سخن برزباں آفریں، تاہم غور کیجئے۔ (قطبی)

آواز جدا جدا ہے سب کی صنعت ہے عزیزو میرے رب کی

اس لیے اب ہر ناطق و ذی روح پر دو امر لازم و ملزوم ہوئے اوّلاً

حمد و ثنائے باری و ثنائے انبیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نعت میں گہر باری جس کا انکشاف مشترک الصفات اعضاء کے ذریعہ ہی صاف صاف ظاہر کرکے رطب اللسانی و فصیح البیانی کی حلاوت سے محظوظ و مسرور ہو کر اس صانع ازلی کی نعمتوں و صنعتوں کا اظہار بادائی سپاسی کرے۔ (دستگیر)

شکر کہتے ہیں جسے اہلِ صفا　　جاننا محسن کے ہے احسان کا

تمہید

خزائن معلومات از سیاحتِ ذہنی فی الوجود اور بحرِ عقل میں طبع رسا کی غواصی سے جو دُرِ مضامین ہاتھ آئے وہ پانچ انگلیوں کی نظم و نتظمی سے سوزنِ کلک لے سلکِ تحریر میں پُردی گئی ہے گویا بہ طفیلِ پنجتنِ پاک حواسِ خمسہ پر بحث کی گئی ہے۔ ہمیں اس کتاب میں احکامِ اسلامی کا تطابق قانون شرعی کی مصلحتی مناسبت صحیح حکمت کے ساتھ حتی الوسع موافق بلکہ اسلامی شرعِ شریف عینِ حکمت و جانِ حکمت بتلانے کی کوششیں کرنی مقصود اور اس سے

ارباب بصیرت کے معلومات کی وسعت منظور خصوصاً طلباء کی
ابتدائی تعلیم وعقاید کی درستی و استحکامی اخلاقی روحانی تہذیبی
عادات کی شائستگی مرکوز خاطر ہے (قطبی)

تصدق ہو خدا اور مصطفٰی کے — جو صدمہ سے بچائے ہر بلا کے

بندۂ رب العالمین کمترین ڈاکٹر محمد قطب الدین ناظرین
باتمکین اور حضرات ذی استعداد سے اگر کہیں اس میں سہو پایا جائے
معافی کا ملتمس و متوقع ہے۔ مخفی نہ رہے کہ ان دو متذکرۂ بالا افعال
کے علاوہ زبان اور کاموں میں بھی بڑا حصّہ لیتی ہے میاسٹی کیشن
غذا کو چباتے وقت نوالے کو آبِ دہن میں مخلوط کر کے الٹ
پلٹ کرتی رہتی ہے تاکہ دانتوں و داڑوں سے غذا پاریک
پسنی جائے۔ شیر خوار بچے اسی آلہ سے دودھ ماؤں کی پستاں سے
چوستے ہیں جو بطریق نالی کے نکر شیرِ مادران کے حلق میں پہنچاتی ہے
حیوانی ڈرسیر دوامی" حیوانات اپنے زخم و پھوڑے وغیرہ لعابِ دہن
سے اسی کے ذریعہ ہمیشہ پاک و صاف رکھتے ہیں جس سے زخم
وغیرہ جلد اندمال پاتے ہیں۔ گویا عجیب کا مرہم ہے۔ ویسے مقامات کے

زخم وغیرہ جہاں حیوان چاٹنے سے مجبور ہے سڑکر خراب ہوتے ہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر سمنر بی۔ اے۔ یم۔ بی کنٹب سیول سرجن سہارنپور اپر انڈیا۔ انڈین مڈیکل گزٹ مطبوعہ ماہ نومبر ۱۴ ۱۹۱ء نمبر (۲) صفحہ (۴۳۴) میں ایک مضمون لکھا ہے کہ حیوانات زخم چاٹنے سے درحالیکہ وہ اچھی صحت میں ہوں زخم میں ریم نہیں پڑتی اس کی کیا وجہ ہے؟ چونکہ ابتدائے زخم سے وہ اس کو چاٹ رہا ہے اور زخم کی ٹاکسین رطوبت تف سے آلودہ ہوکر پیٹ میں جارہی ہے اس لیے روزانہ بتدریج مادۂ زخم کے شمول سے جسم میں ایک قسم کی قوتِ دفعیہ پیدا کردیجاتی ہے جس کو انٹی ٹاکسین باڈیز کہتے ہیں اور وے سارے جسم سے زخم میں ساری ہوکر تمام جراثیم ریم پیدا کنندہ کو مفلوج ناکارہ اور مردہ کئے دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے بلا ریم پڑے کے یعنی اسپٹک طور پر زخم مندمل ہوجاتا ہے ہیلینگ بائی فرسٹ انٹن شن یہ بات خاص کر کے غور کی جائے کہ حیوان خالص ٹاکسین زخم میں پہنچا رہا ہے جو کہ اسٹرلائنرڈ نہیں یعنی کوئی ۶۰-۷۰ درجہ حرارت پر

نہ او نشائی گئی ہے جو اپٹک یعنی مبرا از سٹرہاوٹ مقصود ہو سکے نہ بشمول کسی مانع سٹرہاوٹ ادویہ (انٹی سٹک) کے محفوظ کی گئی ہے نہ رکھی رہنے سے تبدیلی پیدا کی ہے۔ بلکہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو ہر وقت حیوانی لیبالوریٹری یعنی دار العمل سے بن رہی ہے۔ ٹیکہ اندازی کے نتائج مختلف ہونے کی یہی وجہ ہے کہ اختلافات موسم و حرارت کی کمی و بیشی کے اثرات رکھے رہنے سے پیدا ہو کر عمل کو خراب کئے دیتے ہیں اس لیے یہ فطرتی طریقہ حیوانات کا سبق آموز ہے۔

معتدل حرارت پر نومولود کا غسل جسمانی

حیوانات بعد جننے کے بچہ کا آنول نال وغیرہ منہ سے کتر کے مقام تولد زبان سے ستھرا کر لیتے ہیں اور بچے کو چاٹ کر بہ طور نہلانے کے زبان ہی سے پاک و صاف رکھتے ہیں اپنے بول و براز کے مقامات کی کثافت اسی سے دور و نیز مقامات مذکور مرطوب کیا کرتے ہیں ٹیڈ واٹر اسپنج باتھ مویشی اسی آلہ سے

ہاتھ کا کام لیتے ہیں ناک منہ بلکہ دوسرے حیوان کو جیب سے چاٹ کر ٹھیک کر لیتے ہیں۔ دیہات میں قدیم طریقہ آنکھ سے کچرا نکالنے کا نوک زبان سے ہے مہین ذرّے تیز و باریک کسی شئے کے مثل بھوسہ یا پوست تواکہ غذا کے ریزے و ماہی کے مہین کانٹے جو کھاتے وقت طارق سے لپٹتے ہیں یا ساتد والے دانتوں میں پھنس جاتے ہیں تو بھی زبان اُن کے نکالنے میں رہنمائی کرتی ہے۔ استخوانی کرچیں ریزہ فضلہ مصالحہ دار اشیاء وغیرہ کا توالہ سے زبان ٹٹولکر نکال دیتی ہے۔

می تواں داشت نہاں عشق زمردم لیکن
زردی رنگِ رُخ و خشکی لب راچہ علاج

کا معالجہ ہر لحظہ زبان ہی کرتی ہے۔ اِدھر سخنان تشفی آمیز و تسکین بخش سے فکر کافور فرحت و خوشی و سرور سرخ روئی کا وفور کرتی اُدھر لعلِ لبِ حسینان کو مرطوب کرتی۔

گرمیٔ عشق تپاں در جگر آتش افروخت
تشنگی سوخت مرا اے لبِ جاناں مددے

آلاتِ ہضم (الیمنٹری کنال جو ۳۰ فیٹ طول ہے۔

(ا) دہن { لب۔ دانت۔ مسوڑے۔ طارق۔ کلّے / زبان۔ غدد ولعاب دہن ولب و کلّے } یہاں نشاستہ دار غذا ہضم ہوتی ہے

(ب) حلق عقبی
(ت) مرّی } محض رہگذر ہے۔

(ث) فم معدہ جانب قلب
(ج) معدہ = ۵ × ۱۲ = انچ
(ح) فم معدہ جانبِ امعاء

{ اس جگہ اناج وحیوانی مادے جیسے گوشت و دودہ وغیرہ تحلیل ہوجاتے۔ معدہ گوشت ہضم کرجاتا مگر خود کیوں ہضم نہیں ہوجاتا۔ اسکی وجہ کھارا خون اس کے پرتو کلیں جو جاری ہے وہ مانع ہے اسلیے کہ معدہ کا عمل ترشی میں بخوبی ہوا کرتا ہے۔

(خ) ڈیوڈینیم < (د) جگری صفرہ کی نالی / (ذ) رطوبت لبلبیہ کی نالی
(ر) جیوجنم
(ز) الیم

{ امعاء صغیرہ چھوٹی آنتیں } اس مقام پر چربی و شیریں یعنی چکنے و میٹھے اشیاء کا تجزیہ و لعاب بنکر جذب و جزو بدن ہوتا ہے۔

(س) یہاں سے چھوٹی آنتوں کا اختتام اور بڑی آنتوں کا آغاز ایک زاویہ دار حالت۔

{ خفیف سا انتقام (اختتام؟) [illegible] اور [illegible]

(ش) ایک کیواڑ۔ الیوسیکل والو۔

(ص) کیڑا نما دم جو اپنڈکس ورمی فارمس کیلاتا۔

خیال رہے مرض اپنڈیسائٹس میں اسی دم کی نوک

کترنے کا آپریشن ہوتا ہے۔

(ض) اوپر جانے والی قولن۔

(ط) آڑھی قولن۔

(ظ) نیچے اترنے والی قولن۔

مع خم یعنے سگمائیڈ فلکسر۔

(ع) امعاء مستقیم رکٹم جیسے فضلہ فیر کردینے کے لیے قطرتاً بلا خم سیدھی بنی ہے

(غ) مبرز۔ مقام خروج براز غذا سے بعد پرورش جو فضول شئے رہ جاتی

جسم میں سے غائب باہر نکال پھینک دی جاتی ہے۔

آلہ ہضم ایک نل جیسا بہت ہی پیچ و خم دار ہے اسکی غیر معمولی حفاظت

ہمیشہ درکار رہے تاکہ بگڑنے نہ پائے (ں)

تیری گلی کے سو سو پھیرے تم نہ روٹھو چاہے روٹھے زمانا

اور معاون و شریک آلات فعل ہضم کے اس نالی میں تل در تل

ملے ہوئے ہیں جوں جوں غذا اس راہ گزر پر سے گزرتی وہ اپنی اپنی

رطوبات ٹپکاتے ہوئے شریک عمل ہضم ہو رہتے یہاں تک کہ جملہ خورشش

بعد پرورش یعنے کاروانِ غذا بحیثیت فضلہ بہ تقاضائے بشری جیسی

تل موری سے بطور فلشنگ سسٹم کے خارج ہو جاتا چپ چاپ نہیں

بطریق موٹر ہارن دیتے ہوئے گڑ گڑھاتا مثل اسٹیم بھانپ یا چھوڑتا

تب کہیں انسان و حیوان نجات و سکون پاتا غرض اس دھوم سے

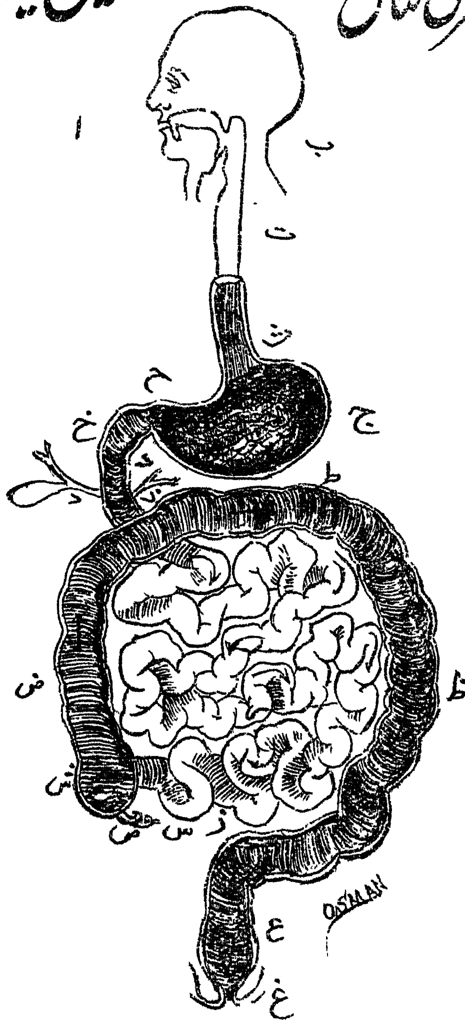
پاخانہ آتا۔

دانت جیتی چالو گرنی ہے۔ بعض حیوان جیسے پرند وغیرہ کے

دانت نہیں ہوتے مگر قدرت سے اعلیٰ نعم البدل ان کے معدہ میں

مہیا فرما دیا گیا ہے یعنے سنگدانہ میں کنکر تک گلکر پس جاتا ہے۔

آلاتِ ہضم المینٹری کنال تیس فیٹ طول ہے



آب دہن کی موجودگی میں مختلف ذائقے تالو (طارق) سے لپٹ کر زبان تمیز کر سکتی ہے جو کہ خشکی ہیں غیر ممکن ہے۔ الیمنٹری کنال۔ یعنی غذا کو ہضم و جذب مابعد پرورش و قوت بخش جسم بنانے کا کارخانہ جس کی ابتداء و انتہا منہ و مبرز ہے۔ اور یہ نلِ معدہ و رودئے و رطوبات متعلقہ ہضم و تحلیل پر مبنی ہے۔ الیمنٹری کنال بہ منزلہ مزرعہ کے ہے اور غذا اس میں تخم بہ نہال پاکر اس کا ثمرہ عروق کے ذریعہ دل و جگر میں پہنچکر تقسیم و پرورش کرتا ہے۔ ہر بائیلر کے لیے انڈیکیٹر کا ہونا لازمی ہے۔ پس زبان انڈیکیٹر الیمنٹری کنال ہے۔ یعنی مقیاس الحرارت جسمی اور کیفیت تمائے تنور شکمی ہے۔ اگر یہ کثیف تو دے کثیف اگر یہ صاف تو دے درست اگر اس ہیں تبور و آلودگی تو ان ہیں تخمیر و گندگی۔ اگر یہ مرطوب و سرخ تو انہیں قبض و رکاوٹ نہ ہوگی۔

زبان ھر آئینہ طبیعت انسان

اطبا تشخیص امراض میں معاینہ زبان سے بہت سارے اندرونی

حالات معلوم کر لیتے ہیں اور منشاء ما فی الضمیر زبانی مقالات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے داغ

میری اُنکی بھری محفل بن جائے گی   زباں پہ آئے گی جو دل میں ہو گی

تجوید علم قرأت کلام زبانی حافظہ قرآنی فن موسیقی کی نغمہ خوانی لحن داؤدی کی خوش الحانی فصحا کی لسانی شعراء کی سخن دانی میں زبان کی روانی کام دیتی ہے یہ حالت مفلوجیت وگونگ ناکامی اس کی قدر و منزلت ہوا کرتی ہے (ظہوری)

زباں را مطرب بزم دہن کرد   نفس را دمکش ساز سخن کرد

زبانے زبانی۔ عمر بھر انواع و اقسام کے نعمتوں و لذتوں سے متمتع اور لذت گیر صفت سے متصف ہو کر خود بھی لذیذ بنگئی ہے اس کے احساس تلذذ کا ہر زبان نہاری میں امتیاز حاصل کیا ہے۔ جس تعریف کی معترف زبان ہے اوصاف زبان کے بیان سے بہترین سبق مقتبس ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ زبان سے تو سب ہی قسم کی چیزیں کھائی جاتی ہیں۔ تیز۔ تلخ۔ نمکین۔ شیریں۔ کسیلے پھیکے۔ بے ضایقہ وغیرہ۔ مگر زبان کا طرز عمل خذ ما صفا و دع ما کدر

کیا بہتر ہے تلخ شئے کس تلخی سے اخراج کر دیتی۔ کڑوا اثر کیسی بچینی کے ساتھ نکالے دیتی اور مزید ار چیز فوراً قبول کر لیتی بلکہ ذ ائقہ دار نعمت نہایت خوش گواری سے فروئے حلق کئے جاتی ہے۔ غرض شیرینی کے یہ دولت زبان شیریں ہوگئی ہے۔ پس ہم بھی بُری اشیاء سے محترز اور اچھے کام کے مونس بن رہیں تو اچھے ہو رہیں۔ علاوہ ازیں اسی آلۂ زبان سے بہت سارے دینی و دنیوی امور میں لوگونکو نفع و نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی لیے اس کے تحفظ کرنے حدیث شریف وارد ہوئی فِی الجَسَدِ مُضغَتَانِ مُضغَۃٌ مَابَین لِحیَیہِ الحَ۔ (ترجمہ) جسم میں گوشت کے دو لوتھڑے ہیں ایک لوتھڑا دو جبڑوں کے درمیان ہے۔ تشریح اللسان زبان محض مضغۂ گوشت ہے جو بَینَ لِحیَیہِ یعنی نیچے کے ہر دو نصف حصص جبڑوں کے وسط میں واقع ہے۔ نوکِ زبان گویا آئی بالکل نکیلی پتلی الگ بن سلگ واقع ہے۔

الگ وہ سب سے رہتی ہے مثالِ تارِ طنبورہ
ملا لیتے سے ملتی ہے ملا لے جس کا جی چاہے

اور جڑ پیچھے حلق سے متصل ہے۔ خاص لسانی عضلہ ایک ہلال نما مہین مسمی بہ ہیاڈ استخواں سے چسپیدہ ہے۔ زبان کی نوک کسی قدر نیچا حصہ اور کنارے و پشت کسی عضو سے چسپیدہ نہیں زبان کے نیچے کا پچھلا حصہ ذریعہ عضلات مختلف مقامات سے وابستہ ہے۔ پشت زبان محدب عین وسط میں ایک گاؤدم سی ابھار بطور پان کی ڈیٹ کے ہے (ریافی) جس سے زبان کی دو حصص پر تنصیف و تقسیم ہوتی ہے اور یہ ریافی ایک انچ جڑ سے پیشتر ایک گڑھے میں غیب ہوتی ہے جس کا نام فوریمن سیکم بہ معنی اندھا سوراخ یعنے سر بستہ آر پار نہیں زبان کے سامنے کا ⅔ حصہ کھرکھرا پیاپلی (خار) سے ڈھپا ہوا ہے پچھلا تیسرا حصہ صاف اور نمایاں سوراخوں سے میوسی پرس غدودوں کے بھرا ہوا ہے جن سے رطوبت میوسن نکلا کرتی ہے۔ زبان کا استر سامنے مہین پیچھے کسی قدر دبیز ہے اور نیچے زبان کے فرینم (عنان یا لگام) سے چمٹا ہوا ہے اس کا لحاظ ملحوظ خاطر رہے کہ قدرت نے زبان لگام لگا رکھی تا کہ انسان اپنی زبان پر قابو رکھے اور ہر حصہ پر علیحدہ ساخت کا ہے۔

زبان میں شرائین آوردہ اور سطح استر میں پیا پلی ہیں سرکم ویلیٹ پیاپلی میاکریمی متعداد بڑے تعداد میں آٹھ سے بارہ تک پچھلے حصہ پشت زبان پر قطاریں قائم ہیں۔ یہ حیثیت مجموعی جن کے ملاپ سے حرف وی (V) شکل ہوتا ہے۔ فنجی فارمس پیاپلی میڈیا۔ یہ بہت اور چوطرف بکھرے ہوئے ہیں پشت پر قلیل مگر کناروں و نوک پر کثیر ہیں بہت سرخ گول گول سی بڑی مقدار کی وجہ یہ آسانی تمیز ہوتی ہیں ان کی جڑ باریک انی سوٹی فلی فارمس پیاپلی مینی می کونی سی پشت لسانی روبرو کے ⅔ حصے پر ہیں انکی قطاریں باریک سی ہیں۔ مخروطی سادہ پیاپلی مثل پوست کے زبان میں بھی چوطرف ہیں زبان میں الاسٹک بافت بھی ہے لمفائڈ فالیکلس پچھلے حصہ پر حلق میں ہیں عضلات زبان دو قسم کی ہیں ایک انٹرنزک جس سے خاص کر زیادہ حصہ زبان کا ہے اور ابتدا و انتہا جس کی زبان ہی میں یہ حصہ لنگول کہلاتا ہے۔ اس کے ریشے آڑے کھڑے اوپر نیچے درمیان میں دوسرے قسم کے عضلے لیے ہوئے ہے۔

دوسرے اکسٹرنزک عضلے جن کی ابتدا باہر سے اور اندراج زبان میں ہے وے پانچ ہیں۔ (۱) جی نیو ہیوگلاسس (۲) ہیوگلاسس (۳) اسٹائی لوگلاسس (۴) پیالاٹو گلاسس (۵) کانڈروگلاسس۔ زبان کے حرکات مختلف اور پیچیدہ ہیں۔ مقبول دل نشین اثرات سازندۂ اصوات مجمع حرکات یعنی سب قسم کی حرکتیں زبان سے ممکن ہیں فلکشن (کجی خمی) اکسٹنشن (فراخی کشادگی)، روٹیشن (محور پر گھومنا) سرکمڈکشن (اطراف چکر لگانا حلقہ باندھنا) رولنگ (لپٹنا) بنڈنگ (جھکنا)، کان کیو کانوکس (مقعر محدب بننا)، فلاٹننگ (مسطح ہونا)، ٹرننگ مڑنا (اولٹنا پولٹنا) اپ آنڈ ڈون آنڈ لیاٹرل موومنٹ (زیروبالا جانبین پھرنا) پروٹروڈنگ فارورڈ (سامنے دار نکل آنا) ریٹر اکٹنگ بیاک وردس (پیچھے کی طرف سکڑنا) یعنے اندر کھچ جانا وغیرہ وغیرہ۔ غرض پھر وہی حدیث مضغتان میں رہے دھیان گویا زبان جوفِ دہان کے میدانیں کرتی ہے جس سے ہی ہوتی جولان جس سے جیدو جان انسان کو پہنچتا ہے۔ نفع و نقصان سود و

زیان ہر آن و زمان اسی سے کرتے ہیں۔ مہربان احسان و گنہگار عصیان، آہنی آلۂ جارحہ کا زخم کچھ عرصہ میں مندمل ہو جاتا ہے بیگماں مگر اس چرمی تازیانہ کی چوٹ مدتوں دل میں رہتی ہے لے نشاں۔ مثنوی۔

ایں زباں چوں سنگ و چوں آہن وشست
وانچہ بجہد از زباں چوں آتشست

زبان سے اہلِ زبان زباندانی لسانی اور بامحاورہ بول چال السنۂ مغربی و مشرقی کا اظہار کرتے ہیں زبان سے دلبستگی و دل شکنی ہے زبان شیرین کلام شیریں کی موجد اور کلام شیریں زبان شیریں کی صفت ہے یاوہ گوئی بیہودہ زبان کی علت ہے اچھے لوگ اس خوف سے زبان کو ورد وظایف یاد الٰہی میں مصروف رکھ کے حصول سعادت فرماتے یا چپ چاپ کسی گوشہ عافیت میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بیت

بہ فہم ہیچ مضموں جز بہ لب بستن نمی آید
خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمی آید

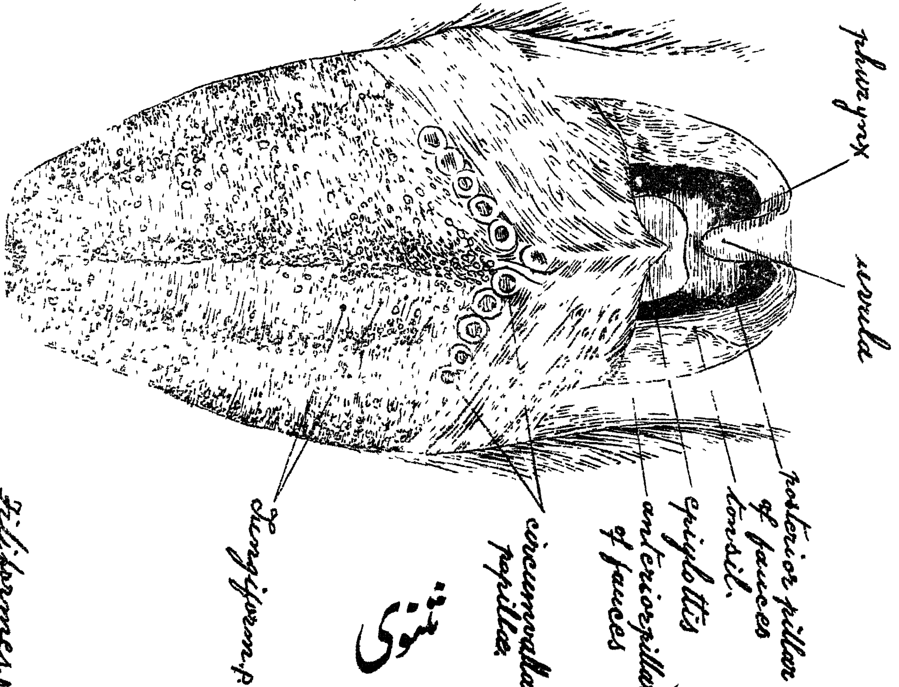
کے ذریعہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتے۔ بیت۔

گر خبر داری ز حی لا یموت ‎ ‎ ‎ بر زبان خود بنہ مہر سکوت

نمامی چغلخوری۔ غیبت۔ دوا۔ دُعا۔ دغا۔ دروغگوئی۔ راست بازی۔ زبان کی تعریف ہے۔ دوست کو کئے دیتی ہے دشمنِ جاں اور غیر کو دوست بنا دیتی ہے یہی زبان۔ شعر۔

جراحات السنان لها التیام ‎ ‎ ‎ ولا یلتام ما جرح اللسان

غذا حلق میں زبان ہی پہنچاتی ہے جس کی تفصیل الافعال یعنے فزیالوجی کا درج طول اور غیر تشریح دان کے لیے فہم میں آنا دشوار و مطالعہ کتاب سے بار ہوگا۔ اس لیے مجملاً سرسری تھوڑا ذکر ضروری خیال کیا گیا۔ شرط۔ غذا فرو رُے حلق ہونا ڈگلوٹشن یعنے نگلنا۔ فزیالوجی (تربیت الانعال) علمِ حکمت میں یہ فعل تین مدارج پر منقسم ہے۔ درجہ اول میں اس فعل کے انجام دہی کے واسطے زبان حصہ لیتی ہے اور یہ درجہ حیوانات کا اختیاری ہے۔ یعنے اس درجہ تک غذا پہنچنے کے بعد بھی ذیروح اگر چاہے لوٹا دے سکتا ہے۔ دوم و سوم درجہ البتہ غیر اختیاری ہے۔



مثنوی

اے زباں ہم گنج بے پایاں توئی — اے زباں ہم رنج بے درماں توئی

ہمصفیر و خدعۂ مرغاں توئی — ہم انیس وظلمت و کفراں توئی

ہم خفیر و رہبر مرغاں توئی — ہم انیسِ وحشتِ ہجراں توئی

اے زباں تو بس زیانی مرمرا — چوں توئی گویا چہ گویم مرترا

میر شکاری جانور کی بولی بولکے شکار دام میں پھانستا۔

زانکہ صیاد آورد بانگِ صفیر — تا فریبد مرغ آں مرغِ گسیر

بشنود آں مرغ بانگ جنس خویش — از ہوا آید بیابد دام و نیش

ریلوے میں مانگنے والے جانوروں کی بولی کی نقل سے تھرڈ کلاس والے

(نوٹ) صفحہ (۱۴۱) کے چھٹی سطر کے بعد سے ۱۴۲/۱ کا سلسلہ مضمون ملاحظہ کیجیے

مسافروں کو تنگ کرتے پیسے کماتے علاوہ اسکے انسان حیوان کی بولی میں ان سے کام لیتے۔ چونکہ ہر دو عضو محض مضغہ (گوشت بے استخواں) ہیں بمصداق الحدید بالحدید یفلح اس لیے شیشۂ دل زبان کی چوٹ کے صدمہ سے ٹوٹا کرتا ہے۔ جیسے شاعر کہتا ہے۔

بے مروت بیرخی سے شیشۂ دل کو نہ توڑ ۔۔۔ یہ وہی آئینہ ہے جسمیں تری تصویر ہے

دل میں بات رہی تک مخفی سخن از دہاں گفتہ باز نمی آید۔ زبان درازی بڑ بولا پن ہے

(م) ۔۔۔ بولنے کے بعد زبان سے نکلا ہوا لفظ واپس نہیں آتا۔

خلقتی نقائص زبان

۔ مختصری عنان زبان جوکہ ایام طفولیت میں مخل شیر خواری اور زمانہ شعور میں مکلف تکلم ہوا کرتی۔ غیر معمولی درازی عنان زبان بعض وقت بلیکے منقذ ہوا پر ڈاانٹ نیکے مہلک ہوئے جاتی۔ ادلاع اللّساں موٹی زبان یا غیر معمولی چوڑی جوکہ منہ سے باہر نکلے آتی۔ جزءً یا کلاً عدم موجودگی زبان یا نصف حصہ زبان ٹھٹھرا رہتا۔ یا سطح دہن سے زبان جمپی غیر ممیز رہتی یا شگاف تمانیکے دو شاخہ ہو رہتی۔

امراض اللّسان

۔ کئی ہیں۔ مثلاً سوزش ہونا تبخیر معدہ کی وجہ بثور آجانا۔ لکنت ہونا۔ جوکہ اکثر کرکے ہکلاتے والوں کو چڑانے سے پیدا ہوتی

اس کی اصلاحی تدبیر آہستہ سنبھل کے گفتگو کی جانے سے شکایت
تتلانے کی رفع ہوسکے گی۔ گاہے حسِ تمیز ذائقہ مفقود ہو جاتی۔ پیدائشی
تکلّہ و گنگناپن۔ آتشک دقی مادہ غیر منحوس رسولیاں جیسے لعاب دار
مجرب جلدی وغیرہ اور منحوس رسولی جیسے سرطان۔

Congenital defect of tongue.
Tongue tie (due to short frœnum) which in terferes suckling during infancy and articulation in advanced age. Too long frœnum by this sometime fatal result occur while rolling back and obstructing respiratory passage. Thickning ie Hypertrophy, Macroglossia, the organ is enlarged in all direc tions, protrudes,

from the mouth. Partially or completely absent, hemiatrophy. Ankyloglossia ie adherent to the floor of mouth. Cleft presenting bifid tongue. Congenital mute and dumb.

Diseases of the tongue.

Stomatitis apthoe absence of different tastes Stammering Speech glossitis, Syphilis Tubercle. Innocent tumours of various kind as naevi; cysts, lipoma, papilloma, dermoid cysts, Malignant tumour Cancer etc

---

(نوٹ) اس کے بعد صفحہ (۱۴) کے ساتویں سطر سے آغاز فرمائیے۔

یہاں سے لوٹا کر لانا ممکن نہیں۔ اس درجہ میں سے غذا گزرتی جانے
انتظامات ذیل عمل میں آتے ہیں (الف) ہوا کی نالی کے اوپر کے
سوراخ پر ڈھاکن پڑ جاکر نوالہ اُسپر سے سرکتے گزرتا ہے (ب)
بعدہٗ غذا ایک عضلہ سے پیچھے دبائی جاتی ہے (ت) نرم
تالو ایک عضلہ سے اٹھایا جاکر دوسرے عضلہ سے تنا یا جاتا
ہے (ث) اسمیں تیسرا درجہ شروع ہوجاتا ہے (ج) تب تین
عضلات بستہ میں کسی شئے کو دبائے ویسا غذا کو بدفعات اپنا
اپنا عمل کرتے ہوئے نیچے اتارتے ہیں (ح) بعض عضلات ہوا کی
نالی کو اوپر چڑھاتے اور اسی کے ساتھ فوراً پڑجبیک اس طریق
عمل سے انضمال ہوجاتا ہے جس سے درمیانی فصل مسدود ہوکر
غذا حلق کے اوپر کے حصہ ویا ناک کے عقبی جوف میں جانے سے
رکی رہتی اور انھیں عضلات کی حرکت سے ایک سیدھا ڈھالو
راستہ پیچھے اور نیچے کی طرف میلان رکھتا ہوا اس وقت مہیّا
ہوجانے سے غذا فروشے حلق ہوجاتی ہے۔ اس مقام پر دو
ایک مثالیں تفہیم کے لیے ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں جیسے کہ

ریلوے لائین اور سڑک کا جہاں کراس یعنے جس جگہ ہر دو ایک دوسری پر سے گزرتے ہیں وہاں ایک گیٹ پھاٹک قایم کیجاکر ایک نگہبان گیٹ کیپر معین کیا جاتا ہے تاکہ وہ ریل گزرتے وقت دروازہ بند رکھے اُس لئے وزی غفلت کی گاڑی ٹکرا لنے کا اندیشہ و خدشہ ہو گیا اور بعض وقت ایسا حادثہ ہو بھی جاتا ہے۔ یا کسی شکستہ پُل پر سے گاڑیں دوڑائی جائیں ندی نالے میں بلاشک گر جائیں صدمۂ عظیم برپا ہو گا۔ پس جبکہ حلق کے عضلاتی پُل کی بندش میں غیر طرف خیال رہنے سے ساخت غیر مکمل رہ جائے تو پھر غذا کی روانی میں کیونکر نقصان نہ آئے ریلوے پوآئینٹ مین یعنے سانڈے والا اگر پٹڑی نہ بدلے گا تو گاڑی ضرور ڈیریلڈ یعنے پٹڑی پر سے نیچے گر کر ٹوٹے گی (ھٰذا) پس اب سمجھنا چاہئے اتنے افعال جس مقام پر اور جس وقت ہو رہے ہوں ویسی حالت میں ذرا سی بے اعتنائی و لاپروائی بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیتی ہے اور اس ترتیب الافعال میں بے ترکیبی واقع ہو کر کسی ایک عمل کو غیر مکمل رکھتی ہے

وَهُوَ هٰذَا اگر ہوا کی نالی میں کوئی رقیق سیّال چلا جائے شدید ٹھسکہ تینگ کردے اور استخوانی کرچین یا لحمی لختہ یا اور کوئی ثقیل ریزے سانس کے ساتھ کھینچ لئے جائیں اور منفذ ہوا کے سدِّ راہ بن جائیں تو دم دق زندگی دشوار یا آگے بڑھ کر شُش میں جاگزین ہو جائیں حسبِ مقدار اُن کے ہوا کے راستہ میں تنگی ضیق النفس دم لینے میں دشواری تکلیف مرض ذاتہ الریہ ورنہ پھیپڑے کا گڈا ہو جائے۔ اس طرح کی مُہلک صورتیں پیش آئیں اگر ناک میں کھانے کے والنے وغیرہ چڑھ جائیں چھینکتے چھینکتے دم ناک میں آجائے جس کے جھٹکوں سے دماغ میں ضعف محسوس آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائیں اسلئے آداب طعام خوردن میں یہ مسئلہ اسلام میں جاری فرمایا گیا ہے کہ کھاتے وقت زیادہ ہنسی پکارا بکواتہ کیا جائے جو بظاہر دیکھنے میں بھی معیوب معلوم ہوتا ہے کیونکہ منہ کے اندر چبانے کے بعد غذا کی ہیئت بدل کر بدوضع ہو جایا کرتی ہے جس سے بات کرتے وقت وہ صورت دکھائی دینے سے دوسرے

کو تنفر پیدا ہوتا اور غذا کھاتے وقت تنفر کا ہونا ہاضمہ میں مخل ہوگا۔ اور زور سے باتیں کرنے میں قریب والوں پر تھوک کا افشار بھی ہو جایا کرتا ہے اس وجہ سے کہ چابنے کے فعل میں لعاب دہن کی تولید بکثرت ہوا کرتی ہے۔ ایسا بھی نہ خیال کیا چاہئے کہ کھاتے پیتے وقت زبان پر مہر خموشی لگی رہے جو خلاف عادت ہونے سے حسب عادت غذا نہ کھائی جا سکے۔ چونکہ بعض اشخاص منھ میں نوالہ لیکر گھنٹوں باتوں کا سلسلہ قایم رکھنے کے عادی ہوتے ہیں ویسوں کو یہ ملحوظ خاطر رہے کہ غذا کے ہضم کا پہلا زینہ دہن میں ہے اس مقام پر آب دہن میں اجزاء ایسے ہیں جس سے بعض حصے غذا کے تبدیل ہوتے ہیں جیسے نشاستہ کو لعاب دہن کا جوہر ٹیالین شکر میں متبدل کر دیتا ہے بشرطیکہ غذا دانتوں سے بخوبی چبتی رہے اسی سے دانتوں کا وجود اور چبانے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ جب باتوں کی وجہ سے منھ میں سرد ہوا گھسا کی اور تولید تف کم ہوتی رہی منھ کی حرارت لینے

ٹمپریچر میں فرق آچکا تو اس فعل میں ضرور تفرقہ ہو گا اور لذت طعام بھی منھ میں پھیکی سیٹی ہو جائے گی بعض لوگ جلد چبا کر اگڑ بگڑ غذا نگل جاتے ہیں اس سے بھی ہاضمہ میں قصور رہجاتا ہے آم رس بنا کر یا شیکر کا راب نچوڑ کر استعمال کرلے سے ویسا بہتر ہاضمہ نہ ہو گا جیسا کہ تخمی آم منھ سے چوس کر اور گنے کو دانتوں سے چبا کر رس پئیں اس طریق عمل سے و تدان مستحکم نہ صفرہ ہو گا نہ نفخ شکم بلکہ فوری ڈکاریں ہضم کے ثبوت کی پکاریں بعض ضعیفوں کو کھانے کی حرص پریشان کئے دیتی ہے ایک بڑھیا کو میرے مطب میں دو شخص تھامے ہوئے لے آئے وہ بات نہ کر سکتی تھی کوئی شئے نہ نگل سکتی تھی استفسار کرنے سے علم ہوا کہ اس کو دانت نہ ہونے سے گوشت کی بوٹی چپاتی میں لپیٹ کر چاب تو نہ سکی ویسا ہی انگلی سے حلق کے اندر ٹھوس دی تھی امتحان کرنے میں حلق کے انتہا پر شل دانٹ کے جمی ہوئی پائی گئی پانی پلایا گیا نیچے نہ اتر سکا بلکہ لوٹ آیا ذریعہ عمل جراحی پردبیانگ سے اُس

اُبلی ہوئی گوشت روٹی کو معدہ میں اتار دیا جا کر ضعیفہ کی تمنا بر لائی گئی۔ پس ضعیفی وغیرہ میں جبکہ دانت نہ ہوں ثقیل اور چبانے کی اغذیہ کا استعمال تکلیف دہ مخل صحت متصور۔ اگر کوٹ پیس کر اس طور پر لایا جائے تو ایک حد تک قویٰ درست ہوں تو البتہ ہاضمہ ہو سکے گا تاہم چبانے سے جو غرض ہاضمے کے موئید بر آمد ہوتی تھی وہ کم ہو کر اس طرح اطمینان بخش تحلیل کیسے ہو سکے۔ لہذا اغذاؤں کا انتخاب بہ لحاظ حالات اسنان و مدارج عمر کے کرنا مستحسن ہے اگر یہ خیال ہو کہ نئی روشنی والے ڈنر میز پر گھنٹوں کھایا کرتے ہیں یہ تقلید اہل یورپ کی ہے ایک تو وہ سرد ملک کے باشندے ہیں وہاں خون بہ باعث سردی کے اندرونی آلات میں زیادہ سیلان کرتا رہتا ہے بہ خلاف گرم ممالک کے اور وہ گوشت اکثر کھاتے اور کھانے کے وقت کسی قدر شراب بھی استعمال کر لیتے ہیں جو محرک گردشِ خون ہے۔ مگر یاد رہے عادت پکڑتی ہے۔ بریں ہم کیا وہ بچ سکتے ہیں۔ ہندوستان میں ایسا

عمل کرنے سے ضرور ان ڈائجیشن ڈسپپشیا ڈایریا یعنے اسہال ضعفِ معدہ قصور ہاضمہ سوئے ہضمی وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں اور ڈنر پلز یعنے بطئی الہضم اغذیہ تحلیل کرنے مولد صفرہ مصلح جگر حبوب کھالیا کرتے ہیں مقلدوں کو چاہئے کہ تتبع کسی فریق کی بغیر معلومات تامّہ نہ کریں ورنہ گھاٹے میں ہمیشہ رہیں. سرکہ و نمک وغیرہ۔ دسترخوان پر رکھنا مسنون طریقہ ہے اس سے ہاضمہ کی اصلاح اور دافع. و مانع مرض اسکروی وغیرہ ہے اور حسب ضرورت جس سالن میں پھکائی رہے فوراً شریک و آمیزش کرلیا جاسکتا ہے خصوصاً مٹن و روسٹ کردہ گوشت نمکین کرکے کھاسکتے ہیں۔ انسانی خون میں نمک موجود ہے جو فضلات کے ذریعہ خارج ہوا کرتا ہے۔ اس موازنہ کی تکمیل بھی بآسانی ہوجایا کرتی ہے اس لیے نمک کے استعمال کی ضرورت لزوماً داعی مگر ہماری لاعلمی ہمارا تساہل ہماری بے قدری نے اس سُنّتِ متبرکہ سے ہمیں دور رکھا اور ہم نے اسلام کی کچھ بھی قدر نہ جانی جب ہمارے یہاں کے اصول دانایانِ فرنگ نے

اختیار کیا انکی تقلید باعث فخر اور موجب حکمت وموافق فیاشن
سمجھ کر اس زمانہ میں لوگوں لئے بلورین چار شیشہ والی نمکدانی
جس میں ایک میں ساس دوسرے میں سرکہ تیسری میں مسٹرڈ
چوتھی میں نمک ونھا چمچہ ہو رکھنا شروع کردیا۔ قدماؤں میں یہ
طریقہ دیکھکر نئی روشنی والے اس کو فعل عبث ومہمل جانتے
تھے مگر اب تو اس سے میز وٹیبل کی زینت لازمی گردانتے
ہیں۔ کیوں کیسی پیاری سمجھ واقع ہوئی ہے اس کو بھیڑیا خصال
کہیں تو کیا قباحت ہوگی۔ شعر

آنچہ دانا کند کند ناداں — لیک بعد از خرابی بسیار

روٹی معہ بھوسی آٹے کے استعمال کرنا

یہ بھی مسنون طریقہ اسلامی ہے گو بظاہر آٹا گندہ اور
روٹی صاف نہ دکھے اور امارت پسند طبائع وزمانہ کی بدعت
پسند خیال اس طرح سے استعمال کرنے شرمائیں اور کسر شان
محسوس کریں مگر اصول نبوی یعنے احکام شرعی وحکمتِ الٰہی

ہیں دلیوں کی کیا وقعت بلکہ زمانہ کی پدروش یہاں بے حقیقت ایسے احکامات ہیں کوتاہی کرنا کیا ہے اپنے آپ کو خراب کرنا ہے ؎

اچھے کو برا برے کو اچھا سمجھے کتنی یہ بری سمجھ ہے اچھا سمجھے

اول تو ایسے آٹے کی روٹی کے استعمال سے امعاء کا فعل درست نہ رہے گا یعنے قبض دوام اور اجابت میں زیادہ بستگی بدرنگی ورکاوٹ ہوگی جس کے برے نتائج بیسیوں ہیں۔ پھر تو خفیف حرارت ملس میں اشتہا مفقود ہاضمہ غیر درست خون میں برازیت کے کثیف مادے عروق جاذبہ کے ذریعہ پہونچ کر اقسام کے جلدی امراض نمودار کرتے ہیں۔ دردِ سر طبیعت سست زبان میلی منہ میں بدبو وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔ آٹے کے چھانتے سے مفید اور مقوی اجزاء سرخ پوست گندم بھوسہ نبکر خارج ہو جاتے ہیں نیز ا جنین اجزاء جن سے خون اور زندہ بافت بنتی ہے نکل جاکر نشاستہ اور اس کا بگدہ باقی رہ جاتا ہے جو بہ مقابل اس کے

بیکار سی شئے ہے یعنے اس میں اس قدر قوت پیدا کرنے کی
صلاحیت نہیں اس کے سوائے گیہوں کے پوست میں ایک
مفید مقوی نمک ہے جس کو **فاسفیٹ** کہتے ہیں یہ نمک
استخوان و عضلات کی بنوٹ میں شریک ہو کر استحکام بخشتا ہے
اور جلد ماکولات کا تجزیہ کر کے گلا دیتا ہے پس اسی طرح ایک
حد تک ہاضمہ میں مدد دیتا ہے یہی **فاسفیٹ فلوز سرپ**
میں ہونے سے مشتہی و مقوی معدہ کا عمل ہوتا ہے یہ بیان
انڈین میڈیکل گزٹ میں ایک یوروپین ڈاکٹر کے مضمون سے
اخذ کیا گیا۔ غرض اس سنت نبوی کے ساتھ آج حال کے حکماء
باریک بین منصف مزاج ثبوت کے ساتھ اتفاق کرتے
ہیں حیوانات کے چندی میں دانہ چارہ کے ہضم میں قوت
دینے قبض نہ ہونے بھوسہ ملایا جاتا ہے علاوہ ازیں گندم کے
پوست و چاول کے کونڈے میں ایک مادہ یعنے **فرمنٹ**
وائٹامین ہے جو کہ ہاضمہ کے لیے ضرور ہے۔ رنگون جاپان
چین میں ضرورت سے زیادہ صاف سفید کر کے برنج پکا کھاتے

سے بیری بیری فیور پھیلنا شروع ہوا۔ حضرت قبلہ گاہی رحمتہ اللہ علیہ دیوان یادگار دستگیر کے مثنوی حشر میں تصنیف فرمائے ہیں ؎

بولے حضرت بیرے بد تر امتی — کھائیں گے روٹی مگر بے بھوسی کی
خوف تھا اصحاب کو اس بات کا — ذکر ہے بعدِ وفاتِ مصطفیٰ
تھی خلافت حضرت صدیق کی — بوہریرہ کی کہیں دعوت ہوئی
دیکھی اس گھر میں ہے اک چھلنی دھری — ایک حیرت بوہریرہ کو ہوئی
چھاننے کا آٹے کے سنتے ہی حال — اٹھ گئے رو کر وہاں سے پر ملال
بوہریرہ لئے نہ روٹی کھائی واں — جا کے مسجد میں کئے اشکباریاں
روتے تھے اصحاب یہ کہکر تمام — اٹھ گئے دنیا سے سردارِ انام
دین ڈوبا پایا بدعت کا پڑا — رخنہ لے بھوسہ کے نکلا روٹی کا
وائے غفلت تھا یہ حال اصحاب کا — ہم مطیع نفس ہیں ستام ویگاہ

حلیم۔ ایک قسم کی مقوی اعلیٰ غذا ہے خصوصاً بے دانت والے مسن حضرات و بچوں کے لیے چونکہ اس کی تیاری میں سالم گیہوں معہ گوشت وغیرہ کے گلا کر گھوٹتے ہیں

اس لیے اس سے بخوبی تقویت اور اجابت کھل کر آجاتی ہے
علیٰ ہذا عمدہ سیب دھو کر بیج نکال دیکر معہ پوست کے اس کی
قاش کھانا افضل ہے جس سے تولید خون و رفع قبض ہو گا اس
پھل میں فولادی مادّہ ہے۔
بہر تفریح دل وضعف جگری باید بخورد لیتہ لب مدد سیب زنخدان مدد
نیز عمدہ آم اس میں علاوہ فاسفورس فولاد سلفر (گندک)
ایوڈین بھی ہے اس لیے بہترین میوؤں سے ہم ثمرہ وہم غذا
وہم دوا ہے حضرت مفید ومقبول خاص وعام ہے اور یہ فضلہ
اس کے شجر کا فخر ہندوستان پر منحصر ہے۔ دوامی قبض تخمی
آم سے رفع ہوتا زعفرانی رنگ کا جھلکدار ملیّن پاخانہ ہو جاتا اور
شریفہ سے سفید رنگ کا ان خوبیوں کی وجہ آم کا کثرت
استعمال تا زمانہ دراز نقصان پذیر نہیں بلکہ تر و تازگی بخش ہوا
کرتا ہے۔ یہ صفت اور میوؤں میں نہیں طویل مدّت تک یا
زیادہ استعمال سے خلل صحت کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ آم کی
تیاریں ترش وشیریں ہر طرح کی بہ لحاظ ذائقہ کھانوں میں لذیذ

مانی گئیں ہیں۔ اس لیے ربّ العالمین امیر و غریب لینے سارے عالم کو اس نعمت سے مستفید کرتا ہے۔

بیت الخلا میں غلاظت پر تھوکنا ممنوع ہے

اس لیے کہ تھوکنے کے بعد سانس لینی ضروری ہے غلیظ مقام کی ہوا جیسے موریوں وسنڈاسوں چو بچّوں وغیرہ کی جس کو سورگیاس کہتے ہیں اکثر کثیف مادّوں سے بھری رہتی ہیں یہ سمّی مادے حلق میں جاکر گلٹیوں میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سے بعض وقت ریم بھی پڑ جاتی ہے اس سے امراض کوئنیزی یا اکیوٹ ٹانسی لائی ٹس سور تھروٹ۔ وغیرہ ہوتے ہیں اور نجس شے پر تھوکنا لطافت پسند طبایع کو خود مکروہ معلوم دیتا ہے۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت بایاں قدم اول رکھے اور بائیں جانب جھوک رکھے بائیں پیر پر زور ڈالکر اجابت کرے اس لیے کہ اس طرف امعاء مستقیم ہے۔ کیوں احکام فقہ و علم تشریح میں تطابق ہے

کہ نہیں۔ راستہ[1] میں۔ سایہ[2] میں۔ پنگھٹ[3] پر بول و براز کرنا ممنوع

یہ مسئلہ حفظ صحت و پاکی پر مبنی ہے۔

حدیث - اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ۔ اَلْبِرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَ الظِّلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنِ مَاجَہ۔

دانت

روایت ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں یہ اظہارِ تمنا التجا کی کہ تمام بہشت کی سیر کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ فرمان ہوا کہ تم سے نہ ہوسکیگا وہ عرض کئے یا اللہ تو نے سب فرشتوں میں مجھے فضیلت عطا فرمائی اور ماشاء اللہ ایسا زبردست بنایا کہ ایک پر مشرق میں تو دوسرا مغرب میں باوجود اس جسامت اور قوت کے اگر میں تمام فردوس بریں دورہ کرنے کا مستحق نہیں تو پھر کون ہوسکے گا۔ حکم ہوا اچھا جاؤ امتحان کرلو عرض کرکے بہ خوشی جبرئیل امین ایک سمت سے جنت کی سیر شروع

اپنے سات سو (۷۰۰) پروں سے پانسو سال بہت دور دراز تک پرواز کرتے رہے بالآخر ایک مقام پر تھک کر بیٹھنا ہی تھا کہ ایک نور سامنے نظر آیا فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سجدہ کیا ہاتف غیبی نے ندا کی کہ کس کو سجدہ کرر ہے ہو۔ جبرئیل نے معروضہ کیا کہ یا اللہ تیری ذات پاک کو۔ جواب ملا کہ وہ تو حور ہے تم تو ایک کونے کی بھی پوری سیر نہ کر سکے تھک کر بیٹھ رہے حالانکہ ادّعا تمام خلد کے سیر کا تھا۔ طرفہ یہ کہ ایک حور جو ہنس پڑی اس کے دانت کی جھلک شعاعی کو نہ پہچان سکے۔

بجلی گرائے خندۂ دنداں نما کے ساتھ

یہ وہ حوریں ہیں جن کے ہر ایک عضو کی توصیف اللہ سبحانہ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے۔ وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ۔ وغیرہ یہ سنکر جبرئیل کو پشیمانی ہوئی۔ فرانس و دیگر ممالکِ یوروپ میں عمدہ دانت بڑی وقعت و رشک کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں بلکہ جس کسی کے

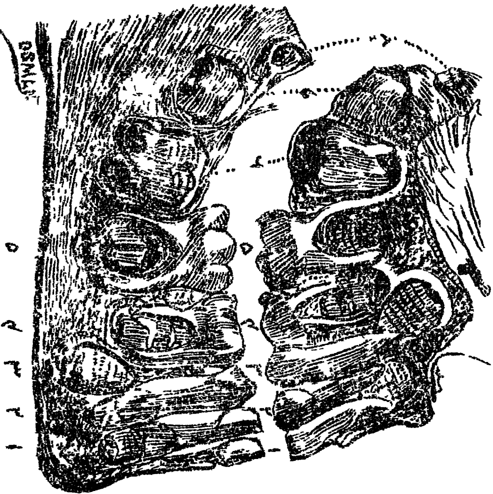
منہ میں صحیح و سالم مسلسل سفید دانت دیکھتے ہیں بعض بے تکلف لیڈیز لیبداں یعنے پیارے دانت کہکر ہاتھ سے اس کے منہ کا بوسہ لے لیتیں ۔ زمانہ حال میں بہ طور نکتہ چینی جبکہ ایک ڈنٹسٹ سے استفسار کیا گیا کہ آپ کے معائنہ میں روزانہ بہت سے خراب دانت آتے ہوں گے اس نے جواب دیا مشکل تو یہ ہے کہ مجھے کوئی اچھا دانت دکھائی نہیں دیتا اور یہ کہنے لگا کہ اس کے معائنہ کے زمانہ کے بہت روز قبل ہی سے اچھے دانت دیکھنے میں نہیں آتے نیز سال بہ سال حالت ابتر ہو چلی ہے ۔ الحاصل یہ شعر جو زمانہ سلف کی شاعری کا مضحکہ آمیز تھا اب حسب حال موجودہ قابل قدر و توصیف ہو چلا ہے

Lesbeaux-dents

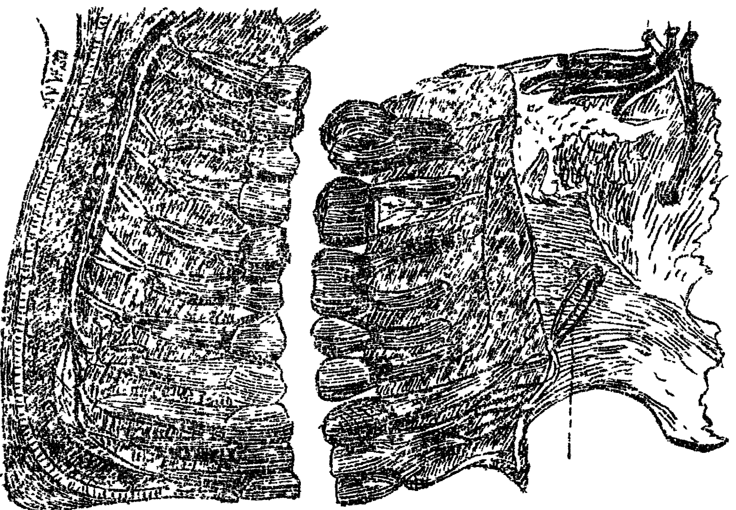
دنداں تو جملہ در دہاں اند   چشماں تو زیر ابرواں اند

آریہ ساکٹ (چوکھا) دودھ کے کچے دانت تعداد میں بیس ہیں اور جوان آدمی کے پکے دانت جملہ بتیس ۳۲ ہیں ۔ فکِ اعلیٰ میں سولہ فکِ اسفل میں سولہ ہیں ہر ہر نصف

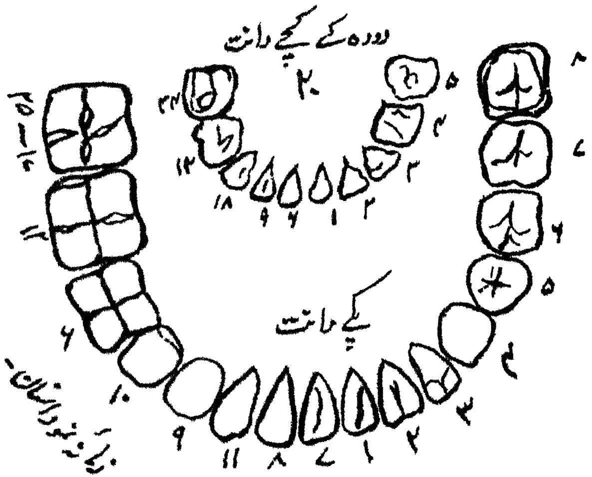
۳۰/۲

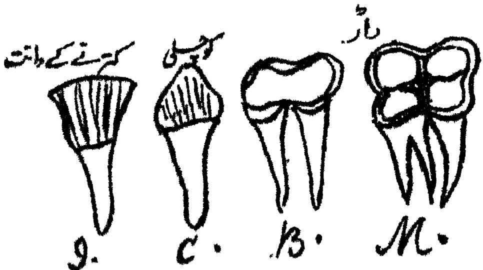


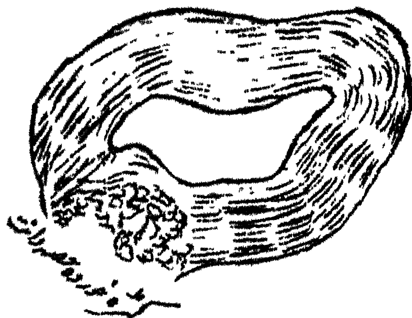
دودہ کے دانت سرکا کے پکے دانت کی نمود ۔



ہر دانت کی شریان ورید عصب


دودھ کے کچے دانت
۲۰
پکے دانت


کترنے کے دانت
کوچلی
داڑ
I.
C.
B.
M.

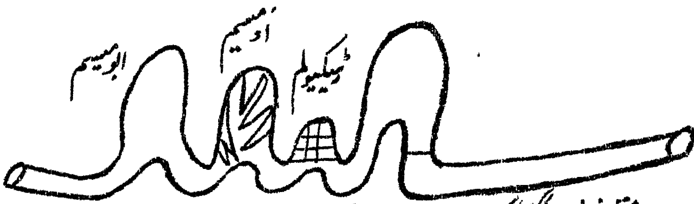


حصے میں جبڑے کے آٹھ عدد ہیں۔ بعضوں میں ایک یا دو
عقل داڑھ نکلتے ہی نہیں۔ ٹمپوراری Deciduais یعنے
دودھ کے کچے دانت کی نمود سات ماہ کی عمر سے آغاز اور
دو سال میں ختم ہوتی ہے اور چھٹے سال سے ان کا زوال
یعنے گرنا شروع ہو کر پکے دانت پرمی ننٹ مستقلانہ جائزہ
لیتے اور سن پیری تک دانت سے دانت بجا دیتے یعنے
بخوبی سرگرم خدمت گزاری رہتے ہیں و فور نوٹ سے
شاذو نادر گنتی سے زیادہ دانت نکل پڑتے ہیں جو رفع
بدوضعگی کے لحاظ سے نکال دئے جاتے اور گاہے بدیر
ان کی آمد بہ وجہ مرض رکٹ و کمزوری ہوتی ہے اور کبھی
مرض آتشک سے قبل از وقت برآمدگی ہو جاتی ہے ہر
قسم کے دانتوں کی آمد و رفت تکلیف دہ ہے۔ البتہ
درمیانی زمانہ لذت و حسن بخش مانا جاتا ہے "ہر کہ شک آرد کافر گردد"

وقت دو گزرے کٹھن سب کو تمامی عمر میں
دانت کے آتے ہوئے اور دانت کے جاتے ہوئے

منجملہ (۳۲) دانتوں کے آٹھ وسطی مثل اُلّی کے ہیں جن سے کھانے کی اشیاء تراشی جاتی ہیں جیسا نجاری بسولے (تیشہ) سے ان کے بازو جانبین میں (۴) نکیلی کوچلیاں ہیں جو غذا کو مانند قیمہ کے باریک مقشر بنا دیتی ہیں ان کے بازو ہر طرف دو دو جملہ آٹھ داڑھ ہیں جن سے غذا کوٹی جاتی ہے۔ اُن داڑھوں کے بازو ہر طرف تین تین چپٹے چوڑے ٹکی ہوئی چکی کے پاٹوں کے وضع کے کھردرے (غیر ہموار) بڑے داڑھ ہیں۔ انھیں میں کے آخری کو عقل داڑھ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ شعور پیدا ہونے کے زمانہ میں ان کی نمود ہوتی ہے ان سے چابی ہوئی چیزیں پسی جا کر چونکہ اس اثناء میں آبِ دہن سے مخلوط ہو جا چکتی ہیں فرو ءِ حلق ہونے یعنے نگلے جانے کی قابلیت پیدا کر لیتی ہیں پچیس یا تیس سال کے سن تک عموماً عمر کا اندازہ اکثر دانتوں پر کیا جاتا ہے۔

موچھوں سے واسطہ ہے نہ داڑھی سے کام ہے
تشخیص عمر دانت پہ ہوتی مدام ہے (قطبی)



رومنتشیا ۔ جگالی کرنیوالے حیوانات کا معدہ ۔

دلیل بزرگی احاطہ صفات۔ انسان کے منھ میں دنیا بھر کے چوپائے جانوروں کے دانت کے نمونے دئیے گئے ہیں درندوں یعنے گوشت کھانے والوں کے جیسے شیر کے کوچلیاں جگال کرنے (پیسنے والے)، مثل بھینس، گائی وغیرہ کے داڑھ۔ کتر کر کھانے مانند ہرن بکری کے سامنے کے دانت تا انسان ہر قسم کی غذا ہر ملک میں کھا کر زندگی بسر کرسکے (چابنا)، "میاسٹی کیشن" "چوئنگ" جیسا کہ حیوانات اپنی طرز معاشرت و میاشرت کے جملہ امور میں خلاف قدرت و فطرت عمل نہیں کرتے۔ ازاں قبیل عمل چبانے میں ذرا سا تفاوت ہونے نہیں دیتے لہذا بہت ہی کم بیمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اونٹ۔ بکرے۔ ہرن۔ گائے۔ بیل اور مویشی جو جگال کرتے ہیں رومے نن شیا *Rumanantia.* ان کے چار معدے قدرت سے بنائے گئے ہیں۔ چرتے وقت اولاً جلد اگڑ بگڑ چاب کر ایک معدہ میں جس کا نام رومن *Ruman.* ہے جو درحقیقت بہ منزلہ ایک

اسٹور کے ہے اکھٹے کر لیتے ہیں اس میں سے تھوڑا سا
اُگلتے اور پون منٹ تک بخوبی ساٹھ مرتبہ آہستہ جانبین کے
کے داڑہوں سے چابتے ہیں پھر وہ نوالہ نگل کر دوسرے
معدہ مسمی رٹکلم .Reticulum میں پہنچاتے ہیں اور یہاں
سے تیسرے معدہ میں جو اُمے سم .Omasum کہلاتا
ہے پہنچکر شکنجہ میں دبے دیا عمل ہو کر ہاضمہ کے قابل بنکر
اصلی معدہ چہارم ابومیسیم .Abomasum میں داخل ہوتا
ہے۔ اس انتظام میں ذرا تفرقہ کسی حیوان میں نہ پایا جائے گا
آپ نے بکرے وغیرہ کے پیٹ کے آلائش قصاب چاک
کرتے وقت اکثر دیکھا ہو گا کہ ایک تھیلے میں کچھ پانی وغیرہ
اور ایک میں صرف باریک ہری کا بگدہ اور اونٹ
صحرا نورد ی ریگستان میں جس منزل پر پانی ملے دلوں کا
پانی اسی مشک میں بھر رکھتا ہے۔ اسی طرح جس انسان کو
اپنے نوالے مکمل چابنے کی عادت رہے وہ قصور ہاضمہ و
ضعف معدہ میں بہت ہی کم مبتلا ہو گا اس چبانے کے فعل کیلئے

مدت کی قید اس قدر ہے کہ نوالہ باریک پس جائے اور
اس کا ذائقہ پورا ہو لے تب وہ فرو حلق کیا جاہئے اس معاملہ میں
جلد بازی وعجلت بیچارے شکم پر ظلم ڈھاتی ہے اس لیے
کہ غذا کی ہضم ایک درجہ یوں ہی گزر جاتی ہے سلائیوا
(یعنے لعاب دہن) میں جوہر ٹیالیں نشاستہ کو شکر میں تبدیل
کرتا ہے۔ کچی غذا کے بہ مقابل پکی ہوئی اسٹارچی (نشاستہ
دار) اغذیہ میں یہ سہولت ہے کہ پکا لنے سے نشاستہ
ایک ایسی شئے بن جاتا ہے جس کو ڈکسٹرین Dextrin.
کہتے ہیں یہ شکر اور نشاستہ کے درمیانی
درجہ کا نام ہے گویا زیادہ منہضم ہو جاتا ہے۔ بخوبی دیر
تک چابنے سے غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اس دیری
کا معاوضہ بہ عمدگی اس طرف نکل آتا ہے اور مثل کھرل
(ہاون دستہ) میں کسی شئے کو حل کئے جیسا ہر ایک جزو
غذا پر پٹالین Ptyalin اثر کرتا ہے علاوہ ازیں
دیر تک چابنے سے غذا تھوڑی کھائی جاتی ہے جوع البقری

اگھوری پن۔ کھانے کا ہو کا۔ ہونے نہیں پاتا اور معدہ کی تھیلی نہیں پھیلتی یعنے ڈائی لے ٹیشن آف دی اسٹاک Dilation of the stomach نہ ہوگا قَلِیلُ لَذَّۃ تھوڑا کھانا بہ خوبی چبانا لے تکان ہضم کرجاتا مناسب ہے بہ نسبت بلا بہ خوبی چبائے۔ زیادہ بھرلے کر (کھاکر) بار بار دواخانہ یا پائخانے کو جانے کے آبِ دَھَن لُعَابِ دَھَن تھوک، سلائیوا۔ سقائے ازلی نے اس رطوبت کے چشمے جیسے غدود منھ کے قرب وجوار یعنے جبڑے کے نیچے زبان کے نیچے زاویہ فکِ اسفل کے پیچھے کان کی لو لکی کے پاس بنا رکھا ہے جن سے چھرّے ہر وقت جاری رہتے ہیں غذا کھاتے چباتے وقت بہ کثرت بہتے ہیں اور اس طرح سے نگلنے چابنے ذائقہ دینے نوالہ اور اس کے رہگذر کو مرطوب و نرم کرنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں زاویۂ فکِّ اسفل کے نیچے کے غدودوں Parotid glands سے صاف پتلی ریزش نکل کر گرم و سرد ترین نوالے کو معتدل بنالیتی ہے

زبان اور فک اسفل کے نیچے کے غدودوں ۰۰ ۰۰ ۰۰
sublingual and Submaxillary سے چپکٹ لیس دار لعاب
کھارا اور گاڑھا پیدا ہو کر کیسے ہی خشک نوالے کو ملفوف
کر لیتا ہے نگلنے میں آسانی، حلق کو رگڑ کی مضرت سے
بچاتا ہے احسان پر احسان نعمت پر نعمت ہے ؎

شکر نعمت ہائے تو چنداں کہ نعمت ہائے تو
عذر تقصیرات ما چنداں کہ تقصیرات ما

لعاب دہن ۔ لیس دار کف آلود، کھارا یعنے ذائقہ میں
شور عمل میں الکلائین سیال رطوبت انہضامی ہے اس کا وزن
متناسبہ (۱۰۰۲) سے (۱۰۰۷) اور تخمیناً قریب ۱/۲ فی صدی کے
منجمد مجسم یعنے سالڈ اجزاء ہیں تین ۳ سے ساٹھ ۶۰ اوس تک
یہ رطوبت ۲۴ ساعت میں بھرتی ہے اس کے اجزا ۶
حسب ذیل ہیں (۱) **میوسن** (۲) **ٹیالن** (۳) **البیومن**
(۴) **نمکیات** (۵) پانی خردبین سے **اپی تھیلیم** **سلس** **میوکس**
اور **سیالوری کارسپلز** دکھائی دیتے ہیں ٹیالین یا ڈیاسٹیز

کھاری اشیاء خمیر کی خاصیت کے ہیں نمکیات پٹاشیم
سلفو سائی نائیڈ (اس کی خاصیت انٹی سپٹیک سی ہے
اس لیے بھی حیوانات کے زخم چاٹنے سے صاف رہا کرتے)
چونکہ ری آکشن یعنے عمل کھارا ہے اس لیے بہ موجودگی ترشی
عمل کیمیاوی لعاب دہن معطل ہو جاتا ہے۔ غیر پختہ یعنے کچی
شکر یا نشاستہ دار اجزاء غذائی پر اس کا عمل مکمل و سریع
نہیں ہوتا جتنا کہ پختہ پکی ہوئی غذا پر ہوتا ہے لعاب دہن میں پٹاسیم
سوڈا و چونے کے اجزاء اور کاربانک ایسڈ موجود
ہے اس کے کار آمد اجزاء در اصل دو ہیں ایک تو لیس دار
لعاب جو غذا کو نرم ملین بنا کر نگلنے کے قابل بنا دیتا ہے
دوسرے ٹیالین ہے جس کا عمل شکر یا اجزاء پر کئی مدارج
پر ہوتے رہنا چونکہ منہ میں غذا تھوڑی دیر ٹھہرتی ہے اس
واسطے عمل نامکمل رہ کر معدہ میں بھی یہ عمل جاری رہتا ہے
ٹیالین کا یہ عمل نشاستہ دار غذا پر جبکہ حرارت (۳۸) سے
۴۱ درجہ سنٹی گریٹ کی رہتی ہے بخوبی ہوتا ہے اور جبکہ

اس سے زیادہ (۶۰ سے ۷۰) درجہ کی حرارت ہونے پر عمل کم ہوئے جاتا اور یہ عمل نیوٹرل یا کھارے پن میں قوی طور پر ہوتا ہے ہر ایک غدود مولدتف میں ۲ قسم کے اعصاب رہتے ہیں اول دماغی اعصاب جن کی تحریک سے بکثرت رقیق آبِ دہن پیدا ہوتا۔ دوسرے سمپے تھٹک یعنے اعصاب ہمدردی جن کے عمل سے لعابِ دہن کی مقدار کم ہوجاتی اور ساتھ ہی جس قدر نکلتا ہے وہ گاڑھا ہوتا ہے نیز ان غدودوں پر دوسرے حواس خمسہ کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے جیسے باصرہ۔ ذائقہ۔ شامّہ وغیرہ۔ میوہ و غذا کی کیفیت پر بھی لعابِ دہن کا انحصار ہوتا ہے۔ جیسے شیریں و ترش۔ لعابِ دہن کے کئی عملی فوائد ہیں (۱) نشاستہ دار غذا کو رقیق کئے ہوئے ڈکسٹرین اور مالٹوز شکریہ مادّہ میں مبدل کئے دینا (۲) غذا کو مرطوب بنا کے چبانے و نگلنے میں سہولت پیدا کرنا (۳) غذا کو حل کرکے زبان کو ذائقہ پہنچانا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اکثر کرکے دوتہائی

ہماری غذا کی نشاستہ دار ہوا کرتی ہے۔ **تھوکنا اسپٹنگ** Spitting بعض لوگ موقع بے موقع ہر لحظہ تھوکنے کے عادی ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی کھا رہا ہے اس کے روبرو کھنکار کے تھوک دیتے ہیں اس طریقہ عمل سے اس شخص پر کراہیت کا اثر ہوتا ہے۔ اگر مٹی کی زمین ہے تو خیر نرم دل مادر گیتی آناً فاناً سب جذب وصاف کر لیتی ہے اور عیب پوشی یہ صفائی کر دیتی ہے مگر جہاں گچ سنگ سیلو سنگ مرمر یا چینی کے ریزے دیا مصالحہ کے پلیٹس منٹل Mental جیسے سنگدل کا فرش ہو وہاں یہ بدیر خشک ہوگا بلکہ جہاں کا وہیں چمٹا رہے گا اور بدنما دھبہ بنے گا۔ غرض فرش و فرنیچر صحن درو دیوار پر تھوک کر اگر زردہ کا پان ہو یا سگار منہ میں رکھا ہو تو پچاپچ تھوک سے ناپاک نفاست پسند طبایع کے ناگوار کئے دیتے ہیں جو اخلاقاً مذموم طریقہ ہے اور منظر میں مکروہ۔ طبّاً **تھوک** خشک ہو کر اس کے ذرّے جھاڑنے میں یا ہوا سے

ازخود علیحدہ ہو کر چو طرف منتشر ہوتے رہتے ہیں جو تندرست اشخاص کی سانس کے ساتھ بطور ناس ذکور و اناث کے شش وغیرہ میں داخل ہو کر مرض سل۔ دق۔ ٹائفائیڈ۔ سفلس چنجیو اینٹس۔ خناق وبائی۔ ڈپتھیریا۔ کالرا وغیرہ وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے احتیاطاً ہسپتالوں میں ڈھائکن والی اگالدان زہرکش ادویہ سے دھلوا کے رکھا کرتے ہیں جس میں مکھیوں سے بھی بچاؤ ملحوظ ہے جو ذریعہ تقسیم مرض ہے بعض میں کثرت تھوک کا باعث مرض تحلل ہضم ہوتا ہے اور بعضے وقت کوئی دوا جیسے مرکبات سیماب۔ کپور وغیرہ دیسی ادویہ جس کو بھسم کہتے ہیں ویسے دواؤں کی اثر سے منہ آلودہ ہو کر یہ بات پیدا ہو جاتی ہے ٹیالزم Ptyalism. یعنے سمیت سیماب مرکیوریل پائزننگ Mercurial poisoning پارا کھانے سے منہ آجانا اور بعض مرتبہ آتشک سے تندرست دہان میں کوئی ذائقہ دار و یا ترش شئے سے تولید لعاب دہن ہوتی ہے اور گاہے دوسرے

کھاتے ہوئے دیکھکر "انعکاسی" اثر یعنے رفلکس Reflex عمل سے ناظر کے منھ میں پانی بھر آجاتا ہے۔ دشمن کے جانب دیکھتے ہوئے کھنکار کے تھوکنا قانونی جرم باعث ازالۂ حیثیت عرفی و توہین واشتعالک ہے روزہ میں اکثر مستورات و بچے و جاہل لوگ خواہ مخواہی تھوک تھوک کر حلق خشک کر لیتے ہیں کہ ذرا بھی اندر جائے گا تو روزہ نہ رہے گا۔ حالانکہ یہ ریزش کا کام تر و تازگی بخش زبان و کام (حلق) ہے۔ زیادہ تھوک جمع کر کے نگلنا البتہ روزہ مکروہ کرتا ہے منھ کی رطوبت منھ میں نہ رکھنے کی سعی کس قدر احمقی پھر صوم پر الزام تلخی۔ چند لوگ ایسے مساجد جہاں اگالدان کا اہتمام نہ رہے دری الٹ کر تھوک دیتے اور مساجد کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ حالانکہ اولیاء اللہ آتے جاتے راہ مسجد میں بھی تھوکنا بے ادبی سمجھتے تھے شاذ ایسے بڑے عادی بھی دیکھے گئے جو کھنکارا ہوا بلغم منھ میں رکھکر چابتے ہیں۔ شدت مرض میں حدت و ضعف

کی وجہ یبوست (خشکی) پیدا ہوا کرتی ہے ایسی حالت میں
گلیسیرین و یا شربت قند زبان پر ٹپکائیں۔ نیز کبھی فرائیٹ
خوف و دہشت ہیبت کے موقع پر سفوف منھ میں بجائے
گدی و دلیہ کے پورا بنکر اڑ جاتا ہے یہ اعصابی اثر ہے
خصوصًا امتحانًا چوری کا پتہ چلتا ہے۔

سیالیوری کیالکولس یعنے تھوک کی کنکریاں
و پرت تھوک کے نمک کیلسیم کاربونیٹ وکیلسیم
فاسفیٹ صاف خالص پانی میں حل نہیں ہوتے بلکہ
کاربانک ایسڈ گیاس ہوا مخلوط شدہ پانی میں حل
ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جبکہ تھوک منہ میں آتا ہے
کاربانک ایسڈ ہوا اس میں سے خارج ہو جانے سے
چو لنے کے نمکیات جم جاتے ہیں۔ تمباکو پینے والوں کے
دانت پر بہ مقابل نہ استعمال کرنے والوں کے زیادہ کثافت
یقینًا جمع رہے گی و نیز آتشکی لوگوں کے دانت پر مرض کے
مادوں کے ریزشات سے جس کو سرِ دُمک کیالکولائی

کھتے ہیں جمع رہتے ہیں اس کے سوائے میل اور رگڑوں سے
خارج شدہ مادّے غذا و گوشت وغیرہ کے چورے "خلال"
کا عمدہ طریقہ سا ندوالے دانتوں میں نہ کرلنے سے رہجاتے
ہیں۔کیڑہ سے زایل شدہ دانتو نکے گھر بے ترتیب بنے
ہوئے چوکھے یا دلیسے دانت مصالحہ میں جمے ہوئے جنکی
نشست ٹھیک نہ ہو۔طبعی امراض، غیر صحیح قوائے جسمانی
مقامی بیرونی ضرب وچوٹ، سمیات کا استعمال، مثل پارہ
فاسفورس، مرضِ آتشک وکثرتِ تنبول وتمباکو ان تمامی
اسباب سے دانتوں کا حسن زایل اور مقدار کم ہوکر بد
رنگی و نیز فعل ہاضمہ ومعدہ وجگر کے بگاڑ سے گندہ دہنی بھی
ہوجایا کرتی ہے اور مرض جنجی وائٹس ویا پایوریا الوی
یولیرس" نمودار ہوجاتا ہے جس سے دانتوں کی بافت اور
مسوڑوں میں بگاڑ پیدا ہوتا اور ریم پڑکر معدہ اور امعاء میں
اس کے اثرات پہنچنے سے خلل ہاضمہ وغیرہ ہمیشہ تکلیف
دیتا ہے۔ دنداں ضیا دار جس کو شعراء گہر آبدار وسلک مروارید

یا دانۂ رمان سے تشبیہہ دیا کرتے ہیں آخر کھیل میں شطرنج
کے مہروں کے ویسے چونکہ وہ بھی تعداد میں (۳۲) ہی ہیں
بے ترتیب و بے ڈھنگے بے رنگت دور دور خال خال رہجا کر
چبانے میں مکلف ہی نہیں بلکہ فعل مذکور ادھورا ہونے سے
پوری طرح نشاستہ شکر میں مبدل نہ ہو کر ویسے ہی پیٹ میں
جاتا اسلئے۔ معدہ کو علاوہ اپنے فعل کے اس کام میں حصہ
لینے سے زیادہ بار پڑ کر مرض ڈسپپشیا (Dyspepsia)
سوئے ہضمی و گیاسٹرائٹس (Gastritis) ستاتا اور
مرض مذکور ایک دانت سے دوسرے دانت ہی کو نہیں بلکہ
ایک دہن سے دوسرے دہن میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اوٹ
پیشینٹ رجسٹر نمبر شفاخانہ تعلقہ کھمم میٹ ضلع ورنگل $\frac{\text{۱۰۹۲۱ سالانہ}}{\text{۱۲ روزانہ}}$
نام یحییٰ عمر ۳۵ سالہ شوہر $\frac{\text{۱۰۹۲۲ سالانہ}}{\text{۱۳ روزانہ}}$ نام اچھا ۳۰ سالہ زوجہ مرض
جنجی وائٹس دہن بدہن رسیدہ بلکہ خود دہن اثنا ثنا اعتراف
نمودہ۔ جب مرض شدید و کہنہ ہو جاتا ہے تو عام طور پر سمیت
خون میں پیدا ہو کر جنرل کرانک سپٹی سیمیا

General chronic septicaemia.
Multiple infective synovitis.
Artheritis.
ملٹیپل انفکٹیو سائی نووائٹس۔ کرانک فیور۔
آرتھرائٹس۔سب ایکوٹ۔ انفکٹیو بیاکٹیریل اینڈو کار
ڈائی ٹس۔نیوراسٹھینیا۔ڈپریشن۔آسٹیو آرتھرائٹس۔پرنیشیز
انیمیا۔گلاسائیٹس۔ امی بک ڈسنٹری۔ اسٹومے ٹائی ٹیس۔
علاوہ ازیں بہت سارے امراض شش و امراض خبائث کے
جراثیم منھ کے ریم میں پائے جاتے ہیں۔ نیز مصنوعی دانتوں کے
دباؤ وخراش سے بعض اوقات جبڑے کا سرطان پیدا ہوتا ہے
سید الطعام لحم جیسی نعمت اور دیگر فواکہ وسخت اشیاء
واغذیہ وغیرہ چابنے وکھانے سے محروم ہوئے جاتے ہیں اور
مثل ضعیفوں کے شمار کیے جاتے ہیں۔ ہر کاڑی سے خلال نہ
کیا چاہیئے۔ ازحضرت فریدالدین عطارؒ
گر بہر چوبے کنی دندان خلال   بے نوا گردی وافتی در وبال
نیم خشک نیم کی کاڑی مناسب ہے۔بعض لوگ دیاسلائی سے

جو کہ سگریٹ کے خاطر اکثر ساتھ رہا کرتی ہے خلال کرتے ہیں
ٹوکنے پر سادہ آئی کے طرف سے کیا مضایقہ خیال کرتے
ہیں۔ اِدھر کی آئی نہیں اُدھر کی آئی صحیح۔ ڈبی میں رکھے
رہنے سے یوتو لبسی اس لیے کہ فاسفورس سے جبڑے کی
ہڈی کو کیڑہ لگتا ہے۔

اسباب کیڑہ دانتوں کو کیڑہ لاگنا

ڈنٹل کیریز ڈِکے۔ کیریز ٹیتھ۔ کسی مرض و بائی جراثیمی
کے لیے حرارت رطوبت و تخم اجرام کی ضرورت ہے جو انسان
کے منھ میں خود بخود موجود ہیں اس لیے انسان کا منھ عواجم
آرتہ سن دانتوں کے خرابی کے واسطے جیسے کیڑہ و امراض کی
تولید ہونے یا طبًا زور پیدا کرا لینے والا خاصا گھر ہے جہاں
تولید و توفیر جراثیمی یہ عجلت ہونے سے تیزاب تیار ہو کر
دانتوں کی شفاف جلا و پالش یعنے انامل پر حملہ کر کے
تباہ کر دیتا ہے جو کہ دانت کا حیات بخش محافظ غلاف ہے

اور یہ بات کرخت گرٹی یعنے سخت اور موٹا موٹا منجن اینٹ
و یاخراب کوئلے کے رگڑنے سے ریگمال کئے ویسا عمل ہوتا
دانت کا اینامل شنب جابجا گھِس گھِس کر سطح دنداں کی مقعر جیسے
کہنہ تانبا چینی کے ظروف کے قلعی اُڑ جانے سے اندر کا
سیاہ لوہا نکل آکر پانی کے اثر سے زنگ کھا کر سوراخیں پڑ جاتے
پس اسی طرح دانت میں کیڑہ کے خول پڑ جاتے ہیں جہاں
سے محافظ غلاف گھس گیا راستہ پاکر بس وہیں سے دشمن
گھس گیا۔ اور اس کے اس طرح دانت رگڑنے سے صرف
سطحی صفائی ہوئی مگر ساندوں میں ترکاری گوشت میوہ اناج
وغیرہ وغیرہ غرض نباتی۔ حیوانی۔ معدنی مادّے جیسے کے
ویسے بھرے وجمے رہے جو کیڑ کا پہلا زینہ ہے یہ مادّے
سڑ گل کر منہ کی باس متعفن کئے دیتے ہیں اور ایسڈ تیزاب
ان سے بنکر دانتوں کو کھا جاتا اس طرح سے کیڑہ کا خول
پڑ جاتا ہے۔ لندن کا ایک سر برآوردہ طبیب بتلاتا ہے کہ
کیڑہ کے دانت منہ کے انفکشن کا سبب ہو کے عام صحت پر

اثر ڈالتے اور حلق میں ایک مادہ قائم کئے ہوئے مرض **اسکارلٹ فیور ڈیپتھیریا ہوپنگ کاف ٹانسی لائیٹس** و دیگر عوارض کا آدمی کو آمادہ کر رکھتے ہیں دانت کاٹ کر دیکھنے سے یہ حالت پائی جاتی ہے۔ لاپروائی و غفلت در صفائی نوبت بانیجا رسانید کہ صرف تھوڑا حصہ اندر کے سوراخ تک رہ گیا مگر اکثر میں آر پار بھی ہو جایا کرتا ہے دانتوں کی صفائی و منھ کی بو انسانی صحت طہارت و نفاست کی کسوٹی ہے۔ بہ کثرت تمباکو کا دھواں مسّی زردہ کا پان دانتوں کی حسن و رنگت کے لیے وبال جان ہو کر انھیں سیاہ مثل اس شعر کے مضمون کے بنا دیتا ہے ؎

تا تبسم نہ کنی عقل نہ گوید ہرگز
کاندریں آبِ دہن تخم شریفہ داری

جبکہ ان ساری قباحتوں سے دانت قبل از وقت اوائل عمری میں گر گئے یا تکلیف کی وجہ نکلوا دئے گئے اور کچھ ٹھیک رہنے سے بچ گئے تو بحالت موجودہ عجیب

مرقعہ ڈھلتا ہے۔ ایسی حالت کا ہنسنا بھی غضب ڈھاتا ہے
بمصداق ضحاک ضحک کا نقشہ جم جاتا ہے جو دانتیں باقی رہیں
بشکل و ناقص ہیں منہ کھلا عیب دکھا۔ بند رکھا پوپلا رہا۔

مخرب دنداں۔ قدرت نے بیکار کسی شے کو نہیں بنایا ہے بس دانتوں سے کم کام لینا اکثر نرم و ملایم غذاؤں کا انتخاب کرنا بلکہ سخت اشیاء کو چاء۔ کافی۔ بیر۔ سے نرم کر کھانا بہت سارے دانتوں کے کمزوری کا باعث ہوا کرتا ہے۔ گرم و سرد ترین سیال جیسے ماء البرف آئیس کریم چائے قہوہ وغیرہ مخرب دنداں و معدہ ہیں۔ مٹھائیں۔ دو طرح سے دانتوں کو نقصان بخش ہیں۔ ایک تو لوگ مٹھائی کھائے بعد شاذ و نادر ہی منہ دھوتے ہیں بس مٹھاس سے تیزاب نبکر اطراف و درمیان دانتوں کے لگا رہتا ہے جو خاص طور پر دانت کی قلعی کو مضرت رساں ہے دوسرے یہ کہ شیرینی ہضم کی تفرقہ پرداز یعنی الہضم ہے اس طریق پر عام طور سے تمام جسم کی تقویت میں انحطاط پیدا کرتی

بنایا

جس میں دانت بھی شامل ہیں۔ دوسرے نقصان وہ شیئے دانتوں کی تمباکو ہے جس کے دھویں سے زرد کثیف چھتے دانتوں پر جم جاتے اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیز آدمی لاپرواہ اپنی اور اور عادات میں ہوئے جاتا ہے۔ اسی واسطے دوا اگا تمباکو کش کے دانت نادرہی درست حالت میں پائے گئے۔

کثرتِ استعمال گوشت دانت کے کیڑہ کا سبب بالخصوص خلال نہ کرنے والوں کے دانت میں یہ عجلت وجع المفاصل۔ کرم تبخیر معدہ وغیرہ کا احتمال رکھتا ہے باریک چور سے گوشت کے ریشے ساندوں میں پھنسے رہ کرانکی سٹراوٹ سے تیزاب بنکر دانت کے رونق بخش اناال کو کھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر روز ہر وقت حیوانی غذا خصوصًا سحم خون کو غلیظ کثیف بناکر سبب مرض نقرس اور بائی کا۔ درد جوڑ پٹھوں وغیرہ میں پیدا کرتا ہے۔ گویا اس طرح سے تمام آلاتِ جسمانی کی پرورش میں مخل

ہوتا ہے جس میں دانت بھی شریک ہیں۔

شراب وسرکہ بھی خراب کرنے والے دانتوں کی رونق یعنے اناملؔ کے ہیں۔ ایسڈس تیزاب خموصنات اسکے ادویہ خالص وترش فواکہ ولیمو وکچی تمرہندی وغیرہ کے استعمال سے دانت کھٹے ہوگئے جو کہا جاتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ اکّال چیزیں انامل کی ہیں جو دانت کے جسم میں حلول وسرایت کرجاکر اعصاب تک موثر ہوتے ہیں اس لیے ایسے اشیاء کے استعمال کے بعد چبانے میں تکلیف و تکلف دانتوں میں لے کیفیتی وضعف محسوس ہوتا ہے بعض لوگ لاعلمی سے اور مستورات غلط فہمی سے دانتوں کے منجن مختلف طور کے استعمال کرتے ہیں جن کے خراب کن اثرات وکرختگی دانتوں کی ضیاء کھودیتی ہے۔ معمولی چارکول پوڈر یعنے منجن کوئلہ جو پانی سے نہ بجھایا گیا ہو صاف باریک پیس کریا کاربالک ٹوتھ پوڈر اگر دانت خراب ہوں آہستہ سے ملیں اور جو مرض ہو تو ڈنٹسٹ خاص

ڈاکٹر دنداں کے مشورہ سے معمل ہوں نمکیات کی کثافت جمی ہو تو ڈاکٹر دنداں سے دُھلوا دیں **فلاس سلک** جو ہر ایک **کمسٹس** کے شاپ میں ملتا ہے اس سے ساندوں کے چورے نکال دیں کیونکہ اس سے خوب صفائی ہوتی ہے ہفتہ واری۔ **پرسی پی ٹیپیڈ چاک** دانتوں کو رونق بخشنے استعمال کریں خصوصاً جس دانت کو ضرورت ہو کسی نرم لکڑی سے بخوبی لگا دیں۔

عام اصولِ اصلاح۔ سادہ غذائیں جن میں فطرتی نمکیات بھرے ہوں معیت اس کے کچھ موسمی مصنوعی کی شرکت اناج نباتات فواکہات وغیرہ دانتوں کے لیے بہتر ہیں جس زمانہ میں بردہ فروشی مروج تھی حبشی غلام جنھیں صرف مکائی کی غذا دی جاتی تھی ان کے دانت موتی جیسے چمکدار رہتے تھے اور اس زمانہ کے کافر جو صرف میلیز پر بسر کرتے ہیں ان کے دانت بھی درست ہیں اگر ہماری نسلیں برف آیسکریم پیسٹریز۔ چائے۔ مٹھائیں

کیکس وغیرہ کے عوض سادہ سخت اشیاء کا استعمال رکھیں
تو ان کے دانت کیوں بگڑیں بہت بہتر رہیں۔
(ہدایت) ہر غذا کے بعد آدہ کچے نیم کے تنکے
سے خلال کریں بعدہٗ کلی کریں گوشت کے ریزے اور جو
ہوں ہاتھ و زبان کی یاوری سے الگ کردیں دن میں ایک
دو مرتبہ انگلی سے رگڑیں شب کو سوتے وقت ضرور خلال
کریں مسواک کریں کلی کریں۔ پان منھ میں ہرگز نہ رکھ
چھوڑیں۔ ماسوا خرابی دنداں کے ہواہ کے راہ میں اُسکے
اجزا غفلت میں چلے جانے کا خدشہ لگا رہتا ہے اور ضرورت
ہی کیا ہے کہ سونے میں بھی کلّا پھُلا رہے اور تکیہ پر ریزش
بہا کرے۔ سپیاری کے ریزے آبِ دہن میں رات بھر
بھیگ کر پھُولکر ساندوں کو دراڑیں بنا دیتے ہیں یہ عادت
بالعموم زردہ کے طلبی میں ہوا کرتی ہے۔ نیند سے جب کبھی
چونکے ایک بیڑا چڑھا لیے۔ پھر چپکے سے ڈھلک گئے
ہمیشہ جیسے جیسے جمتا جائے ٹارٹر دانتوں کا میل نکلواتے رہیں

مسواک نہ میسّر ہو سکے تو نیم کی مسواک کریں کلورین واٹر یا ہیڈروجن پر اکسائیڈ کے لوشن سے کلی کریں۔ روزانہ صبح میں نہار منھ دانت بخوبی صاف کریں ہر دانت کے چوطرف ملیں دھوئیں۔ مسواک کے لیے ہمارے نبی کریم صلعم نے اسی لیے تاکید اکید فرمائی ہے اور خود بھی آخری وقت تک ہماری تعلیم کے واسطے اس مقدس و مطہر و معطر منھ میں اس کا استعمال فرمایا کئے۔ کیوں اسلام کیسا صحیح مذہب و مکمل دین ہے اور اس کے بانی کیسے نیک و باخبر مقدس تھے جبکی تتبع سے اب نئی تہذیب میں ٹوتھ برش ایجاد ہوا ہے تاہم اس کا استعمال اکثر یوروپ کے باشندے ہر وقت نہیں کرتے مگر اسلام میں ہر پنج وقتہ وضو کے ساتھ مسنون رکھ دیا گیا ہے شافعی (عرب) لوگ تو نماز میں بھی مسواک کمر سے لیکر منھ میں پھیر لیا کرتے ہیں۔

(نوٹ) مسواک ہو کہ برش اس کے استعمال کے وقت یہ ترکیب ملحوظ خاطر رہے کہ ہمیشہ مسوڑوں کے جانب سے

دانتوں پر رگڑیں اس لیے کہ مسوڑے رگڑ کے صدمہ سے بچیں اور ان میں سمیات اور کثافتیں نہ گھسیں جیسے اوپر کے دانتوں کے لیے اوپر سے ہاتھ نیچے لائیں اور نیچے کے دانتوں کے واسطے نیچے سے اوپر لیجائیں تاکہ مسوڑے نہ گھس جائیں۔ یورپ کی عدیم الفرصتی وسردی نے منھ ومیبرزہردو کی صفائی باز رکھی اس لیے یورپین کے دانت علی العموم وسولجروں کے دانت بالخصوص بدرنگ غلیظ وکثیف دیکھے گئے۔ اس بارے میں ایک مضمون طبی رسالہ میں کسی یورپین ڈاکٹر نے تحریر کیا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ سولجرس کی روزانہ تنقیح کے لیے ایک اورل انسپکٹر یعنے تنقیح ساز ناظر ومنتظم وہاں سپاہیاں مقرر کیا چاہیئے کہ یہ لوگ باسی منھ چائے بسکٹ وغیرہ ناشتہ نہ کریں اور اپنا منھ اچھی طرح پاک صاف رکھیں۔ حضرت سعدی شیرازیؒ نے گندہ دہانی کے متعلق اپنی تصنیف میں ایک نقل تحریر فرمائی ہے کہ مامون رشید نے کسی پری پیکر

خواص سے مقاربت وصحبت چاہی وہ انکار کر بیٹھی اور ایسا معقول جواب دی جو مندرجہ ذیل بوستاں کے بابِ اول کی حکایت سے منکشف ہے۔

حکایت ازبابِ(۱) بوستانِ سعدیؒ

چو دورِ خلافت بہ ماموں رسید | یکے ماہ پیکر کنیزک خرید
بچہر آفتابے بہ تن گلبنے | بہ عقل خردمند بازی کنے
بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ | سر انگشتہا کردہ عناب رنگ
برابروئے عاید فریبش خضاب | چو قوس و قزح بود بر آفتاب
شبِ خلوت آں لعبتِ حورزاد | مگر تن در آغوشِ ماموں نداد
گرفت آتشِ خشم در وے عظیم | سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم
بگفتا سر اینک بہ شمشیر تیز | ببند از و با من مکن خفت و خیز
بگفت از کہ بر دل گزند آمدت | چہ خصلت زمن ناپسند آمدت
بگفت ار کشی در شگافی سرم | ز بوئے دہانت بر نج اندرم
کشند تیر پیکار و تیغِ ستم | بہ یکبار و بوئے دہاں دمبدم

شنید این سخن سر در تیکبخت | بشورید و بر خود به پیچید سخت
دلش گرچہ در حال ازو رنجہ شد | دوا کرد و خوشبوئے چوں غنچہ شد
پری چہرہ را ہم نشیں کرد و دوست | کہ این عیب من گفت یار من اوست
بہ نزد من آنکس نکو خواہ تست | کہ گوید فلاں خار در راہ تست
بہ گمراہ رفتن نکو می روی | جفائے تمام است و جور قوی
ہر آنگہ کہ عیبت نگویند پیش | ہنر دانی از جاہلی عیب خویش
مگو شہد شیریں شکر فائق است | کسے را کہ سقمونیا لائق است
چہ خوش گفت یکروز دارو فروش | شفا بایدت داروئے تلخ نوش
بہ پرویزن معرفت بیخت | بہ شہد عبادت بر آمیخت

چونکہ مکھ بھیڑ زیادہ رہتی ہے اس لیے اُنکا رقیق ثانی
کا واجبی ہے (قطبی)

جسم پر خوشبو ملے ہے لپے پہ لپے | منھ کی بدبو لا رہی ہے تے پہ تے
دانت کیا ہیں غذا کو تحلیل کے لایق بنالنے والے
چہرہ کو خوبصورت گردانتے والے جسم کو صحت بخشنے والے
زبان کو ذائقہ پہنچانے والے تلفظ کا مخرج مکمل کرنے والے

جبڑے کی مشین کے کل کے پرزے ہیں جب ہی تو فرمان باری ہے کہ اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ دانت کی سزا دانت ہے یہ درگزرد عفو کرلنے کی کہاں بات ہے۔

علاج۔ پوٹاسا پرمینگنس کی دن میں کئی بار کلی کرتے رہیں اِمی ٹین نصف گرین کی انجکشن دیں برش یا نرم مسواک خاص رکھکر اکثر دانت رگڑیں بعدہ انٹی سپٹک لوشن میں اس کو رکھ چھوڑیں ہیڈروجن پرآکسائیڈ لوشن کی کلی کرنا مفید ہے۔ مسوڑوں پر اور عنق دانت پر ٹنکچر الوڈین و ٹنکچر اکونائیٹ وکلوروفارم ہموزن سواب سے ایک روز آڑ لگادیں۔ بیاکٹی ریانہ بن سکیں گے مسوڑے سخت ہوکر دانت نہ ہلیں گے۔ کلی کرکے ارومیاٹک سلفورک الیسڈ اسی قدر پانی برابر حصہ میں ملاکر دانت کے بازو وقعر اور ساندوں میں لگادیں سوڈابیکارب بوریاکس برابر مقدار میں ملاکر ساندوں میں بھردیں کونین سلفس کا سفوف جمادیں۔ یا سلوشن سیاچورٹیڈ ٹیانک اسڈ کا یوڈی کلولن میں سارے

ساتھ دوں میں لگا دیں ہر عمل بالا کے بعد کلی کر کے دوسرا عمل
کریں۔ غرض دانتوں کی صفائی کی نگلکٹ (عدم توجہی) بلا خیز
امراض پیدا کرتی ہے۔ درحقیقت لے مرو گلے پڑو معاملہ ہے
اس لیے اس کام میں غفلت نہ کریں جن کے دانت ہیں
انھیں بھی مصنوعی دانتوں کے طفیل مرض ہو جاتا ہے اور
سونے کے ٹوپن وزرین باریک میخیں یا تار کی بندش
یہ سب غلاظت وکثافت رکی رہنے کے اسباب ہیں نیز
صفائی کے مخل اس طرح کی خوشنمائی دانت کی تباہی کا
باعث ہوتی ہے

اگر یہ زنجیر و میخ جکڑ و توبھی منھ میں کبھی نہ مانند
لگا کے ماتھے پہ زر کا ٹیکہ وہ دانت اکدن قرار کردو

مصنوعی اور اصلی دانتوں کے متعلق یہ لحاظ تعلقات
ولے تعلق حکمرانی ومحکومی۔ مطلب براری وخدمت گزاری
کفایت شعاری وزیرباری تفہیم کے لیے مجملاً نظیراً ایک مثال
عقلا کے لیے کافی وہ یہ کہ اصلی قدرتی چونگھ بہ منزلہ اپنی قومی

زوجہ کے ہے اور مصنوعی دکھانے کے دانت جیسے یورپین
ذات اجنبی پردیسی ہوی جس کی وجہ سے لازم آجاوے
جورو کی مزدوری اس کے رکھنے کو الگ گھر ہونا اس کی
صفائی اپنے ہاتھوں کرنا شادی تو کیا کی دوستا لینے کے
دینے پڑ گیے۔ باایں ہمہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ خلل ہاضمہ۔

استعمال تمباکو

اس نماقی تیے کے فی صدی دو تین ہی غیر عادی ہونگے
باقی تو ے

کوئی پیوے کوئی کھاوے کوئی لیوے ناس
تمباکو کو جو کوئی اچھا کہے اس کا ستیاناس

ان افعال ثلاثہ میں ضرور مشغول و بیشک عادی پاے
جائیں گے۔ اس کے استعمال کے متعلق بعض لوگ اپنے وجوہ
پیش کرتے ہیں کہ طبیب صاحب نے راے دی ہے جس سے
ان کے امراض لاحقہ میں افاقہ رہتا ہے تھوڑے لوگوں کا

مقولہ ہے کہ یہ شغل تنہائی کا مونس وہمدم ہے کچھ لوگ
ایسے دیکھے گئے کہ بیت الخلا میں بھی اس کی مفارقت
گوارا نہیں کرتے اور نہ سوتے وقت اس کو جدا کرتے
اس کے لیے آگ ہمیشہ روشن جسے دیکھکر گبر کی آتش غیرت
رشک وحسد سے شعلہ زن ۷ ار شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ یوم جمعہ
صبح کے وقت ہمارے یہاں شادی کی تقریب میں ایک
صاحب دسترخوان پر ایک ہاتھ سے نوالہ لیتے تھے
دوسرے ہاتھ سے سگریٹ کا دم بعوض پانی کے گھونٹوں کے
دھویں سے کھانا نگلتے تھے جس منظر کو خود تمباکو کشوں نے
نظر تعجب سے دیکھکر کہا بھیا کمال کیا کھاتے ہوئے بھی اسکی
مفارقت گوارا نہ کی۔ کثرت استعمال تمباکو سے مسلسل بے ترتیبی
افعال قلب میں پیدا ہوتی ہے جس کو ٹوبیاکو ہارٹ
طب میں کہتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے فطرت تو
سمّی مادّوں کو حیوانی خون سے دمبدم خارج کرنے کی
ساعی ہے اور بے سمجھ انسان بوجہ علت ہر دم داخل کرنیکی

در پلے۔ پھر صحت جسمانی کا معیار موازنہ کیسے قائم رہ سکے محض
بغرض صحت وری آبادی وساتھی چھوڑ چھاڑ کر مسکن کوہ وصحرا
اختیار کرتے ہیں۔ بس لطیف ہوا میں ہمیشہ بسر کرنے کی کوشش
مگر ساتھ ہی آناً فاناً کثیف غبار آلود سمیّ ہوا یعنے دھویں کی
کشش و پمپنگ جو کہ عمدہ ہوا خوری کی ہم پلّی سے کہیں زیادہ
ہوئے جاتی ہے۔ زمانہ سابق سے کم درجہ کے رذیل لوگ
پلاس کے پتہ میں تمبا کو بھر کر پیتے ہیں اور یہ مقولہ ہے۔

"تلنگی عشق میں پوچھو کتنا ہے تو چپا ہے"

مگر حال کے فیشن میں کیسی عورات ناٹک کی رنڈیاں
ولایت و فرانس کی مستورات وغیرہ میں بھی سگریٹ کا استعمال
موجب بانکپن سمجھا جا رہا ہے بلکہ تصاویر میں وہ ادا بتلائی
جاتی ہے اکثر اشخاص تو صاف کہدیتے ہیں کہ فضول عادت
ہوگئی ہے مجبوری ہے۔ ناعاقبت اندیشوں کا خیال ہے
کہ یہ فعل ہمارا اختیاری ہے اور اس پر ہم یہ خوبی حاوی ہیں
اگرچہ کہ یہ صحبت صرف اسی وقت پر منحصر ہے چونکہ ان کی

حقہ کشی کی ابتدا ہے۔ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ آیندہ چلکر یہ اپنی
محبت پر بہ مشکل قایم رہ سکیں گے کئی لوگ مجبوراً دوسروں کی
تواضع کی غرض سے تمباکو کی تیاریاں مہیا رکھکر احباب کے
اصرار کرنے پر خود بھی بتدریج اس سے مساوات کر لیے ہیں
غرض اس جھگڑے میں بلا قید قوم و ملت بلا تخصیص جنس و بلا لحاظ
عمر و بلا تمیز فقر و غنا ہر کہ دمہ مبتلا ہے اس لیے اس بحث کو
بجز منصف مزاج و معنیٰ فہم اصحاب کے کلہم تعصب کی نظر و دیکھیں گے
دیکھیں گے اور نکتہ چینی کریں گے چونکہ اَلْحَقُّ مُرٌّ ہوا ہی
کرتا ہے۔ اور تلخی ہی میں فایدہ ہے۔ بقول سعدیؒ۔

نصیحت کہ خالی بود از غرض چو داروئے تلخ است دفع مرض

پھر دوست نادان بنکر کیوں میٹھی باتیں بتایں۔ بلکہ
دشمن دانا بہ از دوست نادان کیوں نہ ہو جایں ؎۔

دوست آں صاف دل کہ عیب ترا ہمچو آئینہ روبرو گوید
نہ کہ چوں شانہ با ہزار زباں پس سر رفتہ مو بمو گوید

افیونی کا حقہ مشہور ہے یہ لبا ہوا ہوتا ہے کسی افیونی کا

مقولہ ہے کہ یار و چور و دید و مگر کسی کو اپنے منھ کا حقہ نہ دو
پینکی مرقع" ایک ہاتھ میں حقہ تھامے ہوئے دوسرے
ہاتھ سے منہال منھ میں لیے ہوئے۔ آنکھیں نیم وا جھوکے کھاتے
ہوئے کلّے چپکے ہوئے منٹ دو منٹ کو گڑگڑاتے ہوئے
شوقی امراء کا سلفہ جس کے گڑگڑی چلم معہ سرپوش
رنگ بدلنے والی برنجی یا بیدری سنہری روپہری یا بلورین
یا مرادآبادی رہتی ہے۔ اس کے پیچوان پر بہت سارا نخرہ
طلا نخس و روسہ چمپا ہوتا ہے بلکہ کلابتونی تار لپٹا رہتا ہے
منہال پر پھول کے ہڑلے لگے رہتے ہیں چلم پوش پر سے
نقرئی جھمکیدار زنجیریں آویزاں رہا کرتی ہیں۔ گڑگڑی تھالی
میں جس پر چمپا کاڑی نیچے فرشی دھری رہتی ہے ؎

حقہ جو ہے حضور معلی کے ہاتھ میں گویا کہ کہکشاں ہے ثریا کے ہاتھ میں

حضرت شمس الدین فیض فرماتے ہیں۔ نظم

منہال کو ملے ہیں ترے بوسہ ہائے لب
ہم مر گئے جناب کا دم مار مار کے

بالاہتمام تلخ تمباکو کا خمیرہ گوڑاکو بنوایا جاتا ہے سلگتے تک
صبر درکار ناڑی پیئے تو سلفہ تو ایکار استعمال کرنے مخصوص
پراکٹس درکار ہوا کرتی ہے۔ ولایت میں بھی یہ مرض پھیلا
ہوا ہے۔ دنیا میں لکھا روپیہ کا تمباکو مزروع وصرف ہوتا ہے
اس کے نقصانات دو قسم کے ہیں۔ طبی۔ غیر طبی۔ طلب
ہو جانے سے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک حد تک بےغیرتی
گوارا کر لیتا ہے۔ جہاں حقہ دکھا آڑ گئے بس وہیں جم گئے
بے اختیار بلا شناخت ہاتھ اس طرف مثل سایل کے دراز ہو
جاتا ہے جو ایک خفیف حرکت ہے اگر حقہ ہاتھ آگیا
آداب کر کے جلد جلد کھینچنا شروع کر دے۔ خوشی سے باتیں
گھلنے لگیں وگر شخص ثانی سے بے اعتنائی کا عمل ہوا اور
مثل بھوکے بچے کے منہال کو پستان مادر سمجھ کر وہ چمٹا رہا
یہ صاحب ہمہ تن اُدھر ہی گھورا کئے جیسے جیسے گوڑاکو جلتا رہا
ویسے ویسے اِدھر ان کا نفس جلا کیا رہا نہ گیا آخر یکار اٹھے
مہربان سلفہ سلگ گیا کیا آرہا ہے تیرو مہربان بمشکل تمام

اپنے منھ کا نوالہ اُگل کر دینا پڑا اور احسان جتاتے ہوئے کہ
لیجئے سلگا کر دیا ہوں یہ جب لیے اور پیے تو جھنجلا اٹھے کلیجہ
جل گیا دود دل دھواں بنکر اُڑ گیا گوڑا کو سوختہ گل بنگیا تھا
جلا کر ختم کر دیے کیا خاک کی تواضع کیے کہکر منھ پلٹ لیے
مونچھ و انگلیئیں دھواں سا کھا کر بدرنگ ہو جاتی ہیں ہر جگہ
بچا پچ تھو کنے سے غلیظ ہوتی رہتی ہے اگر احیاناً استعمال
نہ کریں تو جمائیں انگڑائیں ستاتی ہیں زردہ کھانے والوںکے
جبڑے ذرا وقفہ ہو جائے تو کھینچنے لگتے ہیں اس لیے
ہر آن منھ میں لگا رہے زردہ کا پان جب تو ملے امان ورنہ
لے تہذیبی جمائیوں کا پیارہے طوفان لبا اس شغل میں مشغول
رہتے ہیں پاندان سامنے رکھا ہے یا ڈبی پان سے بھری ہو
مدراسی ہنود بھی پان کے لیے انتہا عادی ہیں مثل بُز و گوسفند
کے اس برگِ سبز کو چباتے رہتے ہیں پان کے کثرتِ
استعمال سے زبان گندی ہوتی ہے اور حس ذائقہ کند البتہ
غذا کے بعد ہضم کی تائید ہیں ایک دو پان کے بیڑے کھانا

واجبی ہے جو خلو میں ٹھیک نہیں۔ نظم۔

سیر خورد گرسنہ در دم شود　　گرسنہ را گرسنگی کم شود

زردہ پان میں کھانے سے کثافت در نگت دانتوں پر
جم جاتی ہے گندہ دہانی ہوجاتی ہے تمباکو کا پتّا ہاتھ سے
ملکر چلیم و حقّہ پینے والوں کے جلد میں اس کی بو سرایت
کرجانے سے جو چیز وہ چھوئیں اس میں تمباکو کی بو اثر نمودار
کرتی ہے۔ حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔

گل خوشبوئے در حمام روزے　　رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری　　کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم　　ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہم نشین در من اثر کرد　　وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

دوسرے کے منھ کا تھوک لگا ہوا انہاں لوگ اپنے
گال پر پونچھکر استعمال کرتے ہیں جس میں ایک نوع کی کراہیت
رکھتی ہے۔ گو کثرتِ رواج و عادت کی وجہ سے اس کا
خیال نہ کریں اسی علت کی وجہ سے میاچیں جلا کر پھینکدینے سے

کئی وقت مکانیں کوٹھیں چوبینے کی منڈئیین ٹھیٹرس منڈوے
میگزنس جہاز ریلوے ویاگنس گھالس کی گرئیں رہنے جھونپڑیں
جنگلات دکانات عمارات حیوانات انسانات روئی کی گرنئیں
وغیرہ جلکر خاکستر بن گئے۔ قدیم مشاہیر سے ایک خانصاحب
ڈاکٹر بلدہ میں حقہ کے عادی تھے جن کا ملازم افیونی واحدالعین تھا
خاں صاحب تکیہ سے ٹیکہ لگائے بیٹھے ہوئے آدمی کو چلم
بدلنے فرمایا چونکہ وہ شب کا وقت تھا اور حقہ کا سایا
دیوار پر چراغ کی روشنی میں دکھائی دے رہا تھا تو کرنے
افیون کی لہر میں سلفہ کی آگ بھری چلم اسی دیواری سایہ پر
لا چھوڑ دی آگ منتشر فرش پر ہوگئی کچھ خاں صاحب کی
نشین پر چرکہ دی باقی فرش و لباس کی خبر لی خاں صاحب
گھبرا کر اٹھ بھاگے کہ ظالم نے تمام جلا دیا انگرکہ پر بھی داغ
آگئے تمباکو کے طلبی کو رمضان شریف میں مصیبت کا سامنا ہے
لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا فرمان باری ہے۔ اور
"تاخیر السحور" ارشاد رسول نامتناہی ہے۔ جس کی تعمیل میں اس

علت سے کوتاہی ہے۔ بہت اول وقت سحر کرنی ہوتی ہے
تاکہ کافی مدت حقہ بیڑی زردہ پان وناس کے لیے میسر ہو سکے
گویا طلب نے غذا پر بھی اس کو مقدم رکھا جس سے بجز انحطاط
کے اور کوئی مفاد نہیں۔ ریل میں اس کے عادی لوگ اوپر کا
طبقہ دھواں دھار نیچے سطح گاڑی کی جلی ہوئی کاریوں بقیہ
چرٹ کے ٹکڑوں سے خس وخاشاک درمیانی دریچوں سے
تھوک تھوک کر دوسروں پر ہوا کی زد سے انتشار کرتے ہیں۔
حالانکہ ڈونات اسپٹ یعنی "مت تھوکئے" کی تختی کمپنی نے
لکھ رکھی ہے بلکہ ولایت میں جہاں تمدن وتہذیب نے
سہولت دی ہے وہاں اسموکرس ونان اسموکرس ٹرین
لکھکر ہر فریق کے لیے گاڑیوں کا علٰحدہ علٰحدہ اہتمام کر دیا گیا ہے
تاکسی کو تکلیف نہ ہونے پائے۔ سلیم الطبع غیر عادی کا لحاظ رکھکر
ان سے معافی چاہکر تھوڑے فاصلہ سے اپنی طلب پوری
کرتے ہیں۔ علم ادب وشائستگی سے بے بہرہ الٹے صوفی منش کے
منھ پر دھواں چھوڑتے ہیں کہ آپ بھی لیجئے غرض سٹرانسے

ناک میں دم کرتے ہیں جہاز اور مائن کروسین کی ٹانکیں اور
بارود وغیرہ کے میگزین کے ہاں بڑی احتیاطیں ہیں نوٹس
لگی رکھی ہے ۔ لب کے بال نہ کترانے والے حضرات کے
بعض وقت سگریٹ قریب الختم ہونے پر سلگانے سے بھبکی
لاگ کر قصِ الشارب خود بخود ہوا ہے ۔ ایک سیول جج صاحب نے
سگریٹ ہاتھ میں لیے ہوئے مجھ سے ملاقات کی شیک ہینڈ
(مصافحہ) کرتے وقت میری انگلی کو چرکا لاگا اگرچہ کہ یہ اُنکا
عمداً فعل نہ تھا اور مجھ سے لے احتیاطی کا دھوکا ہوا بعض وقت
چرٹ یا سگریٹ سے خوبصورت پالشڈ ٹیبل کے کنارے پر
داغ آگیا معیوب ہو گیا ۔ پرواہ نہیں کہکر چپ ہو گئے ۔ کچھ
ہر مقام "پرایاش پاٹ" تو مہیا نہیں رکھا ہے زردہ اور
افیون کی ڈبی اکثر مستورات کے پاندان میں رکھی رہتی ہے
اس سے بہتیرے حادثے وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں اور کمسن
بچے ہلکان ہوتے ہیں ۔ ازاں قبیل یہ بھی دیکھا گیا سپیاری کے
ٹکڑے لے سمجھ معصوم بچے کھا گئے اور وہ تنفس کی راہ میں

پھنس گئے اس کی احتیاط لازمی ہے۔ بچہ ہو کہ بڑا لیٹے ہوئے خصوصاً چت حالت میں کوئی شئے ہرگز منھ میں نہ رکھیں اور سخت گول اشیاء تو بھولے سے بھی منھ میں لیٹ کر نہ رکھیں۔

طبی مضرت

ازکتاب طب مولفہ گیا رڈو مہلوائی

تمباکو کے پتے میں دو جوہر ہیں ایک تلکوٹین دوسرا تلکوٹانین اس جوہر کا عمل انسان پر اگر لے گرین استعمال کریں حسب ذیل ہو گا۔ مولد تف متلی پیدا کنندہ مقئی مسہل جلن حلق ومعدہ میں برد اطراف نبض کمزور جلد جلد چلتی ہے لے انتہا عضلاتی ضعف وقت تنفس کمی حواس بعض وقت تشنج ایک خوراک سے ۳ منٹ میں موت ہو سکتی ہے مگر انسان وحیوان میں ٹالرنس یعنے قوت دفعیہ عادت سے پیدا ہوتی ہے خارج شدہ خون کے تازہ روؤں کو چھوڑ دیتا ہے مگر زندہ خون پر ایسا عمل نہیں تاہم ایک حد تک خرابی

ضرور پیدا کر دیتا ہے اس کا عمل ویگل عصب اور ویسو موٹر گیا نلگیا پر کچھ ایسا ہوتا ہے کہ پہلے نبض دھیمی ہو کر بلڈ پریشر زیادہ ہوتا ہے مگر بہت جلد نبض کمزور بلے ترتیب سرعت رفتار پیدا کرتی ہے۔ تنفس تیز و گہرا ہو کر بالآخر عضلات متحرک کنندہ تنفس مفلوج ہو کر فعل تنفس موقوف ہو جاتا ہے اور موت تنفس کے موقوفی سے واقع ہوتی ہے۔ بڑے خوراکوں سے دماغی اعلیٰ افعال پست ہو جاتے ہیں اور جو اسی سے مسموم ہو چکے ایک منٹ میں بیہوشی طاری ہوتی ہے نخاع کی تحریک ہونے سے آدمی اور مینڈک میں تشنجی دورہ دیکھا گیا آخر کار موٹر نروس کا فعل مفقود ہوتا ہے۔ آنکھ میں داخلی و خارجی استعمال سے مختلف عمل سکڑنا پھیلنا پتلی کا پایا گیا۔ سکریٹری گلانڈ رطوبت پیدا کنندہ غدودوں پر اس کا عمل اولاً محرک بعدہ پست کنندہ ہے یہ زہر شش و گردہ کے ذریعہ جسم سے خارج ہوتا ہے مگر بار لوگ بیچارے شش و گردوں کو مہلت کب دیتے ہیں۔ ایک سگریٹ وغیرہ ختم ہوتے ہی دوسرا

دھر لیتے ہیں۔ پس پے در پے اسی مشغلہ میں رہتے ہیں ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رُکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

دل پر اس کا اثر پست کنندہ قلب کارڈیاک ڈپرسینٹ ہے کثرت استعمال سے دھواں شش کی راہ خون میں شامل ہو کر سمی مادہ سے اختلاج قلب دھڑکہ خفقان پیدا کرتا ہے (نیت بیماری جو بیماری دل) اس لیے تمباکو سے پرہیز مناسب ہے ؎

کما ہو سکا
کس کو تم نہ جانے دو چمن میں کہ ناحق خون پروانہ کریگی

کا سا معاملہ ہے۔

ایک شخص کے منھ کا حقہ یا پیپ دوسرا استعمال کرنیسے امراض متعدی سرایت کرنے کا احتمال لگا رہتا ہے۔ اور پیپ کے دباؤ ورگڑ سے بعض مرتبہ لب کی منحوس رسولی اپی تھی لیوما ہو جایا کرتی ہے۔ منھ میں بدبو سی رہتی ہے بعضوں کو اقطار کے بعد ہی حقہ پینے سے چکر آگیا خلو میں جلد اثر

ہوتا ہے۔ ایک مریض مسمی سائیا پنتیہ گا ذرسکنہ یادگیر معمر ۵۴ سالہ رجسٹر شفاخانہ یادگیر سرکار عالی ۹۸۵ھ میرے مطب میں آیا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے سُوکے کی چلم بھر کے منہ سے کھینچا چکر آ کے منہ کے بل گر پڑا معاینہ سے اس کے ہونٹ کچلے گئے تھے اور دانتوں کو صدمہ پہنچا تھا صدر شفاخانہ ضلع گلبرگہ شریف کا نمبر روزانہ (۳۵) اوٹ پیشنٹ رجسٹر نمبر سالانہ (۱۰۰۷) مسمی ابراہیم صاحب مرد معمر ۴۰ سالہ سگار پینے کے لیے میاچس سلگانے سے جلتا ہوا پارٹیکل ذرہ اڑ کر قرینہ میں عین وسط پتلی پر گرا اجلا کر السر کر دیا بینائی میں تفرقہ ہو گیا۔ تمثیلا رسالہ تھراپیوٹک نوٹس مئی ۱۹۱۶ء نمبر ۱ صفحہ (۱۰) والیوم ۱۸ امیں یہ حوالۂ کلینکس آف جان مرفی یم۔ڈی اکٹوبر ۸ ۱۹۱۴ء کا واقعہ رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر مذکور نے دو انٹرسٹنگ کیس مرض آتشک کے تاریخ بالا میں رجوع ہونا ظاہر کیا۔ ایک انجنیر جس نے اپنے آتشکی فائرمیان کی پیپ پینے سے وسط زبان پر شانکر

یعنے ٹانکی پیدا کر لیا۔ بڑے مزے کی بات ہے کہ زبان اعلیٰ سے
مرض اسفل کا ذائقہ چکھا۔ فارسی آتشک اردو چنگاری عربی میں
جمرہ کہتے ہیں۔ فائرمیان یعنے آگ والے سے ذریعہ پیپ چنگاری
اُڑ کر ایک دم سے انجینیر صاحب کی زبان جلادی جسم میں
آتشک کی آگ پھونک دی۔ دمی نے ایک دم سے ہمدم
بنادیا۔ دوسرا ایک ڈاکٹر کے انگلی کی پشت پر رگڑا تھا
وہاں کی جلد غیر صحیح تھی اس لئے پلادستانے کے کسی متاثرہ
مریض کا امتحان کیا اس کو بھی یہی مرض منتقل ہوا۔ علاوہ ازیں
کثرت استعمال تمباکو سے آنکھ کا بگاڑ بصارت کی خرابی
ہوجاتی ہے اور مرض ٹباکو امبلیوپیا پیدا ہوتا ہے از کتاب
امراض العین مولفہ نٹلشپ۔ بہ مقابل سگریٹ سگار پیپ
چرٹ بیڑی دمّی وغیرہ کے حقہ میں ایک درجہ سمیّت کم ہوگی
اس لیے کہ پانی کا واسطہ ہے جس میں بعض زہریلے مادّے
پانی میں سے گزرتے وقت محلول ہو رہتے ہیں اور کچھ حصّے
سمّی بدنالی و پیچوانی نلیوں میں بہ طور کثافت منجمد ہو رہتے ہیں

امریکن تمباکو میں جوہر نکوٹین نامعلوم سا رہتا ہے بعض کمپنی کے میکرس مکر سے کوئی نشہ آور اشیاء ملا کر سگریٹ فروخت کرتے ہیں ویسے سگریٹ چندے مسلسل استعمال ہونیکے بعد بغیر اسی کو استعمال کیئے تشفی ہوتی نہ پھر اس کو چھوڑ سکتے نہ ملے تو مرے اس کے علاوہ برگ تمباکو بہ شرکت برگ گانجہ و یا سادہ مرض ضیق النفس دمہ کے دورہ کی حالت میں استعمال کرنے سے یعنے پینے سے آستھما سگریٹ کے ایک حد تک انٹی سپازماڈک یعنے دافع تشنج عمل کرتا ہے شُش کے ہوائی تالیوں کی اینٹاوٹ کم کر دیکر ان کے اندرونی قطر کو کشادہ کیئے دیتا ہے اور ناس کے ذریعہ عمل عطس چھینک ظاہر کرتا ہے۔ معدہ و قلب پر مسکن عمل مگر اس خوراک سے بعضوں میں سمیّت ظاہر کرتا ہے۔ اخبار وکیل مظہر ہے کہ ۱۹۱۲ء میں صرف ہندوستان سے (۷۰۰۰۰۰۰) ستر لاکھ روپیہ کے سگریٹ آگ کے نذر ہوئے اور روپیہ ولایت کے نذر ما ورا اس کے دیسی تمباکو جو یہیں مزروع

مستعمل ہوتا ہے اس کا تو حد وحصر نہیں۔ غرض بے انتہا رقم
اس بے فایدہ بلکہ مضرت وہ شے میں صرف ہو رہی ہے۔
کیونکہ یہ فعل نہ دینی ہے نہ دنیوی نہ اس سے جسم کو فایدہ
نہ کسی قسم کا حظِ نفس اس لیے اسراف میں داخل ہے یہ شغل
نہ ہمارے مخبر صادق و نہ صحابہ کرام و نہ ائمہ اطہار و نہ پیشوایانِ
دین و نہ باخبر و باعمل ڈاکٹر کسی نے بھی اختیار نہ فرمایا اسلیے
عبث ہے چونکہ اس کی طلب مقدس مجالسوں و بزرگوں
و اعلیٰ حکاموں کے روبرو ادباً پوری نہیں کی جاتی یہ خود اسکی
برائی اور مکروہ ہونے کی دلیل ہے۔ **قول لقمان حکیم**
(س) ادب از کہ آموختی (ج) از بے ادباں۔ میں نے
اکثر کلب اور سوسائٹیوں میں یہ دیکھا ہے کہ عہدہ داروں کے
ملازم آسرے میں کسی جانب بیڑی چلم وغیرہ جب کبھی پیتے ہیں
اگر ہوا کا رخ اس طرف رہے تو تمباکو کے دھوئیں کی بو
ان کے مشام تک آجایا کرتی ہے بس فوراً ہی یہ فعل در آتش
ہو کر ڈانٹ دیتے ہیں کہ اس گدھے کو ادھر سے نکال دو

حالانکہ خود اس طرف اسی شغل میں مشغول ہیں۔ صرف تمباکو
کی تیاری میں نسبتاً سپی ریارٹی و انفیریارٹی کا تفاوت
اس قدر کراہیت آمیز و ناگوار رہا کہ تاب نہ آسکی جائے
غور و انصاف ہے کہ صوفی نقش جیسے اس شے کا مس تک
نہ ہو انھیں کس قدر تکلیف نہ ہوتی ہوگی جبکہ مستر ولیوں کی
موجودگی میں بلا لحاظ احدے اپنی طلب پوری کیا کرتے ہیں
تمباکو کی مداومت سے زبان کے ورم کی بیماری ہوتی ہے
اسکول آف ہلیتھ کتاب انگریزی کے فصل ہفتم صفحہ ۲۳۷
میں ڈاکٹر الفرڈ بی آلسن ایم ڈی اور ایم ایس ورتھ آلسن ایم اے
نے تمباکو کی عادت پر جو فزیولاجیکلی بحث فرمائی ہے حسب
ذیل درج کی جاتی ہے۔

The Smoking habit physiologically considered.

تمباکو کی عادت برطانیہ عظمیٰ میں بہ کثرت ہے یہ قوم
تخمیناً (۲۵۰۰۰۰۰۰) پونڈ۔ دو کروڑ پچاس لاکھ پونڈ یعنے ڈہائی کروڑ

پونڈ اس کے لیے صرف کر رہی ہے۔ اس طلب کی کیا خاصیت ہے جس کے لیے ہماری روزانہ روٹی کے مقابل کا صرفہ ہے۔ کیا تمباکو سے فطرتی مانگ و ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے؟ آیا اس کا طالب اس کے استعمال سے متمتع ہوسکتا ہے یا اس کے لیے یہ مضرت دہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو کس طریق سے یہ چند ایسے سوالات ہیں جنھیں ہم صفحات ذیل میں حل کرنیکی کوشش کریں گے۔

تمباکو علم نباتات یعنے باٹنی کے سمّی سولانی اے ٹی خاندانمیں شامل ہے پس اس درخت کا تیار کردہ پتّا تمباکو کہلاتا ہے۔

تمباکو کے دھوئیں کے اجزاء

Composition of tobacco Smoke.

(۱) پرسک ایسڈ ایک سخت ترین مہلک زہر (۲) کاربانک ایسڈ گیاس پانچ حصے فی صدی (۳) ایک روغنی مادّہ اس قدر زہریلا کہ جس کا ایک قطرہ اگر سانپ کے زبان پر

ٹپکائیں فوری ہلاکت کردے (۴) جوہر نکوٹین سمِ قاتل ہے اگرین ایک کا دسواں حصہ ایک زبردست کتے کو مار ڈالنے کافی ہے یہ اجزاء بہ شمول خفیف حصہ سلفیوریٹیڈ ہیڈروجن اور دوسری مضرت رساں ہواؤں اور نامعلوم سا حصہ کاربان و کچھ مقدار پانی بہ حیثیت بخار یہ سب ملکر کیمیاوی مرکب یعنے تمباکو کا دھواں بنتا ہے جس کے لیے صرف گریٹ برٹن میں سالانہ ڈہائی کروڑ پونڈ کا صرفہ ہو رہا ہے۔

تاریخ

When smoking was introduced.

کب سے تمباکوکشی کا رواج ہے

استعمال تمباکو یورپ میں چار صدی قبل ازیں مروج ہوا مگر ایک صدی پیش ازیں سر والٹر رالی نے اس رواج کو عام کر دیا۔ جین نی کاٹ پورچیگیز نے فرانس میں اس کو

پھیلا دیا اور اس کے موثر جوہر نکوٹین کو اپنے نام سے نامزد کیا۔
شاہانِ سلف جیسے شاہِ ایران۔ زار روس جیمیس اول انگلینڈ کا پوپ ہشتم۔ اربن شہر اٹالی ان تمام نے حقارت کی نظروں سے اس کو دیکھا کئے اس کے علاوہ تمباکو استعمال کرنے والوں کے لیے سخت سزائیں معین کی گئیں جس کی خلاف ورزی میں بہتوں کو سزائے تازیانہ اور کئی ایک کی ناکیں کٹوا دی گئیں۔ حتیٰ کہ سزائے موت کی تخولیف دوامی تمباکو کشوں کو دلائی گئی۔ اخلاقانہ نصیحتیں کی گئیں صدہا کتب اس کی برائی میں لکھے گئے تاکہ یہ خلاف فطرت مضرت وہ عادت چھوڑ دی جائے بریں ہم اس کی خباثت روزافزوں رہی کیا یہ شاہ جیمیس اولیٰ کا مقولہ درست نہیں جیسا کہ اسنے کہا۔
"جو شخص تمباکو استعمال کرے وہ اس کو نہ چھوڑ سکے"
اور کون اس کے لقتضیہ کا انکار کرسکتا ہے۔ جو کہ اس کا مقولہ ہے کہ۔ اس کی عادت نظر میں مکروہ، ناک میں متنفر دماغ میں مضرت رساں ششش کے لیے خطرناک اور سیاہ

متعفن دھویں مثل دوزخ کے اس غار کے کہ جس کی انتہا نہیں

تمباکو کی ہر دلعزیزی

Popularity of tobacco accounted for

باوجود ان تمامی موانعات کے تمباکو ترقی کے ساتھ مقبول خاص و عام اس وقت تک ہو رہا ہے۔ ساری مہذب دنیا اس کے قدم نہیں چھوڑتی تمباکو مثل افیون کے مخدرات سے ہے اس کا عمل بالخصوص اعصاب و دماغ پر ہے جو ایک مغالطہ دہ دوا ہے جس کے استعمال سے ایک مصنوعی عارضی بے اصل فرحت و راحت محسوس ہوتی ہے اکثر یہ تکان کو رفع کرتے معلوم دیتا ہے جو فی الحقیقت اندر کے اندر اعصابی قوت کو زائل کر دے کر بالآخر طبعی کو تباہ کر دیتا ہے بعض دفع یہ محرک دماغ کا اثر بتلاتا ہے مگر اس کے بعد ہی ایک پستی سی طاری ہو جا کر دوبارہ استعمال کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ غرض اسی طرح سے زیادتی طلب کا

میلان ہوتے جاتا ہے۔ عجیب وغریب جادو اثری تمباکو کی
جو کہ اس کے ترک کرنے کے مانع ہے یہ خود اس کی برائی
کی دلیل ہے۔

تمباکو کا اثر ہونہاروں پر

Effect of tobacco on the young.

ہونہاروں کے لیے تمباکو تباہ کن تسلیم کیا گیا ہے۔
ان کے غیر مکمل آلات کی تکمیل کا مزاحم رہتا ہے۔ ان کے
ذہن حافظہ دل و شش کو کمزور کرتا ہے اور کئی طرح سے
ان کے قطرتی تخلیق میں تفرقہ پذیر رہتا ہے مگر والدین یقیناً
ایسے خطرناک اثرات سگریٹ و بیڑی وغیرہ کی طلب سے
بچوں کو تنبیہ نہیں کرتے یا انھیں اس بڑے کام سے نہیں روکتے
جیسا کہ ڈاکٹر اے کلنٹن قریشی مدارس سیان فرانسس کو مدرسو
کے طلباء کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ تمباکو کا استعمال اولاً
سارے قوائے ذہنی کو کند کئے دیتا ہے اس کا عمل حواس خمسہ
پر کمزور کنندہ ہے اعصاب میں پہلے تو تیزی پیدا کرتا ہے بعدہٗ

سستی بپا کرتا اس طریق سے لڑکوں میں دق نمو دار کرتا اور ان کے دل پھیلا دیتا ہے یعنے ڈیلے ٹیشن آف دی ہارٹ اور انھیں پاگل خانے بھجا دیتا ہے بسا اوقات مجھ کو لڑکوں کے قلب کا علاج کرنے طلب کئے منجملہ دس۱۰ کے نو۹ لڑکوں میں مرض اختلاج قلب یہ باعث استعمال سگریٹ پا یا گیا۔ میں نے زکی لڑکے غبی اور ہالنسٹ طلباء بھدّے ہوتے ہوئے اس عادت سے پا یا ہے۔ تمباکو کا اثر جوان انسان پر بھی مضرت بخش ہے جو کہ از روئے طب مانا گیا ہے۔" ڈاکٹر ین۔ ایس ڈیوس پروفیسر آف دی پراکٹس آف مڈیسن نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی چیگاگو" اصولاً یہ استفسار کرتے ہیں کہ۔

"تمباکو کی کیا ضرورت ہے"

What need of tobacco

بلحاظ افعال آلات جسمی انسان میں قبل از بلوغ کن چیزوں کی ضرورت داعی رہا کرتی ہے جو کہ بعد بلوغ نہیں ہے

جسم نامی میں بلا قید عمر ترمیم یا فت کی ہوا کرتی ہے۔ پس
ایسے منشیات مخدرات بھی جیسے تمباکو و شراب کا استعمال
تکمیل اغراض افعال بالامیں باعث اختلاط ہو کر غیر مکمل
رکھتا ہے اس لیے ہر حصہ عمر میں ایسی تفرقہ پرداز اشیاء کا
استعمال کیا لڑکپن کیا جوانی کیا بڑھاپا۔ ٹشو ڈیجنریشن یا فت کی
ردّی حالت کیے ہوئے سبب زوالِ عمر قبل از وقت متصور۔
اس مسئلہ کے اثبات میں کیا کسی ملک کا تختہ حیات و ممات
تائید دہ نہیں ہے بلکہ نتائج بیمہ کمپنیانِ جان و تجارب چشم دید
روزانہ تمامی اقوام انسانی اس کے بدیہی ثبوت کے مویدہیں۔

مسکّن عملِ تمباکو کشی

Soothing effects of smoking.

اس کے متعلق ڈاکٹر ڈیوس کی تحریر ہے کہ ضعف دماغ
کثرت کار کی وجہ جو عاید ہوتا ہے اس کی تلافی صرف آرام
عمدہ غذا تازہ ہوا سے ہوتی ہے پس یہ چیزیں بہم پہنچانے سے

رفع تکان ہو جا کر پھر آدمی کام کرنے مستعد ہو رہے گا مگر
شراب وتمباکو بعوض تکان دور کرنے والی اشیاء پھرتی
کرنے کے فقط حس اجزائے اعصابی دماغ گھٹاتے ہیں جوکہ
مستقر ہوش وحواس انسانی ہے اور اس طرح سے تھوڑے
عرصہ کے لیے تھکاوٹ سے اس کو بے خبر رکھتے ہیں جبکہ یہ
عارضی اثر چلا جاتا ہے بجائے تازہ دم کام کرنے کا مادہ
ہونے کے وہ اول سے بھی زیادہ پست اور سست بنجا کر
شراب کے دوسرے دَور یا دوسرے چُٹے کے طالب
بن بیٹھتے ہیں پس اس ڈھنگ سے سلسل تکان دماغی وطلب کا
یکے بعد دیگرے سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ کوئی اصلی ضروری
فطرتی مانگ نہیں ہے بلکہ مصنوعی غیر معمولی طلب ہے جوکہ
اسباب متذکرہ بالا سے پیدا ہوتی ہے جس کا ترک کرنا خود
ایک قانونی پر اثر دوا ہے۔

خون میں تبدلات وتغیرات

Disturbances in the blood.

سرہنجی من وارڈ رچرڈسن لیف۔ آر۔ ایس نے اس کی تحقیق کی کہ فوری تغیر خون کے سرخ ذرّوں میں ایسا پایا گیا کہ وے گول وضع بدل کر بیضیاوی لانبی جن کے کنارے غیر ہموار اور بجائے ملے رہنے کے پراگندہ منتشر رہتے ہیں جس سے عضلاتی اور دماغی ضعف کا اظہار ہوتا ہے۔

مشتبہ فرحت

A doubtful pleasure.

اور ڈاکٹر مذکورالصدر یہ بھی رائے دیتے ہیں کہ تمباکو کی عادت کسی طریق پر نہ رکھنی مناسب ہے۔ لوفرضنا ہو بھی جائے تو بالکلیہ ترک کر دینا انسب ہے ہو نہار خصوصًا اس کے عادی نہ ہونا چاہئے اس سے ایک قسم کی کاذب فرحت نمود ہوتی جو یقینًا سزا ہے۔ سر بنجمن براڈی فزیشن ملکہ وکٹوریہ اپنے تجارب و معلومات استعمال تمباکو کے متعلق یہ تحریر کر رکھا ہے کہ اس کے اثرات مختلف ہیں اور یہ اختلاف قویٰ و طرز معاشرت

وغیرہ کی وجہ ہونا بتلایا ہے مگر میرے معلومات اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ ایسے شاذونادر ہی ہوں گے جو کہ اس کے کم وبیش اثرات سے موثر نہیں ہوتے۔

عمل تمباکو بر قلب

Action of tobacco on the heart.

وہی ڈاکٹر متذکرۂ بالانے دوسرے موقع پر کہا کہ تمباکو فعل قلب وشرائین پر شدت سے عمل کرتا ہے نبض کو ضعیف کانپتی ہوئی قریب المرگ جیسے کرتا ہے۔ سرلاڈر برنٹن۔ یم۔ ڈی کنسلٹنگ فزیشن سینٹ برتھالمیوز ہاسپٹل کے رقمطراز ہیں کہ منجملہ حقہ پینے کی دیگر خرابیوں کے ایک معمولی مرض کرانک فیرنجائی ٹس ہے۔ یعنے سوزش وخراش حلق وکھانسی اور گلا بیٹھا ہوا رہنا بعض وقت خراش کا زبان تک اثر ہوجاتا ہے ضعف بصارت ٹوبیاکو امبلیوپیا رعشہ اعصابی وچکر یہ تمام اکثر کر کے تمباکو کے استعمال کے نتائج ہیں اس امر کا تقفیہ کہ

کہاں تک بالراست اس کے اثرات اعصاب پر اور کس حد تک خون کے تبدلات سے ہوا کرتے ہیں ایک مشکل امر ہے گردش خون پر اس کا بہت کچھ اثر ہوکر بہ مقام قلب درد دھڑکا ہونا ایک معمولی نتیجہ ہے اور بعض وقت تو اس شدت کا درد بمنزلہ انجینا پکٹورس کے ہوجاتا ہے۔

سوء ہضمی کا امکانی سبب

A possible cause of Dyspepsia.

ڈاکٹر جے۔ ایچ کلاگ مہتمم بیاٹل کریک سیانی ٹیرم نے بہت سارے کہنہ ڈسپپٹیا والے مریضوں میں "سبب مرض" تمباکو کشی پایا ہے جن میں کوئی دوا اثر نہ کرسکی جب تک کہ تمباکو کی عادت ترک نہ کی۔ آنکھیں سب سے پہلے آلے ہیں جن پر تمباکو اثر ڈالتا ہے پکے تمباکو کشوں میں شاذونادر ہی کی بینائی درست ہوگی تلاش سے یہ بھی علم ہوا کہ تمباکو کے بڑے کارخانوں کے کارپرداز وغیرہ ہمیشہ یکساں خرابی ابصار میں

مبتلا رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈرسڈیل درج کرتے ہیں کہ انھوں نے رایل لنڈن اپتھالمک ہاسپٹل میں ایک ہی ہفتہ میں دو مریض بالکل اندھے تمباکو کی وجہ سے معمران اندرون سی سال دیکھے۔ ٹوبیاکو ہارٹ ایک مشہور مرض ہے اور یہی سبب ہزار ہا کروٹوں کے خارج کردینے کا اسپانش امریکن اور جنوب شمالی آفریقہ کے جنگ میں ہوا ہے۔

بافت کی ابتری

Degeneration of tissue.

اگرچیکہ تمباکو کا اثر معدہ جگر گردے شُش و حلق وغیرہ پر کم و بیش ہوا کرتا ہے مگر شاید اس کا قوی مضرت رساں عمل تمامی جسم کی بافت کے ذرات کو ادنیٰ درجہ میں منتقل کرنا ہے یعنے "ڈیجینریشن آف دی ٹشو آف دی ہول باڈی" اس سبب سے امراض کلیہ برائیٹس ڈزیز سرطان وغیرہ کو راستہ دیتا ہے۔

یہ اکثر دیکھا گیا کہ بچے تمباکو کش امراض لاحقہ سے بہت کم

جانبر ہوا کرتے ہیں اس لیے کہ ان کا جسم تمباکو کے زہر سے
مسموم ہے اور بہ کثرت زہر نکوٹین خون میں محلول و سرایت
کئے ہوئے ہے اس لیے ایسوں کو دوا کچھ بھی اثر نہیں کرتی۔
جرّاح ڈاکٹر ایسے اشخاص کے جسم پر عمل جراحی کرنے شکتے و
خوف کرتے ہیں۔ انھیں معلوم ہے کہ ایسوں کا قلب ضعیف
و نکما ہوا کرتا ہے اور قویٰ کمزور اگر زخم مندمل بھی ہو تو بدیر ہوگا۔

کیا دماغی کام میں استعمال تمباکو مدد دیتا ہے

Does smoking aid in mentel work.

بعض اوقات اس قسم کی بحثیں ہوئی ہیں کہ تمباکو دماغی
کام میں ایک قسم کا موید ہے۔ مگر حقیقت میں یہ بات
بے ثبات ہے قریب نصف صدی کے بیشتر شہنشاہ فرانس
نپولین سوم اس بات کا علم ہونے پر کہ فرانس کے پالی ٹکنک
اسکول کے طلباء امتحان کامیاب نہ ہوئے اس کے استعمال کی
موقوفی کا فوری حکم جاری کرا دیا اور اس زمانہ میں وزیر تعلیمات

اسی بناء پر تمباکو پینے کی ممانعت کی تمام مدارس میں عام منادی کرا دی۔ جدید آزمائشات عام مدارس و یونیورسٹیز دارالعلوم امریکہ کے اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ بہ مقابل تمباکو پینے والوں کے نہ استعمال کرنے والے صوفی منش اعلیٰ درجہ کی قابلیت تعلیمی حاصل کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ یہ عوض مدد کے تمباکو ہر دماغی کام میں ہیٹے یا پیچھے رکھتا ہے۔

تمباکو نوشی ممنوع گردانی گئی ہے طاقت ور پہلوانوں سے

Smoking avoided by athletes.

بلاشک یہ عام مسلّمہ ہے کہ تمباکو کا استعمال طاقت ور جسمانی ورزش کرنے والوں کے لیے ٹھیک نہیں جو ایسے امور میں اعلیٰ رہا چاہتا ہے وہ ہرگز اس کی خواہش نہیں کرتا کہ تمباکو کش کو آپ مشہور بڑا پیراک یا اعلیٰ سیکلسٹ یا کشتی چلانے والا یا بڑی منزل چلنے والوں میں ہرگز نہ پاؤ گے و نہ نامی کشتی لڑنے والوں میں

یا نا درسرکس کے کرتب سازوں میں۔ غرض کہیں پتہ نہ ملے گا۔
چند سال کے قبل ڈاکٹر جے ڈبلیو سی ورپروفیسر آف فزیکل کلچر ان
ایل یونیورسٹی نے متعدد آزمائشوں سے یہ بات پائی کہ تمباکو
نہ پینے والے طلبا نے بہ مقابل پینے والوں کے بدرجہا تیاری جسم
میں کیا باعتبار بلندی قامت ۲۴ فی صدی اور فراخی وکشادگی
سینہ میں ۷۷ فی صدی ترقی حاصل کی۔

"اشخاص ذیل نے چٹا پیا ہی نہیں"

Men who have not smoked.

جبکہ تمباکو کا استعمال بوجہ اس کے مغالطہ دہ جادو اثری سے
انتہا درجہ کی ہر دلعزیزی حاصل کیا ہے اس کا معلوم کرنا مناسب ہے
کہ ایک بڑا گروہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا ایسے غلام بنانیوالی
عادت کا مرتکب نہیں ہوا ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ
کوئی تعلق اس بودار پتہ سے نہیں لگایا جاسکتا۔
ہیومر ورگل ڈینٹ چاسر اور شیکسپیر۔ پیارے خیالات

پیاری زبانوں میں اپنے ذہنوں اور دلوں کو مخدراتی ستّی
بلا غبار آلود کیئے کے لکھا۔ سر اسحاق نیوٹن سے جبکہ چٹا پینے
اصرار کیا گیا کس شرافت سے جواب دیا کہ میں خواہ مخواہ
ایسی ضرورت پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ گلاڈ اسٹون اور سالسبری
چٹا پینے والوں میں نہ تھے منجملہ اور وجوہات کے ایک
وجہ ان کے درازی عمر کی یہ بھی تھی ان کا دل و دماغ تیز و
چالاک تھا اور آخر عمر تک قوائے جسمی خاص حالت میں
رہے۔ حال کے زندہ اشخاص میں لارڈ آرلش رایٹ آنریبل
آرتھر بالفور۔

سر مچیل ہکس بیچ۔ اور مارکوئیس آف لیانسڈون تمباکو
نہ پینے والوں کی بہترین نظیر ہیں۔ علیٰ ہذا تھیوڈور روزولٹ
تاصبح طاقت ور زندگی روزولٹ کے مشہور و معروف
پیشرو و صدر نشینی کی کرسی کے متمیان واشنگٹن جافرسن
اور لنکان بھی چٹا نہ پینے والوں میں تھے بنجمن۔ فرانکلن
امریکن نے کبھی چٹا نہ پیا۔

بعض مشہور فدائیان حُقّہ

Some illustrious victims.

جنرل گرانٹ جو کہ حقّے کا عاشق تھا اور مرض اسموکرس کیا لنسر سے وفات پایا۔ شہنشاہ جرمنی فریدرک والد قیصر حال بہ کثرت حقّے کے عادی ہیں جنھیں کثرت کی وجہ شکوۂ حلق لنے تباہ کر دیا۔ کارلایل تمباکو کا غلام تھا ہمیشہ اس کی غلامی سے شاکی بالآخر یہ وصیت کی یا اعلان کر دیا کہ یہ عادت نکمّی کوڑی کے کام کی نہیں ہے۔ رسکن تمباکو کو موجودہ قومی تہذیب کی نحوست جانتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اسکے پست کن اثر سے ہونہار اپنا بیکار وقت خوشی سے گزارتی ہیں

تمباکو ہمیشہ ہیٹا کرنے والا ہے

Smoking always a drawback.

علاوہ ازیں بہت ساروں کے نام درج کئے جاسکتے ہیں

مگر اس کی ضرورت نہیں اس امر کا انکار فضول ہو گا کہ بہت
سارے لوگ جن کی رہنما زندگی مفید وقیمتی گزری چٹا پیا ہے
مگر اصل حقیقت کی روشنی میں اس بات کا انکار کرنا بھی
محض بیکار ثابت ہو گا کہ وہی لوگ جن کی عمر اس خوبی کیساتھ
بسر ہوئی وے اس سے بدرجہا اعلیٰ صحت وخوش وقتی سے
گزارتے اور زیادہ عمر پاتے نیز ہر طرح سے ہر ایک کام میں
کامیابی حاصل کر لیتے بہ مقابل ان کے موجودہ کارگزاریوں
کے اگر وے اس نجس عادت کے طلبی نہ ہولتے باوجود تمباکو
کی تلخی عادت کے ان کی جودت طبع میں فرق پیدا نہ ہوا
دوسرے معنیٰ میں گویا وے ہر ایک کام میں فطرتاً از خود
بڑھے تھے۔

ترکِ تمباکو کشی

To give up smoking

اب یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ کس طرح سے استعمال
تمباکو ترک کیا جائے۔ بہتیرے اس بارہ میں کوشش کر کے

ناکام رہے بوجہ صحیح طریق سے کوشش نہ کرنے کے اس کے
طلبی کو ہم یہ رائے دیتے ہیں کہ اولاً اس کو تبدریج نہ چھوڑے
جس سے صرف اسکی تکلیف میں طوالت ہو (بلکہ جیسے کوئی اور مضر عادت کو تم فوراً
ترک کئے دیتے ہو) ویسا ہی اس طلب کو بھی ایکدم چھوڑ دیجیے۔ مغالطہ دہ
مضرت چند دنوں اپنی طلب پوری کرنے بڑے زور کے ساتھ یکساں
ستائے گی جیسا کہ ایک ضدی بچہ روکر اور پیر پٹک کر
شرارت سے متوجہ کراکر اپنا مطلب حاصل کرتا ہے
اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو کچھ دیر میں خاموش
ہو جاتا ہے پس اسی طرح تمباکو کی طلب کا حال ہے
درحقیقت یہ بھی ایک خیالی وہمی خواہش ہے اور دراصل
آپ کے جسم کو تمباکو کی کوئی ضرورت کسی طرح سے
ہے ہی نہیں بلکہ جسم میں داخل ہوتے ہی ہمیشہ پوری کوشش
قطرتاً اس کے اخراج کی جاری ہے مگر اس کے محدود
سہولتوں کی وجہ اس کے پورے اخراج کی مانع ہے۔
پس جسم اور اس کے پورے آلات کم وبیش نکوٹین سے

موثر ہو جاتے ہیں اور تمباکو کی طلب بالکلیہ مفقود نہ ہو گی تاوقتیکہ جسم کی صفائی اصولاً نہ ہولے ۔ اس غرض کے لیے **ہاٹ پیاکس وٹ شیٹ پیاکس ہاٹ فل باتھس ویپر باتھس** وِنڈ وِگرس اوٹ ڈور اکسرسائیز یہ تمام مفید ہیں ۔

انتظامِ اغذیہ

Attention to the diet

تمباکو ترک کرنے کے بعد چونکہ ایک قسم کا تغیّر پیدا ہوتا ہے غذا کے انتظام کے جانب توجہ مبذول کیجائے بہ کثرت عمدہ فواکہات کا استعمال رہے اچھی طرح سے پکائی ہوئی روٹی کھائیں اور بخوبی پکائے دگلائے ہوئے نباتی تخم بیج واناج سریع الہضم مقوی غذائیں پوری طرح چبا کر کھائیں کام ترک نہ کریں اپنے فرائض منصبی میں حسب عادت دلچسپی لیتے رہیں گو چندے حسب مرضی وہ ادا نہ ہوا کریں بیکاری یقیناً سخت اضطرابی پیدا کرتی ہے

ایک مرتبہ ایسی کوشش آغاز کئے پر مصمم رہیے اور نہ چھوڑیے پھر تو طلب کی لیے کیفیتی بہت جلد کافور ہو جائے گی۔

"صحتیابی دکامیابی ہمیشہ ممکن ہے"

Cure always possible.

ایک منٹ کے لیے بھی یہ خیال نہ کیا چاہیئے کہ آپ تمبا کو نہ چھوڑ سکیں گے۔ آپ سے یہ ممکن ہے۔ مصنف نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنھوں نے دس سال کی عمر سے ساٹھ سال کی عمر تک اس کا استعمال کیا تھا اور پھر یک لخت تمبا کو ترک کر دیئے۔ اور اس طرز عمل سے بہت سارا فایدہ اٹھائے۔ مولوی شفیع الدین احمد صاحب مہتمم تعلیمات ضلع بیدر نے مجھ سے اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا کہ انھوں نے ایکدم سے استعمال تمبا کو چھوڑ دیا حالانکہ ساٹھ سال کی عادت تھی۔ اور اس تبدیل سے کسی طرح کا انقلاب اپنے میں نہ پایا۔ ہر اعتبار سے یہ مقابل سابق کے ٹھیک حالت میں رہے۔

استقلال اعصابی اصلی بھوک معمولی غذا کے لیے اور اچھے
کاموں کی فرحت وعمدہ ہوا دھوپ میں بود و باش وغیرہ
یہ سب باتیں انھیں حاصل ہوتی ہیں جو کہ غلیظ و کثیف سمّی متعفن
دھوئیں کے غبار سے کنارہ کشی اختیار کر کے صفائی ور استی
کی طرف ہو جاتا ہے۔

انعامِ یا قیمتی نتیجہ یا صِلہ مکافات عوض

The Reward.

ایک قسم کی فرحت رہتی ہے علاوہ ازیں ایک عبث
نہایت ہی ناپاک شئے کے جھگڑے سے نجات ملتی ہے۔
اور ایک شخص کے تمام قویٰ اچھے کاموں میں صرف کئے
جانے سے جو کہ دلی تشفی حاصل ہوتی ہے نیز ایک قسم کا
اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے جس کسی نے اس کے متعلق کوشش
کی ہے اس سے مخفی نہیں ہے جیسے کہ گیتھی کا مشہور مقولہ ہے
"زندگی ترک ہوا دہوس کیساتھ آغاز ہوتی ہے"

لیے شک درست ہے اور از خود ترک کرنا ایک ذاتی چھوٹی سی بُری عادت کا اپنے ساتھ اپنا عمدہ نتیجہ پیدا کرتا ہے گویا جو فرحت اس کے بہ دولت اُس کو حاصل ہوتی ہے وہ خود اس کا معاوضہ ہے۔

حکومت سعودیہ نجد و ریاض حال مسلط بر ملک حجاز اگر کسی کو علانیہ استعمال تمباکو کرتے پائیں بید برسائیں۔ کراچی بندر سے احمد آباد و اجمیر شریف جانے والی ریل گاڑیوں کے ڈبوں پر لکھا دیکھا گیا کہ اگر مسافر تمباکو حقہ میں استعمال کرتے پائے جائیں ان پر جرمانہ یا اگر ملازمان کمپنی مناسب جانیں تو گاڑی سے وہ مسافر اتار دیا جائے گا۔ بلدہ حیدر آباد میں سرِ راہ اہلِ پولیس دن کا وقت ایک ملزم کو گرفتار کرکے ڈنڈ پر رسی باندھے ہوئے اور ایک مرتبہ کسی ملزم کا ہاتھ زنجیر سے مقفل کئے ہوئے لیجا رہے تھے۔ غالباً یہ زیردریافت تھے جن کے جسم پر لباس اچھے تھے اور حجاب سے اپنے چہرے رومال میں محجوب کئے ہوئے تھے مگر ہارے مجبوری

دوسرے کھلے ہاتھ سے سگریٹ بیڑی پئے جا رہے تھے۔
بلا لحاظ بے عزتی طلب پوری کئے جا رہے تھے۔ گو لوگوں کی
نظریں انھیں پرتھیں لیکن پھر بھی پروا نہ کی۔

بعض لوگ عدم وقفیت کے باعث ایسا سمجھے ہوئے ہیں
کہ تمباکو کا دھواں ہے جو منھ اور ناک سے خارج ہو جاتا
کچھ پیٹ میں تو نہیں جاتا جس سے اگر اس میں سمیت ہی بھی تو
اثر ہو سکے۔ اس کی تفہیم کے لیے فقط ایک مثال انھیں مطمئن
کر دے گی۔ وہ یہ کہ کلوروفارم یعنی بے ہوشی کی دوا بھی صرف
منھ و ناک کے ذریعہ رواں ہوتی ہے۔ مگر آپ حضرات کا
عینی مشاہدہ ہے کہ سونگھتے سونگھتے انسان ہو کہ حیوان بحالت
سکتہ ہو جاتا۔ کاٹو۔ چیرو۔ کچھ ہی کر و لے خود بےخبر رہجاتا۔ جیسے

نقشِ کل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے
جتنا جی چاہے ستا لے ستم ایجاد مجھے

کا نقشہ بن جاتا ہے۔

ایسا کیوں بعض پر ان لطیف ادویہ کا اثر نشش کے مہین

خون کی رگوں پر موثر ہوتا اور یہ عمل انڈآزموزر یعنے تداخل
اندرونی لہو میں دوا اپنا کام کرجاتی جس موثر خون سے
دماغ صدر ورئیس الاعضاء مسموم و معطل ہوئے جاتا پھر تو تمام
نظام عصبی سلطنت جسمی میں سُن سانی طاری۔ چند اشخاص تو
نگل کر دھواں شکم میں پہنچا لینے کے عادی پائے گئے۔ سعدیؒ

شکم زندانِ باد ست ای خردمند نہ گیرد ہیچ عاقل باد در بند

شکمی پیدا شدہ ہوا منافذ اسفل و اعلیٰ سے بہ حیثیت
بخار و غبار باؤ و ڈکار نکلے از خود نکل آتی۔ مگر واہ رے
قدرتی مہر مادری اندر سے نکال نکال پھینک دیتی ہے جسطرح

پری روتابِ مستوری ندارد چو دربندی سر از روزن برآرد

منھ بند کر کے ادھر سے دھواں نگلتے ہی نکپھڑ لو لینے
ادھر نکلے آتا۔ سبکی کے سبب سے شکم میں کیونکر رہنے پاتا۔
ایسے بعض ادویہ کے چٹے پینے و پوڈر جلا کر سونگھتے ہی
ضیق النفس دمہ میں مسکن عمل ہوتا بلکہ ان راہوں سے بلا واسطوں
کے راست طور پر خون میں شامل ہو کر فوری اور پُر زور عمل

ہوا کرتا جس طرح انجکشن سے دوا کا خوشبوسی تفریح طبع کا انجینا پکٹورس میں امیل نٹیریٹ

اور غشی میں امونیہ کاربونس ہوا کا۔



The Lady { What would your mother think if she saw you smoking?"

The boy { What would your husband think if he saw you speaking to a strange man?" - Punch.

(a cutting from english news paper)

عورت۔ اگر تمہاری ماں تمہیں چٹا پیتے دیکھ پائے وہ کیا خیال کریں گی۔

لڑکا۔ تمہارا شوہر کیا سمجھیگا اگر وہ تمہیں اجنبی شخص کیساتھ باتیں کرتے دیکھ لیگا۔ پنچ

(تراش از انگریزی اخبار)

از اخبار رہبر یکم جولائی ۱۹۳۳ء یوم شنبہ مسٹر بالڈون نے حاضرین پر زور
دیا کہ وہ ٹھہرے رہیں ووٹ دیں اور رائے کے نمایندے اظہار کا یقین حاصل کریں
وہ ٹھہرنیکا ارادہ رکھتے تھے لیکن دیواروں پر چسپاں "سگریٹ نہ پیجیئے" کے نوٹس کا افسوس
تھا۔ حالانکہ قدامت پسندوں کا اہم جلسہ حکومت کی ہندوستانی پالیسی کی تائید میں تھا۔
مختار الحکما المخاطب بہ نواب حاذق جنگ بہادر افسر الاطبا الطاف حسین صاحب کا ایک رسالہ مسمی
بہ "تنباک" مطبوعہ ۱۳۴۱ھ معائنہ میں آیا چونکہ وہ خود بھی اسکے عادی تھے تمباکو کی تعریف اسکے
استعمال کرنے عام تحریص و ترغیب اسمیں درج کی ہے جو حیرت افزا ہے تمام طبی دنیا جس شئے کی
مذمت و شکایت کرتی ہے۔ ڈاکٹری قرابادین میں افیون کی بکثرت تیاریاں اور مرکب ہیں۔
اور اسکا محل امراض میں آرام و سکون بخش ہونیسے gift of god عطائی ربانی لکھا ہے
ایسے تعریف دوائی حد تک ہے نہ کہ خاص و عام کو صحت میں بلا ضرورت استعمال کرتے رہنے
ماہر فن کس طرح سے رائے دیسکے کیونکہ ڈاکٹر اس شئے کے سمیت و مضرت سے ماہر اور اسکے
بغلی گھولنے وغیب کی گولی سے جو کہ جنگ جرمنی کی مسموم گیاس کی سی
ہے چپکے کے سے سلادے واقف۔

ہوا کرتا جس طرح انجکشن سے دوا کا خوشبو سے تفریح طبع کا
انجینا پکٹورس میں امیل نیٹریٹ اور غشی میں امونیہ کاربونس ہوا کا۔

ترجمہ از اسکول آف ہلتھ صفحہ (۲۳۳) فصل نوزدہم (۱۹)
ہر دلعزیز مشروبات اور انکے ممکن الوقوع صحت علمیہ پر اثرات

چائے

اسمیں شک نہیں کہ منجملہ تمام گرم مشروبات برطانیہ عظمی
کی فہرست میں چائے سب کی صدر ہے تخمیناً (۴۰۰۰۰۰)
چالیس لاکھ گیالن روزانہ اس ٹاپو میں خرچ ہو اکرتی ہے۔
اس کا سالانہ صرفہ بہ حساب آبادی فی کس (۶) پونڈ ہے
صرف آسٹریلیا کے مقام بش میں جہاں چائے بالعموم
مستعمل ہے وہ اس تعداد سے متجاوز ہے۔ ایک پیالی چائے
کے اجزاء درج ذیل ہیں:—



اسماء اجزائے چائے	تعداد در چاء سیاہ		تعداد در چاء سبز
واٹر	۲۰ ، ۸		۹۶ ، ۵
کفین	۲۴ ، ۳		۳۳ ، ۲
الکوہالک اکسٹراکٹ	۷۹ ، ۶		۰۵ ، ۷
ٹیانک ایسڈ	۴۰ ، ۱۶		۱۴ ، ۲۷
سلیولوز	۰۰ ، ۳۴		۹۰ ، ۲۵

اس کے ماسوا سولہ یا سترہ حصے فی صدی غیر محلول البیومن ہے قریب چار حصے فیصدی کلوروفائیل اور ریزن ہے اور دوسرے اجزاء وغیرہ جن سے کمسٹ کو تعلق ہے۔ پس یہی خاص اجزاء پیالی بھر چائے کے ہیں درحقیقت کفین اور الکوہالک اکسٹراکٹ یا والاٹائیل روغن و ٹیانک ایسڈ ہی ضروری اجزاء ہیں انھیں کے بدولت چائے میں بو اور خاص اثرات ہیں۔ چونکہ چاء میں بہ وقت استعمال شیر و شکر آمیزش کیجاتی ہے۔ صرف اس سے کچھ غذائیت کا عمل ہو تو ہو ورنہ اس کے متعلق غذائیت کا

اطلاق لگانا محض بیکار ہے۔ سال بہ سال قوم چائے کے
استعمال میں زیادتی پیدا کرتی جا رہی ہے۔ بہتیرے خاندانوں میں
اس کا استعمال دن میں تین چار مرتبہ کافی مقدار میں ہوا کرتا ہے،
ان حالات کو پیش نظر رکھکر اس کا عملی اظہار کرنا ضرور ہوا۔
جس کا بہ کثرت استعمال یا بہ طور دوا کے یا بہ طریق مرغوب
غذا کے کس طرح سے چائے کا اثر انسانی جسم پر ہوتا ہے۔

چائے کا اثر ہاضمہ پر

Effect of tea on digestion

بالخصوص دو طرح سے ہوا کرتا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ کی
مشہور و معروف اور مستند فزیالوجی سے جو کہ اس نے
احتیاط کے ساتھ تجارب حاصل کئے ہیں یہ پایا جاتا ہے کہ
ٹیانک ایسڈ جو کہ چاء میں ہے تھوک سے منہ میں اولاً
نشاستہ کو شکر میں منتبدل نہیں ہونے دیتی جو کہ ہاضمہ کا پہلا
زینہ ہے۔ لیجئے ابتدا ہی غلط بنائے علیہ چائے کا استعمال

قبل از غذا یا ہمراہ غذا یا فوراً بعد از غذا جیسا کہ بالعموم
مو ید ہاضمہ سمجھا گیا ہے وہ بر خلاف ہے یعنے مضر ہضم ہے
ڈاکٹر فریزر نے بہ محنت شاقہ کھوج و تحقیقیں یہ بتلاتے ہوئے
کی ہے کہ چائے بہ مقام معدہ پروٹیڈ کے ہضم میں بھی مخل
ہوا کرتی ہے جہاں ہضم کا دوسرا زینہ ہے اس کی وجہ ٹیالین
اور کچھ دیگر اجزاء وہ بتلاتے ہیں۔ ہضم کی اس رکاوٹ کے
بہ سبب فطرتاً خمیر یعنے ترشی پیدا ہو جا کر معدہ و آنتوں میں سمیّ
مادّوں کی تخلیق آغاز ہوتی ہے خاص کر کے ضعف معدہ والوں
کے لیے اقسام کی تکالیف ولے چینی کا سامنا ہے۔ بہ مقابل
ایک صحتور و صحیح المزاج غذا تحلیل کرتے ہوئے کے درحالیکہ
چائے خلوء معدہ میں استعمال کی جائے ٹیانک ایسڈ اپنا قابض عمل
معدے کے مہین اندرونی استر پر ظاہر کرتا ہے پس یہ لحاظ
کرتے ہوئے اس کا استعمال اور بھی مضر آلات ہضم ہے۔

"چاء نظام اعصابی پر کسطرح عمل کرتی ہے"

How tea effects the nervous system.

اب ہم خاصیت کفین اور والاٹائیل آئیل کی طرف
توجہ کرتے ہیں جو کہ ہچی سن کی تحریر سے اقتباس کیا گیا ہے
مثل الکوہال کے کفین بھی محرک ہے مگر بر خلاف اس کے
اس کا عمل صدر نظام عصبی اور زیادہ تر دل پر ہے یہ رفع
تکان کر کے بدخوابی پیدا کرتی ہے۔ "ایک مشرقی فسانہ"
قدماؤں نے عمل چاہ سے پوری واقفیت حاصل کی ہے ڈاکٹر
ہچی سن روایت کرتے ہیں کہ زمانہ سلف میں ایک مقدس
شہزادہ دارما نامی اقلیم ایشیاء میں تھا جو کہ استغراق مراقبہ
و وظایف الٰہی لا متناہی میں راتیں گزارتا۔ ایک شب اسکی
وجدانہ حالت ویلے انتہا خوشی لئے اس کی شب بیداری کے
مخل ہو کر اس کو سلا دیا۔ بیدار ہونے پر اس نے اپنی اس
غفلت پر غضب ناک ہو کر اپنے پوٹے قطع کر کے زمین پر
پھینک دیا کچھ دنوں بعد پھر اسی مقام پر جبکہ اس کا گزر ہوا
دیکھتا کیا ہے جہاں اس نے پوٹے ڈالا تھا وہاں ایک ایک
پودا اوگا ہے۔ اس کے برگ کا خیسا ندہ بنا کر اس نے پیا

نیند نہ آئی بعد ازاں ہمیشہ تھوڑا سا خیسا ندہ پی لینے سے وہ خواب سے بیدار رہا کرتا تھا۔ یہ پودا چائے کا تھا۔

جسم میں اپنے سمی اجزا بتدریج اکھٹے کرنے چائے کی خاصیت

The cumulative effect of tea.

جلسے اثرات نمایاں ہوتے ہیں استعمال چاۓ کس حد تک مضرت بخش صحت ہے۔ وہ بہ لحاظ مختلف طبائع ہونے کے ہر شخص کے لیے یکساں نہیں۔ بعضے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ مگر روزانہ تھوڑا سا استعمال بھی بڑا انسانی اجسام پر اجتماع سمیت کی برائی کا بہ مشکل مانع رہتا ہے مصنوعی محرکات کسی قسم کے کیوں نہ ہوں خالی از خطر نہیں اس لیے کہ ہر وقت انھیں اپنا عمل کرنے موقع ہے غیر فطری اشتغالک اسیطرح کی غیر معمولی لیپتی کے ساتھ مبدل ہوتی ہے نردس طبع ڈرپوک اشخاص استعمال چاۓ سے بہت سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ چاۓ کے بُرے اثرات کو ڈاکٹر ہچی سن

حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

علی العموم ضعف اعصابی پیدا کرتی ہے

May cause general nervousness

زیادتی اشتغالک اعصابی جو کہ چائے اور قہوہ سے ہوتی وہ عام اعصابی کمزوری پر لا چھوڑتی ہے۔ مثلاً مریض ذرا سی ناگہاں آواز پر چمک پڑتا ہے رعشہ سے کانپ جاتا ہے، دل دھڑکتا ہے بدخوابی چکر اور پستی ہوئے جاتی ہے یک گونہ ضعف معدہ کی وضع کا کمی ہاضمہ ہوتا ہے۔ فعل ہاضمہ آہستگی و نفخ کے ساتھ آغاز ہوتا جس کے ساتھ ہی ایک طرح کی نڈھالی و ضعف عاید حال ہو کر فعلِ قلب بے ترتیب ہونے لگتا ہے۔

چاء سے جسمانی یا مادی ابتری

Tea and physical deterioration.

بعض اطباء جو کہ اثرات چاء کے معلومات حاصل کئے ہیں

وہ تو ڈاکٹر ہچّی سن سے بھی زیادہ مخالف ہیں کئی ایک
ڈاکٹر حال ہی میں اپنے خیالات اس کے متعلق ظاہر کیے کہ
ہر طرح کی بہت ساری مادّی خرابیاں مزدور پیشوں میں چاء
نوشی کے بہ دولت پائے گئے ہیں جس کا گاڑھا خیسا ندہ
روزانہ ان کے استعمال میں ہے۔ سفید روٹی مسکہ اور تیز و
تلخ بنی ہوئی چائے اکثر مکانوں میں مقررہ کھانا پینا ہے جو کہ
یقیناً غیر اطمینان بخش غذا ہے بہت سارے امراض اعصابی
کی تولید اور خلل ہاضمہ اس کے استعمال کے طرف منسوب
کرتے ہیں یہ بتلانا ضرور ہے کہ جس قدر دیر تک چائے
بنی رہے اسی قدر مضرت اس میں بڑھتی رہے۔ بالخصوص
فلزّی (Metalic) چاء دان میں بہ مقابل چینی و سفالی کے
یہ ٹیانک ایسڈ و ٹیانین کی وجہ ہے۔ والاٹائیل آئیل
اور کفین جن کا خاص اثر اعصاب پر ہے وہ تو
فوراً کھولتے پانی کے ساتھ حل ہو رہتے ہیں۔

بے مضرت معاوضہ

Harmless Substitutes.

کئی ایک غیر نقصان دہ اشیاء بجائے چاء کے تجویز کئے گئے ہیں اور گرم نوشی کے اغراض ان سے بخوبی حاصل ہو سکتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ کھانے کے وقت کثرت استعمال سیّال بہ اصول طب ٹھیک نہیں ہے چنانچہ گنوار کسان مزارعین ہمیشہ اجیل کا گٹکہ پیکر کیسے قوی تندرست ہیں۔ اچھی طرح تیار شدہ دلیہ شوربا دودھ بہ معیت روٹی ایک بہترین ناشتہ ہے۔ بہ مقابل روٹی مسکہ اور کسی ایک بہا لے جانے والے مشروبات بالا کے گرم مشروبات کا کثرت استعمال بہ وقت طعام آلات ہضم کو سست بنا دیتا ہے غذا برابر چبانے کا موقع بھی نہیں ملنے دیتا جو کہ فعل ہاضمہ کی قوت تامہ کے قیام کا جزو اعظم ہے زیادہ چاء خوری سے تصغیر الکبد (Cirrhosis of liver) ہوتا و نیز بہت گرم گرم چائے

ہمیشہ پینے سے زبان کے ورم حاد (acute glossitis) کا مرض ہوتا ہے۔

قہوہ بُن کافی

Coffee

آن سیہ روکہ نام اور قہوہ   دَافِعُ الْغُمُ وَقَاطِعُ الشَّہوَۃ

قہوے کا نمبر ہر دل عزیزی میں چائے کے بعد ہے۔ اس کا استعمال امریکہ اور کانٹی نینٹ میں برطانیہ عظمیٰ سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کے اجزاء چائے کے اجزاء ایک ہی ہیں البتہ کیفین بہ مقابلہ چائے کے ۳ حصے زیادہ ہے آٹھ سے نو حصے (۸-۹) فی صدی کفینک ایسڈ چار سے چھ حصے (۴-۶) فی صدی الکوہالک اکسٹراکٹ اور بعضے بیکار اجزاء بوجہ عدم موجودگی ٹیانک ایسڈ اس کا اثر ہاضمہ پر بہ نسبت چائے کے کمتر ہے مگر تیز و تلخ قہوہ سے اعصاب پر تو وہی چائے کا سا عمل ہو اجاتا ہے۔

سگ زرد برادرِ شغال

غرض ہر دو مشروبات ایک معین محرک عمل رکھتی ہیں حالانکہ ان کا تعلق کسی فطرتی معمولی غذا سے نہ ہونا ظاہر ہے برایں ہم لوگ ان مشروبات سے رغبتاً مساوات کئے جا رہے ہیں اور کسی طرح ان کا استعمال ترک نہیں کرتے۔

چاء اور کافی کا نسبتاً مقابلہ

Tea and coffee compared.

جو لوگ سوءِ ہضمی کثرت ریاح میں مبتلا ہیں ویسوں میں قہوہ بہ نسبت چائے کے کم نقصان دہ ہے مگر کھٹے ترلادی معدہ والوں کو یہ چائے سے بڑھ کر خرابی کرتا ہے حالانکہ ایسی شکایت میں ہر دو کا پرہیز لازمی اس میں شک نہیں کہ قہوہ میں بھی مثل چائے کے غذائیت نہیں ہے۔ پس پرورشی مادی کا لحاظ کرتے ہوئے جو صرفہ اس سے

عاید ہو وہ اسراف میں داخل ہے۔

کوکوا

Cocoa

کوکو کا استعمال بہ حیثیت مشروبات کسی قدر غذائیت آمیز ہونے کے باعث البتہ لایق لحاظ ہے اعلیٰ درجہ کے کوکو میں (۲۵-۳۳) پچیس سے تینتیس حصے تک فی صد نیٹر اجینس اجزاء ہیں اور کچھ حصّہ نشاستہ کا حرف تھیو بر و میں ایک سے دو حصے فی صدی جو کہ اس میں ہے یہی ایک جزو بیجا ہے۔ یقیناً اس میں کسی قسم کی جادو اثری و دل فریبی مثل چائے و قہوے کے نہیں ہے اور اس کے متعلق طب پیدا کرنے کا خیال بھی عبث ہے۔ ہاں ایک حد تک بلغمی مادّے والوں کے لیے درحالیکہ ان کا ہاضمہ صحیح نہ ہوا ور صفراوی میلان رہے ایسی مخصوص حالت میں کو کو کی دُہنیت مشکل ہضم ہوتی ہے۔

کیا کوکو محرک دماغ ہے

Is cocoa a brain stimulant.

کوکو کے متعلق یہ دعوی کیا گیا ہے کہ دماغی کام کرنے والوں کے لیے یہ اعلیٰ درجہ کا محرک ہے۔ مگر ہچّی سن کا مقولہ ہے کہ اس کا محرک عمل کچھ ایسا موہوم سا ہے کہ جیکا ہونا نہ ہونا یکساں ہے۔

"کیہ مگس چہ خفتہ وچہ بیدار"

کا سا نمونہ ہے اور یہی وجہ ہو گی جو کہ اطباء اپنے مرضاء کو چاء اور کافی کا پرہیز بہ سبب ان کے محرکِ عمل کے بتلاتے ہیں اور کوکو کی اجازت دیتے ہیں۔

صفتِ خاص کوکو

Chief value of cocoa.

دماغی محنت والوں کے لیے کوکو کی جو منزلت وقدر ہے

اس کا باعث دراصل شرکت شیر و شکر ہے جو بہ طریق چاکلیٹ بناتے ہیں جس سے ایک قسم کی غذائیت ہو کر جسم کو طاقت حاصل ہوتی ہے بلکہ صرف خالص دودھ کا استعمال بدرجہ اولیٰ اس کی تلافی کرسکتا ہے یوماً فیوماً سال بہ سال کوکو کا رواج اس درجہ بڑھ رہا ہے کہ یہ مخدراتی منشی جیسے شراب وغیرہ چائے کافی مشروبات کے قائم مقام ہوئے جا رہا ہے گو اس کا عمل سفید ظاہر کیا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی خوبی نہیں۔ (عمر خیام) شراب

من مئی خورم و مخالفان از چپ و راست
گویند مخور بادہ کہ دین را اعداست
چوں دانستم کہ مئی عدوِ دین است
واللہ خورم خونِ عدو را کہ رواست

عمرِ خیام غلط فہمیدہ اگر دانستے کہ مئی ہم چو عدو و دین مثلِ دوست دانا بہرِ خود است ہرگز ایں حجت روا نہ داشتے حالش مثل آں باشد کہ در نظم اردو تحریر یافت ہ

کسی نے خواب میں دیکھا یہ ایکبار — کہ شیطاں آیا ہے بہر ملاقات
پکڑ کر اسکی داڑھی اُسنے ایکبار — کہا کیوں اے لعینِ زشت کردار
لگاؤں اک طمانچہ اور تجھ کو — کہ تا ہو جائے بس تسکین مجھ کو
مگر مارا جوں ہی منہ پر طمانچہ — گئی کھل آنکھ اس کی بے تحاشہ
تو دیکھا ہاتھ میں ہے اپنی داڑھی — ہوئی شرمندگی بے انتہا کی

مثنوی

گفت پیغمبر شما را اے کہاں — چوں پدر ہستم شفیق و مہرباں
کہ شما پروانہ ساں آں سو دواں — ہر دو دستِ من شدہ پروانہ راں

انڈین میڈیکل گزٹ نمبر (۹) [illegible]) مطبوعہ ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ڈاکٹر بی۔ جی واڈیم۔ ڈی، اور ین کلکرنی، یم۔ بی۔ بی۔ یس۔ سرجے جے ہاسپٹل بمبئی کے بعنوان "آبزرویشن آن دی اکس کریشن آف الکوہل ان دی سری برو اسپائنل فلوڈ انڈیورن آفٹر اورل آڈمنس ٹریشن" کے نتائج شرابی وغیر عادی اور گاہے پینے والوں پر اپنے عینی مشاہدات و عملی تجارب اکس پری منٹ کے بعد حسب ذیل تحریر کئے ہیں:-

غیر عادی وگا ہے پینے والے شخص پر خلو معدہ میں ایک ڈرام رَم پلانے سے ۲۰ منٹ کے بعد رطوبت مغز حرام میں اور اس کے دس منٹ بعد یعنے ۳۰ منٹ کے عرصہ میں قارورہ میں شراب پائی گئی۔ اور برٹش فارماکو پیا کے اسٹاک کلچر کا ایک خوراک یعنے ایک اونس جس میں اسپرٹ و ٹنکچر وغیرہ کی مجموعی مقدار ۵۰ قطرے تھے۔ نصف ساعت بعد پلانے کے رطوبت مغز حرام میں اور ۴۰ منٹ میں قارورہ میں مشاہدہ کی گئی۔

غذا کے بعد یدیر و غیر عادی اشخاص میں زیادہ مقدار دینے پر بھی عرصہ طویل میں شراب، سری برو اسپائنل فلوئیڈ و پیشاب میں نمایاں ہوئی ہے اور گلوکوز شکر رطوبت مغز حرام میں۔ بائی کرو میٹ ٹسٹ سے کبھی نہ پائی گئی۔ اس کے متعلق اس مصنف کا خیال (۱) تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ نشہ بازوں میں بوجہ عادت (ٹالرنس آف ڈرگ ہوکر) قوت اخراج مخدرات سمی کم ہو جاتی ہے۔ پس ایک خرابی کن سمی شئے کا

جسم میں جس قدر زیادہ قیام رہے اسی قدر زیادہ خرابی
کرتی رہے۔ یہ معلوم ہے کہ سینڈھی تاڑی مدرعمل رکھتی ہے۔
فطرت نے سمیت کے جلد اخراج کے لیے یہ صفت دے
رکھی ہے اس لیے سینڈھی خانوں کے اطراف پیشاب خانے
بن جاکر راہ روؤں کو سینڈھی کی سڑان و پیشاب کی تعفن بغیر
دستی ناک کو لگائے اس طرف سے گزرنے نہیں دیتی اور
کلال خانے سے اٹھے ہوئے راستہ میں جابجا پیشاب کئے
جاتے۔ دوسرا قبل از اثرات نشہ الکوہل سینڈھی تاڑی
وغیرہ نصف ساعت بلکہ اس سے کم ۱۵۔ ۲۰ منٹ میں رطوبت
مغز حرام کے اندر اور دس پانچ منٹ اس کے بعد پیشاب
میں پائی جاتی ہے اس لیے لزوماً حرام کاری کا باعث ہوتی ہو
درخت کا حسن اور اس کی تندرستی اس کی پیڑ کی تن آوری
و ترقی نیز گولائی سیدھائی اس کے پتوں کی شادابی پر منحصر ہے
چونکہ سینڈھی نکلتے جھاڑ کی حالت کس قدر ناگفتہ بہ و تباہ
کردیتی جس کا منظر سینڈھی بن میں عام طور پر نظر ڈالنے سے

پیش نظر ہوتا ہے تمام درخت ملیامیٹ کوزہ پشت ٹھٹھرے ہوئے دکھائی دیتے قِسْ عَلیٰ ھٰذَا جبکہ جسد انسانی میں ایسی شئے داخل ہو اس کو بھی اسی طرح مزعفر و متقی مبتلائے امراضِ خبیثہ و استسقا و بیٹلا و نشہ کا رعشہ وغیرہ وغیرہ اس طرح کی خرابیں پیدا کر دینے میں کیا شک باقی ہے بلکہ سب اس کے شاہد و مشہود ہیں یعنے اپنے اصل کو برباد بلکہ ہلاک کئے دیتی۔ پس جسم انسانی میں بھی ویسے ہی خرابی کئے بغیر کیونکر رہ سکتی اور کس طرح نکل سکتی "محسن کشی صفت ہے اس کی"۔ جیسے شجر کا پرورش کن رس رسجانے سے ٹھٹھر کر مثر مردہ ہوکر مردنی چھا جاتی ویسے ہی بنی نوع انسان کا جوہر بدنی اخراج پا جانے سے آبرو رونق چلا جاتی اور خرابی آلات وغیرہ ہوجانے سے بیماری نمود ہو جاتی جو شئے اندرون جسم داخل کی جائے اس سے فایدہ یا نقصان ضرور عاید حال ہو جائے چونکہ یہ مخدراتی سم ہے مفسد ہے اس لیے انسان کے حق میں اس سے بجز نقصان کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہے

رنگیلے رند شہریوں سے کہتے کہ نشہ سے بے حجابی پیدا ہوتی لطفِ عیش حاصل ہوتا مگر بے حجابی مبدل بہ بے ستری ہوئے جاتی جیسے کہ ایک افسر سڑک پر مخمور تیز چلا جا رہے تھے چپراسی گٹھڑی میں سے پاٹلون لئے ہوئے پیچھے پکارتے دوڑ رہا تھا کہ سرکار اس کو پہن لینا (غرض دھول دھپہ اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں) ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی اک دن - کی نوبت آ جاتی -

شراب - الکوہالک اسٹی میولنٹس . شرابی محرکات

تندرستی و بیماری میں شراب کے استعمال کے متعلق گزشتہ پچیس تیس سال سے جس قدر توجہ کی گئی ہے شاید اور کسی مضمون میں اس قدر کوشش نہ کی گئی محققین سائنس نے ہر طرح سے نئی روشنی اس مضمون پر ڈالتے ہوئے ایک ایسا متفقہ فتویٰ دے رکھا ہے شراب کا عمل اس وقت تک بدتر ثابت ہو رہا ہے نہ صرف بہ لحاظ تحریکات

بلکہ بہ حیثیت ایک درپردہ دیر اثر زہر کے جس سے متوسط استعمال کرنے والے اشخاص کے جسم کا انحطاط اور بے عل غش لے دریغ پینے والوں کے حق میں خودکشی کا عمل ہے۔

رائے اطباء

The attitude of medical men.

یقیناً وہ درخواست جس پر تخمیناً پندرہ ہزار برٹش اطبا کی دستخطیں ہیں بالعموم مدارس کی پڑھائی میں شعبہ حفظان صحت اور پرہیزگاری و اعتدال کی تعلیم جبریہ قایم کرنے جو استدعا ہے وہ بغیر از گہرے مطلب لیے کے نہیں ہے۔ برٹش انجمن صوفی منشاں جو کہ اس اعلیٰ ترین کام میں رہبری کی ہے وہ خود ایک اپنے وقت کی ایک نشانی ہے نیز ماہانہ مخزن سیانٹی فک رسالے کتب و اخبارات مرتبہ شرکاء جس قدر کمیٹی مذکور شایع کیا کرتی ہے ان سے بالاثبات یہ ماحصل ہے کہ ایک معتدبہ گروہ طبی لوگوں کا پوری طرح سے شراب کے

بڑے نتائج سے آگاہ ہو کر سرگرمی کیساتھ اس کی اطّلاع برادران ہم فنی و عوام کو دے رہے ہیں۔

"دی نیچر آف الکوہال"

The nature of alcohol.

اس عام ترین دارو کے متعلق جو کچھ معلوم کیا گیا ہے اس پر ہمیں غور کامل کیا چاہیئے۔ سر بنجمن وارڈ رچرڈسن کی تحریر ہے کہ:

"خالص الکوہال ایک شفاف سیال ہے" جس کی بو تلخ ہے۔ زبان پر اس کی چرچراہٹ اور سوزش حرارت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا میں جل سکتی ہے پانی سے اس کا ثقل کمتر ہے۔ ایک پانی بھرا بوتل جس کا وزن ہزار گرین (۱۰۰۰) ہو اگر شراب سے بھر دیا جائے تو وہی بوتل کا وزن (۷۹۲) گرین ہوگا یعنے (۲۰۸) گرین پانی سے کم وزن رہے گا۔

"حقیقت میں محرک نہیں ہے"

Not really a stimulant.

شراب محرک ہونیکے متعلق ایک عام مقولہ ہے مگر صحیح تعریف اس کی اگر پوچھی جائے یہ ایک مخدرات سے ہے۔ چہرہ کی تمتماہٹ و سرخی جو کہ شراب خواری کی پہلی علامت ہے وہ ان مہین اعصابی ریشوں کی مفلوجیت کا سبب ہے جو کہ خون کی باریک رگوں کو تھامے رہتے ہیں۔ اس کا عمل صرف چہرہ ہی پر محدود و منحصر نہیں رہتا بلکہ جسمی تمام حصص میں منتقل ہوتا رہتا ہے اس اختلاف سے جو کہ عروق شعریہ یعنے کیپلریز میں ہوتا ہے دل کی حرکت تیز ہونے لگتی ہے اور یہ تفاوت زیادتی بہ لحاظ مقدار شراب مستعملہ کے $\frac{1}{8}$ سے $\frac{1}{4}$ تک ہوجاتی ہے۔ یہ درجہ ابتدائی اشتعالک کا کچھ عرصہ تک رہتا ہے جس کے بعد کثرت تکان سے دل کمزور ہونے لگتا ہے پھر اس کی چال قایم رکھنے کیلیے

زیادہ شراب کی ضرورت عاید ہوا کرتی ہے۔ اس عرصہ میں معدہ جگر طحال گردے اور دوسرے آلات خون سے ڈچاڈچ ہو جاتے ہیں۔ پس معمولی گردشِ خون بالکلیہ الٹ پلٹ بے ترتیب سی ہو جاتی ہے۔

سمیت شراب کے مختلف مدارج

Different stages of alcohalic poisoning

شراب کے دوسرے درجہ کی سمیتی اثرات کے متعلق ڈاکٹر رچرڈسن ہمیں یہ بتلاتے ہیں کہ سخر حرام ماؤف ہوکر عضلاتی اعصاب کا انتظام کھنڈل منڈل یا یوں کہئے کہ عنان اختیار قابو سے جاتا رہتا ہے اور یہ عمل سب سے پہلے جوارح اسفل پر نمایاں ہوتے ہیں یعنے پیر لٹ پٹانے لڑکھڑانے لگتے ہیں اعلیٰ طاقت جسمانی وجر ثقیلی کام کی ادائی غیر ممکن ہوئے جاتی ہے۔ پس اس درجہ میں نوجوانوں کے لیے متلی قے چکر غشی ایک معمولی بات ہے۔ تیسرے

درجہ میں صدر مقامات دماغی زیر اثر سمیت ہو جایا کرتے ہیں۔
جوشِ دلی یا اضطرارِ عضوی گرمی آلاتی و ہوائے نفسانی
غصہ و جذبہ کے قبل ازیں انسانی فطرتی شائستگی غائب
ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آلاتِ جسمی اپنے
فرائض سے علحدہ پڑے ہیں اور تمامی خاص تحریکات طبعی
حیوانی وسمجھ بوجھ نہایت ہی مذموم حالت میں علانیہ نمایاں
رہتی ہے۔ بالآخر چوتھا درجہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر رچرڈسن
رقمطراز ہیں کہ شراب کا اثر متجاوز ہو لتے ہوئے اعلیٰ تر
مراکز دماغی مغلوب کئے دیتا ہے۔ بدحواسی شروع ہوتی ہے
اختیاری عضلات کی پستی تکمیل پا کر بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔
اور جسم کا چتھ بہ حیثیت ایک لکڑی کے کندے کے
پڑا رہتا ہے جو کہ ہر اعتبار سے مردہ پایا جاتا ہے اس لیے
کہ ہر ایک رکن اعلیٰ مجلس دماغی کا مدہوش و ناکارہ معطل
ہو جاتا ہے صرف ½ پاؤ حصے میں جان آویزاں رہتی ہے
تاہم ایسے نازک وقت پر صرف مونس و دمساز رفیقِ پہلو

یعنے دل ہوشیار اور وفاداری کے ساتھ رفاقت حسب عادت بلا وقفہ برابر دیئے جاتا ہے اور چونکہ وہ ابھی زندہ ہے اس لیے قوائے تنفس کی بھی پرورش اپنی دریادلی سے کئے دیتا ہے اور اسطرح سے گردشِ خون وسلسلۂ تنفس کی روانی کے ذریعہ تنہا عملداری جان کا قیام رکھے ہوئے اثرات سمیت شراب جسم سے زایل ہوکر مراکز اعصابی مکرر زندہ ہوئے تک کالبد انسانی کو سنبھالے رہتا ہے ورنہ جو ایک بے حرکت پتلا ہے۔ رُباعی۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہمنے تو جہنّم کی بہت کوشش کی لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

وَسِعَتْ رَحْمَتِیْ عَلَی غَضَبِیْ۔ کی لاج ہے ورنہ ہمارے کرتبوں سے جیسی جانی مالی اعزازی ہر طرح کا تاراج ہے۔

شراب کی دغابازی

Deceptiveness of alcohol.

اس طرح سے بالعموم شراب کے اثرات حواس جسمانی

میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ یہ مہلک
دار و ذہنی و جسمی چستی و چالاکی کو غارت کرتے ہوئے
آخرش آدمی کو بے ہوش کر چھوڑتی ہے۔ ان تمام امور میں
یہ ہر طرح سے پھانسنے والی ہے خصوصًا اوایل سکر میں اسکا
فدائی محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک غیر معمولی مناسب مزے کی
حالت میں ہے۔ مزا ہے پیاری کا۔ حسب ذیل کو الف
سر لارڈ برنٹن نے تحریر فرمایا ہے حالانکہ با ثر شراب جن
قوائے ذہنی میں ضعف واقع ہوتا ہے حالتِ سکر میں آدمی
معمول سے زیادہ اس کو تیز پاتا ہے۔ پس اس قسم کے
قوی زہر کا استعمال دوا گا جس کے تمامی جسمی بافت کو خراب
کر دینے میں کلام نہیں خالی از خطر نہیں سارے تجارب و عینی
مشاہدات اس بات کا بدیہی ثبوت دے رہے ہیں کہ
شراب مادۂ نامی کے حق میں سم قاتل ہے اور اس طرز عمل
سے حیوانی و نباتی جان کو تباہ کئے دیتی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر
رایج نے معلوم کیا کہ ایک حصہ فی صدی سلوشن الکوہال کا ذ

مسٹر سیڈس کو مردہ کر دیا اور ایک حصہ دس ہزار میں کا لیتے
ایک قطرہ ایک پائنٹ (۵۰) تولہ پانی میں اس کے نموکو روکدیا
حتیٰ کہ ایسٹ پلانٹ خود جس سے الکوہال بنتا ہے اپنے ہی خاص
مادہ سے مرگیا جبکہ اس میں ۱۳ حصے فی صدی کے حساب سے
پیدا قوت پیدا ہوئی۔

خون کسطرح موثر ہوتا ہے

How the blood is affected.

خون میں کیا اثر کرتی ہے صہبا سے خون کو تقویت نہیں
پہنچتی بلکہ مسموم ہو جاتا ہے۔ خون کے سرخ وسفید رووں کی چستی
وچالاکی بری طرح سے زایل ہو جاتی ہے۔ عضلاتی طاقت
گھٹ جاتی ہے۔ دل شش گردے جگر معدہ سب پر ایک
غیر معمولی بار پڑتا ہے جس سے اندر کے اندر ابتری خرابی
ہونے لگتی ہے۔ یونائیٹڈ کنگڈم ٹیمرنس اینڈ جنرل پراویڈنٹ
انسٹی ٹیوشن بنا کردہ در ۱۸۴۰ء میں ثابت کیا گیا ہے کہ شراب

"گیومیو لیٹو سم" یعنے جسم میں اکٹھے ہونیوالا زہر ہے جس انسٹی ٹیوٹ کے
پالسی ہولڈرس صوفی و شرابی ہر دو فریق سے ہیں متوسط پینے
والوں کی تعداد اموات سال بہ سال متجاوز ہو کر اس امر کو
ظاہر کر رہی ہے کہ قطعی نہ پینے والوں کے بہ مقابل حد اعتدال پر
پینے والے (۳۶) فی صدی زیادہ تلف ہوتے ہیں۔

"دختر رز اور دودھ پلانے والی مائیں"

Stout and nursing mothers.

ہم افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ
اطباء دودھ پلانے والیوں کے لیے ایک قسم کی شراب نامی
اسٹوٹ کی رائے دیتے ہیں حقیقت میں استعمال دختر رز
کسی ایک فریق والدین پر منجملہ ان اسباب کے ہے جو کہ
بہت سارے دودھ پلانے کی صلاحیت رکھنے والی عورات
کو بدقسمتی سے ناقابل رضاعت کر دیا ہے۔ پروفیسر بنج جس نے
اس بارے میں بہت کچھ تحقیق کی یہ بات پائی ہے کہ دراصل

ناقابلیت رضاعت ایک موروثی جوہر ہے جہاں کہیں ماں نے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلایا ہے اس کی اولاد بھی اپنے بچہ کی رضاعت سے قاصر ہے مگر ان صورتوں میں جبکہ کسی ماں نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا ہے اور اس کے اولاد سے رضاعت غیر ممکن ہے تو ایسے شکل میں (۷۸) فی صدی باپ کو عادی شراب خوار پایا۔ ڈاکٹر مذکور اس طرح سے اپنے تجارب کا ماحصل اخذ کرتا ہے۔

موروثی اثرات

Hereditary effects

شاذونادر ہی بادہ خوار کی دختر بہ مشکل اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جہاں کہیں باپ بادہ خوار ہو اس کی لڑکی سے رضاعت کا جوہر مفقود ہوئے جاتا ہے اور یہ خاصیت لاعلاجی کے ساتھ تمامی آیندہ نسلوں کے لیے گم ہوئے جاتی ہے ناقابلیت رضاعت ہی صرف ایک محدود

فعل نہیں بلکہ اس کے ساتھ اور اور علامات ابتری بافت کا بگاڑ خصوصاً قوت دفعیہ کی محتاجی وغیرہ تمام اقسام کے امراض کا حملہ۔ اعصابی بے ترتیبی۔ دقی مادے۔ دانتوں کا کیڑہ بچوں کی ادھوری پرورش و ٹوٹ پس اس طرح سے نسلاً بعد نسلاً یوماً فیوماً سلسلۂ نقص جاری رہتا ہے اور یونہی رہبری کرتے ہوئے آخرش ایک بے انتہا علالت کے بعد خاندان کو پوری تباہی وزوال تک لا چھوڑتا ہے۔

"کیا دارو ہاضمہ میں مدد دیتی ہے"

Does alcohol aid digestion.

بعض مرتبہ یہ دعوی کیا گیا ہے کہ شراب موید ہضم ہے اس سوال کے نسبت ڈاکٹر رچرڈسن حسب ذیل کہتے ہیں:۔

عام خیال شراب کے متعلق کہ وہ ہاضمہ میں تائید دیتی ہے ایک بے پایہ بے تکی بات ہے آزمائشیں غذا کے مصنوعی ہاضمہ پر جس میں قطرتی فعل کی پوری تقلید کی جاتی ہے اس امر کا

اظہار کر رہے ہیں کہ شراب کی موجودگی و شرکت کا اثر مخل وکمزور کن جزو حل کنندہ ہوتا ہے منجملہ اور قطعی واقعات کے یہ بھی ایک بات ہے کہ وہ اشخاص جو حد اعتدال پر شراب پیتے ہیں وے صرف اسی وجہ سے مرض سوءہضمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ ان ان علامات تک پہنچاتی ہے جو کہ مختلف الاسماء یعنے غلوء صفرہ ضعف اعصاب اضمحلال اور سوئے ہضمی کے ساتھ شہرت پذیر ہیں۔ شراب کے اثرات معدہ پر بالتفصیل بیان کرتے ہوئے طبیب مذکور کہتا ہے کہ وہ باعث ازدیاد رطوبت و ترشی معدہ ہوتی ہے اور آخر میں عروق معدہ کی اینٹا وٹی قوت کو کمزور کیئے دیتی ہے۔ بہ موجب کمی روک تھام ان عروق کی سیلان خون پر آلہ کی ناقابلیت فعل اور مستحکم خلل ہضم کا باعث ہوتی ہے۔

شراب اور دماغی کام

Alcohol and brain work.

قوائے ذہنی پر شراب کے مہلک اثرات کا ذکر

ہم نے بیان کر چکا ہے۔ پروفیسر ہکسلی جو کہ پورا پرہیزگار نہ تھا اور اس بناء پر وہ مسکرات کے استعمال کے متعلق درست خیال قایم کر سکتا ہے۔ اس سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا تھا کہ کیا شراب محرک دماغ پائی جاتی ہے اس کا جواب یہ تھا کہ جب کبھی مجھ کو عمدہ اور خاص دماغی کام کی ضرورت ہوتی تو میں ہمیشہ اس کے استعمال سے انکار کرتا اس وقت میں ایک پکا پرہیزگار بن جاتا عضلاتی حیثیت و پھرتی پر شراب کے اثرات کے متعلق ڈاکٹر رچرڈسن لکھتے ہیں۔

خمر قوت عضلاتی کو گھٹا دیتی ہے

Alcohol reduces muscular force.

صریح آزمائشوں سے میں نے اس امر کا تیقن کیا ہے کہ قوائے عضلاتی کو اثر خمر ضعیف کیئے دیتا ہے۔ حالانکہ درجہ اشتعالکی میں جو کہ اولاً استعمال شراب سے پیدا ہوتا ہے۔ گو زیادتی، برہمی، اضطراب، ہنگامہ، کھلبلی، ہلچل عضلاتی و نمایاں

وفور جنبش ہو مگر کسی طرح کی زیادتی قوت درحقیقت نہیں۔
عام شہادت اس معاملہ میں بہت ہی قطعی ہے۔ اور اگر اپنا
ذاتی تجربہ میں جرأت کے ساتھ بیان کروں یہ کہہ سکوں گا کہ
وجہ ثبوت یا اظہار جس قدر تسکین بخش ہے اسی قدر تعجب خیز ہے
جس زمانہ میں میں نے حد اوسط شراب پی ہے اس وقت
میں نے تیزی کے ساتھ کام کیا ہے۔ اور جبکہ یک لخت
میں نے ترک کردیا تب بھی مستعدی کے ساتھ کام کرتا رہا
ایک ہی لفظ میں میں نے بالراست اس معاملہ میں اپنا ذاتی
تجربہ حاصل کیا ہے جسکو بیان کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ جو کام
کہ صوفی حالت میں کیا جا سکتا ہے وہ ہر طرح سے بڑھا ہوا ہے۔
کیا بلحاظ مقدار کیا بہ لحاظ مستعدی جدوجہد کیا بہ لحاظ نوعیت
کیا بہ لحاظ قیام و دیرپائی و تحمل کیا بہ لحاظ سکون دماغ و فرحت۔

ڈاکٹر نانسن کی رائے یا قیاس صہبا کے متعلق

Dr. Nansen on alcohol.

قدیم غلط فہمی جو کہ الکوہال کے نسبت جسم کو حرارت بخش تصور کیا جاتا ہے ڈاکٹروں اور سائنس والوں کی محفل طعام جو کہ ہیونگ میں ہوئی۔ ڈاکٹر نانسن سے سوال کیا گیا تھا جبکہ آپنے بہادرانہ حملہ کی غرض سے سلیجز کے ذریعہ فرام کو چھوڑا کیا اپنے ساتھ شراب رکھ لی تھی۔ نانسن نے جواب دیا کہ نہیں اگر میں ایسا کرتا تو ہرگز واپس نہ ہوسکتا اصل فعل شراب جیسا کہ قبل ازیں بتلایا گیا ہے عروق شعریہ کو پھیلاتی ہے۔ اس طرح سے خون کو سطح جسم کی طرف مائل کرتی ہے جہاں وہ بہت ہی جلد خنک ہو جاتا ہے جسمانی حرارت کو گھٹاتے ہوئے جس کا نتیجہ کلاپس بردِ اطراف یعنے سردی سے موت کا واقع ہوتا ہے۔ شراب سبب مرض ہونے کے متعلق سر انڈرو کلرک یم۔ ڈی۔ فریشن اِن آرڈنری ٹو دی لیٹ کوئین رقمطراز ہے:۔

"ایک زبردست سبب مرض کا"

A potent cause of disease.

ہاسپٹل وارڈ کے معاونیہ امروزہ سے فی دن سات مریض

اپنی نظر میں ایسے پایا کہ جو بہ طفیل شراب کے مرض لاحقہ میں مبتلا تھے ہیں نہایت افسوس کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس امر کی تعلیم نہ تو خاص طور پر رکھی گئی نہ پوری طرح سے تشفی بخش تھی و نہ قطعی ثبوت کن واقع ہوئی تھی۔ غرض کہ جو کچھ تھی تکمیلِ طلب تھی کیا شراب خواری کے خوفناک برُے نتائج سے زیادہ اور کوئی الفاظ زبان سے ہیں کہہ سکتا ہوں جبکہ بذاتِ خود ان تمام امور کا خیال کرتا ہوں جو کہ ہیں لئے ترک کر دیا ہے اور جس کا ہیں لئے اور کہیں ذکر کیا ہے بالکل برعکس انتہا پر چلا جا ہیئے۔ میرا فن چھوڑا جا ہیئے اور عزم بالجزم کے ساتھ مصمم ایک مقدس سفر سوت یا جہاد کے لیے نکلا جا ہیئے تمام مخلوق کو وعظ کرتے ہوئے کہ۔

"نبی نوعِ انسان کے اس دشمن سے ہوشیار رہو" سمجھنے کی بات ہے جہاں مذہبی ممانعتی حکم و تعلیم نہ ہو وہاں الفاقاً بہ طفیل فن طبی و بہ وجہ معلومات حقیقتِ حال اظہار تاسف و طالبِ وعظ و تفہیم۔ اور جن کے دین میں حرام گردانی جائے

ان بے قدروں کے یہاں عمل تو درکنار اظہار تشکّر بھی ندارد
کیسا پیارا احساس ہے بلکہ ایک مچلنے والے مفتی کا فتوےٰ
رندوں کے پاس ہے ؎

فتویٰ دیا ہے مفتیٔ ابر بہار نے　　توبہ کا خون بادہ کشوں کو حلال ہے

مسٹر اے، ایل آر سی پی وغیرہ حال ہی کے اڈریس
میں طبی صورت مطلقاً ترک شراب خواری کے سنیت بتلاتے
ہوئے حسب ذیل بیان کئے ہیں۔

شراب قویٰ کی بیخکنی کرتی ہے یعنے اندر کے اندر چھپا چھپی قویٰ کو گھٹا دیتی ہے کمزور و نکما کئے دیتی ہے

Alcohol undermines the constitution.

سچ اگر پوچھو تو در اصل شراب نہ تو غذا ہے اور نہ
تقویت بخش و محرک دوا ہے۔ اولاً اس کا عمل مشتعل کن بھڑکانے
والا خراش پیدا کرنے والا (Irritant) بعدہٗ
پست کن (Depressent) اس کا دوائًا استعمال اگرچہ

تھوڑے خوراک ہیں کیوں نہ ہو بتدریج اندر ہی اندر تحلیل کرکے
آخر شش قوی کو توڑ دے گا۔ اس طریق پر قوائے حیاتی کا رس
یا لعاب بتدریج یکساں خشک ہوئے جا رہا ہے وہ نظام عصبی
کو کمزور کرتی ہے اور امراض اعصابی کے لیے بالخصوص اجسام
نسوانی کو مہیا آمادہ کر رکھتی ہے جیسے اختناق الرحم۔ رعشہ
مرگی۔ جنون۔ اسی طرح سے شراب ایک ہونہار بنیاد امراض
سل و دق و ذیابیطس، سرطان امراض کلیہ و دیگر مہلک بیماریں
جن کا وقوع بہ باعث نقص و خرابی پرورش اعصابی کے
ہوتا ہے قایم کئے دیتی ہے۔ اناث و ذکور جو کہ باعتدال
استعمال کرتے ہیں کوئی نقصان و خطرہ سر دست نہیں پاتے
مگر یقیناً آہستہ آہستہ قوی کا انحطاط ہوئے جاتا ہے۔ پس
کسی نہ کسی شدید مرض کے حملہ کے شکار ہو جاتے ہیں۔
جس مرض سے کہ ایک صوفی نفس اپنی منتشر بکھری صحت
کو از سر نو قایم کر کے صحت یاب و فائز المرام
ہو سکے گا۔

ابتداءِ خمر نوشی کی شراب خواری کا آغاز

The beginnings of Alcoholism.

فقرات متذکرہ بالا میں ہم نے فزی یولاجیکل عملِ مئے
پر بحث کی ہے تاہم یہ سوال حل طلب رہتا ہے کہ اس مخدر
دارو سے حصول اشتہا کے لیے ابتدائی مراتب کیا کیا ہیں
اس کے اصولی جواب کے لیے ہمیں غذا کے ہدایتی انتظام و
اہتمام کے جانب توجہ مبذول کیا چاہئے۔ شراب خواری سے
پہلے انسان کھانوں میں علی العموم ایسی بے اعتدالیوں سے
اغذیہ کی اس صحت وری حواس کی راستی کے طریق سے بھٹک
جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ شراب خواری پر اس کو لا چھوڑتا ہے
انگریزی ڈنرس جو کہ قطعی تارک الشراب سوسائٹیز کے
ممبرس کے یہاں ہوا کرتے ہیں وے بھی شراب خانوں میں پہنچانیکا
اثر رکھتے ہیں عام طور پر خوب ہی مصالحہ دار ثقیل الہضم مرغن
حیوانی اغذیہ وغیرہ جو باعث ازدیاد تولش ہوا کرتی ہیں اور

جن کی پیاس بجھانے پانی کے سوا اور کوئی تیز شئے
درکار ہوا کرتی ہے خراش کرنے والے ذائقہ بخش حار
بگھار جیسے رائی مرچ سرکہ درسسٹر شائرساس۔ غرض
اس طرح کے متذکرہ بالا اشیاء نہ صرف مضرت دہ
آلات ہضم ہی ہیں بلکہ ودیعت پیاس شراب کی خاصیت
رکھنے سے ناگوار بھی ہیں، کثرت استعمال لحم بھی ایک عام
سبب طلب شراب کا ہے۔ حیوانی گوشت سے اخذ شدہ
سم جو تاثیر تحریک رکھتے ہیں اور ان کا استعمال
وہی عمل پیدا کرتا ہے جو کہ محرک دوا سے ہوا کرتا ہے
اولاً ایک نوع کی تقویت وفرحت محسوس ہوتی ہے۔
متعاقب کا یا پلٹ و مدافعت ہوتی ہے اس میں شک نہیں
کہ گرم مصالحہ ومرچ کا کثرت استعمال گوشت کے
سالنوں کے ساتھ اس محرک عمل کو اور تیز کئے دیتا ہے
جو کہ کلیتہً سبھی غذاؤں میں بلا ان کے مشمولات ولوازمات
کے جبلتہً موجود ہے۔

شراب وکباب

Alcohol and flesh food.

اس مضمون پر نظر غایر ڈالتے ہوئے یہ ایک مشہور
بات ہے کہ وہ اقوام جو بہ کثرت گوشت استعمال کرتے ہیں
وہی شراب خواری کے بلا نوشی میں بھی معروف ہیں؛ یہ اور
بھی صحیح ہے کہ بہ موجودگی کباب شراب کی طلب بہ مشکل
تمام رفع یا مغلوب کی جاتی ہے مگر بہت سارے عادیوں
کو اناج فواکہات پھل پھلاری مغزیات وغیرہ بخوبی چبا کر
کھانے دیے جائیں تو اس کی خواہش کم ہوتی جاتی، بلکہ
چھوٹ جاتی ہے۔ اکثر کر کے گنوار مجموعہ اکٹھے کھانیں بالخصوص
پروٹیڈ نشاستہ دار غذاؤں کا استعمال خواہ کسی قسم کی
ہوں محرک مشروبات کا میلان پیدا کر لیتے ہیں، ان سے
ایک حرارتی کیفیت جسم میں ہوتی ہے جس کی بہ دولت
معمولی تو تس سے جدی طرح کی پیاس بہ شدت لگتی ہے

علاوہ ازیں اشتہا مفقود ہاضمہ غیر درست وبہت ہی کم سارا جسم اتار کی حالت میں پایا جاتا ہے۔ ویسے وقت یہ ذریعہ محرک دارو جسم کی سنبھال وروک تھام کی ضرورت داعی یا محسوس ہوا کرتی ہے۔

اثرات شراب پر تہذیب اخلاق

Moral effects of alcohol.

اخلاق انسانی پر شراب کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر اس باب یا فصل کی محدودیت صرف چند الفاظ کی اجازت دیتی ہے۔ ڈاکٹر پارکس لیک نامور ممتاز واقف حفظان صحت نے بیان کیا کہ اگر شراب سے انسان کو لاعلمی رہتی۔ یہ بالکل سچائی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ نصف گناہ اور افلاس ورنج ومصائب دنیا کے نیست ونابود ہو جاتے۔ کیوں حدیث شریف میں نہ فرمایا گیا کہ " دوامی شراب خوار مانند بت پرست کے ہے" مدمن الخمر کعابد وثن۔ اصلی حالت کا خاکہ

کھنچتے ہوئے طبیعت کی ذلّت وحشت ناک بتلائی گئی ہے۔ جو کہ ہر جگہ لازمی نتیجہ اس کے تجارب سے حاصل ہے۔ لندن کے ایک روزانہ پرچہ سے اخذ کیا گیا ہے بالکل تشفی بخش ثبوت دے کر قایل کرتا ہے۔

"شب شنبہ اور میخانہ"

A Saturday night down east.

ایک عام مکان جو کہ خاص کر کے جہاز بنانے والے استعمال کرتے تھے کسی ایک شب کو گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ تک نظر بند رکھا گیا یا دیکھا گیا۔ نگہبان یا دیکھنے والے نے اس عرصہ میں (۵۹۵) نفوس اس گھر کے دروازہ میں داخل ہوتے پایا یا منجملہ جس کے (۲۰۹) مرد تھے اور (۳۸۰) عورتیں (۸۳) نوجوان لڑکے اور لڑکیئں اور (۱۲۳) چھوٹے بچے اور شیر خوار گود میں سات پرامبیو لیٹرس یعنے بچکانی گاڑیں اندر لی گئی تھیں جنمیں سے بعضوں میں دو بچے بیٹھے تھے۔ میکدہ کے باہر کوئی گھڑی حادثہ

قصہ سے خالی نہ تھی تین عورتیں اور پانچ مرد باہر نکال دئے گئے تھے ایک بڑی طرح کی لڑائی اور چھ دنگا فساد ین دہنگامے ہوئے تین سترہ سالہ لڑکیاں مدہوش نکل آئیں چوبیں اشخاص بہ شمول ایک خطوط رساں باڈریس اور اپنیں عورتیں اس مکان سے حالت نشہ میں ڈلتے گرتے پڑتے نکلے دو عورتوں کے بغل میں بچے تھے دس بجکر پچاس منٹ پر مکان مذکور مجبوراً بند کرنا پڑا باستثناء ایک دریچہ کے جو بہ باعث ایک خطرناک دنگے کے کھلا رہا اس کے بعد ایک پولیس والا میخانہ بند ہونے کے وقت تک باہر ٹھہرنے کی ضرورت لاحق رہی۔ قول استاد :۔ ہمارے استاد کرنل لاری صاحب ناظم طبابت سرکار عالی ورزیڈنسی سرجن وغیرہ اپنے لکچر میں ایک مرتبہ بیان فرمائے کہ بہ مقابل اور ایام کے اتوار کے روز زیادہ چوٹ زدہ اور زخمی ہسپتال میں آتے دیکھا جو بوجہ تعطیل وفور شراب نوشی کا لازمی نتیجہ پایا گیا اکثر نشہ میں اپنے ہاتھ کا تکیہ بنا کر سرا لنے لیکے سونے سے

اعصاب دیکر سیا ٹرڈے نائیٹ پرالی سس ہوتا ہے۔

افسوسناک تغیّر

Sad trans formations.

پیارے چاہتے مہربان شوہروں کو نشہ بیوقوف جانور سا بنا دیتی ہے اچھی خاصی جوروؤں اور ماؤں میں نشہ بے ڈھب بے ستری عریانی پیدا کر دیتی ہے اور بے رحم بنائے دیتی ہے جو اپنے بچوں کو فاقہ رکھنا اور اپنے تن کے لباس بیچ ڈالکر ہوائے نفسانی اور شراب کی طلب بجھانے کوشش کرتے ہیں۔

شراب کا دیوتا کہ ننھے بچوں کی حیثیت بگاڑ دیتا ان کے پوزیشن پر مسلط ہو جاتا ہے حال میں ایک صغیر سن بچہ کسی ایک لندن کے ہسپتال میں جس کو نصف پی کسی نے دی تھی اسی وقت اس لئے لوگوں سے استدعا کرنے لاگا کہ براہ مہربانی اس کو تھوڑی "جن" لادیں یعنے ایک قسم کی

شراب کا نام ہے ۔ ایسے سم قاتل خبیث کے متعلق جو کہ غریب مفلوک مزدور پیشہ سے ۱/۴ حصہ ان کی اجرت کا لے لیتا ہے اور جس کے عوض بجز خرابی ناتوانی جسم اور کمزوری دماغ بلکہ بسا اوقات ایک آدھ امکان کے اور کیا دیتا ہے ویسوں کے لیے یہ لاقیمت نصیحت فایدہ مند ہے۔ نہ چھوئیے نہ چکھئے نہ ہاتھ لگائیے (کیوں مقدس شرع محمدی میں یہ تینوں احکام ہیں کہ نہیں جس کی حقیقت حال غیر مذاہب والوں کے منہ سے نکل رہی ہے برین ہم بمقولہ فیض

پاس آتے ہیں سب اپنے یہ غیرت نہیں آتی

یا اس میں شک نہیں کہ فی الحقیقت شراب تضحیک گو یا ہنسی کرانے والی طیش آور تیز مشروبات سے ہے اور جو کوئی اس کے قریب میں آ پھنسا پھر وہ کہیں کا نہ رہا۔ اس کی عقل سلب ہو گئی ۔

مے نوشی اور موت کا ناچ ایڈیٹر سید احمد محی الدین

مندرجہ اخبار رہبر دکن جلد (۷) مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۴۵ھ م ۲۳ فبروری ۱۹۲۷ء م ۲۱ فروردی ۱۳۳۶ ف نمبر ۱۱۹ چہار شنبہ

پاریس کی ایک نوجوان خاتون مس جارجیٹ مسمرہ (۲۱) سال اتوار کے روز جو کہ ان کا مقدس دن جس میں دنیوی امور بند محض عبادت چاہیئے " سہ پہر میں اپنے بعض احباب کے ساتھ سیر کے لیے موٹر میں نکلی۔ پانچ بجے یہ سب کے سب ایک " کیفے " (قہوہ خانہ) پر پہنچکر اتر پڑے جو " بانس " کے قریب ایک احاطہ میں تھا اور جہاں انھوں نے چائے منگوائی اس کے ساتھ ہی شراب کے کئی جام اڑا گئے۔ جب یہ جماعت قہوہ خانے سے پھر سیر کے لیے روانہ ہوئی تو دیکھا کہ مس صاحبہ کے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو گئی ہے اس پر سے احباب نے ان کی کچھ ہنسی اڑائی۔ ہنسی انھیں ناگوار سی گزری تو شرط کی وہ اب بھی رم کا ایک پورا شیشہ پی سکتی ہیں اس کے بعد ایک شیشہ خریدا اور پورا خالی کر دیا گاڑی ابھی " بانس " ہی سے گزر رہی تھی کہ

یہ رک گئیں اور نیچے اتر کر دیوانہ وار "چارلسٹن" رقص میں
مصروف ہوگئیں کئی منٹ تک ناچنے کے بعد تھک کر
زمین پر گر پڑیں اور تھوڑی ہی دیر بعد روح اور بدن میں
کوئی رشتہ باقی نہ رہا۔ شیشے میں مے ہے مئے ہیں نشہ
ہیں نشہ میں ہوں۔ میں ہوں ہو گئی۔

عادتِ شراب کسطرح ترک کی جائے

How to get rid of the drink habit

شراب کی عادت چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ مطلقاً
اس کو ترک کر دیا جائے اور سادہ غذا دی جائے۔ یا
اختیار کی جائے جس میں خاص کر کے اناج مغزیات و
فواکہات رہیں خصوصاً میوہ جات کا کثرت استعمال حصول
نظام حالتِ صحت وری کے لیے درکار ہے جس کی بدولت
وہ طلب قدیمہ کہنہ کلیتاً سلب ہو جاتی ہے مستقل مزاجی کے
سوا پارسائی بھی درکار ہے اس کام کے لیے بجز نماز کے

اور کوئی شئے استحکام بخش نہیں ہے کیونکہ جو شخص اس خطرناک عادت کے پھندے میں پھنس گیا ہو ویسے کی خلاصی ورہائی کے واسطے تائید ربانی درکار امداد غیبی کی ضرورت ہے جو کہ نہایت عاجزی سے بارگاہ الٰہی میں گناہ کی عذر خواہی اور بہ کثرت عزم بالجزم خدا کی تعظیم و تکریم حمد و ثنا تن من سے ادا کی جانے پر رحمت کے ساتھ نزول ہوا کرتی ہے۔ کُلُّ خَمرٍ مُسکِرٌ وَ کُلُّ مُسکِرٍ حَرَامٌ. شراب کا استعمال بہ طور دوا کے کچھ عرصہ تک کیا جائے تو بھی مرض نقرس پیدا کرتا ہے اور دوامی شراب خواری کی وجہ زبان کے ورم کا مرض ہوتا ہے۔ نیز صغیر الکبد۔ ہیپاٹک اٹروفی سروس آف لیور کا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ اکثر حکماء و ڈاکٹر ذی علم وغیرہ شراب پیتے ہیں۔ سگار۔ حقہ وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ "عالم بے عمل کور مشعلہ دارا ست"

عادت۔ طلب

Habit.

ضمیمہ درصفحہ (۱۵۲/۱)

بعض لوگ عادتِ شراب ترک کرنے افیون شروع کرتے غرض ایک نہ ایک جھگڑے میں پھنسے رہتے۔ (شعر)

تجھ پہ ظفریہ تلخ بلا کیا ہی پڑ گئی ؎ زلفوں سے چھوٹا چاہ زنخداں میں رگیا

اگر کسی مقام پر فضلہ لگ جائے اور اس کو پیشاب سے دھو دیا جائے تو ہرگز پاک وصاف ہو سکے گا۔ بلکہ نجاست تعفن علیٰ حالہ قائم رہے گی یہی نوبت ایسی تبدیل نشہ کی ہے۔ اس لیے کہ ہر دو میں مخدراتی سمی تباہ کن کالبد حیوانی اثر ہیں گو طالب نجات اسمیں اپنی برات سمجھا کرے۔ حقیقت شناسی کے لحاظ سے ہمو کاسہ ہمو آش کا مضمون ہویدا ہے (شعر)

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی ؎ تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

مبتلاءِ آلام ہو کے چند اشخاص شراب کی شکایت کرتے کہ کلیجہ میں بلا کی آگ پھونک دی۔ اس لیے اب خنک آب شجر کے استعمال پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے تسکین رہتی۔ (شعر) شراب است برزمیں سیندی بر افلاک ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ مگر یہ خبر ندارد کہ ان تماموں کا جد اعلیٰ الکوہال ہے اور سبھوں میں اسی کے موروثی اثرات حسب حال بحال ہیں ؎ آگ کی

صفت خود جلتی جو اسمیں آن پڑے اسکو جلا دیتی ہے چونکہ شراب بھی کمبسچبل combustible یعنے آتشگیر سوختنی سوزندہ خود جلنے والی شے ہے تو پھر سوزش پیدا کر دینے اور اجسام کے جلا دینے میں اسکے کیا شک ہے۔

طلب کی تعریف" بعض اشیاء کا کثرت استعمال وبساوات معینہ مدت تک ایک قسم کا احساس پیدا کرتا ہے جس سے اس شئے کی مانگ بالطبع ہوتی ہے اگر استعمال نہ کریں تو ہر طرح کی تکلیف محسوس ہوگی پس اسی کا نام طلب ہے طلب دو قسم کی ہے۔ ایک فطرتی اصلی خواہش جیسے، بھوک پیاس، آرام پانا وغیرہ جس سے پرورش وصحت جسمانی وقوی وابستہ ہے اگر کسی کو اشتہا ہو غذا کسی قسم کی دیجئے سیری حاصل ہو جائے گی۔ عمر بھر فواکہات ترکاریں وغیرہ موسمی کھاتے ہیں طلب پیدا نہیں کرتے مگر طلب والے کے لیے بجائے اس کی مطلوب شئے کے یعنے طلب کی چیز کے دوسری چیز ہرگز اس طرح کی تشفی نہ دے گی۔ "ہوتا تو ہوتا وہی سلونا" اس دوسری قسم کی طلب کے متعلق طبی مسئلہ ذہن نشین رہے کہ تمامی ایسی چیزیں جو کہ آدمی کو خوگیر۔ عادی۔ لت ئیل۔ طلبی بنا دیتے ہیں جیسے افیون۔ شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ چرس۔ تمباکو۔ چائے

قہوہ ۔ کوکو ۔ سنیدھی ۔ تاڑی ۔ کوکین ۔ مارفیہ پوجہ مدک، ہمیو ان تمامی اشیاء میں سمی ۔ مخدّراتی مادّے وجوہر وعمل بھرے ہیں جن کا وجود واثر خواہ مخواہ ہی بھلے چنگے انسان کے جسم کو خراب کرکے اپنا محتاج بنالیتا ہے ۔ استعمال کریں تو بحالی ۔ نہ کریں تو نڈھالی ہواکرتی ہے ۔ پس یہی بھید طلب میں ہے اس سے فطرتاً جسم کو کوئی ضرورت ومفاد نہیں زبردستی علت ڈال لی جاتی ہے ۔ بعدہ مجبوری ہوجاتی ہے ۔ ایسی اشیاء کا کیف دسرور ان کی بحالی فرحت تقویت وتازگی اصلی نہیں عارضی ہے جس کا زوال لازمی ہے بلکہ ان کا اثر زایل ہوئے بعد سابق سے زیادہ سستی ضعف وتلون پیدا ہوجاتا ہے ۔ انھیں وجوہ سے یہ چیزیں ہمارے اسلام میں بدنام ہیں ان کا چکار کھنے والے صحت میں ناکام ہیں ؎

می رہانی ہر دمے مارا و باز سوئے دامے می ردیم اے بے نیاز

حدیث ۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ

بلے ضرورت شئے کا ترک کرنا خوبی اسلام سے ہے سبحان اللہ
ترکی میں باوجود انگریزیت اور اقلیم امریکہ میں عیسائیت ہوتے
ہوئے ترک شراب کردے اور ممانعت استعمال کیا۔ درآمد و
برآمد الکوہل یک تحت بند بلکہ یہ مقام بندرگاہ پانچ میل تک
اندرون دریا نہ لانے حدبندی سختی کے ساتھ عمل میں لائی
جارہی ہے اور افغانستان میں تو زمانہ سابق سے ایران
میں ابتداً جہاں شراب ایجاد ہوئی یعنے نوشدارو بنکر نکلی
وہاں سے بھی حال میں نکال دی گئی اب بالکل متروک ہے
مگر مسلمانان ہند کے ہاں مذہبی حرام ہوتے ہوئے شیر و شکر
بنی جارہی ہے (پھر ازارو ادیار کیوں نہ گھیرے یار یار) منھ میں
غذا چبکر دلیہ ہو کر حلق سے ہوتے ہوئے مرّی یعنے (الیسافگس)
کے ذریعہ معدے میں داخل ہوتی ہے۔ مرّی ایک پتلی عضلاتی
چھچھڑوں سے بنی ہوئی نلی (۹) انچ کی طول ہے جو بہ حالت
خلو چپکی رہتی ہے۔

"ہضم فی المعدہ"

معدہ گویا الیمنٹری کنال کا پھولن ہے (Dilatation)

معدہ مستدیر شکل کا ہے، اس تھیلی کے عضلاتی ریشے تین قسم کے قدرت سے بنے ہیں کھڑے آڑے اور ترچھے اس غرض سے کہ چو طرف سے اچھی طرح غذا کو مسل دیا کرے لعاب دہن سے نشاستہ شکر میں مبدل ہونے کا عمل دہن سے معدہ میں غذا جانے کے بعد تخمیناً نصف ساعت تیزاب سے موثر ہونے تک جاری رہتا ہے اور رطوبت ہاضم گیاسٹرجیوس جس کا ثقل ۲۔۱ ترکیب میں پانی۔ نمک موسین و دیگر انہضامی اجزا ہیں) اس میں جو تیزاب ایسڈ ہیڈرو کلورک بھی ہے وہ غذا کے ہاضمہ میں مدد دینے کے علاوہ غذا کے ہمراہ جسقدر جراثیم معدہ میں داخل ہوں انھیں تلف کئے دیتا ہے۔ رطوبت ہاضم معدہ کا عمل صرف پروٹیڈ اغذیہ پر ہے جنہیں وہ پپٹون میں متبدل کر دیتا ہے اور یہ عمل بدولت ایک خمیر یعنے فرمنٹ کے ہے جو پیپسین کہلاتا ہے اور بہ موجوگی ایسڈ معمل ہوتا ہے۔

امرغ کے سنگدانے کے اندر کا مہین استر اور بکروں کے اوجھڑی نبتوں وغیرہ میں سے چھیلکر جو سفوف اطباء سوید ہضم ضعف معدہ میں دیتے ہیں وہ یہی پیپسن مادہ ہے۔ نیز ولایت میں اکثر جانوروں کے معدوں کے اندر کا استر چھیلکر گلا کر اس سے سوید ہضم دوا بناتے ہیں یہ وہی پیپسن ہے اپروٹینڈس لحمیہ اغذیہ پیپٹون میں بدل جانے سے یہ ذریعہ عروق جاذبہ خون میں جذب ہونے کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہیں دوسرا خمیر معدہ میں رینین ہے۔ جو کہ دودھ کو منجمد دہی بنا دیتا ہے معمولی غذا کے ہضم کے لیے تین سے چار یا پانچ ساعت درکار ہوں گے۔ مگر اس کا تعین سب کے لیے یکساں نہیں یہ تو ہر شخص کے صحت و قویٰ۔ معدہ کی تقویت و تیزی اور قوام رطوبت ہاضم و اقسام اغذیہ جیسے کہ بعض غذائیں سریع الہضم ہوتی ہیں اور بعض کے تحلیل کرنے گھنٹوں کی مہلت درکار ہوتی نیز موجودگی و عدم موجودگی دندان و عادت مکمل چبانے کی موسم کا اثر آب و ہوا کی خاصیت

بہ کثرت آب خوری در اکل خصوصاً مار البرف وسرد آب شعلے وغیرہ وغیرہ پر موقوف ہے معدہ میں غذا پر جو عمل ہوتا ہے وہ کائیم کا ئیموس کہلاتا ہے۔ معدہ کے عمل کے بعد غذا کائیموس بنکر (ہضم فی الامعاء) امعاء صغیر میں گزرتی ہے۔ جہاں غذا پر پتہ سے صفرا ٹپکتا اور پیانکر یاٹک جوس یعنے لبلبے کی رطوبت ملتی ہے جس میں تین خمیر یا جوہر ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا عمل علٰحدہ علٰحدہ جملہ اجزاء غذا پر ہوا کرتا ہے انمیں سے ایک امی لاپسین نشاستہ دار غذا کی تحلیل مکمل کئے دیتا ہے جسکا آغاز لعاب دہن سے ہوا تھا۔ دوسرا ٹرپسین جسکا عمل پرٹیڈ پر ہے جو کہ معدہ میں آغاز ہوا تھا تیسرا جوہر یا خمیر اسٹیپسن ہے اسکا عمل خاص فیالٹس یعنے چرب اشیاء پر ہے جو اس وقت تک اچھوتے رہے یعنے کہیں کچھ اثر نہ ہوا۔ بتائید صفرہ چربی الیسی فائیڈ گھل جاتی ہے اور عروق جاذبہ کے ذریعہ تحلیل کے لائق بنجاتی ہے علاوہ ازیں امعاء کے غدود سے ایک اور خمیر پیدا ہوتا ہے جس کا نام انورٹن ہے اس کا عمل کین شکر۔ شکر پر ہے

جس کو وہ گریپ شگر میں بدل دیتا ہے جس سے وہ بآسانی
امعاء کے بیرت میں حلول کر جا سکتی ہے اور وہاں سے
خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ مثل چرب یعنی فیاٹ کے
کین شگر پر بھی کسی خمیر کا اثر یہاں تک نہ ہوا تھا۔ امعاءِ
صغیر میں جملہ عمل ہاضمہ کے تکمیل پا کر یہیں سے زیادہ و اکثر
جزءِ غذا کا جذب و ہضم ہوا جاتا ہے۔ غرض چرب و شیریں
اغذیہ سب کے بعد ہضم ہوتیں اس لیے بطیٔ الہضم ہیں حضرت
عطار کا قول ہے ؎

اہلِ دنیا را زر و سیم آیدش لقمہ ہائے چرب و شیریں بایدش

الحاصل امعاء اثناء عشرہ میں بائیل پیا نکریاٹک جوس
رطوبت امعاء جو خود چھوٹی آنتوں سے رستی ہے یہ ہر سہ
رطوبات شور ہوتی ہیں چنانچہ حموض جزءِ رطوبات کے
شور اجزاء سے ملکر تحلیل ہو جاتی ہے ذرہ ذرہ قطرات
بن جاتے اس مرکب کو ساپونی فیکیشن الصیفکیشن صابون بنا
کہتے ہیں صابن اور گلیسرین جیسے جیسے بنتے جاتے ویسے ویسے

امعاء کی دیواروں میں جذب ہوتے جاتے جذب ہونے کے
بعد آنتوں کی دیوار کے اندر ہی پھر دونوں کسی نہ کسی صورت
آپس میں ترکیب پاکر دودھ کی طرح سفید شکل اختیار
کر لیتے ہیں اس سفید عرق کا نام کائیل ہے کس لیے کہ دودھ
جیسا ہے اس لیے امعاء صغیر میں ہضم ہو کر غذا کیلوس کہلاتی ہے
کائیل خاص قسم کی باریک رگوں میں دورہ کرتا ہوا صدر کے
فضا میں سے گزر کر گردن میں پہنچکر سکلیوین اور جوگلر ورید کے
ملنے کی جگہ خون کے اندر داخل ہوجاتا ہے اور جزء خون بنجاتا ہے

اسیمی لیشن

Assimi lation.

تحلیل ہوئے بعد جزء بدن ہونا غذا اس درجہ تک
جسم کے باہر منصور کی جائے اس لیے کہ اصل مقصد ہضم کا
جس حد تک سمجھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غذا بہ ذریعہ ہضم اس
حیثیت پر لائی جائے کہ اس میں ایسی صلاحیت اور رقت

پیدا ہو کہ وہ بہ آسانی امعاء کے پرتوں میں اور خون کی رگوں
میں رواں ہو سکے اس فعل کو ایمی لیشن کہتے ہیں یا جذبیہ ہونا۔
معدہ سے بہت ہی تھوڑا حصہ یا اجزاء غذا و پانی کے
جذب ہوتے ہیں اور زیادہ حصہ غذا کا امعاء میں پہنچکر اسکے
پرتوں میں سے خون کی رگوں میں سلب ہوتا ہے۔ یعنے
عروق شعریہ کے ذریعہ جذب کر لیا جاتا ہے جن کا جال امعاء
کے اندرونی استر میں بچھا ہے یہ جذب ہونے کا عمل
کس طرح ہوتا۔ تاحال ہمیں ٹھیک طرح اس کا عقدہ
وانہ ہوا بجز اس کے کہ وہ ایک فعل زندگی ہے جس طرح
کہ آز موز یعنے مسامات سے کسی مہین لطیف شئے کا
دخول و خروج ایک نوع کا فلٹریشن یعنے چھننا ہے پوری
غذا خون میں شامل نہیں ہو سکتی اکثر و بیشتر حصہ چرب
و چکنا ذریعہ لیا کٹیلس (عروق جاذبہ) (یہ ایک قسم کے
عروق ہیں جن سے دہنیت جذب کر لی جاتی ہے اور
یہ ہضم کی نالی کے اندرونی حصہ میں قایم ہیں) اور بتوسط

ایک خاص نل کے بڑے اوردہ میں چرب مادہ پہنچا دیا جاتا ہے البتہ شکر اور پیپٹوں خون میں شامل کیا جاکر بہ غرض تنقیح ورزرود اکھٹے رکھنے جگر کے گودام میں پہنچا دیا جاتا ہے یعنے مفرد شکر امعاء میں سے جذب ہوکر عروق ماساریقا (ورید باب) (Portal Vein) کی راہ جگر میں پہنچتی ہے۔ جگر بمنزلہ اسٹور ہاوز د تنقیح ساز کے ہے اس کا کام اگر خون میں حدِّ اعتدال سے زیادہ شکر آجائے تو اپنے میں بہ حیثیت لیور اسٹارچ اس شکر کو جمع رکھنا ہے لہذا یاد رکھیئے کہ جس قدر چرب و شیریں اور دیگر ثقیل اغذیہ کھائیے اسی قدر ورزش محنت اوٹ دوڑ اکسر سائز کر کے اس کو تحلیل کیئے جائیے ورنہ امپرفکٹ غیر مکمل الی مینٹن صرفہ نہ ہوکر جسم میں رہکر باعث امراض جیسے دنبل راج پھوڑا ذیابطیس وغیرہ ہوگا۔ دوسرا عمل مضرت رساں مادنے (قابل گرفتاری (Contra band) جو بہ معیت غذا کے داخل ہوئے ہوں انھیں ہٹا دینا رفع دفع کردیتا ہے

اور سب سے اہم کام ۳ جگر کا تولید صفرہ ہے۔

صفرہ۔ پتّہ

یہ سبز بھورا گاڑھا سخت کڑوا ہوتا ہے جو ہضم وجذب کرلے ہیں اغذیہ کے مدد دیتا ہے اس کا ایک عمل تلین[1] بھی ہے یعنے مجیب ہے اور امعاء کو حرکت[2] میں لاتا ہے جس سے قبض نہیں رہتا اور ایک حیثیت[3] سے فضلہ یعنے کثافت اندرونی کو بہالیجاتا ہے اس کا عمل[4] خراش کنندہ بھی ہے یعنے اگر کایا پلٹ ہوجائے اوپر معدہ میں چڑھ جائے تو شدید اُبکائیاں آئیں اور استفراغ ہوجائے اور ایک صفت[5] اس کی یہ ہے کہ یہ انٹی سپٹک بھی ہے اگر یہ غذا کے ساتھ نہ شریک رہے تو شکم متعفن ہوجائے۔ زہریلے مادے بن جائیں اور بدبودار وبدرنگ دست آئیں دیکھئے مرض عرقان (جان ڈس) میں جبکہ صفرا خون میں مل جاتا ہے تو تمام جسم زرد کئے دیتا ہے۔ آنکھ کا

ڈھیلا زرد جلد زرد پسینہ پیشاب زرد مگر براز میں زردی
ندارد سفید یا بھورے رنگ کے دست آتے ہیں اس لیے
کہ بعوض امعاء میں ٹپکنے کے خون کی طرف رجوع ہوا ہے
گاڑے روہن اسی کا ہے صفرا جما ہوا گائے کے پتہ میں سے
ذبح کے بعد قصاب لیکر فروخت کرتے ہیں جس کا ڈاکٹری
میں بھی استعمال ہے فل بونیم ہیوری فیکے ٹم ہیوری قاید
آکس بائل۔ بوڑھیئیں بچوں کے مرض میں ذرا چورا اس کا
دودہ میں گھو لکر پلائیں صاف دو ایک دست آکر بچہ
ہوشیار ہو جاتا ہے۔

معدہ ایک عضلاتی تھیلی ہے

معدہ کی وسعت (کپاسٹی) دو سے چار پائنٹ تک
ہے یعنے اس میں (۲،) ڈہائی سیر سما سکتا ہے۔ مگر یاد رہے
کہ غذا پانی کے سوا خلو بھی رہے نہ کہ پورا ڈچاڈچ ٹھوس دیا
جائے۔ اس لیے کہ معدہ کی چکی چلنے غذا الٹ پلٹ ہونے

گنجائش رہے ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے۔

سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

معدہ چوں پُر گشت و دروں درد خواست سود ندارد ہمہ اسباب راست

بیان کیا جاتا ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک حکیم دانا آنحضرت صلعم کی خدمت بابرکت میں معالجہ وغیرہ کے لیے روانہ کرنے کا فخر حاصل کیا وہ حکیم ایک مدت تک حاضر حضور رہا مگر کبھی اس کو معالجہ کا اتفاق نہ پڑا اس لئے ایک روز بارگاہ مقدس میں نہایت ادب سے معروضہ کیا کہ میں جس کام کے لیے حاضر کیا گیا اس کی ضرورت تا حال داعی نہیں ہوئی اس لیے اگر حکم ہو تو واپس روانہ ہو جاؤں۔ حضرت نے اس کو اجازت عطا فرمائی۔ وہ واپس ہوتے ہوئے التماس کیا کہ ناچیز کے فہم میں بحیثیت ماہر فن ہونے کے یہ بات خلش کر رہی ہے کہ یہ گروہ اصحاب جو خدمت مبارک میں حاضر رہا کرتے ہیں کیوں علیل نہیں ہوتے اس کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ آپ مسکراتے ہوئے

ارشاد فرمائے کہ ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ جبتک بخوبی اشتہا نہ ہولے کھانے کا ارادہ نہیں کرتے اور اشتہا ہونے کے بعد جب کھاتے ہیں تو کسی قدر بھوک باقی رکھکے اٹھ جاتے ہیں" یہی وجہ ان کی صحت وری کی ہے کہکر واپس ہوا" سعدی۔

خوردن برائے زلیتن وذکر کردن است
تو معتقد کہ زلیتن از بہر خوردن است

سادہ ہلکی غذا استون ہے متعدد ثقیل اغذیہ کا اختلاط ممنوع ہے (Bad combination) از روئے طب بعض غذائیں مجرد خوش ذائقہ و ہضم ہونے والی ہوتی ہیں مگر ان کے ساتھ دوسرے اغذیہ کا ملاپ وشرکت (Adul tration.) تکلیف دہ ہضم ثابت ہوئی یا یوں سمجھئے کہ اغذیہ میں بھی انکمپسیائی بلٹی ہوا کرتی ہے. یعنے ایک غذا کے عمل ہضم میں دوسرے غذاؤں کی شرکت مخل فعل مذکور ہو کر نقصان دیتی ہے گویا اس کے اجزاء کے

تحلیل کے مادّے اُس دوسری غذا کے اجزاء پر موثر ہوتے
یا ان کا عمل ویسے شرکت سے نکمّا یا ضعیف ہو جاتا ہے
اور بعض غذا دوسری غذا کے ساتھ عمدگی سے ملکر ہضم
ہو جاتی ہے چونکہ ہر کس و ناکس کو اس کا علم کہ کونسی غذا
کس کس غذا سے اچھی طرح ملکر ہضم ہو جاتی ہے امر دشوار گزار
اور فن طلب بات ہے۔ اس لئے بہترین مدبر صرف
ایک ہی شئے آن واحد میں استعمال کرلے مسنون فرمائے
چنانچہ میرے والد رحمتہ اللہ علیہ مثنوی بیان محشر میں
تحریر فرمائے ہیں۔

(از کتاب یادگار دستگیری)

بار ہا سلطان دین فرماتے تھے ۔۔۔ یا صحابہ چھوڑ دو دنیا کے مزے
کھاؤ مت دو تین نعمت ایکبار ۔۔۔ ٹھنڈے پانی کا بھی ہو ویگا شمار
ہے روایت ایک دن زہرا کے گھر ۔۔۔ چار نعمت تھیں بہم یک جائے پر
دودھ تھا تھوڑا سا قدرے گھی بھی تھا ۔۔۔ تیسرا شہد اور چوتھا لحم تھا
بی بیؓ اور حسنینؓ اور حضرت علیؓ ۔۔۔ ایک دستر خوان پر تھے باخوشی

بی بی نے حسنین سے ایسا کہا | یاد رکھو ہے حدیث مصطفےٰ
نعمتیں ملکر نہ کھانا دو بہم | بانٹ لینگے ایک اک شے چاروں ہم
گوشت بی بی دودھ مولیٰ نے لیا | گھی دھرا حضرت حسن کے آگے تھا
شہد تھا آگے حسین پاک کے | مصطفےٰ ناگاہ گھر میں آ گئے
اُٹھ کھڑے چاروں ہیں تعظیم کو | دیکھ کھانا شاہ دیں نے خشم ہو
اسطرح فرمائے اے آل نبی | عادتیں سیکھو نہ یہ فرعون کی
رو کے اس دم فاطمہ نے یوں کہا | ہم اسی اندیشہ سے یا مصطفےٰ
بیٹھے ہیں چاروں الگ لے چار شے | حشر کی پرسش کا ہم کو خوف ہے
سن کے یہ خوش ہو گئے حضرت نبی | فاطمہ کے ساتھ کھائے آپ بھی
نعمتیں ملکر نہ کھانا تین چار | پرسش اسکی ہووے گی روز شمار
ساتھ مہماں کے ہو یا دعوت کہیں | نعمتیں ہوں پرسش اسکی کچھ نہیں
سیکڑوں کھاتے ہیں نعمت پیٹ بھر | ہے حساب حشر کی کچھ بھی خبر
سیروں کھاتے ہیں مزعفر یا مزا | کہتے ہیں میٹھا نبی کو پیارا تھا

عیدین۔ مہمانداری ضیافت وغیرہ اس سے مستثنیٰ
ہیں اس لیے کہ یہ گاہے ماہے ہیں Simplicity

is the crowning virtue of a really well set table.

حقیقت میں عمدگی و بہتیری کے ساتھ چنے ہوئے دسترخوان یا میز کی خوبی کا تاج سادگی ہے یعنے سادہ غذا۔ بعض مذاہب میں اس قدر کھلانا کہ آدمی مرجائے ثواب مانا جاتا ہے چنانچہ ایسے کھانے والے برہمن چوبے کھلاتے ہیں اکثر تیرتھوں کے جگہ رہا کرتے ہیں قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص کو پیٹ بھر کھلایا گیا بعدہ پیسے دیکر چند نوالے زیادہ کھلائے۔ اس پر روپیہ دینے پر اور کھایا اس کے بعد اشرفی فی نوالہ لیکر کھایا بعدہ دو اشرفیاں فی نوالہ لیکر اس قدر کھایا کہ حلق تک بھر آیا۔ ایک مرد سلیم الطبع وہاں اس کی بے چینی و کرب پر ترحم کھا کے اشارہ سے کہے کہ تھوڑا عرق پودینہ لا دوں جو ہضم میں مدد دے سکے اس نے اشارتًا بتلایا کہ اگر اس قدر گنجایش عرق پینے رہتی تو اور دو اشرفیاں نہ مار لیتا۔

ہندوستانی دو اشخاص اور حیدر آبادی ایک آدمی
پانچ سیری ملقب و مشہور تھے۔ ایک انگریز کو شپہ خانہ یا کسی
محکمہ میں میں نے دیکھا کہ میز بازو دھرا ہے اور کھانے کی
شے رکھی ہے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا ہے،
مجھے یہ دیکھکر تعجب رہا ایسے لوگ اگر ایک وقت کا کھانا
نہ ملے تو مرے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

تنور شکم دمبدم تافتن　　مصیبت بود روز نا یافتن

گنوار کسان اور لیبر مزدور پیشے یا غریب ملازم جبکہ
گھر سے نوکری پر جاتے قدح بھر کے انبیل یا جوار کا گٹکہ
یا روٹی کھاتا خوب کھا کر لوٹا بھر پانی پی لیتے ہیں اسلیے
ایسے لوگوں کے پیٹ نکلے ہوئے اور معدے پھیلے ہوئے
رہتے ہیں اگرچیکہ خوب محنت کرکے پسینہ ٹپکا کے اس کو
تحلیل کر لیتے ہیں مگر آن واحد میں کثیر غذا کی بھرتی ہونیسے
قعر معدہ ضرور عمیق ہو جاتا ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید　　نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

حدیث:۔ خَیرُ الاُمُورِ اَوسَطُھا۔

بھوک

ہر انسان کے کھانے کے وقت مقررہ پر رطوبت ہاضم معدہ میں غدودوں سے بھرتی جس میں ایسڈ ہیڈرو کلورک فی صدی (۲ر) رہتا ہے اس کا احساس بھوک ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک غذا نہ کھائی جائے تو یہ رطوبت جذب ہو جاتی ہے جس کو لوگ بھوک مرجانا کہتے ہیں۔ درحقیقت اشتہا ایک فطرتی تقاضہ ہے کہ اجزاء پرورش جسم کی بھرتی کی جائے جو کہ کام ورزش محنت وغیرہ سے صرف ہوگئے ہیں ورنہ موازنہ میں کمی واقع ہو کر طبیعت میں ضعف و ناتوانی پیدا ہوگی جو لوگ محنت ورزش نہیں کرتے بلکہ مسند و گاؤ تکیہ سے لگے رہتے بلا سواری نقل و حرکت مشکل وے غذا زیادہ کھا نہیں سکتے اگر کھا بھی لیں تو ہاضمہ دشوار ایسے لوگوں کے جسم بلغمی معدہ ضعیف بواسیر

وغیرہ دل کمزور رہا کرتا ہے شکم بڑھا ہوا بھدا اپنا دکھلائی دیتا ہے ذرا چلے تو سانس پھولتی دم چڑھتا اور یہ لوگ پانی بہ کثرت پیتے ہیں اس لیے کہ آکسیڈیشن فیاٹ کا ہوتا رہتا ہے (water) پانی مَاءُ البَارِدُ آبِ سرد (cold water)۔

(ف) صاحب کشت زار تحریر کردہ (دوائے دیگر برائے حفظ صحت مجرب است اگر مداومت بآں نماید از بیماریہا محفوظ خواہند ماند و نہایت سہل است مجربین ہند نوشتہ اند کہ ازیں عمل انسان معمر می گردد باید کہ وقت طلوع آفتاب یک جرعہ آب شبینہ بنوشند برایں مداومت سازند بعونہ تعالیٰ صحیح خواہند بود) اطباء کا اتفاق اس بات پر ہے کہ برسات کے پانی کے بعد جاری چشموں کا آب شیریں حفظ صحت کے لیے نہایت عمدہ ہے (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاءُ البَارِدُ) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ حدیث ہے

کہ رسول مقبول صلعم کے لیے سقیا نامی ایک چشمہ مدینہ منورہ سے دو روز کی راہ پر ہے۔ میٹھا پانی لایا جاتا تھا اور باسی پانی مستعمل رہتا۔ پانی رکھا رہنے سے ثقیل اجزاء تہ نشین ہو کر ہوا سے خنک بھی ہوتا خوش گوار بن جاتا ہے۔ بعض قرآن مجید۔ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (سورہ نور آیۃ ۴۵) وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔ بنائی ہم نے پانی سے تمام زندہ چیز پھر کیا یقین نہیں کرتے۔ حیوانی اجسام میں طبّاً فی صدی ہر جسم میں ستّر حصے پانی ہے باقی تیس حصّے میں تمامی اجزاء جسمانی ہیں۔ ع "آدمی بلبلا ہے پانی کا" ان گنت کروڑوں ثلث یا اجزاء و ذرات بافتِ جسم ہمیشہ ایک سیال میں بہتے رہتے ہیں وہ لمف ہے جسم رطوبت کا دوامًا خواہاں ہے اور رطوبت بہترین خوش گوار پانی ہے۔ حیوان ہو کہ انسان ہر ایک کے لیے اس میں شک نہیں کہ ایک معتدبہ حصّہ

پانی کا جسم میں ذریعہ اغذیہ و فواکہات و ترکاری و نباتات
کے بہم پہنچایا جاتا ہے۔ غرض پانی بلا تکلف پیا چاہئے نہار
صبح میں بستر سے اُٹھتے ہی قدرے پیا اور سوتے وقت
اور کھانے میں ایک دن میں ایک جوان آدمی چار پائنٹ
(یعنے ڈھائی سیر) تک پی سکتا ہے۔ آبنوشی موسم قسم اغذیہ
اور جسمی حالت پر موقوف ہے یعنے حار و تحمی گرم مصالحہ دار
و مرچ کے اغذیہ وغیرہ کے بعد اور بلغمی اجسام والے زیادہ
پانی پیتے ہیں۔ قطرتاً ضرورت داعی ہے۔ بعض لوگ غذا ایک
یک تحت پانی نہیں پیتے بلکہ دو ساعت بعد غذا کے پانی
پیتے ہیں اور بعضے لگاتار پیتے پانی کا گلاس ہاتھ سے
نہیں چھوڑتے جس سے کھانے کے دانے پانی میں بہ طور
بادام کی تراشش شربت پر ہوئے جاتے ہیں یہ ہر دو
فریق اصول سے بے بہرہ ہیں بہ کثرت آبخوری معدہ کے
رطوبت ہاضم کو ڈائلیوٹ کر کے کمزور بنا دیتی ہے اسلئے
ہضم میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور تکلیف اور بالکلیہ نہ پینے سے

ں ونباتات غذا کا سلوشن روکش یعنے حل ہونا اور اس کے اجزاء
ئے نہار بہ خوبی پسنا اور با سانی گھٹنا کس طرح سے ہوسکے۔ ہادن دستہ
وقت میں جو شئے آپ گھوٹتے ہیں اس کو باریک پیسنے حل کرنے
باریائنٹ ہر مرتبے قدرے پانی چھڑکتے جاتے ہیں ورنہ وہ خشکی سے
قسم اغذیہ جیساکہ چاہئے اس طرح نہ پیسے گا اور اس کے اجزاء علیحدہ
مصالحہ دار نہ ہوسکیں گے۔ ایسا ہی معدہ خشک روٹی یا چاول گوشت
لے زیادہ وغیرہ کب تک رگڑ مسلکے پتی بنایا کرے گا تھک کر
ٹ غذا میں ادھورا فعل ہو رہے گا۔ غذا تحلیل ہونے جزو بدن ہونے
کے پانی عروق شعریہ میں گزرنے کے لایق بن جانے بہترین و
تھ سے خوش گوار سیال یعنے پانی درکار ہے۔ ایسے موقع پر
ں بہ طور اس کی روک تھام بیکار ہے۔ بالطبع جو اشتہا و میلان
ہر دو کسی شئے کا ہو وہ قدرتی فطرتی پکار ہے۔ ایسے ضرورتی
معدہ کے تشنگی میں پانی کا روکنا غیر دانہ کا رہے جس پر اندرونی
ے اسلئے فی الضمیر بھٹکا رہے اس لیے کھانے کے درمیان تھوڑا
یہ نہ پیجئے سے اور بعدہ حسب عادت و پیاس پانی پینا لازمی ہے جس سے

علاوہ سیری و تشفی کے ہاضمہ اچھی طرح و جلد ہو سکے بگر
بھوک کے وقت خلوریں غٹغٹا کے بہت سارا پانی نہ پئیں
گیاسٹرک جوس ڈائیلوٹ ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔
اس لیے بھوک مر جاتی ہے بہت ٹھنڈا پانی یا ماء البرد
ایک دم سے پئیں تو معدہ کے تحتی اعصاب کے جال پر
صدمہ ہو کر برا اثر کرتا ہے بلکہ بتدریج جرعہ جرعہ بیٹھ کر
نوش کریں سیدھے ہاتھ سے ظرف تھامے ہوئے چونکہ
اسلام میں طہارت کی تمیز ہے اور حفظ ماتقدم کا لحاظ
اس لیے پاک و ناپاک کاموں کے لیے ہر دو ہاتھ تقسیم
کر دئے گئے ہیں چنانچہ رواج اسلامی بقول سعدی علیہ الرحمہ
"کہ دارد تفضیلت یمین بر لیسار" اگر بلا امتیاز احدے ہر دو ہاتھ
سے سب کام لیے جائیں۔ نجاست سے ملوث ہونے کا
احتمال۔ لہذا افقہ کا مسئلہ حضرت عطار فرماتے ہیں۔

گر تو بینی زراست افشانی　　　　درمیان کراہیت مانی

اور بیٹھکر پینے سے تشنگی آلاتش کی حرارت خون

سرد پانی کو سیکھا پہونچا سکتی اور پانی کے ثقل سے فتقی
کی آنت اتر لنے کا خدشہ بھی نہ ہو گا۔ آہستہ گھونٹ گھونٹ
بہ سہولت پینے سے اثناء راہ میں گنگنا ہو چلے گا۔ حدیث میں
آیا ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے
آبِ خنک طلب فرمایا اور نوش فرمائے۔
ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ تُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لو سرکار خود کھانے کے بعد نوش فرمائے اور حال کے
حکماء اور علم فزیالوجی جس میں ہضم کا علم ہے خود ظاہر کرتا ہے
پھر ہم کونسی روش اس سے بہتر سمجھیں خود رائی تو ٹھیک
نہیں غرض "پانی پنیا ہو گا پلاتا ہو گا" یہ تو صاف ظاہر ہے کہ
بلا پانی کے زندگی دشوار و محال اگر کوئی عادت پانی
نہ پینے کی کرلے اور مہینوں دنوں ساعتوں آبنوشی روکے
رہے اگرچہ کہ ان کا دودھ چائے فواکہات و ترکاری وغیرہ
سے کام چلتا رہتا ہے مگر ویسے حضرات کے اجسام کی
حالت دیکھئے۔ مثلاً۔ کھجور خشک چوہارے یا دھوپ لیمو

بنے رہتے ہیں تر و تازگی تو در کنار جسمانی رطوبات میں قحط کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔

حضرات شہداء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق آج تک گو اتنی مدت گزری سب سے زیادہ امر رنج دہ پانی نہ ملنے کا ہے جس سانحہ کے سماعت پر آنکھوں سے خون پانی بنکر ٹپک پڑتا ہے اس سے پانی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جن کی یاد و ہمدردی میں سبیلیں آبدار خانے عموماً عشرہ میں خصوصاً ہمیشہ لگائے جاتے ہیں۔

(۱)
پانی طلب جو کرتے تھے سلطان دو جہان
شاعر نے یوں لکھا ہے کہ کہتے تھے تشنہ لباں

(۲)
سکھ کا کمرہ ہے کہ یہ پانی ہے شربت ہیں
حاکم ہے سقا ہیں سواریں اور شربتیں
کھڑے ہیں

جو تشنہ لب جہاں میں ہیں موجود ہ آنکھیں [illegible] (۳)
جب [illegible] (۲) [illegible]
[illegible]

(اقوال اطباء یونانی) جب پانی قواعدِ طب کے موافق
مرقق اور مدرق اغذیہ نباتیہ اور حیوانیہ کا ہے اور نفوذ
کرنے والا اخلاط کا عروق ضیقہ شعریہ اور اعماق بدن میں
اور مرطب بدن ہے اور مفرح ارواح اور معین تاثیر فعل
و انفعال اغذیہ اور ادویہ کا ہے اور مسکن التہاب وتیزی
وکاسر گرمی معدہ وکبد گرم وملیّن طبع مرقق اخلاط لزجہ غرض
مجموعہ فوائد عظیمہ کا ہے اور دنیا کے نعمتوں میں شامل ہے۔
صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہے کہ آب سرد خبردار کرنے والا
بھوک کا ہے اور مضبوط کرنے والا الیاف معدہ کا بدستور
گرم تپوں کو دور کرتا ہے خراب پانی کے استعمال سے حسب ذیل

امراض لاحق ہوتے ہیں :-

انٹسٹائی نل ورمس[1]۔ کرم امعاء۔ گنی ورم[2] نارو۔ یلو فیور[3] حمّےٰ اصفر[4]۔ رینل کالک درد گردہ۔ رومیٹزم[5]۔ وجع المفاصل گاوٹ[6] نقرص۔ گائٹر[7] غبغب کی رسولی۔ کالرا[8] ہیضہ۔ ڈسنٹری[9] پیچش۔ ڈائیریا[10] سوئے ہضمی واسہال۔ ڈسپیپسیا[11] ضعف معدہ کے خلل۔ ٹائی فائیڈ فیور تپ محرقہ میعادی۔ وساکیو لر کیا لکوس سنگ مثانہ۔ فقہ میں معمولی شناخت پانی کے لیے تین صفات پر رکھی گئی ہے۔ رنگ[1]۔ بو[2]۔ مزہ[3]۔ پانی میں دو طرح سے اشیاء ملی رہتی ہیں۔ ایک تو حل[1] شدہ دوسرے[2] مخلوط جیسے درزالود سسپنڈڈ امپیورٹیز کہتے ہیں۔ غرض اس کے سوا آرکیانک امپیورٹیز حیدا ہیں جیسے جرمس کیڑے وغیرہ اور بعض پانی میں زہریلے نمکیات وغیرہ۔ ثقیل پانی میں معدنی مادّے رہتے ہیں الحاصل جہاں کہیں خلاف عادت مشتبہ پانی ہو اس کے لیے محض فلٹر سے کام نہیں چلتا اس لیے کہ فلٹر کے ذریعہ پانی میں تیرتے[1] اشیاء چھنیگے مگر محلول[2]

(1) Suspended
(2) Dissolved

چیزیں کس طرح الگ ہوسکیں گے اور ہر جگہ فلٹر لئے رہنا ہر غریب سے ممکن نہیں اور باوجود فلٹر کئے کے کافی صفائی پانی کی لاحاصل ہے اور فلٹر میں یہ خدشہ ہے کہ اس کی صفائی کرنے کے طریق سے ہر شخص ناواقف اور لاپروا اس واسطے فلٹر میں چند ہی روز میں پانی صاف کرنے کے عوض مضرت رسانی کی صفت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لیے بالکل معمولی آسان بہترین طریقہ جو ہر کسی سے ممکن ہے اور ہر طرح سے یہ اصول طبی اطمینان بخش ہوسکتا ہے۔ وہ بائلنگ ہے یعنے جوش دادہ پانی ہے جس کو شب بھر ٹھنڈا ہونے رکھکر استعمال کریں۔ ہر سفر و حضر میں یہ طریقہ بہت سارے امراض کے حملوں سے بچاتا ہے اس طریق میں زہریلی ہوائیں کافور ہوتیں جراثیم ناکارہ مردہ بن جاتے ہیں۔ نمکیات تہ نشین اور بہت سارے کیمیاوی طور سے خلط ملط ہوکر بے اثر ہو رہتے ہیں اور یہ کام بلاکسی آلہ کے ہر جگہ ہر وقت ہر کسی کے لیے آسان ہے۔ پانی بہترین

مشروبات ہے۔ کسے سیال ودودہ وشربت وغیرہ سے تشنگی کی سیری ویسی نہ ہوگی جیسا کہ پانی سے ہوا کرتی ہے یہ فطرتاً پانی پینے کے لیے کس قدر معقول ثبوت ہے۔ اگرچہ پانی انسان کے لیے آب حیات ہے۔ مگر اس میں ڈوب جائے تو ممات ہے۔ پانی میں تیرئیے تو سیری نہ ہوگی بلکہ اور تشنگی گو ایک نوع کی خنکی ہو۔ چنانچہ "دریا میں پیاسا" کہاوت ہے اس لیے کہ وہ پانی محاصر بدن ہے نہ کہ جزو بدن۔ پانی دو ہواؤں سے مرکب ہے (H_2O) ہیڈروجن دو حصّے اور آکسیجن ایک حصّہ۔ آگ بجلی آفتابی حرارت سے پھر پانی ہوا جاتا ہے۔ بلندی کرۂ زمہریر پر خنکی سے ابر مثل برت بن جاتا پھر باران رحمت بنکر زمین پر نزول کرتا۔ یہ دور و تسلسل از ابتداء تا انتہائے زمانہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ (سورہ نور ۴۳ آیۃ)۔

ازروئے تہذیب کسی سے کوئی شئے طلب کرنا ایک
امر خفیف مانا جاتا ہے اور اسلام میں تو مانگنا سخت منع ہے
مگر پانی کا سوال اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ پانی مانگنا معیوب
نہیں اور پلانا حسنات ہے۔ پس پانی کس حد تک مبارک
وقابل قدر شئے ہے۔ دنیا کی ساری نعمتیں زمین سے حاصل
ہوتی ہیں باستثنائے پانی کے کہ آسمان کے طرف سے
نزول وسعود کرتا اسی لیے خاص خدا کی رحمت سے ملقب
اور یہی علوء مرتبتی ورفعتِ شان کا سبب ہے۔ پانی
محض پرورش حیوانی پر اکتفا نہیں کرتا چونکہ وہ ایک
لطیف شئے ہے ذی روح وجمادات نباتات حیوانات
وغیرہ بلکہ ہوا ان سب کی نجاست کثافتِ گندگی آلودگی
وغیرہ سب کو دھو دیتا ہے درحقیقت اس پاک پروردگار کا
لطف احسان ہے برسات کے منظر میں کس درجہ دبدبہ
وشان ہے بجلی کی چمک رعد کی گرج پانی کی سنسناہٹ کا
ترانہ یُسَبِّحُ الرَّعدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ کی یگانگت کا

گاتا ندی نالے کا بہے جاتا نہر دریا سمندر کا تموج تلاطم و طوفان میں آنا۔ اس سبحان رفیع الشان کے ادنی کرشمے کی شان ہے۔ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا۔

ازدفتر پنجم مولانا روم ؒ

ابر بہر آن ببارد از سماک | تا پلیداں را کند از خبث پاک
آب چوں بیکار گردد شد نجس | تا چناں شد کاب را رد کرد حس
حق ببردش باز در بحر صواب | تا بشستش از کرم آں آب آب
سالِ دیگر آمد او دامن کشاں | ہیں کجا بودے بدریائے خوشاں
من نجس زینجا شدم پاک آمدم | بستدم خلعت سوے خاک آمدم
ہیں بیا یدا ے پلیداں سوئے من | کہ گرفت از خوئے یزداں خوئے من
در پذیرم جملۂ زشتیت را | چو ملک پاکی دہم عفریت را
چوں شوم آلودہ باز آنجا روم | سوئے اصل اصل پاکیہا شوم
دلق چرکیں بر کنم آنجا زِ سر | خلعت پاکم دہد بارِ دگر
کارِ او ایں است و کارِ من ہمیں | عالم آرا ء الیست رب العالمین

گر نبودے ایں پلیدی ہائے ما کے بدے ایں بازنامہ آب را

کیسہائے زر بدوزیدہ است او میرود جویان مفلس سو بہ سو

تا برید بر گیاہ رستۂ تا بشوید روئے ہر ناشستۂ

تا بگیرد بر سر او حمال وار کشتی بے دست وپا را در بحار

زانکہ دار دزد بر وید در جہاں صد ہزاراں دارد اندروئے نہاں

جان ہر دردول ہر دانۂ میرود در جوچو دادر خانۂ

زوبتیمان زمیں را پرورش تشنگان خاک را از وے خورش

چو نماند مایہ اش تیرہ شود ہمچو ما اندر زمیں خیرہ شود

نالہ از باطن بر آرد از خدا آنچہ دادی دادم و ماندم گدا

ریختیم سرمایہ بر پاک و پلید اے شہ سرمایہ دہ ہل من مزید

ابر را گوید ببر جائے خوشش ہمتو خورشید آب بالا بر کشش

راہ ہائے مختلف می راندش تا رساند سوئے بحر بیحدش

خود غرض زیں آب جان اولیاست گو غسول تیر گیہائے شماست

مسافرت میں اگر پانی تھوڑا رہ جائے اور غسل یا وضو

کی ضرورت رہے تو اولاً جان بچانے پانی پینے کا حکم ہے

اور تیمم سے ادائی فرایض کر لینے فقہ ہدایت فرمائی ہے۔
پانی سے اجتناب وزن ثقل بدن گھٹا دیتا ہے۔ تول میں
آدمی ہلکا ہو جاتا ہے۔ پانی سے خون کا قوام رقت روانگی ہے
ورنہ یک لخت لخت ہے۔ نیز ریز لیثات و رطوبت بدنی
میں جز اعظم پانی ہے۔ اجسام حیوانی سے فضلات کے
اخراج کا بڑا ذریعہ پانی ہے جس سے فضلے زہریلے مادے
ذریعہ مسامات پسینہ سے اور ذریعہ گردے پیشاب سے
اخراج پاتے۔ پانی کی روک ان فضلات کے بدن میں
جمع رکھنے کا سبب ہے جس کا نتیجہ امراض وجع المفاصل
و نقرس و گندگی پسینہ و بثور منصور۔ مرض ہیضہ کے درجہ
دوم میں جبکہ تشنج عضلاتی پیدا ہو اور برد اطراف ہونے کی
نوبت بہ وجہ کثرت اخراج مائیت خون نمودار ہو ویسے
حالت میں نمکین پانی یعنے سلائین انفیوزن اور وہ یا امعاء
مستقیم میں رواں کرنے سے صرف غلظت قوام کا مرقق
ہو کر خون کی روانی درست کرنا اور نبض بھر چالو و حرارت قایم

ہوجاتی مریض کی حالت ابتری سے بہتری میں مبدل ہوجاتی دوبارہ تنِ بے جاں میں جان آجاتی ہے

از قبلہ گاہی در فضایل درود شریف

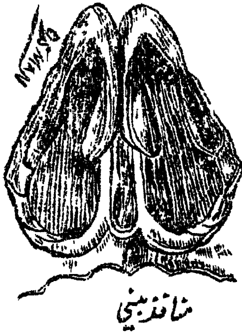
جو دعا بن درود کے پہنچے نہیں کھلتے فلک کے دروازے

جیسے کہ دعا بلا درود شریف کے مستجاب نہیں ہوتی ویسے دوا بلا پانی کے جسم میں بہ خوبی بہ عجلت حلول نہیں کر سکتے۔ سب سے اعلیٰ بدرقہ پانی ہے۔ کرۂ ارضی میں حصہ بحری برّی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ سقائے ازلی نے پانی اعلیٰ پیمانہ پر رکھا ہے جبکہ پانی اس قدر مفید و ضروری ہر ذی روح کے لیے ہے۔ پس اسی کی بالطبع مانگ و طلب احتیاج و احساس کا نام پیاس ہے کیا پیارا انتظام اور کیسا قدرتی تقاضا درپے انسان فرما دیا گیا ہے کیا یہ احسان نہیں مگر ہمیں دھیان نہیں۔ اور سنئے مہربان اکثر بکو ان بلا پانی کی مدد کے پک نہیں سکتا۔ اغذیہ معدنی ہو کہ نباتی یا حیوانی سخت پتھر جیسے نمک و مصری پانی میں فنا ہوجاتی

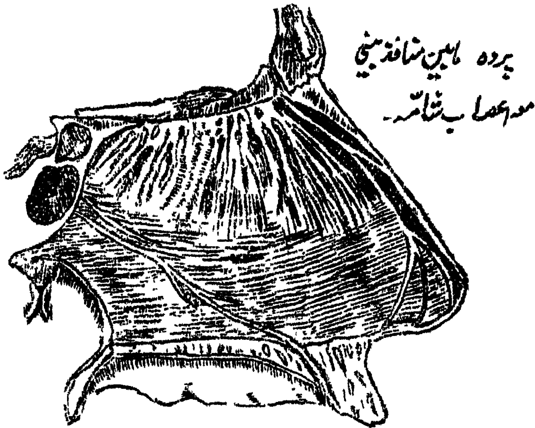
گوشت چونکہ حیوانی مادہ ہے آگ سے ناریت داخل ہوکر حیوانی ناری ہردو مادے زور پکڑتے اینٹھنے اکڑنے تند ہونے لاگتے۔ آبِ رحمت کے چار چھینٹے اس کو سرنگوں نرم کئے دیتے۔ نباتات پتے پالے پانی سے مثل سکہ ہوجاتے غرض کہیں اپنی خنکی سے انھیں ملا گھلا لیتا ہے۔ کسی موقع پر اونٹ کر غضب ناک کف آلود ہوکر بھاپ سے گلا دیتا اور کبھی کھولکر پاش پاش بنا دیتا یہی پانی بخار بنکر۔ لوکوموٹیو انجنوں میں صد ہا جان و مال جنگل و کوہسار پر لیے چڑھتا اترتا منزلیں طے کرتا دباؤ سے بڑے جر ثقیلی کام کرتا بجلی پن چکی وغیرہ چالو کرتا ع (دیکھو پانی سے پر ہنر اچھا ہیں) ثقل الذہب طلا رکا تول پانی میں صحیح وزن تبلاتا ہے۔

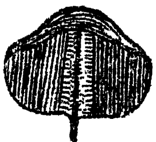
"الشم"

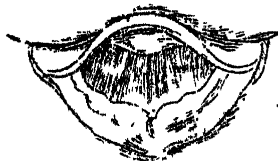
قوتِ شامہ۔ ناک۔ مرشم۔ بینی۔ انف۔ نوز صانع مطلق نے ناک میں دو سوراخ تخلیق فرماکر اس آلہ کے صفات











صفحہ ۱۵۴ تخلیق صدا و قدرتی آواز انسانی کے آلات۔

مشترکہ ظاہر فرمایا جس سے دو کام نکلتے ہیں۔ سانس لینے کی راہ کا منفذ ابتدائی اور اقسام کی بو باس کا امتیاز کیا جاتا ہے یہ دوسری حس خاص حیوانات کے چہرہ پر سب سے آگے بڑے ہوئے آلہ کے توسط سے محسوس کی جاتی ہے جس عضو کو ناک یا بینی کہتے ہیں جس کے معلومات کی پیش بینی خالی از باریک بینی نہ ہو گی۔ کہاوت مشہور ہے کہ چہرہ پر ناک نہ ہو تو کچھ نہیں۔ انھیں ناک کہاں بمعنے شرمندہ کے ہیں۔ ناک پھلانا غصہ میں آنا محاورہ ہے پلاسٹک آپریشن کے ذریعہ ناک بنا دیتے ہیں۔ مگر وہ بات کہاں توڑ جوڑ سے کچھ عیب پوشی ہو جاتی ہے۔

"تشریح"

انسان و حیوان کے چہرہ کے وسطی حصہ میں دو مجوف سوراخ مثل دو ضرفی یعنے ڈبل بیارل کے شروع ہو کر حلق کے اوپر کے حصہ میں ختم ہوتے ہیں سامنے کے طرف

سوراخوں کی ابتداء پر بطریق سائبان یا ڈھاکن مثلثی شکل کا
جس کا بالائی حصہ استخوانی زیرین مرمری ہڈی سے وٹلیٹر
آف دی باڈی جس کو کارٹ لیج کہتے ہیں بنا ہوا ہے۔ اسپر
عضلات پڑے میڈالس نیزائی لیو یٹرلیبائی۔ سوپیریارس
ایلیاک نیزائی ڈایلیٹرنیرس انیٹریر۔ ڈو اُلیٹرنیرسس
پوسٹیریر۔ کمپرلسیر نیزائی۔ کمپرلسیر نیرم میزڈ پرلسیر ایلیانیزی
مختلف حرکات کے لیے چسپیدہ ہیں جن کے لیاتنی اسماء سے
ان کے حرکات کا معنیٰ استخرج ہے۔ ناک کی نتھنیاں پھیلانے
والی جڑہانے والی سکڑالنے والی نیچے دبانے والی وغیرہ وغیرہ باہردار
پوست مڑا ہوا اندر استر میوکس کا فرش بچھا ہوا جس کا
نام خاص طبی اصطلاح میں پیوٹی ٹری یا اشنائی ڈیرین ممبرین ہے
عصب شامہ یعنے الفیاکٹری نروکے خاص مہین ریشے ناک کے
اندرونی واعلیٰ طبقہ میں مثل ادراق استخوانی طبقات پر
مہین مرطوب جھلی ہیں جس کی ساخت خاص طریقہ کی ہے
سلس آف شنلز میں جمے ہوئے ہیں اورمہیں پر قوت شامہ

جس سے مختلف شمیم اور نگہتوں کی تمیز و امتیاز ذریعہ ذرات
پرّان وطائرات بودار مادوں کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ
بجلی کی گرفت کے لیے بلند مقامات پر الکٹرک کنڈکٹر نکیلی
نکلی رہتی ہے بس ویسی ہی بو مع ہوا لینے کے لیے ناک
چہرہ کے دیگر عضو سے سبقت لیے ہوئے آگے بڑھی ہوئی ہے
امتیاز بو جبکہ ہوا کے جھونکوں سے طائرات خوشبو کے
ذرے ناک میں داخل ہونے سے بو باس کا احساس ہوتا ہے
لہذا بو کی تمیز کے لیے آکسیجن ہوا کا ہونا لازمی ہے اگر
کسی کی ناک میں گلاب بھر دیا جائے یا اس کی بو لیا دی
جائے یا اور کوئی خوشبو یا بدبو، تو پھر دوسری بو کی تمیز
کرنی دشوار و امتیاز لاحاصل ہوگا۔ یہی وجہ ہے جو کہ عطر کی
کوئی ایک بو بخوبی تمیز ہوتی بعدہ ناک کا ادراک
ویسا نہیں پاتے۔ البتہ تھوڑے وقفہ سے جبکہ آکسیجن ہوا
ناک میں بھر جاتی ہے تو پھر دوسری بو کے امتیاز کی قابلیت
ہو جاتی ہے۔ (ذتیر)

سب سے چھپا کے بھید ے ایجان توئے زلف   جاسوس ہرزہ گرد صبا کو خبر نہ ہو
بوئے کیا ہے سے نہ لگائے کوئی پتہ   یوں دل جلائیے کہ ہوا کو خبر نہ ہو

کیسی ہی تیز بو کی شے کسی ایر ٹائیٹ بوتل یعنے ہوا بند شیشہ میں بند رکھئے۔ آپ ہزار سونگھیں ہرگز بو نہ آئیگی کیونکہ بو کے ذرات ہوا میں منتشر ہو کے جو مشام تک پہنچتے تھے بوجہ قطع تعلق ہوائی وہ موقوف ہے۔ غرض سماعت و شامہ ہر دو کے لیے ہوائی تعلق بہر حال۔ ان دونوں کا احساس خلا میں محال ہے۔

تنبیہ

ہمیشہ تنفس ناک سے لیا چاہیے اس میں تین فواید مضمر ہیں۔ سانس جبکہ ناک سے لی جاتی ہے تو وہ ہوا چھن کر۔ مرطوب بنکر۔ گرم ہو کر۔ پھیپٹرے یا پھیپے میں جاتی ہے منہ اس غرض کے لیے نہیں بنایا گیا ہے اگر منہ سے دم لیا جائے زبان و حلق خشک ہو جائے اور مکھی مچھر اندر گھس جائے۔ بار بار ٹھسکہ ستائے اور منہ کھلا ہوا ہو تو نظر آئے۔ اور

کثیف ذرّات جراثیم منھ و معدہ میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا کئے جائیں جس کا بندر وہی نچائے دوسرا نچائے تو پھاڑ کھائے الحاصل جس آلہ کا کام اسی سے موزوں و مناسب ہے

حسّ شامّہ

یہ حسِّ حیوانات میں بھی بڑھی ہوئی ہے اسی کی بدولت جملہ حیوانات سونگھ کر اپنی غذا تک پہنچ اور مضرت رساں اشیاء سے دوری حاصل کر لیتے ہیں۔ صانع ازلی نے اپنی حکمت بالغہ سے اتحاد و اتفاق آلہ شامہ و ذائقہ منھ و معدہ میں ذریعہ اعصاب ہمدردی ایسا جمع رکھا ہے کہ خوشبو اور ذائقہ دار اشیاء سے تولید تف دہن میں ہوتی ہے اور معدہ بھی ویسی ہی چیزوں کو قبول کرتا ہے اور جس قدر رغبت سے کھائی جائے اسی قدر ہاضمہ درجہ اتم کو پہنچتا ہے۔ اس لیے خوشبودار خوش گوار پُر ذائقہ اغذیہ و فواکہات سے طبیعت پر فرحت اور ہاضمہ میں مدد

ملتی ہے۔ ادھر بو ناک میں پہنچی اور لوالہ منہ میں لیا گیا اُدھر رطوبت ہاضم قعر معدہ میں بھرنے لگی۔ حال کی تحقیق میں ثابت ہوا کہ بلا توسط منہ کے صرف معدہ میں غذا پہنچانے سے رطوبت ہاضمہ نہیں پیدا ہوتی ہے۔ بیچئے بے راستہ کام نہیں چل سکتا۔ بکریاں بھیڑیاں یعنی دودھ پلانے والے حیوانات اپنے اپنے شیرخوار کی شناخت بوقت رضاعت اسی قوت سے بہم پہنچاتے ہیں۔ شکاری کتے خرگوش وغیرہ کو درختوں کے پودے، زمین کے سوراخ و پتھر کے درّوں میں سے سونگھ کر نکال لیتے ہیں۔ نیوفونڈلینڈ کے بڑے کتے برف میں پھنسے دبے ہوئے اور زیر انبار برف چھپے ہوئے انسانوں کا سُراغ اسی آلہ سے لگا کر برف کھود کے مستغرق برف کو مصیبت سے نکالتے اور اپنی پشت پر لیے ہوئے مکانوں کو پہنچاتے ہیں۔ ناک کے منفذین میں قدرت نے جو بال کا جال بچھایا ہے اس میں مصلحت ہے۔ ہوا میں اُڑتے ہوئے مہین ذرّے گرد دیگر سمّی امراض متعدی دق و چھوت

وغیرہ کے مادے اس جال میں مثل ماہی کے پھنس کر رک جاتے
چھلنی مذکور کے ذریعہ ہوا کسی قدر چھن کر شش میں داخل
ہوتی ہے تنفس کے روزسے اگر کسی قسم کے ذرے منفذ
ہوا میں کھینچ لیے جائیں تو چکٹ لیس دار آب بینی جیسے ،
ریت انھیں کب آگے بڑھنے دیتا ہے۔ بلکہ وہیں لپیٹ
لیتا ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

سگ و دربان چو یافتند غریب — ایں گریبان گرفت واں دامن

علاوہ ازیں آب بینی باعث رفع خشکی ہے۔ اگر یہ نہ ہو
ناک جلنے لگے۔ اس کے ماسوا تیز و تلخ ڈھانس اگر جرأت
کرکے ناک و منہ میں گھس پڑے تو فطرتی محسوس کنندہ
جاسوس پولیس زجرو توبیخ کی گدگدی سے چھینکوں و
ٹھسکے کی بوچھاڑ اور کھلبلی مچادے۔ ناچار داخل شدہ
ذرے عرق خجالت وندامت کی ریزش میں غلطے کھاتے
ہوئے بطور شیمنی ناک سے جھڑ جائیں یا بدست دگرے
دست بدست دگرے کی طرح لوٹا دئے جائیں۔ ماشاء اللہ

کیسے خفیہ پہرے لگے ہیں۔ جو کارآمد شئے چھوڑنے دنا کارہ روکنے میں جنیچ ہیں قرآن مجید میں ایسے مفید خوشنما عضو کے بارے میں حکم تورات کا حوالہ فرمایا گیا۔ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ ناک کا بدلہ ناک ہے اس لیے نئے سائنٹی فکس و ڈاکٹرس اس مقام کے بال بالکل نہیں کتراتے کہ یہ کارآمد ہیں اور اسلامی مہذب طریقہ اس کے کترانے کا یوں ہے قَصَّہٗ اَقْصَ یعنے برآمدہ لونکیں چھانٹ دو نہ یہ کہ فرسودہ مختصر سا استرا ناک میں پھرادو اور صفاچٹ میدان بنادو قص الشارب کا اختصار ہونے ہوتے ناواقف عرب بدوی خط صرف طول ہے بغیر عرض کے بنادیتے ہیں اور رواہل خاں صاحب عین وسطی حصہ مونچھ کا منڈادیتے ہیں تاکہ ریش ملوث نہ کرے بعض نیوفیشن جنٹلمن اسی کے برعکس صرف اسی وسطی حصہ ناک کے نیچے کے بال بطور رحبٹو کے چھوڑکر باقی مونچھ اڑادیتے ہیں اور اسطرفکی وضع قطع والے برہمنی سوتک کا سوانگ لاتے ہیں ؎

عجیب کرشمہ ہے صنع خدائے عالم کا که ہاتھ پاؤں تو مردونکے چہرہ خانم کا

ورنہ تھوڑے لوگ بالب لیے مونچھ ویسے کے ویسے لانبے رکھ

مُچھندر بن جاتے ہیں مثل بال نہ نکلوانے والے لوگوں کے بڑھا دیتے ہیں۔ اور کھاتے پیتے وقت مونچھیں دوسرے ہاتھ سے اٹھا لیتے ہیں۔ کیونکہ بالائی وغیرہ مونچھ پر جمکر بدنمائی پیدا کردیتی ہے۔ ایسوں کے لیے نیم وا موسٹیاش کپ بنائے گئے ہیں۔ اوپر سے ڈاڑھی نیچے سے لٹیں بڑھائیں گے۔

دونونکو گانٹھ باندھ دوتار ایجائینگے دلِ نادان کو یوں بہلائے جائینگے

مگر اسلام ہے کہ تہذیبی وضع میں حکمت سے متمتع کئے دیتا ہے صورت وحشی بدشکلی ہونے نہیں دیتا بلکہ ریش سے مرد کیلئے وجاہت رعب امتیازِ جنس قایم رکھتا اور حلق جیسا مقام جہاں مختلف نازک آلات کا قیام ہے بلا احتیاج گلوبند گرم رکھتا ہے نیز پنج وقتہ وضو کرتے میں پانی ناک کے اندر دوڑایا جاکر ناک میں کی ریزش بخوبی پاک و صاف کرلینے سے یہ مطلب عمدگی سے حاصل ہوتا ہے علیٰ ہذالقیاس وضو کا ہر رکن بہتر مصالح پر مبنی ہے جس سے طہارت و تازگی جسمی بدنی وحفاظت از امراض ہے دو مقصود ہیں جہاں بلا چمپتی ٹیوب و گلوب کے صرف ٹین کے

پٹیٹیوں میں کیا روسن آئیل جلایا جاتا ہے۔ اس کمرہ میں
بود وباش وخواب کرنے والوں کے ناک وحلق سے
سیاہ آلود رینٹ وبلغم نکلتا ہے ایسے چراغوں میں انکمپلیٹ
ادھورا کمبسچن اختلاط کیمیاوی یعنے اخلاط روغن کامل
طور پر دوسری شکل وہیئت میں مبدل نہیں ہوتے نہ ان
چراغوں کے شعلوں میں سفیدی و نورانیت روشنی رہتی بلکہ
کاربان اسموک دھواں زیادہ رہتا ہے۔ غرض ان سے
مکانات پارچے فرش ظروف اجسام وغیرہ سب کے
سب سیاہ ہو جاتے ہیں اور ہزار ہا نفوس جس میں اکثر بچے
شامل ہیں۔ داعی اجل کو پروانہ وار لبیک کہتے ہیں۔ اس لیے
بغیر گلوب کے چراغ اس طریقہ کا مخدوش ومضر ہے ہرگز
استعمال نہ کیا جانا ہئے۔ غیر مستطیع اشخاص کے لیے۔ قدیم دیسی
فانوس بدرجہا اولیٰ ہے۔ حضرت فریدالدین عطارؒ کا مقولہ ہے۔

نیک نبود گر کشتی از دم چراغ ۔۔۔ رہ ندہد دود چراغ اندر دماغ

کیونکہ وہ دھواں چراغ کا کاربانک ایسڈ کاربان

ڈائی آکسائیڈ زہر ہے۔ شاہان ہند کے محلات اور یورپ کے
رائل پیالیس میں کیانڈل ماہی بتی کا رواج رہا ہے۔

پھول سونگھنا

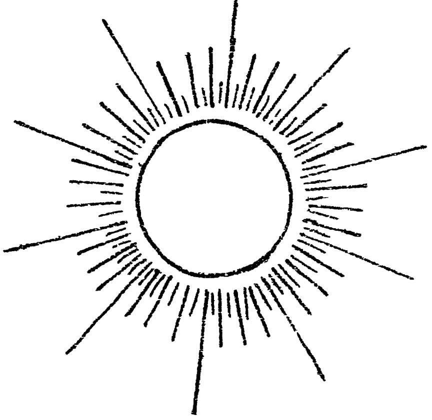
بعض لوگ پھولوں کو ناک سے بالکل چپاں کر کے
زور سے ان کی بو باس سونگھتے ہیں۔ اس کی بھی ممانعت
کی گئی ہے۔ پھولوں کے اندر قدرتی سفوف اقسام کی رنگت
کے وسطی حصہ میں مثل گرد کے متمکن ہے اور طرح طرح کے
مہین ذی روح کیڑے دما دے وغیرہ کم وبیش دم کی ہوا
کیساتھ شش میں داخل ہوکر ولیوں میں جن کا پھیپڑا مرض
سل و دق و دمہ کے لیے پریڈسپوزڈ یعنے آمادہ و مہیا
ہے امراض مذکورہ نمودار کرتے ہیں۔ حیوانات ناک سے
سونگ کر مادہ کے حمل وغیر حمل کی شناخت کر کے جفتی
کرتے ہیں جبکہ وہ اس قابل رہے۔ موجودہ حالت زمانہ کے
لحاظ سے عورت مثل پھول کے مانی جاتی ہے بایں وجوہ

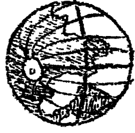
کوئی سونگھے کیا مضایقہ ہے متصور کرتے ہیں۔ مگر حال ہی
کی طرزِ معاشرت میں ہر متنفس کے لیے کیا حضر و کیا سفر
بّری و بحری بلکہ تمامی مہمان سرائے و تفریح گاہ اور ضیافت
وغیرہ میں ماشاء اللہ طبیعت کی صفائی ملحوظ رکھتے ہوئے
(ٹیبل)، میز پر آب نوشی کی گلاس علٰحدہ منھ پاک کرنے
نیاپکن (دستی)، حدی دوران طعام میں پلیٹ پر پلیٹ کا
کا یا پلیٹ چمچوں چھری کانٹوں کی الٹ پلٹ مسٹر کا فنگر
کپ خاص سگار الگ غرض ساری اشیاء مایحتاج
مختص مگر اصل معاملہ مشترکہ اس آزادانہ ہمدردی کا معمّا
ایسا واہے کہ بند ہی نہیں ہوتا۔

اٹموسفیر۔ ہوا (ایر۔ ریح۔ باد) (سعدیؒ)

نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام   سریر سلیماں علیہ السّلام
بآخر ندیدی کہ بر باد رفت   خنک آنکہ با دانش و داد رفت

جو ہوا ہم سانس کے ذریعہ لیتے ہیں جیساکہ کسی زمانہ
میں سمجھی گئی تھی وہ منفرد عنصر جزء نہیں بلکہ کئی ایک ہواؤں کا









فضائے آسمانی میں دنیا شمس و قمر ستارے دنیا میں خشکی تری کی مقدار و کرہ ہوائی اطراف ربع مسکون پاؤ حصہ خشکی پون حصہ پانی چو طرف گرداگرد کرہ ہوا سے دنیا گھری ہوئی ہے اور
یہ تقسیم مقدار علی قدر ضرورت و احتیاج قایم و دائم ہے۔

مرکب ہے جن میں کے اجزائے اعظم حسب ذیل ہیں :—

Chief of which are the following.

Nitrogen. 79.15 = نیٹروجن ۱۵ ۹ ۷ ۔

Oxygen. 20.81 = آکسیجن ۲۰٫۸۱ ۔

Carbonic acid gas. 04. کاربانک ایڈ گیاس ۴ ۔ ۰٫۰۴

منجملہ ان ہواؤں کے آکسیجن اور کاربانک ایسڈ ہوا بالخصوص .... ہمارے متعلق ہیں اور نیٹروجن بہ حیثیت انفرادی جزو جسم کے لیے غیر مفید محض اس کا عمل بطور ڈائیلوئنٹ (مرقق) ہواؤں کو ملا رکھنے کا ہے۔ آکسیجن ہوا سب سے زیادہ کار آمد پرورش کن ہر ذی روح ہے جس کے بغیر حیوانی و نباتی حیات کا خاتمہ ہے بلکہ اسکی موجودگی میں قیام آتش و شعلہ ہے *Supporter of combustion*

نسیم سحری سے ہر گل نو دمیدہ باز ہے ؎

نکہتِ گل راچہ گیتم اے نسیم بوئے ازاں پیرہنم آرزوست

بازہوائے چمنم آرزوست جلوۂ سرو سمنم آرزوست

ہوائے کز دآب حیواں چکد ۞ فشار ندکمیتت صد جاں چکد

(کریم ایک کے بدلے سودیتا) ہوا سے نبات کی تخم افشانی پردہ کا جہاز وکشتی رانی۔

مثنوی

اہلِ کشتی ہمچناں جویائے باد

جملہ خواہانش ازاں رب العباد

ہوائی مشن سے موٹ چلاتی آتشبازی چلاتی، آواز۔ اکوز (گونج) سنافی طوفان سے تلاطم تہلکہ مچانی پتنگ اڑانی وابستہ ہے ہوا کے بدولت موٹروسیکل باوجود ثقل سبکتر روند، اگر پنکچر سے ہوا نکل جائے گاڑی میں گھسّی کھائے، منزل کھوٹی ہو جائے، ہوا میں وحوش وطیور نغمہ سنج، ایروپلین۔ اڑان کٹورہ، بلوّن، پیارا شوٹ کی پرواز ہے الکٹرک کرنٹ وبادل کی تگ وتاز ہے کسی وقت بباعث ابر ہوا کی ہل چل موقوف رہے حبس ہو کر جی گھبرا اٹھے ابتدا آفرینش دنیا سے اسرافیلؑ صوّر منھ میں لیے ہوئے عرش کے طرف دیکھتے کھڑے ہیں کہ حکم ہوتے ہی تمام موجودات عالم وساری دنیا ومافیہا پھونک دوں الحاصل مخلوق کا دنیا میں زندہ ہونا ورہنا

ان کا نشو و نما و فنا اور مکرر جی اٹھنا خالق نے ہوا پر رکھا ہے
(سورۂ عم) یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا۔ جس دن صُور پھونکا
جائے پس تم آ موجود ہو گروہ گروہ۔ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا
پہلا عمل رونا ہے ورنہ دایہ کا فرض منصبی زبردستی جبراً
رلانا یعنے ہوا کھلانا ہے۔ آدمی کے لیے دنیا کی سب سے
پہلی غذا ہوا ہے سانس اس کی جانداری کا اثبات
از پیدائش تا وفات ہے جبکہ نومولود مردہ جیسا پیدا
ہوتا ہے تو ڈاکٹر ہر طریقۂ عملی سے اس کی سانس چالو
کرلنے کی فکر و کوشش کرتا ہے اگر پہلا عمل رونے کا
نومولودی سے ظاہر نہ ہو تو قابلہ کا بچہ کو (Hot
and wet packing) گرم و سرد چکھا تا مارنا عین
جلانا ہے اور نہ مارنا مار ڈالنا ہے عمل اولی مسیحائی ہے۔
فعل ثانی جلادی ہے گو بہ ظاہر معصوم پر سختی درحقیقت
عنود ہستی بگر ما گرمی ہے ورنہ ایسے وقت کی رعایت و نرمی
دوست نادان سے دشمنی پر مبنی ہے ×× ×× ×× ××

جُور ڈاکٹر پرتر ست از مہر مادر دوستا" ۔ لیکن حالت میں آرام سے لٹا نا دنیا کی زندگی سے محروم گر دانا لے رنگ واپس لوٹانا ہے ایسا سمجھو اس جہاں میں ایک نئی جان منجانب رحمٰن سینے کے صندوق میں محفوظ پارسل بنکر آئی لیے سمجھ انسان نے بلا کھولے و دیکھے کے ویسے ہی رکھدی عطیہ خداوندی کی اپنے جدوجہد کی سستی سے لے قدری لے حرمتی کی نادانی جانی نقصان کا باعث ہوئی اس طرح سے ایک جان گھاٹے میں رہی طائرِ روح ہاتھوں آنکر نکل گئی جدھر کی اُدھر چلا گئی بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے کے چارہ نہیں آپ نے غالبًا دیکھا و یا سنا ہو گا کہ بلند پروازی کے کرتب دکھانے بیالوں کے ذریعہ اوپر چڑھاتے معتدبہ بلندی پر کرہ ہوا میں جانے کے بعد اُتر آنے کے لیے بیالوں سے قطع تعلق کر لیتے اور اچانک زمین پر نہ گر جانے اور دھمک سے نہ کچل جانے پیاراشوٹ کا سہارا لگا رکھتے ہیں جوں ہی غبارہ سے الگ ہوئے ڈول ہی

صفحہ ۲۱۷/۱

صفحہ ۱۲۱/۱ سطر (۱۲) کے متعلق۔



چھتری میں ہوا بھری سہولت کے ساتھ اڑنے والی
طائرہ نیچے اتری اس طرح سے جان بچی بس یہ مثال ذی فہم
کے لیے کافی اس لیے کہ تعلق پرورشی بوجہ علیحدگی از شکم
مادری منقطع نشو و نما لہذا ابلا تامل سینہ کا بھتہ پھو نکنے کی
ضرورت داعی ہے ایسے وقت کی مروت بڑی بیہودگی ہے
قدرت کی کاریگری سے ایک مکمل مشنری دنیا میں
ہمارے ہاتھوں آپہنچی تو فرضاً کسی وجہ سے اس میں
رکاوٹ ہو تو اسے الٹ پلٹ کرنا چھیڑنا ہلانا متحرک
کرنا چالو کر کے لطف زندگانی اٹھنا ہماری عقل و حکمت
زیرکی کا شعار ہے اس موقع پر کاہلی و سستی اس کھانے
کی مصداق ہے۔

حکایت

ایک جنگل میں دو شخص بیر کے درخت تلے لیٹے ہوئے تھے
اتفاقاً راستے سے ایک سوار کسی خاص ضروریات پر

گھوڑا دوڑائے جا رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے نہایت عاجزی سے سوار کو پکارا کہ خدا کے لیے ذرا یہاں تک آئیے بڑی منت ہوگی۔ سوار اپنے مہم سے اس کی ضرورت اہم جان کر کہ لاچار کی تکلیف دور کرنی انسانی ہمدردی ہوگی گھوڑا روکا اور فوراً درخت کے تنہ سے باندہ کر اتر آیا۔ قریب آنکر پوچھا کہ اے بندہ خدا کیا مصیبت ہے بیان کر تاکہ میں حتی الامکان تری مدد کرسکوں لیٹے ہوئے نے کہا کہ میاں وہ بیر جو زمین پر پڑا ہوا ہے میرے منھ میں ڈال دو مہربانی ہوگی یہ کہتے پر سوار پوچھا کہ کیا تو مفلوج یا بیمار ہے جواب دیا خدا انخواستہ سوار کہا پھر کیوں تو نے مجھے ناحق تکلیف دی۔ جواب دیا کہ کون اس قدر زحمت گوارا کرے آرام چھوڑ بیر اٹھالائے اس لیے تمھیں بلا لیا سوار غصہ ہو کر ٹھٹر سے دو بجا دیا۔ تب ایدی صاحب نے تلملا کر کہا واہ رے انصاف دوسرا جو لیٹا ہوا ہے اسکے تو منھ میں بہ حسن اتفاق بیر پڑ گیا مگر کھاتا نہیں ویسے ہی

رکھا ہے ذرا دیکھ لو سوار نبظر استعجاب اس دوسرے کو
دیکھ کر پوچھا کہ کھاتا کیوں نہیں۔ وہ تندی سے جواب دیا کہ
چالے کون تیرا باوا۔ اب اول کے ایدی لے کہا واہ ری
خلق اسکو تو کوئی کچھ نہیں کہتا اور ہمیں کو مارتا ہے۔ سوار
یہ حالت دیکھکر کہتا چلا گیا کہ تو ایدی اور وہ ابو الایدی
کہیں مجھ پر اثر نہ پڑ جائے اپنی راہ لی۔ الغرض قدرت کا
ساتھ ہم اس قدر بھی نہ دیں تو کیوں ایسے خطاب کے
مستحق نہ بنیں۔ بناءً علیہ "کئے جاؤ کوشش میرے دوستو"
(H_2O) دو حصے ہیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن ان دو
ہواؤں سے پانی کا قوام ہے کسی مرض کی وجہ یا کلوروفارم
کے زہر سے جبکہ سانس رک جائے مصنوعی تنفس کے
ذریعہ تازہ ہوا بہم پہنچانی چاہئے ورنہ خاتمہ ہے ۞ وَالْمُرْسَلٰتِ
عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا
سورہ مرسلت پ ۲۹۔ اللہ تعالیٰ ہوا کے صفات ظاہر کرتے
ہوئے قسم کھاتا ہے۔ بلا غذا کے انسان ایک ہفتہ یا اس سے

زاید، اور بغیر پانی کے چند روز تک زندہ رہ سکے گا۔
مگر دس منٹ بھی بلا ہوا کے رہنا محال ہو گا۔ اس سے
صاف ظاہر ہے کہ ہوا ہمارے لیے سب سے بڑی غذا ہے
اور بلا قید و تعین اوقات، بلا کم و کاست بالراست
ہر آن و زماں جس کا استعمال ہوئے جا رہا ہے۔ اس قدر
پُر ضرور و مفید شئے کے واسطے خالق اکبر سب سے بڑی
سرکار ہے جس کو اپنی عزیز مخلوق کی پرورش درکار ہے
کتنے بھاری پیمانے واسکیل پر انتظام مہیا فرما دیا گیا ہے
یعنے ہمیں اسی کرہ (Medium) میں چھوڑ دیا گیا ہے۔
جیسے ماہی در آب اور اس کے حصول کی کیسی سہولت
رکھی ہے کہ بلا مانگے و کوشش کیے کیا خواب کیا بیداری
ہر لحظہ ہواخوری جاری۔ دینے والا دے رہا اور لینے والا
لے رہا۔ ظاہری احسان کا کسی کے کوئی شرمسار نہ ہو رہا یہ
دین لین کب کسی کو دکھے۔ (بیت)

مسیحا تو جاوے دکھائے چلا جا   میں مرتا رہوں تو جلائے چلا جا

"فعلِ تنفّس" (Respiration) یہ فعل دوہرا گویا ڈبل
ایاکٹ ہے۔ انسپائیریشن۔ اکسپائیریشن جو ہمارے ہیں آناً فاناً
جاری و ساری ہے۔ اس قدر مختصر فعل پر ایسا زبردست
واہم جانکاہ معاملہ ٹھیرا دیا گیا ہے۔ سانس چھوڑی مرگئے
اور سانس کھینچی جی گئے۔ ایک نفس میں مرگئے اور ایک
نفس میں جی گئے۔ فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِي کی شان ہویدا ہے
دم چھوڑے یا دم ٹوٹا یا ٹھنڈے ہوئے' اردو محاورہ
اور انگریزی میں بھی اکسپائیرڈ کے معنیٰ فوت شد کے ہولتے
ہیں "شش بھیپڑا۔ قصبتہ الریہ۔ پھیپا لنگس" یہ وہ آلہ ہے
جہاں تذکیہ و تصفیہ خون اور تنفس کی روح رواں ہے اور
ظاہری اثبات حیات کا علمبردار ہیلو گراف وا شارہ ہے
صیادِ ازل نے طائرِ روح کی جوڑی یعنے پیرآف لنگس
مع چند متعلقہ نلیوں کے پسلیوں کے پنجرے گویا سینے کے
قفس میں بہ مقام صدر مقید فرمایا جو اپنے بیچوں بیچ معلّق
دل کو گھیرے ہوئے ہے۔ شش کی ساخت مسامدار' نرم

لچکدار بافت سے ہے جو پھیل کر ہوا لینے اور سکڑ کر ہوا
خارج کئے دینے کی صفت آلہ تنفس کو بخشتی ہے۔ ششش میں
ہوا بہ مقدار اپنی چوتھائی کے آکسیجن خرچ کردیتی ہے۔
اور مساوی المقدار کاربانک ایڈ ہوا حاصل کرلیتی ہے،
نیز قدرے فضلات مختلف بافت کے جو آرگانک اکسٹرائیٹو
کہلاتے ہیں اور جن کی بدولت چھوڑی ہوئی ہوا متعفن ہوتی ہے
ششش کی پوری وسعت (۳۴۰) مکعب مکسر انچیں کی ہے منجملہ
جس کے (۱۰۰) انچیں ہوا ششش ہی میں رہتی ہے جو کسی طرح سے
خارج نہیں کی جاسکتی اس کا نام رزیڈیول ایر ہے۔ علاوہ
ازیں اور ایک سو مکسر مکعب انچیں ہوا ہمیشہ ششش میں رہتی ہے،
جو غیر معمولی قوت سے خارج ہوسکتی ہے معمولی تنفس سے
مختصر سی یعنے بیس۲۰ سے تیس۳۰ مکسر مکعب انچیں ہوا لیجاتی ہے
"ٹائیڈل ایر" مگر غیر معمولی قوت سے اس کے سوائے اور
(۱۱۰) مکسر مکعب انچیں ہوا لی جاسکتی ہے "کمپلی منٹل ایر" ان
سب ہواؤں کی تعداد بہ حیثیت معمولی (۳۴۰) مکسر مکعب انچیں

ہو جاتی ہے۔ وائیٹل کپاسٹی مقدار وسعت شش در سینہ ہر متنفس کی فزیکل یا جسمانی حالت کا صریح انڈکس یا معیار ہے جو بہ ذریعہ ایک معمولی آلہ کے جس کو اسپائیرومیٹر کہتے ہیں۔ ناپا وحساب لیا جاتا ہے۔ وائیٹل کپاسٹی کم ازکم (۲۰۰) کیوبک انچیں چاہیئے ہر متوسط جوان شخص میں اس سے کم تنگی سینہ یا مرض شش ظاہر کرتا ہے اگر زیادہ بمقدار رہے تو کشادہ وقوی شش کی دلیل ہے۔

"آزمائش" جس قدر ہو سکے سانس اندر کھینچ لی جائے بعدہٗ نلی میں منہ رکھکر حتی الامکان پھونک دی جائے جس کی مقدار اسی پیمانہ پر دیکھی جائے گی بس وہی اس شخص کی وائیٹل کپاسٹی ہو گی۔

سانس لینے کے طریقے

بہ لحاظ ضرورت ہر شخص کے جدا ہیں جیسے لیٹے ہوئے بیٹھے ہوئے۔ کھڑے ہوئے اس شرط سے کہ صاف ہوا

بہ کثرت تنفس کے لیے موجود رہے۔ بند کند کمرے جہاں سامان وغیرہ ہو وہاں یہ غرض پوری نہیں ہوتی۔ حکما کی رائے ہے کہ گہری سانس دن میں دو مرتبہ پانچ یا دس لحظہ تک لینے کی مشق رکھیں یہ ایک اعلیٰ و بہتر عمل و عادت ہے جس کی بدولت ششش کے ہر حصہ میں صاف تازہ ہوا کا گزر ہو کر لقصفیہ وتذکیہ خون بخوبی ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک عام علاج کمزور ششش کے لیے اور ابتدائی سل و دق کے واسطے اکسیر اعظم اور بہترین ورزش ہے اور بڑی سہولت یہ ہے کہ اس کے لیے نہ کوئی آلہ درکار ہے و نہ کوئی خاص مقام و مکان کی ضرورت لاحق ہے مگر یہ ذہن نشین رہے کہ سینہ پر کسی قسم کا دباؤ یا رکاوٹ نہ رہے تاکہ ششش ہر طرف بہ آسانی پھیل سکے مثلاً چپ[۱] وراست۔ پیش[۲] ودیس۔ زیر و بالا[۳]۔ اس عمل میں عضلات سینہ و شکم کام میں لائی جائیں جس کو کاسٹو اینڈ امنیل بریتھنگ کہتے ہیں ہمیشہ ناک سے سانس لی جایا کرے دس[۱] سے بارہ[۱۲]

مرتبہ تک اس عمل کا اعادہ کیا چاہیے۔ سانس لینے کے بعد دم روکنا۔ پوری گہری سانس لیکر نصف منٹ یا زیادہ دم روک لیں اس کے بعد سانس چھوڑیں۔ اس طریق کا دس بارہ مرتبہ عمل کریں۔ سانس روکے وقت ہاتھ سے آہستہ آہستہ سینہ پر ٹھوکیں دس بارہ مرتبہ سانس چھوڑتے ہوئے لفظ آہ نکالیں دس بارہ مرتبہ اکسپلوزِ و بریتھنگ۔ آہستہ سے سانس پوری امکان تک لیں بعدہ ایک دم سے زور سے سانس چھوڑیں اس عمل کے مند عمل کریں یعنے جلد سانس لیکر آہستگی سے چھوڑیں ان عمل میں اور بہت سی حرکتیں شامل کر لی جاتی ہیں جیسے ہاتھ سر سے اوپر اٹھانا پیچھے ہاتھ رکھنا وغیرہ۔ الحاصل شُش میں پوری طرح سے ہوا داخل کرالے۔ شُش کو قوی بنالے۔ شُش کو وسیع گرداننے خون کو مصفیٰ و لطیف و گہری سرخ رنگت والا لے۔ امراض دق ٹیوبرکلوزز سے بچالے۔ شُش رستم و شیر ببر کشادہ سینہ قوی ہیکل ہو جالے اطباء یورپ و ایشیا و امریکہ اس مسئلہ پر

متفق علیہ ہیں شرائین وہوا کی باریک نالیئں نئی پیدا
ہو جاتی ہیں۔ انجازات سے کثافت بدنی دور ہوئے جاتی
اس لیے حکمتاً یہ عمل مستحسن ہے جو لوگ اس کی پراکٹس کئے
ہیں ان کے شش و سینے بہ مقابل دوسروں کے وسیع ہیں
جیسے تیراک غوطہ زن وغیرہ سرکاری ملازمت ہیں
فوج میں بیمہ کمپنیوں میں سینہ کے سکڑنے پھیلنے کی گنجائش
کم از کم دو انچ رہنا چاہئے ورنہ قبول نہیں کرتے۔ ورزش
جسمانی مشقی محنت مشقت سے شش کی ہوا میں تموج پیدا
ہو کر باعث ادخال و اخراج ایک حد تک ہوتا ہے۔
اور ڈنڈ پیلنے سے سینہ بے شک کشادہ بنتا ہے اسلامی
مشائخی فقرائی طریقہ کلمۂ طیب کے ذکر سرّی وجہری کا
کیسا مبارک ہے جس میں سانس پھلا کر متذکرہ بالا سارے
مراتب طے ہوتے ہیں علاوہ صفائی خون وسعت سینہ کے
تزکیہ نفوس بھی حاصل ہوا جاتا ہے ہم خرما وہم ثواب
ہمارے یہاں کیا نہیں تجسس وعمل نہیں (از کتاب یادگار دستگیری)

نظم

پڑھیں آواز سے جو کلمہ کو ان کو دیدارِ حق کا پہلے ہو
گر وہ کلمہ پکار کر بولا یعنے ایسا کہ دوسرا بھی سُنا
تب فرشتے بھی نامہ میں سکے نیکیاں ساٹھ ہزار لکھدیں گے
پڑھے کلمہ جو مد سے روک کے دم ایسا کھینچے کہ جیسا پُر ہو شکم
نور سے اس کا دل بھرے ستار جرم بخشے کبیرہ چار ہزار
کھینچکر مد اُسے پڑھے ایک بار بخشے جاویں گناہ چار ہزار
جتنے اذکار ہیں فقیروں کے اسی کلمہ کے سارے ہیں ٹکڑے
بعض کرتے ہیں ذکر ۲ اِلَّا اللّٰہ کہے اللہ فقط کوئی ذیجاہ
کوئی للّٰہ کا لہٗ کا کوئی شغل کرتے ہیں کرکے یکسوئی
محو کرتے ہیں کوئی ہُو کو بھی ہے یہ تحریر ایک عارف کی
ہو میں ایسا فنا ہو ہو نہ رہے تجھ میں تیری دوئی کی بو تر ہے
سِرّی جہری لسانی اور قلبی روحی عینی ہیں اصطلاح جدی
پھر ہم کیوں کوہ صحرا میں جاکر مثل گرگٹ کے منڈی

اٹھا اٹھا کر مانند مینڈک کے پیٹ پھلا پھلا کر خود تماشہ بنے ہوئے ہاتھیں ہلاتے ہوئے خالی دم بھریں یا لفظ آہ نکالتے ہوئے واویلا مچائیں۔ ذکر الٰہی کے ضمن ہی میں جبکہ یہ مطلب ہمیں از خود حاصل ہو جاتا ہو۔ (رباعی) قطبی

یاد خالق کی دمبدم کرنا　　دم میں جبتک ہے دم نہ کم کرنا
پاس انفاس کے تسلسل سے　　عید وعیود کو بہم کرتا

عموماً ہر حالت میں خصوصاً سکتہ و مدہوشی (Indicator of life) میں حیوانی و انسانی آثار زندگانی نمایاں کنندہ حرکت تنفس ہے بہترین رفیق و ساتھی اور سخت ترین عدو انسانی و حیوانی اسی کی سانس ہے یعنے اس کی صفائی دوستی اور اسی کی مسمومیت دشمنی پر دال ہے۔ شعر

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

سانس روکے دم گھٹا مجبوراً فوراً سانس لینی پڑی خدا۔ ع
"دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است" (فیض)

محبت ہے تو اپنے سے عداوت ہے تو اپنے سے
ہیں آپ ہی دوست اپنے ہم ہیں آپ ہی اپنے دشمن ہم

تنفس انسانی فی منٹ اٹھارہ (۱۸) مرتبہ اور حرکت قلب بہتر (۷۲) بار گویا ایک کو چار کا تناسب ہے۔

دل۔قلب

Cardium. Heart.

آلۂ گردش خون حیوانی و انسانی مخروطی شکل میں عضلانی قوت کا پمپ یا پچکاری یا عضلانی خریطہ تھیلی جس میں خونی روؤں کی رو لوا عنی رحمتی لڑوں سے فیاضی کے لیے معمور ہے۔ تقریباً دس اونس وزنی اور طول و عرض میں متوسط انسان کی مٹھی کے برابر جبھی تو مٹھی میں دل کہاوت ہے اصولاً دل و شریان کی ساخت میں مناسبت ہے دل کا مسکن بہ مقام صدر سینہ کی ہڈی (عظم القص) کے پیچھے ہر دو شش کے مابین دوسری اور چھٹی پسلی کے درمیان ہے۔

اوکِ ناز سے مشکل ہے بچانا دل کا درد اُٹھ اُٹھ کے بتاتا ہے ٹھکانا دلکا

قریب ⅔ حصہ اس آلہ کا بائیں جانب اور صرف ⅓ حصہ دل کا سیدھے طرف خط وسطی کے واقع ہے۔

برساؤ تیر مجھپہ مگر یہ بھی جان لو پہلو میں دل ہے دلمیں تمہارا خیال ہے

مگر شعراء کے دلکا یہ مقام قیام نہیں وہ دل ہی اور ہے خدا جانے کہاں کہاں رہا کرتا ہے بلکہ انکا دل عالم خیال ہے (دکتن)

میں دلکو دھونڈھ دھونڈھ کے پہلو میں تھک گیا ذات شریف بیٹھے ہیں مٹھی میں یار کی

کتاب علم و عمل طب کے صفحات (۴۸۷) وغیرہ

لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر بھولاناتھ۔ آئی۔ ایم۔ ایس دل کے متعلق ترجمہ تشریح یوں کرتے ہیں کہ دل مثلث نما الٹا واقع ہے مثلث کا قاعدہ اس مقام سے شروع ہوتا ہے جہاں پر بائیں طرف کی دوسری پسلی عظم القص کے ساتھ ملتی ہے اور پھر عظم القص کے پیچھے ہوتا ہوا اس نقطہ میں ختم ہوتا ہے جہاں پر داہنے پہلو کی پانچویں پسلی عظم القص کے ساتھ ملحق ہوتی ہے۔ مثلث کے داہنے اور بائیں ساقین ان

دونوں مقامات سے لیکر بائیں طرف کو ڈھلتی ہوئی ایک
نقطہ میں جاکر مل جاتی ہیں جو بائیں طرف کی پانچویں اور
چھٹی پسلی کے درمیان سرپستاں سے $\frac{1}{2}$ انچ نیچے اور کسی
قدر اندر کی طرف واقع ہوا ہے اس مقام پر دل کی نوک
ہوتی ہے۔ دل کی دو سطح ہوتی ہیں موخر سطح اورطہ صدری
مری اور دہ مفرد صغیر وکبیر اعصاب رگیں اورسمپتھیٹک
اور فقرات پشت کے سامنے کی طرف واقع ہے سامنے کی
سطح کا بہت سا حصہ تو دونوں ششں سے ڈھپا رہتا ہے
اور تھوڑا حصہ برہنہ ہوتا ہے جو عظم القص کے ساتھ مماس
ہوتا ہے مثلث کا داہنا ساق حجاب حاجز یوتانی دایافراغما
ڈیافرام کے اوپر رہتا ہے ڈیافرام کے پیچھے جگر ہوتا ہے
جس کی بالائی سطح پر دل کے قیام کے لیے ایک گڑھا بنا
ہوتا ہے۔اوراس گڑھے کے عین نیچے معدہ ہوتا ہے۔ ان تعلقات کے
سبب سے جب معدہ میں نفخ اور سوءہضم ہوتا ہے تو ہمیشہ دل
دھڑکتا ہے اور متالم ہوجاتا ہے۔

از روئے تشریح دل کا عضلہ نہ تو خالص ارادی ہے اور نہ غیر ارادی۔
یعنی (والنٹری الو النٹری) بلکہ اس میں دونوں قسم کی خاصیتیں
پائی جاتی ہیں علاوہ ازیں دل کے عضلہ میں ایک عجیب و
غریب خاصیت یہ ہے کہ وہ متشنج نہیں کیا جا سکتا برخلاف
اس کے دوسرے عضلات کو جب مصنوعی طور پر تحریک
دی جاتی ہے تو ان میں تحریک کے اثر سے فوراً انقباض
ہو جاتا ہے اور قبض کے بعد پھر بسط ہو جاتا ہے اور اگر
بسط ہونے کے پہلے جبکہ عضلہ ابھی قبض کی حالت میں ہوتا ہے،
دو تین مصنوعی تحریکیں اس کی اندر داخل کر دی جائیں
تو قبض کا بڑھتے بڑھتے تشنج بن جائے گا۔ قلبی عضلات
میں اس طور سے تشنج نہیں پیدا کیا جا سکتا۔ اس مبارک
اہتمام و حفظ ماتقدم جانی کا جو کہ ہر دل میں پنہاں ہے۔
کسی متنفس کو کیا احساس "غرض دل کی دل ہی میں رہی تا"
اگر قلبی عضلہ میں مصنوعی تحریک اس وقت داخل کیجائے
جس وقت اس میں قبض ہو رہا ہے تو دوسرے عضلات

کیطرح اسپر تحریک کا کچھ اثر نہیں ہوگا البتہ اگر سکون یا انبساط کے زمان میں تحریک
دیجاوے تو عضلہ منقبض ضرور ہوجائیگا۔ مگر جب دوسرے سکون کا زمانہ آتا ہے تو اسکی
کسر نکال لیتا ہے اور زمان سکون کو طویل بنا لیتا ہے۔ اس خصوصیت کیوجہ سے دل
تشنج کی آفات سے مصئون رہتا ہے ورنہ کزاز ام الصبیان ہضیہ ہسٹیریا، صرع
و دیگر تشنج پیدا کرنیوالی بیماریوں میں انسان فوراً ہلاک ہو جاتا اور کسی صورت میں جانبر
نہ ہوسکتا دل کے ارد گرد ایک باطی پردہ لپٹا ہوا ہے جسکو شغاف حجاب قلب یا
پری کارڈیم کہتے ہیں اس پردہ کے دو طبق ہوتے ہیں اور قاعدہ قلب کے رخ پر
یہ پردہ اوردہ اور شریان کو بھی ملفوف کرلیتا ہے اور ان کے ساتھ اوپر کے
رخ جاکر شریانوں کے خارجی پردہ کے ساتھ ملتصق ہو جاتا ہے۔

"حرکات قلب کا ضبط و انتظام"

اب اگر حرکت قلب کو عضلات کی حرکت بالذات مان لیں تو اسکے کم و بیش
کرنے و سنبھالنے کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے تاکہ حرکات قلب اعضا بدنی کی ضروریات کے مطابق
تیز یا آہستہ کیجا سکیں ورنہ دل کی رفتار ضرورت بغیر ور سر دو حالاتمیں ایک ہی قسم کی حرکت
پر رہیگی۔ قدما نے دلکو رئیس الاعضاء مانا ہے۔ در اصل دل خادم الاعضاء ہے ڈاکٹر بھولا ناتھ
اور قدما کے مقولہ کے اختلافات کو اس مصنف نے اسی مصرع سے تصفیہ کیا مصرع

"ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد"

جیسا کہ دل کی عضلات ہر دو صفات ارادی و غیر ارادی سے متصف ہیں اس لیے دونوں متذکرہ بالا مقولے بجا ٹھیرے۔ جبکہ جسم کے ہر ایک حصّے کو خون پہنچانے کی خدمت دل کے سپرد کی گئی ہے تو اس قسم کا بھی انتظام ہونا ضروری ہے جس سے دل کو بدن کے اعضاء کی ضروریات کی خبر ملتی رہے تاکہ اپنی رفتار کو ان ضروریات کے مطابق سریع یا بطی بنالے (بمعنے تیز و سست) یہ دونوں قسم کا انتظام نظام عصب کے ارادے میں ہے۔ دماغ مستطیل میں ایک مقام ہے جس کا نام مصدرِ حرکات قلب ہے اعصاب حس مختلف مقامات کی اخباریں لاکر مصدرِ حرکات میں پہنچا دیتے ہیں اس مقام سے دو اعصاب نکل کر دل کو جاتے ہیں ایک عصب کے فعل سے حرکتِ قلب تیز اور ضعیف ہوئے جاتی اور دوسرے عصب کے عمل سے حرکتِ قلب سست اور قوی ہو جاتی ہے تیزی رفتار کے

احکام عضلات قلب کو سمپتھٹک اعصاب سے ملتے ہیں۔ رفتار قلب کو قوی اور سست کرنے والی عصب ویگس ہے اور جیسا جیسا مصدرِ قلب میں احکامات اطراف و خارج اعضاء سے آتے رہتے ہیں ان کے مطابق وہاں سے حرکت قلب کو کم و بیش کرنے والے احکامات صادر ہوتے رہتے ہیں۔ مصدر حرکات قلب کے قریب ایک اور مصدر دماغ مستطیل کے اندر واقع ہوا ہے جس میں سے دو قسم کے اعصاب بدن کے تمام شرائین کو بھیجے جاتے ہیں۔ ان اعصاب کا نام محرک شرائین ہے ان کے ذریعہ سے شریانوں کی تجویف تنگ یا پہنا کر دی جاتی ہے تو دل میں سے خون چونکہ شریانوں کے اندر جاتا ہے اس لیے شریانوں کے قبض و بسط کا حرکات قلب پر بھی بڑا بھاری اثر ہوتا ہے۔ یہ مصدر بھی اطراف کے اخبارات سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ان اخبارات کے مطابق شریانوں میں تنگی و توسع ہوتی رہتی ہے اور چونکہ دل و شرائین

باہمی ایک دوسرے کا سلسلہ ہے۔ لہٰذا اعصاب محرک شرائین و اعصاب کم و بیش کنندۂ حرکتِ قلب فیما بین عین مناسبت رکھتے ہیں۔

دل کا مقام قیام۔ تقریبًا وسط جسم میں ہے۔ جیسے ہمارے ہندوستان کا پایۂ تخت دہلی ہے جو کہ ہٹائے نہ ہٹ سکا۔ کلکتہ نہ بن سکا بدن حیوان میں دل ایک نہایت ضروری چیز ہے اسی سبب سے اس کو عضوِ رئیس اور مبداء حیات کہتے ہیں۔ دل کا بدن کے ہر ایک حصہ سے تعلق رکھا گیا ہے اور اگر کسی جگہ پر بیماری واقع ہو تو اس کا دل پر اثر ضرور ہوتا ہے اور دل کے امراض سے تمام اعضاء متاثر ہو جاتے ہیں۔

دل میں جو آواز حرکتوں سے اس کے پیدا ہوتی جسکو اطباء سینہ بین سے سنتے وہ دل کی عضلات[۱] کے سکڑنیکی رگڑ سے اور دل چھاتی سے ٹکرانے کی وجہ اور صمام[۲] د دکو اڑ بند ہوتے وقت پیدا ہوتی ہیں اس کو ڈاکٹری

فزیالوجی میں لب ڈھب کی صدا لکھے ہیں۔ مگر ایسے
لاقیمت آلہ سے اس طرح کی مہمل لپے ڈھب صدا کیوں
نکلے گی۔ میرے ناقص خیال میں دل عجب نہیں کہ یوں
افشاء حال کرتا ہو۔ (شعر)

لبالب است زخونِ جگر پیالۂ ما   دمِ نخست چنیں شد مگر حوالۂ ما

چونکہ دل کی صدا غور سے سننے پر آرہی ہے۔ مگر
کون چلّا رہا ہے پتہ نہیں چلتا۔ طبی سراغ رساں تھک گئے
اس لیے اہلِ طریقت کی تعبیر اللہ کی ہے۔ قاعدہ ہے
جبکہ کوئی عظیم الشان صنعت وقدرت کی شے دیکھنے سُننے
میں آتی ہے تو خدا کو برحق جاننے اور ماننے والے اللہ اکبر
یا اللہ کی صدا بے اختیار نکالتے ہیں یا یوں کہئے کہ
خود بخود اللہ کی آواز نکلے آتی۔ بدن میں ہمیشہ چلنے والا
سب کو پالنے والا اگر پوچھو تو دل ہے۔ پس دل ہی اس
صانع حقیقی کا ذاکر ہے اگر سمجھیں۔ (بیت)

زندہ دل زندہ دلی کا ہے نام   مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

تندرست آدمی کا دل ایک منٹ کے عرصہ میں اوسط ۷۲ یا ۷۰ مرتبہ ضرب کرتا ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ یہ کل واقعات جن کا اتنا لمبا چوڑا بیان کیا گیا ہے ایک منٹ کے اندر ستر (۷۰) یار واقع ہو جایا کرتے ہیں۔ اس حساب سے ایک ضرب کو ۶/۷ یا ۸۵۷ء سکنڈ لگتا ہے اور اذن و لطون کا زمانہ اس کے کسر اۃ ہیں۔

دل دن رات میں کتنا کام کرتا ہے

اگر ایک خاص وزن کو کسی مقام سے اٹھاکر کچھ فاصلہ پر لے جائیں تو وزن کی مقدار کو فاصلہ کی مقدار کیساتھ ضرب دینے سے کام کی مقدار نکل آتی ہے۔ یعنے اسی وزن کو اس قدر فاصلہ پر اٹھالے جانے میں اس قدر طاقت صرف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ۲۰ پونڈ وزن کو ۲۰ گز کے فاصلہ پر اٹھاکر لے جائیں تو ۲۰ × ۲۰ = ۴۰۰ پونڈ گز طاقت اس میں صرف کرنی پڑے گی۔ اس اصول پر ہم دل کی طاقت کا بھی اندازہ کرسکتے ہیں۔ دونوں لطون مساوی الحجم اور مساوی المقدار ہیں البتہ بائیں لطن کے دیواروں کا حجم و

ضخامت

ضخامت کسی قدر سید جے سے زیادہ ہے جدید تحقیق سے دونوں بطنوں کے اندر (۷) اونس خون سما سکتا ہے ایک میانہ قد آدمی کا طول ۵½ فیٹ ہوتا ہے یعنے بطون قلب ہر ضرب میں (۷) اونس خون کو ۵½ فیٹ کے فاصلہ پر اٹھا لیجا سکتا ہے اس حساب سے $\frac{7}{16}\times\frac{1}{2}$ ۵ × ۷۰ × ۶۰ × ۲۴ = کو ضرب دینے سے دل کا دن رات کا کام معلوم ہو جائے گا۔

"دل کیوں حرکت کرتا ہے"

پرانی اور جدید حکمت میں بڑا بھاری یہ فرق ہے کہ قدیم حکمت کے مسائل اور دلایل زیادہ تر قیاس پر مبنی تھے نئی حکمت کی مقدم و موخر دلیل مشاہدہ ہے جس مسئلہ کی صحت اور تائید تجربہ اور مشاہدہ سے نہیں ہو سکتی اس کو مستند اور قابل وثوق نہیں مانا جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ قیاس اور خیال کی بلند پروازیوں کو حکمت اور فلسفہ میں بڑا بھاری دخل ہوتا ہے مگر ایسے مسایل کی بنیاد

آخر وہی اور لے اعتبار رہوتی ہے وہ روزمرہ زندگی کے کاموں میں عملی طور پر مفید نہیں ہوسکتے۔ کچھ تو تجربہ اور مشاہدہ کا ذخیرہ اوایل زمانہ میں کافی مقدار میں جمع نہ ہونے کے سبب سے اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ اس زمانہ میں تجربہ اور امتحان کرنے کے لیے وہ وسایل اور سہولتیں بہ صورت آلات و ادویات موجودہ نہ تھیں جو آج کل فراہم ہوسکتے ہیں۔ فلاسفہ قدیم نے مسایل حکمت کی تشکیل و تعمیر میں قیاس اور وہم کو بہت وسیع جولان دیا ہے۔ قدیم پرستی یونانی طبیب ہی نہیں کرتے چلے آئے بلکہ یوروپ میں بھی قدیم پرستی کا رواج صدہا سال تک جاری تھا اور ان مسایل کا رعب ہزار دو ل برس تک یورپ کی ترقی کا زنجیر پا بنا رہا۔

ان خیالات کا رواج وتحکم علمائے روزگار رہبر دو ہزار برس تک برابر جاری رہا اور یونانی حکمت کی کتابیں جو ہمارے ملک میں آج تک رائج ہیں وہ اب تک ان متروک

اور پوسیدہ سایل سے پُر اور لبریز پائی جاتی ہیں یونانی
تھیوری کہ روح نسیم کے ساتھ تحلیل ہو کر شریانوں میں
جاتی ہے۔ اور نبض پیدا کرتی ہے۔ اس لیے کہ مرنے کے
بعد شرائین کاٹنے سے خالی پائے جاتے ہیں مرنے کے
ساتھ ہی مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے
اسی لیے شریانوں کو یونانی زبان میں اس نام سے موسوم
کیا گیا ہے جس کے معنیٰ ہوا ہے۔

ہوا کی نالی

Arteryie air in the vessel.

مفصلہ بالا خیالات اس وجہ سے قابل تعظیم و توقیر ہیں
وہ علم طب کے بنیادی پتھر ہیں اور علوم و فلسفہ کی ترقی
سفر کی منزلوں کے نشانات ہیں ان کی عظمت اور
بزرگی ہماری نظروں میں ویسی ہونی چاہیے جیسی کہ عمارات
اور آثار قدیمہ کی ہوتی ہے مگر ہمارا استعجاب اس حد تک

نہیں ہونا چاہیئے کہ ان بزرگواروں کے اغلاط و اسقام کو ہمیشہ کے لیے ہم اپنا چراغ ہدایت سمجھتے رہیں ورنہ آثار قدیمہ کے کھنڈرات ہماری ترقی کی راہ میں سد سکندری بن جائینگے۔

"عروق شعریہ"

شرائین کی انتہا اور اوردہ کی ابتداء ان سے ہوتی ہے ہر دو قسم متذکرہ کے رگیں باریک بال کے برابر ہو جاکر اس سے زیادہ باریک ہونے سے نظر سے غایب ہو جاتے ہیں۔ ان رگوں کی ہستی قدما کو معلوم نہ تھی۔ اور آلۂ خوردبین کی ایجاد کے پہلے ان کا نظر آنا ممکن نہ تھا یہی سبب ہے کہ قدما پر دوران خون کا راز عیاں نہیں ہوا۔ رگوں کے شاخ درشاخ ہو جانے کا ایک فایدہ یہہ ہوتا ہے کہ اور طہ میں سے نکلکر خون ایک وسیع سطح میں پھیل جاتا ہے جس سے خون کے بہاؤ کا زور کم ہو جاتا ہے یہاں تک کے عروق شعریہ میں پہنچکر حرکت نبض موقوف ہو جاتی ہے

عروق شعریہ کی دیواروں کے باریک بنانے کا یہہ فایدہ ہے کہ خون کے اجزاء دیواروں میں سے نکل کر خارج از عروق ہو جاتے ہیں اور اعضاء کو تغذیہ کا سامان پہنچا سکتے ہیں اور خارجی فضلات ان دیواروں میں سے چھنکر داخلی عروق خون کے ساتھ مل جاتے ہیں اسی ترکیب سے آکسیجن اور کاربانک ایسڈ کا ردو بدل ہوتا ہے جس کو اندرونی یا حقیقی تنفس کہتے ہیں۔

دل کی پرورش

یہ ایک عادتی خاصیتی امر ہے کہ جس طرف سے ندی گزرتی اولاً اس کنارے پر بسنے والے بستی کے فایدہ اٹھاتے اور جس جس زمین پر سے بہتی ابتداً وہ زمین سیراب ہو لیتی تب کہیں آگے بڑھنے دیتی جن جھاڑ و ٹیلے آس پاس سے رواں ہوتی ان کی جڑیں اپنے میں پانی کھینچ لیتیں جو تالاب کنٹے اس کی راہ میں آجائیں اولاً اپنے

آپ میں حسب حوصلہ پانی بھریں بعدہ آگے بڑھنے دیں مگر دل کا یہ قاعدہ نہیں وہ اس رسم ورواج سے بری ہے اس مصنف کا یہ خیال ہے کہ دل امر رب کی ملازمت سے مامور ہو آیا چونکہ رب العزت اپنی صفات کلام بابرکات میں ارشاد فرماتا ہے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ (ترجمہ) زندہ اور قایم ہے، نہ اس کو سستی گھیرتی اور نہ نیند آتی

لہذا در عالم زندگانی اعنی تا حکم ثانی مثل اور اعضاء وآلات کے ایک لمحہ بھی معطل نہیں رہتا۔ شدید القوے کا حکم ہے اس لیے ادائی فرض منصبی میں محکم ہے اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن کے اس حسن انتظام کی خوبی تو دیکھئے کہ خون سے سارے اجزاء اعضاء آلات وجوارح بدنی کی پرورش تمام پاتت کی نشو نما ہے۔

یہ غلط کہتے ہیں لے آب وخورش جیتے ہیں
سخت دل کھاتے ہیں اور خون جگر پیتے ہیں

غرض خون ہر جزء بدن کے لیے بے حد مطلوب مگر
واہ رے انتظام قدرتی کہ دل سب اعضاء سے زیادہ
محنتی اس لیے سب سے زیادہ اس کو ضرورت پرورشی
باوجود اس کے یہ اعلیٰ حوصلگی کہ دل میں خون بھرا رہتا ہے
اور ایک قطرہ تک اپنے تصرف میں نہیں لاتا یعنے اپنی
آپ پرورش اس اپنے بطنی خون سے وہیں کا وہیں نہیں
کر لیتا جس طرح کہ اور اور اشیاء۔ البتہ اپنی قسمت کا
جو کہ کارونری شریان سے حصہ پاتا اسی پر اکتفا کر جاتا۔
ملازمین خزانہ جن کے ہاتھ میں شبانہ روزانہ رقومات
ریل چھیل رہتیں ایک حبّہ اگر اس میں سے لیں تو قانونی
اور خدائی مجرم بنیں۔ دفعہ خیانت مجرمانہ میں پھنسیں بجُز
ان کی مقررہ ماہواری مشاہرہ تنخواہ کے جو کہ سررشتہ سے
پاتے بعضے بدنیتی کر کے سزا بھگت جاتے۔ دیکھیے دل
ایسا نہیں بلکہ مطیع رب العالمین ہے اور امین ہے باتباع
فرمان حسب الحکم اندر کا اندر سارا خون تقسیم کر دیکے لیے لوٹی

ایمانداری دیانتداری اطاعت گزاری کا ثبوت دیرہا ہے
دل کی ایسی بہتر روش قناعت پر اگر ہم عمل پیرا رہیں تو ہوا
و ہوس نفسانی کے پھندے میں کیوں پھنسیں۔

طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی ازاں نیست مرطامعاں را بہی

کتاب علم وعمل طب صفحات (۷۸۰) وغیرہ

خون۔ انسان نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ مال
تجارت در آمد بر آمد و بار ہائے گراں کو پانی کے ذریعہ کشتی
اور جہازوں پر حمل ونقل کرنا آسان اور سستا ہوتا ہے۔
اجرائی احکامات حکومت خطوط وٹپہ کی مراسلت بحری
جنگ وجدال بہ وجہ خصومت بحری بیڑہ جہازات و فوج
کی سکونت بعض امراض دق وغیرہ کی معالجت علاوہ
اس کے دریا کا پانی سیکڑوں کام میں آتا ہے۔ کھانا۔ پینا
نہانا۔ دھونا۔ آبپاشی۔ آبرسانی۔ شہروں کی صفائی۔ بڑے
کارخانوں و گرنیوں کی سربراہی بجلی کی تیاری واٹر فال پانی

بلندی سے گرا کے اسکی زد سے مشین متحرک کی جاتی ہے اس بناء پر
بڑے بڑے شہر دریا کے کناروں پر تعمیر کئے جاتے ہیں شعبہ جات
حفظان صحت ڈرینیج سسٹم بدرو کی اور غلاظت کی دھلوائی
اعلیٰ پیمانہ پر ماء جاری سے ہوا کرتی ہے۔

بدن حیوان میں دوران خون کی بعینہ دریا کی مثال ہے"

خون حیوانی زندگی کا مایہ حیات ہے اس کے بغیر
حیوانی زندگی کسی صورت میں قائم نہیں رہ سکتی۔
حیات حیوانی کے اقتضا دیں خون کا مقدم فعل مایحتاج
حیات کو بدن کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں
حمل و نقل کرنا ہے۔
جو کھانا ہم کھاتے ہیں معدہ کے اندر جا کر تحلیل ہو جاتا ہے
ہضم و نفخ کے درحقیقت یہ معنیٰ ہیں کہ غیر حل شدہ مکثف غذائیں
تحلیل کر دی جاتی ہیں اور پانی میں حل ہو کر لطیف اور سیال
صورت اختیار کر کے جابجا آسانی سے حمل و نقل ہو سکتی ہیں۔

ہمارے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں خون کی رگیں موجود نہ ہوں اور جہاں پر خون کی ترشح اور آبپاشی نہ ہوتی ہو۔ بال۔ ناخن اور عضاریف جو بہ ظاہر رگوں سے خالی اور محروم نظر آتے ہیں ان سب کی حوالی اور جڑوں میں باریک باریک رگیں ضرور ہوتی ہیں جن میں سے عرق نکل نکل کر جذب ہوتا رہتا ہے اور ان کی تربیت کرتا رہتا ہے۔ آکسیجن اور تازہ ہوا شش میں داخل ہوتی ہے اور وہاں سے خون کے اندر جذب ہو کر تمام بدن میں دورہ کرتی رہتی ہے اور حسب ضرورت سب اعضاء کو تقسیم ہوتی رہتی ہے۔

اعضاء کے تحلیل شدہ اجزاء۔ فضلات اور ردی مادہ جو انہضامی اور تربیتی وظایف کے دوران میں پیدا ہوتا رہتا ہے وہ بھی اسی ندی میں پھینک دیا جاتا ہے جب خون دورہ کرتا ہوا۔ ان مقامات میں پہنچتا ہے جہاں پر صفائی کا محکمہ واقع ہے تو یہ فضول مادہ نکال کر فوراً خارج

کردیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے بدن میں داخلی تجارت کے بھی بہت سے کارخانے موجود ہیں ان کارخانوں میں وہ نفیس اجناس تیار ہوتے ہیں جن کی خود وہاں کے رہنے والوں کو ضرورت ہوتی ہے ان کے لیے سامان بھی خون میں سے لیا جاتا ہے۔ ان اجناس کی مثال ہے وہ مختلف رطوبات جو معدہ جگر اور دیگر مقامات میں تیار ہو کر غذا کی تحلیل اور نضج کرتے ہیں۔ زندگی کی حالت میں ہمارے بدن کا تنور ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اس کی گرمی سے خون بھی گرم ہو جاتا ہے۔ مختلف اعضاء کے افعال اور وظائف کے سرانجام کے لیے ایک خاص درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے گرم خون ہر وقت ان میں دورہ کرتا رہتا ہے تاکہ بدن کے سب حصوں کی حرارت یکساں رہے اور کم وبیش نہ ہونے پائے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مختلف اعضاء کی حرارت بھی مختلف ہوتی۔

خون کی مقدار

جملہ خون کی مقدار مختلف اجناس حیوان میں مختلف ہوتے ہیں مثلاً کتے میں لاش کے وزن کا (۷) فیصدی حصہ خون ہوتا ہے یعنے اگر کتے کا وزن ۳۶ پونڈ ہے تو ۲½ پونڈ کے قریب اس میں خون پایا جائے گا۔ پرندوں میں خون کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ یعنے پرند کے جسم کا (۱۰) فی صدی حصہ خون ہوتا ہے۔

انسان کے بارہ میں بہت سے امتحان اور تجربوں کے بعد دریافت کیا گیا ہے کہ خون کی مقدار از روئے وزن ۵ فی صدی ہوتی ہے اگر کسی شخص کا وزن (۱۰۰) پونڈ ہو تو اس میں صرف ۵ پونڈ ہوگا۔

نقصان خون

خون کے نقصان کی مقدار کو مختلف انواع حیوان

مختلف طور پر برداشت کر سکتے ہیں۔ انسان کے بارے
میں عام طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک ہی وقت میں
جریانِ خون واقع ہو تو (۳) فی صدی یعنے سارے
خون میں سے نصف سے زیادہ خون کھو کر بھی انسان
زندہ رہ سکتا ہے اور اگر قلیل مقدار میں جریان ہوتا رہے
تو ایک عرصۂ دراز تک خون کا نقصان آدمی برداشت
کر سکتا ہے اور اس کی صحت میں کسی قسم کا خلل واقع
نہیں ہوتا مزمن قروح جراحتوں حیض۔ بواسیر۔ نفث الدم
کا خون مدتوں تک آتا رہتا ہے مگر صحت میں کسی قسم کا
نقصان نہیں ہوتا۔ بہت زیادہ مقدار میں خون نکل جاتا ہے
تو آدمی قلت یا عدم اذوقہ سے نہیں مرتا۔ غذا کا
ذخیرہ بدن میں انبار در انبار جمع رہتا ہے۔ ہمارے
بدن کا ہر ایک حصہ فراغت اور وسعت کے اوقات
میں اپنے پاس کچھ نہ کچھ تغذیہ کا سامان ضرور جمع کر لیا
کرتا ہے تاکہ غذا نہ ملنے کے اوقات اور مشقت کے ایام

میں بدل ما یتحلل ہو سکے۔

اور بعض اعضاء ہمارے بدن میں ایسے بھی ہیں جنکا وظیفہ فقط تغذیہ کا اذخار اور جمع کرنا ہے اور اسی ذخیرہ میں سے وہ حسب ضرورت دوسرے اعضاء کو وقتاً فوقتاً تغذیہ کا سامان پہنچاتے رہتے ہیں۔

تو نقصان خون کے اوقات میں ہوتا اصل میں یہ ہے کہ رگیں اور بطون قلب خالی ہو کر سکڑ جاتے ہیں اور ان کی تجاویف اور مجاری ایسے تنگ اور ضعیف ہو جاتے ہیں کہ ان میں انبساط کی طاقت نہیں رہتی اس کی وجہ سے دوران خون معطل ہو جاتا ہے۔ اور سامان تغذیہ کا حمل ونقل بھی موقوف ہو جاتا ہے یعنے نقصان خون میں ضرر جو ہوتا ہے نقصان مقدار سے ہوتا ہے نقصان اجزاء سے نہیں ہوتا ہے۔ قدرت کاملہ نے اس خطرہ سے بچانے کے لیے یہ انتظام کیا ہے کہ خون کا نقصان ہو جانے کے بعد عارضی طور پر خون کی

مقدار فوراً بڑھ جاتی ہے تاکہ غذا کے حمل و نقل کا کام برابر جاری رہے۔ خون کی مقدار
اسطرح سے بڑھ جاتی ہے کہ تمام احشا و غدد میں سے آبی جز فوراً کھینچکر عروق کے اندر
چلی آتی ہے اور خون کے جز و بنجاتی ہے۔ خون پتلا ہو جاتا ہے
مگر تاہم دور کر سکتا ہے۔ خون کے کثیف اجزاء بعد میں
پیدا ہوتے اور بنتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جریان
خونِ کے بعد پیاس لگا کرتی ہے کیونکہ اعضاء میں سے
آبی اجزاء نچڑ جاتے ہیں۔ ہیضہ اور دوسرے اسی قسم کی
بیماریوں میں جب خون کے آبی اجزاء اسہال یا قے
کی راہ خارج ہو جاتے ہیں تو بیمار کی بالکل وہی کیفیت
ہو جاتی ہے جو جریان خون میں ہوتی ہے۔ نبض بطی
اور نحیف ہو جاتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی آواز بیٹھ جاتی
ہے۔ بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور شدت
کی پیاس لگتی ہے۔

سنہ ۱۶۲۸ء میں جب دورانِ خون دریافت کیا گیا
تھا تو بعض حکماء نے یہ خیال کیا کہ نقصانِ خون کا آسان

علاج یہ ہے کہ مریض کی رگوں کے اندر کسی تندرست
آدمی یا کسی حیوان کا خون لیکر منتقل کر دیا جائے۔ مگر
بعد کے تجربے نے اس امید کو پورا نہ کیا بلکہ نتیجہ
اس کے برعکس ثابت ہوا ہے۔ اجنبی اور غیر مانوس
خون جب رگوں کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے تو بجائے
فایدے اس سے نقصان ہوتا ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ خون کے اجزاء میں چھوٹے
چھوٹے نقاط ہوتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ یہہ
نقاط درحقیقت ننھے ننھے حیوان ہوتے ہیں جب غیر
جنس کا خون رگوں میں داخل کیا جاتا ہے تو یہ ننھے ننھے
حیوان آپس میں لڑ کر مریض کو نقصان پہنچاتے ہیں نقصان
خون کے بعد اگر نمک ۷ ریا ۹ ء فی صدی کا عرق
تیار کر کے مریض کی رگوں میں داخل کر دیا جائے تو اس سے
خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور نقصان خون کا علاج
ہوسکتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ضرر زیان مقدار سے

ہوتا ہے۔ زیانِ اجزاء سے نہیں ہوتا۔ اس اصول پر
ہیضہ و جراحی عملوں اور جراحتوں کا نیز کثرت سیلان رحم
بعد زچگی وغیرہ وغیرہ جن میں زیادہ نقصان خون
کا ہوتا ہے۔ اس طریق سے علاج کیا جاتا ہے۔
نمک کا عرق تیار کر کے ۳ یا ۴ پائنٹ کے قریب
وریدوں میں یا تحت الجلد داخل کر دیا جاتا ہے۔ احتیاط
صرف اتنی کرنی پڑتی ہے کہ عرق صاف اور مقطر ہو۔ اور
اس میں کسی قسم کی کثافت ملی ہوئی نہ ہو اور عرق کی حرارت
خون کی حرارت کے برابر ہو اور یہ بھی دیکھا جائے کہ
عرق کے ساتھ ہوا رگوں کے اندر داخل نہ ہو جائے دل کے
اندر چار چیمبر اجواف یا کمرے ہیں دو مختصر اوپر کے حجرے
آریکل کہلاتے جس کے معنیٰ کان (اذن) ہیں اور دو
نیچے کے خلوء جو کہ بڑے ہیں۔ ونٹریکل بطن کہلاتے ہیں
اوپر کے دونوں کمرے پھیلکر خون آوردہ سے اپنے میں
کھینچ لیتے اور نیچے کے ہر دو بڑے حجرے سُکڑ کر خون شرائین

میں دوڑا دیتے یعنے پمپ کرتے ہیں۔ مافوق، وتحتی کمروں کے اجواف کے درمیانی سوراخ (منفذ) پر مضبوط جھجروں کے ڈھاکن یا کیواڑ مہیا کئے گئے ہیں تاکہ روانی خون کی واپسی بند ہو کر روک رکھیں اسی طرح کے کیواڑ بڑے شرائین کی ابتداء پر اسی غرض سے بنائے گئے کہ شرائین کے خون کو مکرر دل میں لوٹنے سے روک دیں اور یہ کیواڑ عضلاتی انقباض کی وجہ خون کے دباؤ سے بند ہوا کرتے ہیں۔ ہر منٹ میں بہتر مرتبہ نبض بہ حالت صحت چل کر دل کی رفتار کے رفاقت اور وابستگی کا ثبوت دیتی ہے یہ چلے تو وہ چلے۔ یہ ہو ساکت تو وہ ساکت دل کی شکل بہ طریق ایک خم کے ہے اور قدرتاً سینہ انسان میں ترچھا رکھا گیا ہے جیسے ساقی ازل سینۂ گنجینہ معرفت میں خم شراب عشق و محبت اونڈیل رہا ہے بیت۔

خم دلمیں شراب عشق بھردے پیالے چشم کے لبریز کردے

شرع اسلام میں حکیم کتاب الہٰی ہے کہ استطاعت

مقدرت عدل و انصاف ممکن ہو سکنے کی صورت میں اگر
چاہو اور اس قدر قوت ہو تو ایک مرد کو ایک سے چار
اناث تک عقد جایز ہے اس ازدواج اربعہ کے متعلق
ایک سائینس و تشریح داں کا مقولہ ہے کہ دل میں چار
کمرے ہیں ہر ایک حجرے میں ایک محبوبہ جاگزین ہو سکتی
ہے۔ غرض بہ ظاہر ایک دل ہو تو کیا اندر چار کو لیے
رہتا ہے مگر بعض کا مذاق ایسا ہے کہ ؎

ایک سے جب دو ہوئے تو لطف یکتائی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے کھچوائی نہیں

مجسم صورت کو کیا دخل جبکہ تصویر تک نامنظور اور
بعض طبایع وحدت سے کثرت کی طرف متوجہ بالاسباب
یا بلا سبب ہوتے اب تو اس سنت پر اہل یورپ بھی
ڈھلک رہے ہیں جبکہ تکثیر اناث (۱) کو (۱۱) بلکہ بعد
جنگ عظیم یورپ ۱۹۱۸ء اس سے بھی زاید ریشیو ہو چلا ہے
اندھیری دنیا میں آزادی کی وجہ مستورات اپنے آپ کو

جوان بنا رکھنے جننے پالنے کی تکلیف سے نجات پانے
عیاشی کی بدنامی چھپانے مختلف اشیاء والے از قسم دوا
وعملی ذرایع عمل میں لائیں بعض خصیۃ الرحم بلکہ رحم نکلوادیتی
ہیں پھر صلۂ رحم کہاں رہا مطلق العنانی سے بسر کرتیں
یہ کمی نسل کا سبب دوامی اور جنگ کے بعد کمی عارضی ہے
زمانہ سابق میں جہالت سے دنیا کے اکثر حصوں میں بلکہ
خود عرب میں اولاد اناث کو قتل کردیتے تھے اور اب
تہذیب کے مدعی اولاد مفقود ہونے کے وسایل اختیار
کرتے ہیں۔ واہ رے اسلامی خوبیاں اس وقت اولاد
کشی موقوف فرمادی گئی بلکہ پالنا فرض گردان دیا گیا۔
اور نکاح سے مراد تکثیر بندگان خدا ہے اس کے خلاف
میں بجز کمی نفوس اور کیا ہے۔ رہا لطفِ صحبت ضمناً
مقاربت کے لیے چاٹ لگادی گئی ہے۔ صرف حفظِ نفس
ہی کے لیے عقد ناجائز ہے البتہ کثیر اولاد والے طبی
مشورہ سے عورت کی صحت اگر خطرہ میں ہوجاتی ہو تو ایسے

تدابیر جس سے نقصان نہ ہو اور استقرار حمل نہ ہو سکے عمل میں لائے تو مصلحتاً ناجائز نہ ہوگا۔ ڈاکٹر نیتی کانت نے ایک عام جلسہ میں اپنی تقریر میں کہا کہ متعصب اقوام اسلامی رواج عقد اربعہ پر مضحکہ اڑاتے ہیں مگر میں یہہ کہہ سکوں گا کہ ایک عورت متعدد مردوں سے ناجائز تعلق رکھنے کے عوض ایک مرد چار عورتوں سے جائز تعلق کر لینا ناواجبی نہیں ہو سکتا ہے بعض مذہبی لیڈر اناث کو ترغیب اسلامی سے باز رکھنے کی سعی کرتے کہ دیکھو جھگڑے میں پڑو گے اگر اسلام قبول کرو گے سوکنوں سے کڑو گے اونٹ جل کر مرو گے۔ اس لیے کہ ہر مسلمان کے لیے (۴) عورتیں لازمی ہیں حتیٰ کہ عابدہ بننے رہنے ثواب بتلاتے۔ ایک پروفیسر اثنائے لکچر میں ذکر کئے کہ ان کے مذہبی پیشو افعل جماع کو گناہ بتلاتے ہیں حالانکہ یہ ایک ہولی ایاکٹ پاک کام ہے۔ ایک حد تک یہ گردہ بھی کمی اولاد کا سبب ہے۔ قدرتاً فطرتاً

انسان وحیوان ونباتات اناث وذکور میں جو انتظام نسل وغیرہ ودیعت فرمایا گیا ہے اس کے برعکس اپنی ناقص عقل سے دخل دیکر روکنا ایک طرف کمی نسل دوسرے جانب ازدیاد جرائم وگناہ کا باعث یقینی ہے۔ جس بارے میں خود کشی ولادتی مطبوعہ کتب اس کا بین ثبوت دئے جا رہے ہیں اور اس طرز روش کو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرتی اور نہ ایسی کوشش بارآور وکامیاب ہو سکتی۔

"گردش خون، دورۃ الدمویہ"

Circulation of blood.

سرکیولیشن آف بلڈ۔ دل کے لفٹ ونٹریکل یعنے بائیں بطن سے (Aorta) صدر شریان کے ذریعہ لطیف خون رواں ہو کر تمامی جسم کے عروق جہندہ میں ساری ہو کر بہ توسط کیاپلیریز یعنے عروق شعریہ جملہ آلات وغدد و سارے جسمی باقت واستخوان وغیرہ کی پرورش

کرتا اجزائے غذائی بہم پہنچاتا۔ اس اثنائے فعل میں
تقویت بخش پرورش کن اجزائے خون صرف ہو جانے
اور ردی وکثیف فضلات شامل رہ جانے سے سرخ
رنگت مبدل بہ نیلگوں وسیاہی آمیز ہو جاتی اب
خون آوردہ کے عروق شعریہ کی وساطت سے جوکہ متصلاً
شرائین کے عروق شعریہ سے وابستہ ہیں مکرر دل کے
طرف لوٹ آتا اور رائیٹ آریکل اذن راست یعنے
سیدھے جوف بالائی کی راہ سے سیدھے ونٹریکل بطن راست میں
پہنچ جاتا ہے۔ "یہ دورہ سسٹمک سرکلیشن کہلاتا ہے" ونٹریکل
بطنِ راست سے سیدھے بذریعہ پلمونری آرٹری شش
میں پہنچا، جہاں بتصفیہ وتزکیہ بہ وساطت تنفس ہو جانیکے
بعد ایک دم میں یا ایک دم سے دم دلینے خون) اپنی
کثافت ہمیت فضلات ناکارہ مادّے سیاہ روئی ہوا
کر کے پھر صفتِ اولیٰ یعنے وہی سرخ روئی حاصل کر کے
بواسطۂ پلمونری ویئنس، بائیں آریکل اذن چپ ہوتے ہوئے

یا ہیں وینٹریکل بطن چپ میں آجاتا دیہ سفر پلمونری سرکیولیشن ہے) الحاصل دل سے نکل کے سارے جسم کا دورہ کرکے پھر اسی مرکز پر آجاتا دہی دل میں سما جاتا۔ سفر در وطنِ تن و من ہوئے جاتا ہے۔ غذا و ہوا۔ اور پانی سے خون کی تولید و ترکیب کا پتہ جب کہ ہم نے پالیا اب جسم میں خون کے سیلان و تقسیم کا خیال کیا چاہیئے غرض جسم میں خون ذریعہ عروق دمویہ (بلڈ وسلس) جس میں شرائین اور وریدِ عروق شعریہ، آرٹریز، دین کیا پلریز شامل ہیں، یعنے خون کے رگوں کے) ہر حصہ جسم میں گردش کرتے ہوئے اجزائے غذائی بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ خون دوامتحرک اور اس کی چال بہ لحاظ مقامات و عروق دمویہ مختلف مدارج پر ہے شرائین کبیرین جو کہ سر کے طرف جاتے ہیں خون کی روانی بہ حساب فی سکنڈ ۱۲، انچ ہے، اور ٹرے آور دہ میں بہ حساب چار انچیں فی سکنڈ اور عروق شعریہ میں صرف فی منٹ ۲ انچیں ہے۔ بالآخر دل سے خون رواں ہوکر سارے

سارے جسم کا چکر لگا کے دل میں لوٹ آنے تک منٹ کا ½ حصہ درکار ہوگا، یا یوں کہئے کہ ایک منٹ میں خون تمام جسم کا ۳ مرتبہ دورہ کر لیتا ہے۔

اجزائے دموی۔ کامپوزیشن آف دی بلڈ"

Composition of the blood.

خون ایک متضاد مخلوط سیال ہے (Complex fluid.) بمقابل آبِ مقطر کے وزن میں (۱۰۵) درجہ کا ہے۔ پانی کثیف اجزاء لون الدم۔ پروٹین۔ لحمیہ، شکریہ، چرب اجزاء۔ معدنی اجزاء۔ گیاس۔ ہوائیں، داخلی رطوبتیں۔ انضاجی جواہرات۔ جراثیمی تریاق وغیرہ ترکیب میں شامل ہیں جس میں علاوہ ثلیولا ریاڈی، اور پرورش دہ مادہ وفضلات ہیں عمل میں نیوٹرل یعنی نہ صرف کھٹا ہے وتہ کھارا بلکہ ہردو کیفیتیں اس میں پائی جاتی ہیں یہی وجہ ہوگی جو ہم ہر ذائقہ کی غذا کھا کے ہضم کر جاتے

وہ شریک خون ہو جاتی ہے کام، کاج محنت، مشقت وحرکت، ہشی مطالعہ وغیرہ سے ناکارہ فضلات خون میں جمع ہو رہتے ہیں، غرض خون مرج البحرین کی مثال ہے پالنے کا مادہ، اور سم قاتل مار ڈالنے کا جادہ جلالی وجمالی ہر دو کمال لیے ہوئے کار اجرائی کئے جا رہا ہے۔

نظم
(قطعہ)

رفاقت دل کی ششش بھی دیر رہا ہے ۔۔۔ اگرچہ کام دونوں کا جدا ہے
جسد میں قلب قاسم خون کا ہے ۔۔۔ صفائی خون کی ششش کر رہا ہے
ہیں اپنے کام میں مصروف دونوں ۔۔۔ تمام اعضاء میں ہیں معروف دونوں
نمایاں ہے نظر میں کام ششش کا ۔۔۔ چھوئے سے منکشف ہے حال دل کا
ہمیشہ کام سے رہتے ہیں دونوں ۔۔۔ نہیں آرام سے رہتے ہیں دونوں
شکم میں ماں کے دل ہے کارپرداز ۔۔۔ ہو پیدائش پہ ششش کا کار آغاز

حمال آکسیجن اور قاسم الوان بریزشات ابدانِ خون میں بہ کثرت روئے یعنے نہیں جو خوردبین سے نظر آتے ہوں

(Oxygen carriers) دلیسے بہت سارے
ثلث ہیں، اکثر جس میں کے زردی مائل ہیں اور سرخ روئے
رڈ بلڈ کارپلیس نقاطِ احمر کہلاتے ہیں اور بعضے سفید وائٹ
سرخ روئے آکسیجن ششش سے جسمی بافت کو پہنچاتے ہیں
اور ان کا شمار بہ حساب فی کیوبک ملی میٹر خون میں پچاس
لاکھ (۵۰۰۰۰۰۰) کے ہے جو کہ ایک قطرہ کی کسرات کے
برابر ہے۔ یا تخمیناً ۲۴ ہزار بلین جسم میں ہیں۔ یہ گول
جانبین مقعر ٹکیاں مثل روپیوں کے کڑے، کے ایک دوسرے
سے لگے ہوئے اگر تین ہزار دو سو جمے رہیں تو ایک انچ
کے برابر ہوں گے یہ جال دار نرم نازک ساخت کے
ہیں، جن کے خانوں میں نیٹر اجلس رنگین مادہ بھرا
رہتا ہے جو ہیمو گلوبن کہلاتا ہے۔ جو کہ خاص آکسیجن کے طرف
میلان رکھتا ہے یہی اصل مادہ سرخ روؤں کا ہے۔

سیاہ جسم۔ سولجر س آفذی باڈی،،

Soldiers of the body.

وائیٹ ثلث سفید روئے یہ سرخ روؤں سے کیقدر بڑے ہیں اور تعداد میں بہت ہی کم ہیں یعنے ان کا تناسب فی پچاس لاکھ سرخ روؤں میں دس ہزار کے قریب ہے (نقاط ؛ ابیض) آنتوں میں سے چکنا اور لحمیہ مادہ رگوں کے اندر منتقل کر کے خون کا جز بنا دیتے۔ مردود ردی مادہ کی تحلیل و اخراج کرا دیتے اسی لیے خاکروب بدن بھی کہلاتے (Scavengers of the body) (عمال محکمۂ صفائی جسدی) چونکہ خون کی حدت میں یہ پلٹن شدت کا کام کرتی ہے اسی لیے قدرت سے سپید ڈریس عطا ہے تقلیداً موسم گرما میں باقاعدہ پلٹنوں کا سفید سوتی لباس رہا کرتا ہے ان کا فرض منصبی جراثیم امراض اجنبی اشیاء سے جسمی حفاظت کرنا ہے یہ امر تحقیق کو پہنچا ہے کہ جو جراثیم اور خارجی مادے خون میں شامل ہوں یہ انھیں تباہ کئے دیتے ہیں اور اس طرح سے محافظ جسم۔ زخم

رگڑ چوٹ کانٹا وغیرہ اگر کسی حصۂ جسم پر لاگے یہ
سفید وردی کی پلٹن وہاں مجتمع ہو کر آہستہ سے نقل و حرکت
کرتے ہوئے پہرہ قایم کرتے اور جراثیم کو زخم خراب کرنیکے
مانع و مزاحم رہتے ہیں وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ تمہارے
رب کے لشکر کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس
قسم کے کروڑ ہا لشکر جسم میں ہیں جو کسی کے حاشیہ خیال
میں تک نہیں آسکتے۔ دیکھنا تو کجا۔ اب ذریعہ خوردبین کچھ
دیکھنے میں آرہے ہیں۔

quantity and colour of the blood.

مقدار خون جسم میں بحساب ۱/۱۳ حصے وزن جسم کے
ہے۔ فرض کرو جسم کا وزن ایک سو تنتالیس پونڈ ہے
تو اس شخص میں گیارہ پونڈ خون ہو گا تمام جسمی خون کا ۱/۴
حصہ صرف جگر میں رہتا ہے ۱/۴ حصہ عضلات میں اور
۱/۴ حصہ دل اور عروق کبیر میں اور ۱/۴ حصہ بقیہ تمامی
جسمی حصہ میں بٹا ہوا رہتا ہے۔ خون بالکل سرخ رنگت کا

رہتا ہے جو ذرا سا بھی بہت سارے پانی کو سرخ بنا دینے
کافی ہے اسی وجہ سے لوگ سیلان خون میں گھبرا جاتے
مغالطہ میں آتے ہیں کہ یہ کثرت خون بہا ہے خون کی ایک
خاص بو اور نمکین ذائقہ ہے۔

انجمادِ خون۔ "کلاٹنگ آف بلڈ"

Clotting of blood.

جسم سے خون بہتے ہی منجمد ہو جاتا ہے جس کو "لختہ"
کہتے ہیں۔ اولاً یہ بطور جیلی یا گڑ کے راب جیسا بنتا
ہے بعد اس سے ایک قسم کا ہلکا زردی مائل پانی علیحدہ
ہو کر یہ سخت بنجاتا ہے عمل انجماد ایک فرمنٹ جوہر جمود یہ جو کہ
زخم کی وجہ نقاط الدم کی بربادی سے بنتا ہے اور بعض
نمک چونہ کی موجودگی کی وجہ سے نیز خارج ہونے کے
بعد ہوا لگنے یا غیر شئے کے مس ہونے سے وقوع پذیر
ہوتا ہے۔ اگر ایسا اہتمام جسم میں نہ ہوتا تو تھوڑے سے

خون کی روانی حتیٰ کہ ایک ذرا سا زخم مہلک ہو جاتا اس لیے اس لختہ کا وہانِ عروق پر فطرت ڈاٹ لگا کے سیلان خون بند کئے دیتی ہے اور عروق خود اندر کھینچکر دم بخود منہ بند کر لیتے ہیں۔ چنانچہ فزیولاجیکل اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمل انجماد خون نہایت ہی مستحسن ہے اَلْاَمُوْرُ بِمَقَاصِدِھَا العمل۔ حیوانات وغیرہ کے اندرون جسم و دل خون گردش میں ہر بار اور باہر وار ہر ذی روح و زمین و سیارگان چکر میں سرشار لیل و نہار صورت پرکار برسرکار ہیں توقع سکون و آسایش اندرون دنیا بیکار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَخْصُوْصٌ بِھَا جِسْمٌ الدَّاعِیْ۔

قوت نامیہ

Metabolism of tissue.

عمل ہاضمہ اغذیہ کے اجزاء کا تحلیل ہوتا اور خون کی گردش وغیرہ کا حال پوری طرح سے بیان کیا جا چکا۔ اب

ہمیں ان طرح طرح کے عملوں کے جانب توجہ معطوف
کیا چاہیئے جو کہ مختلف آلات اور ہر ایک قسم کی بافت
کی ساخت میں وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں جسم کے تمام
قسم کی بافت میں روزانہ کئی طور کی تبدیلیں ہوتی رہتی
ہیں۔ مہین (جو کہ آلۂ خوردبین سے نظر آتی ہیں) عروق شعریہ
ہر جگہ بافت کے رؤں کو گھیرے ہوئے گردش خون سے
مادہ غذائی بہم پہنچاتے اور فضلات کو نکال لیتے ہیں جو کہ
نتیجہ بافت کی عجلت حرکت کا ہے۔ اگر ایسی تیز حرکت
نہ رہے تو مردنی آجائے ہر مقام کے ذرات بافت کا
کام بالکل متغایر ہے جیسے معدہ کے روئے رطوبت ہاضم
کی تولید کرتے اور جگر کے روئے صفرا بناتے جو کہ بالکل
الگ سیال ہے عضلاتی لانبے ریشے سکڑتے اور اسطرح
سے مختلف کام کرتے جیسے بوجھ اٹھانے میں ہاتھ،
پیر کے حرکات ہونے سے دماغ کے روئے غور و خوض
فکر و سوچ میں کام کرتے اور اعصابی روئے اخبار دکیفیات رسانی

ہیں صرف ہوتے۔ ان تمام افعال کے تکمیل کارگزاری
کے لیے ہمیشہ قوت صرف ہوا کرتی جس کا لازمی نتیجہ
کمزوری و انحطاط و صرفہ ثلث یا روؤں کا ہے۔ اس غرض سے
کہ مختلف آلات جسمی کے افعال میں تفرقہ بباعث اس
زوال و انحطاط روؤں کے واقع نہ ہونے پائے۔ وقتاً فوقتاً
فوری ترمیم بافت ہوا چاہیئے تاکہ ترمیم و تکمیل بافت
دوبارہ ہو رہے الغرض میٹا بالیزم ایک ایسا فعل حیاتی
ہے جو کہ حاوی ہے تعمیر و انہدام ہر دو افعال ذرات
جسمانی پر اور جسمی بافت کی زندگی حیات کا ظہور نما ہے۔

تولید حرارت

Production of heat.

جسم کے مختلف حصص کی ایک نہایت ہی مساوی
و مناسب حرارت پر نگہداشت کی گئی ہے۔ تندرستی میں
معینہ معمولی حرارت ہر متنفس کے منھ وغیرہ کی ۹۸۶ درجہ

یا ساڑھے ۹۸ فارن ہیٹ ہے اس سے کچھ ڈگری کا تجاوز تپ کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح سے دس درجہ تک بڑھنا موت کو مدعو کرتا ہے اور نارمل سے کچھ درجہ یا را نیچے اتر جاتا جسم کی ابتری حالت بتلاتا ہے۔ ایسے آثار سے بھی جان کا معاملہ ٹھنڈا ہوئے جاتا ہے حرارت عزیزی حیوانی ماکول اغذیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بہت ساری غذائیں جیسی ایندھن میں بہ منزلہ حطب کے کام دیتی ہیں اور اختلاط کیمیاوی پیدا کرتے ہوئے حرارت کی تولید کرتی ہیں اس اختلاط کیمیاوی کو قائم چالو رکھنے آکسیجن ہوا درکار ہے پس اسی وجہ سے تازی ہوا اور باقاعدہ تنفس کی اہمیت لازماً دائمی و بر ضرور ہر بار ہے اندرونی حدت معمولی حرارت پیدا کر کے تندرست جسم کو گرم رکھتی ہے اور یہ گرمی ورزش سے تحلیل پذیر ہو کے زیادہ مشتعل ہوتی تا کہ زیادہ حرارت کی تولید سے تلافی مافات ہو رہے۔

"تقسیم حرارت"

Distribution of heat.

اس کام کے لیے خون اہم حصہ لیتا ہے اور جسم کے
مختلف حصص میں موازنہ حرارتی مساوی کئے دیتا ہے۔ مگر
انتظام متذکرۂ بالا میں خون کی رگوں کے مقدار کو اس
مناسب انداز پر رکھنا جس سے حسب ضرورت خون کا
سیلان ہو کے حرارت کا موازنہ مساوی قایم رہے۔ اس
امر پر اعصاب اختیار یا قابو رکھتے ہیں قدیم خیال اس
بارے میں یہ تھا کہ خون میں اخلاط کیمیاوی ہونے کا نتیجہ
حرارت جسمی ہوگی۔ مگر اب یہ امر ہمیں صاف طور پر واضح
ہو گیا کہ اخلاط کیمیاوی جسم میں ہر مقام پر ہوئے جا رہے ہے
الحاصل خون قاسم حرارت ہے اور اس صفت کی بناء پر
حرارت بدن کے ہر حصہ کا باقاعدہ مساوی موازنہ قایم
کئے ہوئے ہے فطرتاً جسم میں خون گردش یا سیلان کرتے ہوئے

جلد خشک ہوئے جاتا ہے اس ذریعہ سے بہت سارا حصہ
حرارت کا ہوا ہو جاتا جس کی تکمیل کے لیے اضافۂ حرارت
کی ضرورت عاید ہوا کرتی ہے ۔

"تیزی چستی و چالاکی و پھرتی کا ذریعہ"

The source of energy.

غذا صرف جسمی ترمیم ہی نہیں کرتی بلکہ وہ تمامی
جسم کی پھرتی کا ذریعہ ہے جو کہ اجرائی کام کے لیے درکار
ہے ہر ایک مشقت و عرق ریزی کے کام جیسے کشتی و
سائیکل چلانی قلبہ رانی لکڑی پھوڑنی جھاڑ چڑھنا کشتی لڑنا
زمین کھودنا پتھر پھوڑنا بوجھ ڈھونا وغیرہ میں قوت صرف
ہوا کرتی ہے ۔ یہ قوت اس غذا سے آتی ہے جو کہ ہم
کھایا کرتے ہیں ۔ خفیف سی قوت مشقت دستی میں صرف
ہوتی اور زیادہ حصہ اس کا بہ صورت حدت نکر حرارت
بدن کو قایم رکھتا ورنہ سنتری کے اصول مدنظر رکھتے ہوئے

جسم ایک ایسا مکمل مشنری ہے کہ جس میں بہ مقابل مقدار تولید حرارت کے بدرجہا زیادہ کام ہوئے جاتا ہے۔

نموٹ و بڑھاوٹ

Growth and development.

ہمیں اس کا علم ہو چکا ہے کہ کھائی ہوئی اغذیہ سے قوت حرارت۔ و ترمیم جسمانی ہوا کرتی ہے۔ مگر اس کے علاوہ غذا سے اور کام بھی انجام پاتے ہیں وہ یہ کہ نموٹ و بڑھاوٹ اجزاء جسمانی خصوصاً ایام طفلی و اوائل عمری میں ہوتی ہے۔ بناءً علیہ انسانی ہستی کے ۳ مدارج قایم کئے جاتے ہیں (۱) درجہ نموٹ و بڑھاوٹ پیدایش سے سنی ۳۰ سال عمر تک ہے (۲) درجہ شباب از سنی ۳۰ تا شصت سالہ ۳۰۔۶۰ تک جس میں نہ نموٹ نہ زوال ہے ہر شئے جسمی مکمل و ہم یلگی پر رہتی جیسے ساٹھا پاٹھا کہا جاتا ہے (۳) درجہ زوال عمر ۶۰ سے ۹۰ سال بلکہ اس سے زاید حصہ

عمر تک درجہ اول میں خاص مقدار غذا کی تعمیر و ترمیم
جسمانی جیسے استخواں گوشت اور دیگر بافت کی ساخت
کے لیے درکار ہے۔

درجہ دوم میں بہ لحاظ ضرورت ٹوٹ وغیرہ کسی شئے
کی ضرورت نہیں ہے ہر بافت مکمل اس لیے معاملہ ساخت
و ٹوٹ پھوٹ ساکت رہتا ہے یعنے عروج و زوال سے
یہ زمانہ مبرّا صرف ہرج مرج چوٹ و استعمال وغیرہ سے
خفیف ترمیم حسب عادت فطرتی ہوا کرتی ہے۔ درجۂ
زوال ساٹھ سال عمر یا اس کے بعد ہی آغاز ہوتا آلات
و بافت آہستہ سے گھٹنا شروع کرتے جس کا احساس
ابتدا میں نامعلوم سا رہ کر آخری زمانہ میں بالکل نمایاں
ہوئے جاتا۔ جسامت و قد میں ایک علانیہ کمی واقع ہوتی قوی
میں بتدریج انحطاط پیدا ہو کر روز افزوں ضعیفی بدن میں
طاری ہوتی جاتی ہے۔

اے کفِ دست و ساعد و بازو ہمہ تودیع یک دیگر بکنید

بچپن کی لہو ولعب میں مشغولیت کہ کھیں کود کے چست
وچالاک رہنے سے خوب غذائیں کھائیں وہضم کریں تاکہ ہتوٹ
وبڑھاوٹ میں وقتاً فوقتاً بخوبی مدد ملے جوانی میں ہر آلہ
مکمل ہر کام باحسن الوجوہ ممکن یہی زمانہ زیادہ تر امتحان کا
اسی لیے ایسے وقت کی طاعت وعبادت افضل تر قوائے
شہواتی واغوائے نفسانی کا غلو، غرض اَلشَّبَابُ شُعْبَۃٌ
مِنَ الْجُنُوْنِ ی الاسام کہلاتا ہے ویسی حالت میں طاعت
کی کس کو سوجھتی ہے حظِّ نفس میں۔ کعبہ کو کون جائے جو گھر
میں حرم رہے، پس ایسے نازک زمانہ میں عقل کی
عینک چڑھائے ہوئے مذہبی نظر سے دیکھتے ہوئے۔
عنان قابو معلوماتی تجارب کے ہاتھوں سے تھامے
ہوئے دیکھ بھال کے توسن عمر کو ہانکیں تاکہ سہولت و
صحت کے ساتھ صحیح وسالم یہ راہرو منزل مقصود پہنچے
چونکہ دنیا مقام گزشتنی وگزاشتنی است کہیں ایسا نہ ہو
اس زمانہ کی بدروشی مکلف حصہ عمر آخری تکلیف دہ اولاد

زامراض موروثی۔ عذاب رسانِ قبری ندامت بخش محشری ہوجائے کس لیے کہ در طفلی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی۔ آخر اے برادر خدارا کے پرستی ہوشیار باش از خواب غفلت بیدار باش۔

نمی گویم کہ از عالم جدا باش　　بہر کارے کہ باشی با خدا باش

چراکہ ؎ پس از سی سال ایں معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

چالیس سال میں تکمیل فہم و فراست ہوتی اور ضبط و تحمل تدبر عاقبت اندیشی حاصل رہتی اس لیے اخروی اعلیٰ فضیلت یعنی نبوت اور دنیوی خدمت برتر جیسے وسیرائلٹی اس سن و سال میں نصیب ہوتی۔ مگر تدانہ معاشرتی نظر سے "جو جہل آید فرو ریزد پر و بال"۔ خون سے ماسوا ان سارے امور متذکرہ بالا کے ظاہری تر و تازگی خوش رنگی و رونق بدن سے اپنی آپ سر براہی کرتا۔ (بیت)

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد　　برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

منھ کے غدود میں خون سے لعابِ دہن۔ جلدی غدود میں خون سے عرق بدن آنسو کے غدود میں خون سے اشک چشم ناک میں خون سے آب بینی گردے میں خون سے پیشاب انثیین میں خون سے منی دیگر غدود میں مذی خوں سے مستورات کے پستان میں دودھ (مہلتے بالیست تا خون شیر شد) خون سے استحاضہ وخون سے تولید وبناوٹ نطفہ غرض ساری رطوبات و فضلات جسمانی و بدنی میں گرم بازاری خون سے ہے یہی خون ہر آلہ میں عجیب و غریب نیرنگیاں و کرشمے دکھاتا ہے ہر جگہ نیا روپ لاتا اور نرالا گل کھلاتا ہے۔ شعر

بجلی میں آپ چمکے برسے سحاب ہوکر
اپنی جھلک بتائی موتی میں آب ہوکر

معارف علم تشریح و فزیالوجی یہ کہے گا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من اندازِ قدت را می شناسم

ولہ
(قطبی)

جلوے میری نگاہ میں کل جسم وجاں کے ہیں
ہم سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

نازک مسئلہ سمجھنے کی بات ہے دریردہ خون کی جوشیلی سرگرمی ہرجائی حاضرباشی وموجودگی کا سماں اس سے بڑا ابھاری کیا بلکہ سارا معاملہ بندھا ہوا ہے ستعدی کا وہ نقشہ بوقت الارم جرلینے صدمہ شاک ہیبت پستی ضعف طاری ہوتے ہی اس کی چال مثلِ رجال الغیب حاضر سارے جسم میں محیط بسیط ہرجگہ موجود ہر آلہ میں نرالا رنگ عجیب وغریب ڈھنگ جسم کی پرورش عجیب ذات بابرکات صفات رب العباد کا کرشمہ ہے گو بظاہر ستتر ذراسی ٹھیس پر مثل فیرا کسٹنگوشنگ انجن فایربرگیڈ (Fine brigade) کے انغاروں دوڑ ہوتی ہے۔ اس طریق سے برابر دماغ کو خون کی سربراہی کرتا

ہر لحظہ بہ شکل دگر آں یار برآمد دل بردو نہاں شد
ہر شب بہ لباس دگر عیار برآمد گہ پیروجواں شد

اپنی معرفت جسمی و بدنی سے یہ عقدہ کھلا کہ فطرت
وقدرت کی عادت وسنت ہمیشہ سے بری اشیاء کے
عوض اچھی چیزیں عطا کرنا ہے جیسے ہمارے کرتبوں
وعمل سے خون لطیف کثیف ہوتا قدرتی عنایتی انتظام
اس کو پھر وہی صفت اولیٰ تصفیہ کر کے بخشتا نعمتیں عمدہ
بہتر کھانے میں آتیں۔ ہم اس کو نجس فضلہ بنا کر خارج کرتے
تازہ خوش گوار ہوا تنفس سے لیتے متعفن غلیظ ہوا چھوڑتے
آبِ زلال وشیریں نوش کرتے بدبو کا پیشاب پسینہ
خارج کرتے نفیس ستھرے میوے غلیظ بناتے پاک اجناس ردوے میں ناپاک
براز ہوجاتے قوائے جسمانی بعوض طاعت وادائی حق عبودیت کے منہیات
عدول حکمی میں صرف کرنیکے باوجود صحت و پرورش واختیارات و آسائش میں کوئی کمی نہیں ہوتی
ولیکن خداوند بالا و پست بعصیاں درِ رزق بر کس نہ بست
دو کونش یکے قطرہ در بحرِ علم گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم
ایں صفت شان رحمانی است۔ اور عالمِ دنیا میں فطرت کا تقاضا بھی
یوہی پایا گیا کہ لطیف آب باران رحمت نازل ہوتا ہم اپنے استعمال سے اسکو کثیف کئے دیتے

مقدس زمین میں رہ کر اس کو نجس بنا دیتے۔ سفید لباس
جسم پر میلا ہوئے جاتا وغیرہ حاصل کلام وغایت مرام یہ کہ
اس کی ذات مقدس ہے اس لیے اس کا عطیہ ہر سہ
ازمنہ ماضی۔ حال مستقبل میں پاک تھا۔ ہے اور ہو گا۔
ہمارا عمل ناپاک اس لیے پاک اشیاء بھی ہم میں ناپاک
تو نکو کاری وما بد کردہ ایم   جرم لے اندازہ بجد کردہ ایم
اور یہ احسان تو محسوس کرو قدرت وفطرت کی
رفتار تو کثافت سے لطافت تبدیل کرنا بری جنس لیکر
اچھی شے عنایت کرنا عملاً ظاہر کیے جا رہی ہے۔ پس عجیب
کیا ہے یہ مصداق سبقت رحمتی علی غضبی کے گرم بازاری محشر
میں حسب عادت اپنے اس کے سچے پکارنے والوں کے
جنس عصیاں نقد آمرزش سے بدل فرما دئے۔ (مثنوی)

می گریزد ضدہا از ضدہا   شب گریزد چوں برافروزد ضیا
چوں برآید نام پاک اندر دہاں   نے پلیدی ماند و نے آں دہاں
نام حق پاکست چوں پاکی رسید   رخت بر بندد بروں آید پلید

قدسی نداند چوں شود سودائے بازارِ جزا

او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

اس تردّد کے متعلق سرمد قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ (رباعی)

من معنی احسان و کرم فہمیدم — میزانِ تامّل شدم و سنجیدم
چشم کرمش عاشقِ حسنِ گنہ است — آنجا سخنے نیست مکرر دیدم

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ ؎ سعدی

آں را کہ عقل و ہمت و تدبیر ورائے نیست

خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

نادان بچے جب اپنے آپ کو کثیف کئے دیتے تو شفیق والدین سے کب دیکھا جاتا ہر طریق سے انھیں نفیس بنا دیتے۔ از ما خطا و از تو عطا۔ اس لیے قدامت سے یہ جملہ چلا آتا ہے۔ (رباعی)

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہو گا — ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے — جو کچھ ہو گا ترے کرم سے ہو گا

نیاوردم از خانہ چیزے نخست — تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

اپنی چیز کوئی نہیں بگاڑے گا یقین ہے سدھاریگا سنوارے گا بشرطیکہ وَحِلْدُقٰہٗ اسی کے ہو رہو فَاِنَّ اللّٰہَ حِیْلَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ وَمُخُّ الْعِبَادَاتِ غایت آفرینش بنی پر آمرزش ارشادِ الٰہی نامتناہی نصِ قرآن میں اسی طرح جاری ہے؛ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سپارہ فمن اظلم سورۂ زمر جس کی شرح مولائے رومی نے تحریر فرمائی ہے۔ (مثنوی)

من نکردم خلق تا سودے کنم ‌‌ ‌ بلکہ تا بر بندگاں جودے کنم

خالق کو مخلوق کی تخلیق یعنے پیدائش سے فایدہ کمانا منظور نہیں بلکہ ان پر نوازش کرنی مقصود ہے۔ یہی شانِ کریمی ہے۔

"دریا دلی"

ایک مشہور کہاوت سخاوت کے اظہار کے موقعوں پر

برتی جاتی ہے جس سے مراد بڑا دل دریا جیسا بے حساب باران رحمت سے ہمیشہ ہزار ہا نالے ندیں جھیلیں وغیرہ سمندر میں جا ملتے ہیں۔ مگر سمندر کی اعلیٰ ظرفی ملاحظہ فرمائیے وہی تلاطم وہی امواج کی شان رکھتا ہے۔ ان ذرایع کے آمدو رفت سے کوئی تفاوت پیدا نہیں کرتا۔ منشی امداد علی صاحب علوی فرماتے ہیں ؎

تمھارا حسن اے جاناں ہے اَلاٰنَ کَمَا کَانَ
وہ تیرا ڈھنگ مستانہ جو پہلے تھا وہ اب بھی ہے

برخلاف اس کے حوض کنوئیں اُبل جاتے آپ سے باہر ہوئے جاتے یہ تنگ ظرفی دیکھئے چونکہ ندی زمینات نباتات۔ حیوانات۔ انسانات کو سیراب و شاداب کرتی ہوئی فایدہ پہنچاتی جاتی ہے اسی لیے بافیض پرلے درجہ کے سخی کی شان میں یہ لفظ مستعمل ہوا کرتا ہے۔ چونکہ انسان مظہر اتم، کل کائینات کا خلاصہ ہے۔ بلا استعارہ کے الفاظ کے معنوں ہی سے ذرا غور کرنے پر یہ دریا دلی اسم بامسمیٰ

آپ ہی میں ملی، وہ یہ کہ دل کی شرائین سے بدن کو فیض ہے
جسمی حرارت و پرورش اس پر منحصر ہے جس حصۂ جسم کی
گردشِ خون بند ہو جائے یا قطع کر دی جائے وہ عضو،
مردار پڑ جائے جس وقت کہ خود دل ساکت ہو موت ہے
محقق کا مقولہ ؎ (مثنوی)

جزو از کل قطع شد بیکار شد　　عضو را از تن قطع شد مردار شد

"دل کی بات"

The story of the heart.

دل لگی دل لگی نہیں ناصح　　تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

"راقم کا خیال"

حیوانی و انسانی جملہ آلاتِ جسمانی اگرچہ کہ اسی
خالق کے بنائے ہوئے ہیں مگر ہم جیسے بے ثبات مخلوقات
چلاتے ہیں اس لیے وہ چلتے تو ہیں مگر انھیں وقفہ آرام

درکار ورنہ بیکار۔ مگر دل کی ڈیوٹی بلٹی استقلالی دیرپائی پائیداری دائمی کیا کہنا۔ اس کی یہی وجہ ہوسکتی ہے کہ دل ایک ایسے یکتا و یگانہ فرزانہ استاد زمانہ صانع ازلی کی چالو کردہ مشین ہے۔ اس لیے کہ انسانی وحیوانی دل کی گھڑی قدرتی کاریگری سے چابی دی جا کر شکم مادر ہی میں چالو پڑی یعنے فیٹل ہارٹ سونڈ جنین کے دل کی آواز ۴ یا ۵ ماہ میں ماں کے پیٹ سے سنائی دیتی ہے جو مانند ایک جیبی گھڑی کے ٹِک ٹِک چلا کرتا ہے اور مثل سیارہ طیارہ موٹر جہاز یا ریلوے انجن کے منزل مقصود پہنچتے تک کارگزار رہے الغرض عالم فانی سے مقام جاودانی تک یہ راہوار ہے۔ بیت

گھڑیال کی آواز یہ دیتی ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

موجد نے اپنی صنعت کا اظہار کرنے کوئی گھڑیال روزانہ کوبجی کی اور کوئی ہفتہ واری اور کوئی دو ہفتے

یا ماہانہ کی اور بعضے سالانہ چابی کی بنا دی۔ پس وہ گھڑیئیں
اسی موافق اتنی ہی مدت معینہ تک چالو رہتی ہیں البتہ
موسمی سردی کا اثر لے احتیاطی حادثہ وغیرہ سے کچھ
خرابی کثافت عاید ہو جاتی جس کو گھڑی ساز درست
کئے دیتا پھر سابقہ کیفیت پیدا کر دیتیں مگر طویل مدت کی
چابی کی گھڑی اکثر ناکارہ رہتی (جیسے آبِ حیات پیئے
ہوئے) جہندس کوئی تقویم سالانہ اور بعضے نصف صدی
پنجاہ سالہ یا دوامی پر پچوپل کیلالنڈر بنا دیتے جو اسی
حد تک کارآمد رہتی ہی مثال حیوانی تعداد عمر کی ہے
صانع ازلی نے قلب انسانی کو جس قدر مدت کی چابی
دیکر شکم مادر میں چالو فرما دیا اتنے زمانہ تک بلا کم و کاست
برابر چلتا رہے گا یہ باعث امراض اگر خرابی پیدا ہو تو
حکماء اس کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ شافی مطلق
بشرط حیات اصلی صحت وری عطا فرما دے گا۔ مریض
اپنی عمر بہر حال برابر پائے گا بیماری سے کوئی نہ مر سکے گا۔

ختم مدت تکمیل عمر کا نام موت ہے تب کہیں قضاء الٰہی کے ادنیٰ حیلے سے فوت ہو سکے گا۔ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔

انسانی گھڑی سازی کی کارگزاری اور اس کی مدت چال پر کوئی بے فہم تک معترض نہیں مگر اس کم فہمی پر افسوس ہے کہ خدائی انتظام جس میں انبیاء اور ملاء اعلیٰ عاجز ہیں اور ہو اچاہیے ناقص العقل اڑنگس لگائے جاتے کہ یہہ کیوں دہ کیوں ایک شخص کی اتنی دوسرے کی اتنی عمر یہ انصاف سے بعید ہے ایسے مہمل معترض سے پوچھئے کوئی پرلے درجہ کا صاحب حوصلہ ایک مکان مرضی موافق بنالیا اس میں من بھاتے اپنے کو خوش نظر آتے حسب ضرورت انتظام کیا جس پر کوئی بے سمجھ اعتراض چنال چنیں کر بیٹھے تو وہ اس کی پرواہ نہ کرے گا بلکہ مسکرادیگا اور صاحب فہم دفراست ایسے معاملہ میں ساکت رہیگا کہ مالک مکان نے اپنی ضرورت کے لحاظ سے ہر چیز

رکھی ہے ہمیں اس طرح نکتہ چینی کا حق حاصل نہیں۔ اور ایسے اعتراضات کی تو حد نہیں ہوش مند کسی چیز پر ریمارک نہ کرے گا بلکہ اس کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہم کیا ہیں انبیاء ان ابواب میں مجبور چنانچہ ایسی نکتہ چینی کا حال پروردگار نے حضرت موسیٰ و خضر علیٰ نبینا و علیہم الصلواۃ والسلام کے متعلق سورہ کہف پارہ سبحٰن الذی (۱۵) میں ظاہر فرما دیا جبکہ اہل اللہ دنیوی امور میں نکتہ چینی سے مُجل و قایل ہو رہے چنانچہ متقدمین کا مقولہ ہے کہ ؎

رموزِ مملکت خویش خسروان دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

اور حق تو یہی ہے کہ ہمیں ایسا حق نہیں تو پھر اس کی قدرت ایسے ہی ظہور کی مقتضی ہوا چاہیئے۔

کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بے نوا ہے فقیر ہے
جسے جیسا چاہا بنا دیا تیری شان جل جلالہٗ

غرض یہ کہ مالک الملک لاشریک لہٗ۔ وحدہٗ لا الٰہ الا ھو

ہم آپ کو کوئی استحقاق چناچنیں نہیں چپ رہا چاہیئے۔گو
زبان قدیم دکنی ہے۔ مگر خوب لکھا ہے۔

سب سن کچھ بول تکو عبداللہ تھا جھاڑ تلے جاؤ تکو حکم اللہ
آدم کو بہشت سے نکالا ابلیس لاحول ولا قوۃ الا باللہ

دل پر قابو نہیں

No control over the heart.

یہ ناقصانہ شاعرانہ مقولہ خیالی دل سے وابستہ ہے
اس لیے کہ اس کو بھی کاملوں نے مسخر کر لیا جبھی تو صاحبدل
کہلائے۔ مگر حقیقت میں حیوانی دل جو کہ مضغۂ گوشت
جس میں کچھ مصارع صمام عصارلیف تین سوراخیں اور
خون بھرا ہے یہ بیشک بے قابو ہے نہ کسی ذیروح
کے روکے رکے و نہ چلائے چل سکے محض قادرمطلق کی قدرت
کاملہ کا اظہار کیئے جارہا ہے البتہ اس لحمی قلب پر وہ
مقولہ صادق آسکتا ہے تب ہی تو یہ بے عنان توسن عمر

نہیں رُک سکتا۔ (فیض ؔ)

نہیں تھمتی خدایا کشتیٔ عمر تلاشِ ناخدا ہے اور میں ہوں

تو فرضنا ہمیں اس دل پر اختیار ہوتا تو بانیٔ بغل صاحب کے مجاور کے راستہ میں دھڑیاں لیتے لیتے منزل کھوٹی کئے دیتا بھولے سے بھی اگر روک دیا جاتا سارا معاملہ ٹھنڈا پڑ جاتا سواری کھل جاتی الوداع الوداع پڑھتے واپس ہونا پڑتا۔

دل کی حرکت کے متعلق بعض کا قیاس کہ راس النخاع میں مصدر اس کا ہے اور بعض اطبا خود دل میں ہونا بتلاتے ہیں۔ یونانی بقراط ارسطاطالیس جالینوس کا قیاس روحِ حیوانی باعث حرکت قلب ہے اس کے بعد ایک گروہ نظامِ عصب کا محل ہے ظاہر کیا ہم خیال بقراط کے یعنے موخر دماغ بدن کی کل غیر ارادی حرکات کا محرک ہے اسی طرح نخاع سمپتھٹک اعصاب وغیرہ کو منبع حرکتِ قلب قرار دیا گیا۔ خارجی اسباب مثل برقی کہربائی مقناطیسی حرارت برودت اندرونی جیسے کیمیاوی تبدیلیوں سے

کاربانک ایسڈ محرکِ دل جس طرح وہ محرکِ شش ہے اور حال کے حکماء حرکتِ قلب بالذّات ہونا اعنی کیا لسیم جزء سے انقباض اور سوڈیم ٹیاسیم سے انبساط قلب ثابت کئے ہیں۔ اکسپریمنٹ یعنے عملی تجربہ سے حیوانات پر الغرض واہ رے دل کی کارگزاری ماشاء اللہ لائق ہشیار تنگر گزاری، خواب وبیداری سکوت وحرکت ہر حالت میں معدوم الفرصت، حتیٰ کہ ذریعہ ادویہ لے ہوشی سارے اعضاء لےحس ہوں اور خود دماغ جبکہ معطّل رہے۔ تب بھی یہ چپ نہیں بلکہ چالو رہتا ہے یہ طرفہ تماشہ ہے لیکن نہ روٹھو چاہے روٹھے زمانہ) ؎

سرو سامان وجودم شرر عشق لسوخت زیر خاکستر دل سوز نہانم باقیست

ہاں اسی ید قدرت سے رُکے گا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا۔ اور کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ؎

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

"پیتے وقت سیال و رقیق شئے میں سانس چھوڑنی ناجائز"

انسانات و حیوانات کے خون کا تذکیہ و تصفیہ
تنفس میں اور گردشِ خون کا مصدر و مرکز قلب یعنے دل ہے

نظم
(قطبی)

خزانہ عامرہ ہے دل ہمارا — اسی سے گرم بازاری ہے تن کی
اسی کے جوش زن لہرو نکے تل سے — حرارت پرورش جاری ہے تن کی
تمام اعضا کو گہ آرام گہ کام — دوا اُما مستعد کاری ہے من کی
یقینی موت ساکت دل کا ہونا — حیاتِ تن گھر باری ہے من کی

گھر باری سے مرادِ بلڈ کار یلز۔ خون کے رودں کو لڑکانا
بہاتا چو طرف پہنچاتا۔ جو سانس کہ خارج ہوتی ہے اس میں
سمّی کثیف فضلاتی مادّے، آر گیانک، اکسٹرا کیٹیو تنشو ولیسٹ
میاٹرس کاربانک ایسڈ ہوا بہ شمول دیگر اجزاء کے جو
باعثِ تعفن متصور موجود ہیں اور جو بیرونی صاف ہوا سانس
سے لی جاتی ہے اس میں زیادہ حصہ آکسیجن کا بمعیت دیگر

دیگر ہواؤں کے ہوا کرتا ہے جس سے خون میں سرخی اور پرورشی
کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو حیوانات کے لیے پُر ضرور ہے
شیرازی فلاسفر سعدی علیہ الرحمہ صحیح حکمت سے واقف تھے
جب ہی تو تحریر فرمائے ہیں۔

ہر نفسے کہ فرو میرد و ممد حیات است وچوں برمی آید
مفرح ذات۔ اب قدرت کی خوبی ملاحظہ فرمائیے۔ اس
صانع ازلی نے کیسا عمدہ دور تسلسل اس حیوانی سمی خارج شدہ
فضلہ مادوں کے لیے جاری فرما دیا ہے وہ یہ کہ حیوانات
سے خارج شدہ سمی ہوائیں نباتات کے لیے باعث
پرورش ہیں جن سے ان کا نمو ہوتا ہے جوں ہی ہوا انسان
وحیوان وغیرہ سے خارج ہوئی نباتات اس کو جذب
کر لیے اور درختوں وغیرہ سے جو ہوا نکلتی ہے اسمیں
اکثر حصہ آکسیجن کا ہوتا ہے جسے انسان وحیوان تنفس سے
لے لیتا ہے اس لیے ایک حد تک درختوں کی موجودگی
باعث تصفیہ ہوا اور موجب صحت وتندرستی انسانی و

وحیوانی وسبب کثرت بارش ہے۔

"بند مکانوں و کمروں میں سونا یا رہنا موجب خلل صحت"

مدت سے بند شدہ حجروں کا دروازہ کھولتے ہی داخل
نہ ہونا چاہیئے بلکہ چو طرف کے درودریچے روشندانیں وغیرہ
کھول دیئے جاکر اندر کی ہوا صاف وپاک ہوئے تک
وقفہ دیکے اندر جائیں تو مناسب ہے بند کوئیوں بھنواروں
شاہ موریوں زیرزمین نالیوں و گنبدوں و کوٹھوں میں یہی
خطرہ لگا رہتا ہے جتنی اموات حیوانی و انسانی حبس النفس
یعنے دم رکنے سے ہوتی ہیں جیسے پھانسی گلا گھونٹنا ناک
منہ بند کردینا۔ ڈوب مرنا۔ کیچڑ دلدل میں پھنس مرنا۔ یا
ہوا کی راہ میں کوئی شئے اٹکنا۔ وزن بوجھ سے دب مرنا
دھویں یا چولنے وابینٹ کی بھٹی کے بھاپ سے۔ یا
کوئلے وغیرہ کی کان میں جو اموات وقوع پذیر ہوتی ہیں
ان تمام صورتوں میں سمیّت وہلاکت کا باعث اکثر

کاربانک ایسڈ ہوا بہ شمول دیگر مسموم ہواؤں کے ہوا کرتی ہے۔ اس لیے چونے وانیٹ وغیرہ کی بھٹیوں کے قریب نہ رہنا اور شب کو نہ سونا چاہئیے اس امر کا امتحان واطمینان حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک تپلی نلی کانچ یا یرو کے قلم کی لیکر کسی صاف کانچ کے پیالے میں چونے کا پانی ڈالکے اس نلی کو پانی میں ڈبائے پھونکیں تھوڑے عرصہ میں تمام پانی سفید دودھ کے مشابہ ہوجائیگا اس عمل سے وہ "$CaCO_3$" کیلسیم کاربونیٹ شش کی ہوا داخل ہونے سے بنا۔ (حدیث)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ۔ پیتے وقت برتن میں منہ کی ہوا نہ چھوڑیئے۔ اسی واسطے تین مرتبہ ظرف سے باہر سانس لیکر چھوڑ کر سہولت سے پانی پینے شرعی حکم ہے تاکہ چھوڑی ہوئی ہوا اس پینے کے سیال میں مخلوط نہ ہوسکے اگر گرم ہو تو پنکھے سے یا کھلی ہوا میں

رکھکر یا سرد پانی نیچے دیکر خنک کرلیں مگر منھ کی ہوا سے
ٹھنڈا نہ کریں منجمد اشیاء خوردنی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں
اس لیے کہ ہوا ان میں حلول نہیں ہوسکتی اس طریق عمل سے
نہ تو ٹھسکا لاگے گا اور نہ حلق میں کسی نوع کا ہوائی دباؤ سے
درد محسوس ہوگا اور نہ عقب معدہ اعصابی نازک جال پر
ایک دم سے سردی کا اثر مثل شاک مہلک ہوگا۔
طباً شرعاً حکمتاً وحلماً تو اپنی سانس اپنے لیے مقرر ہے جائے غیر کے لیے
پس مریض کیواسطے کسی سیال پر دم کرانا بروئے طریقہ حکمت ناواجب ہے
عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص کلیا جام یا آبخورہ لیے
ہوئے یا رچہ ڈھانپ کر مسجد وغیرہ میں صفِ اول سے
اس ظرف کا منھ ہاتھ سے بند کئے ہوئے ہر شخص کے
روبرو پیش کرتا ہے تو اس قلیل پانی میں بہ کثرت ہوا کی
کلیاں شروع ہوتی ہیں بعد از اختتام اس جام کا منھ
ہاتھ سے دبائے ہوئے تاکہ دم کی چڑیا نہ اڑ جائے دم کا
پانی اس لیے دم بیمار کو باصرار تمام پلا دیتا ہے تاکہ دم بھر

آجائے اس موقع پر یہ خیال کرنا ضروری ہے کہ ہر شخص
کی صحت لازم نہیں کہ درست رہے جس میں بہت سارے
گندہ دہاں اور کئی ایک آتشکی سوزاکی۔ جذامی و دقی و دیگر
متعدی امراض والے بھی ہوں گے ایسے ایسے دہان
متاثر سے کیا کچھ برکت بیچارے مریض کو نصیب نہ
ہوگی رہا اسمائے الٰہی و کلامات ربانی کے اثرات حاصل
کرنے کچھ یہی طریقہ لزومیت نہیں رکھتا۔ اگر بعد نماز فرض
دعائے صحت فلاں کی منادی کردیں یا بعد قرأت آیات
و اسمائے متبرکہ التجائے صحت مریض مستجیب الدعوات
سے کی جائے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہ ہوسکے گا جو
اس چلو بھر پانی میں بند ھے گو یہ طریقہ بیمار کے حق میں
مخلصانہ تصور ہو مگر کہیں مخاصمانہ اثری کا احتمال نہ رکھتا
ہو اس خصوص میں ایک واعظ مولوی صاحب سے
گفتگو رہی صاحب معز نے فرمایا کہ برکت کلام ربانی سے
ساری خرابیں دفع ہو جاتی ہیں میں نے کہا مولوی صاحب بیشک

برکت کلام الٰہی میں ہے نہ کہ ہر منھ و پانی میں لہذا
مقدس کلام پڑھ دینا کافی ہے اس لیے اپنا منھ اپنے
لیے گنہگار دوسرے کا منھ اپنے لیے لیے گناہ و معصوم
یہی وجہ ہے کہ اپنی دعا اپنے لیے ویسے مقبول نہیں
جیسے کہ دوسرے کے لیے اگر ہر ایک منھ اس قابل ہوتا
تو برکت سے اول پڑھنے والوں کے شکایات لاحقہ
دور ہو جاتے مگر ایسا نہیں وہ تو جیسے کے ویسے موجود
ہیں پس دوسرے کو فایدہ ہو بھی تو ایسا کہ بیمار کا مرض
لاحقہ دفع ہوگا اور پڑھنے والے کے منھ کا مرض
مریض میں حلول کر جائے گا کس لیے کہ ؎ مولانا روم۔

این خورد گردد پلیدی زو جدا ۔ آں خورد گردد ہمہ نور خدا

ویسی شان والونکے منھ البتہ لیے حضرت فیض بخش مانے گئے ہیں۔

"مثنوی امر کردن حق تعالیٰ بہ موسیٰ علیہ السلام دفتر سوم"

بہر این فرمود با موسیٰ خدا ۔ وقت حاجت خواستن اندر دعا

کائے کلیم اللہ ز من میجو پناہ — با دہانے کہ نہ کردی تو گناہ
گفت موسیٰ من ندارم آں دہاں — گفت مارا از دہانِ غیر خواں
از دہانِ غیر کے کردی گناہ — از دہانِ غیر بر خواں کای الٰہ
آنچناں کن کہ دہاں ہا مر ترا — در شب و در روز ہا آرد دعا
گر نہ داری تو دم خوش در دعا — رو دعا می خواہ ز اخوانِ صفا

چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خدا است — اصلاح رد مکن کہ فرستادۂ خدا است
بلا تحریک و توجہ دہانی و بلا طالب والتماس ہونیکے
بے لوث بے تعلق و بے غرضی کے ساتھ اغیار کی دعا جو کہ
ایک دم سے دل سے نکلتی ہو۔ علیٰ ہذا القیاس بے لگاؤ
توصیف و تعریف اور ثنا درغیاب جیسے عطر آنست کہ
خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ دیا سلوک از خود بلا سوال یا
شہادت کسی امر کی بہ طور خود اصلی بغیر تصنع کے سچی ہمدردی
میں منجانب اللہ ہوا کرتی ہے۔ اس لیے درجہ مقبولیت رکھتی
ہے بہ مصداق۔ شعر۔

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو   زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مولانا فرماتے ہیں

صد ہزاراں مدعی سر میزنند   گوش قاضی جانب شاہد کند

زیرا کہ مدعی غرضی حسبتہ اللہ شاہد انکشاف سرگزشت اصلی

می کند لہذا معتبر ہے۔

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد   صد حجاب از دل برُوئے دیدہ شد

یہ بات اس وقت نصیب ہوتی ہے کہ

تو بکارِ خلق وحق در کارِ تو   باد یارب دائما بازارِ تو

سعدی

طریقت بجز خدمت خلق نیست   بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

قدم باید اندر طریقت نہ دم   کہ اصلے ندارد دمِ بے قدم

الحاصل قال نہ ہو بلکہ حال ہو تب تو نتیجہ حسبِ حال ہو۔

دمہ ہونا

بلی۔ خرگوش۔ گھوڑے کتے کے اجسام کے اجزے

بُو پسینہ بال وغیرہ سے ضیق النفس ہوتا ہے اس کے سوا اور بھی اسباب ہیں اس لیے ان جانوروں کو سونگھنے یا پیار کرنے یا منہ لگانے سے محترز رہنا چاہیئے۔" ملاحظہ ہو اسباب الامراض۔"

کُتّا

خصوصًا پاک اسلام میں نجس مانا گیا ہے اس سے سوائے مرض دمہ وغیرہ کے اور بھی مہلک لاعلاج مرض ہونے کا خدشہ لگا رہتا ہے اور وہ بات کب پیدا ہو جاتی ہے اس کا علم بچنے بچانے کے لیے معلوم کرنے بہت کم موقع ملتا ہے۔ اکثر دھوکا ہو ہی جاتا ہے۔ ربیز یعنے دیوانگی و باؤلہ پن کا مرض بریڈنگ سیزن یعنے مستی کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔ پھر تو اس کا کاٹا ہوا اسی طرح کی علامات پیدا کر کے تکلیف سے مرتا ہے اس مرض کی سمیّت کتّے کے تھوک سے دانت کے ذریعہ خون میں پہنچتی ہے یا کسی زخم وغیر صحیح جلد و پوست بریدہ

مقام چاٹنے پر سرایت کرتی ہے۔ اسی واسطے اس جانور کا
تھوک نجس بتلایا جاتا ہے۔ اس حیوان میں گوچڑیاں۔ پسو
جوئے اور کدّو دانے کی کرم رہتی ہے۔ ٹی نیا اکی نوکاکس
جو باعث ہائی ڈاٹڈ سیٹس یعنے جگر کی ایک قسم کی رسولی
کا ہے ہمیشہ ہانپا کرتا ہے جس کا فرقان حمید میں ذکر ہے پ۹
كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔ مانند
کتے کے اگر تو بوجھ لادے اس پر ہانپے یا چھوڑ دے اسکو
تو ہانپے اس کے منہ سے رال ٹپکتی رہتی ہے جو مُضر ہے
دیوانہ کتا کاٹ کھانے کے بعد علامات مرض چند
ہفتوں سے بیس سال تک کے مدت میں نمود ہوسکتے ہیں
جو کہ ایک وسیع مدت ہے۔ اس عرصہ کو طبی اصطلاح میں
انکیوبیٹو پیریڈ کہتے ہیں کتے کی فطرت میں یہ بھی ہے کہ
سامان فرنیچر ٹانگ اٹھاکر اپنے پیشاب سے نجس متعفن
اور ناک سے سونگھ کر زبان سے چاٹ کر ریزشات سے
ملوّث کئے دیتا ہے گو اب پیاسچرانا کیولیشن کا طریقہ

جاری ہوا ہے۔ ہر شخص بر وقت کہاں فوراً اس سے مستفید ہوسکتا ہے۔ تاہم بہت ساری مدد ملی جس کی وجہ مرض کا دفعیہ ہوتا ہے۔ It neutralises the virus, and prevents the development of the fatal Symptoms. یعنے یہ وقی لیا کیٹو علاج ہے اس لیے۔ یہ عجلت قبل از آغاز علامات موثر و مفید ورنہ بیکار۔ Prevention is better than cure روکنا منع کرنا علاج سے بہتر ہے۔ کیوں اسلامی طریقہ کتنا پیارا ہے۔ نہ پالو نہ اس سے قربت پسند کرو نہ جھگڑے میں پڑو، اور یہ رول یعنے قانون اسلامی سب کے لیے یکساں بلے صرفہ و بلے زحمت کے ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم صابون سے اپنا کتا نہلواتے اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ہمارا کتا بازاری جنگلی کتوں کا سا کیوں ہونے چلا، اس کا تصفیہ حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے

اول ہی سے فرمادیا ہے کہ ؎

سگ بدریائے ہفت گانہ بشوئے کہ چو تر شد پلید تر باشد

خر عیسیٰ اگر بہ مکہ رود چوں بیاید ہنوز خر باشد

مہربان اس آپ کے دھونے دھالنے سے ایک طور کی ظاہری صفائی حاصل ہوگی مگر وہ اسباب امراض متذکرہ بالا کس طرح دور ہو سکتے ہیں جو ہر ایسے جانور کے لیے قدرت سے مختص ہو چکے ہیں جیسے وفاداری کا مادہ اس جانور کو دیا گیا ہے۔ ویسے ہی امراض کا خوف بھی لگا ہوا ہے یہ بھی دیکھا گیا کہ چند لوگ کتے کے سر و پیشانی پر ہاتھ پھیر دیا کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ اس مقام پر اس کا لب نہیں لاگتا۔ اس لیے پاک سمجھا گیا

نص قرآن۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ کامل مذہب میں جو چیز نجس بتلائی گئی وہ کبھی پاک نہیں ہو سکتی یہ خیال ناقص ہے ہم ابھی بتلائے دیتے ہیں گو وہ نہ چاٹے کیا اس کی مال اس کے

سر و پیشانی کو نہیں چاٹ سکتی یا دوسرے کتے جو اس کے ساتھی برادر ہیں اور آپس میں کھیلا کرتے ہیں وہ اس مقام پر پُوسے نہیں دیکھتے پھر اب کہاں پاک رہا ناپاکی کا ثبوت پورا رہا۔ بعض اہل یوروپ اپنے کتے کو گود میں لیکر منھ سے منھ ملا کے پیار کرتے حالانکہ روز دیکھتے ہیں کہ وہی منھ سے کتا اپنا بول و براز کا مقام صاف کرتا ہے۔

ہیڈروفوبیا

(خوفزدہ از آب) Dread of water

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لَنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ جب کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سردی ہوا گرچ حتیٰ کہ پانی کی آواز سے مریض کانپ جاتا ہے حلق کے کٹ بند ہوئے جاتے دیدے باہر نکل آجاتے۔ اس قدر مصیبت و عذاب میں مبتلا رہتا کہ دیکھا نہیں جاتا۔ پانی کو ترستا پانی کے نام سے لرزتا۔ شدت کے تشنجی دورے ہو کر

مرجاتا جس منظر سے عذاب کی شکل ہویدا رہتی ہے
رحمت و فضل ہیں تو سکون و آسائش ہے اس لیے رحمت کے
فرشتے اس گھر میں نہ آنا حقیقت حال ہے جبکہ اس مرض
کے معنیٰ خوف زدہ از آب ہے اور پانی باران رحمت
وحیات ہے پس اس سے دہشت و دوری صورت عذاب ہے
اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۳ء کے
صفحہ ۱۰ میں پاسٹر انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ سالانہ نمبر ۱۲ کے
حوالہ سے بہ عنوان ڈینجر آف دی ڈاگ لکھا ہے کہ
فی صدی اسی سے زیادہ سگ گزیدہ مریض رجوع
ہوتے ہیں مابقی دیگر کو چلی دار دانتوں کے گزیدہ ہوا کرتے
ہیں جن کو کتوں ہی سے مرض منتقل ہوتا ہے اسی لیے
نظمار پاسچر انسٹی ٹیوٹ مسمیان کیپٹن اکٹن دلواس۔ آئی یم
یس۔ کی تحریر ہے کہ ایسے مرض کی بیخ کنی کے لیے کتے
پالنے کے خلاف قانون ایجاد و جاری ہوا چاہئے حالانکہ
ان کے یہاں شاید کتا پالنا ممنوع نہیں مگر ماہر فن ہونیسے

بلا اظہار اصل حقیقت رہ نہ سکے اور ہمارے یہاں کے سرکاری جریدہ معمولی جلد ۴۴ مورخہ یکم شہریور ۱۳۲۲ف م شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ نمبر ۵۵ جزء الاول صفحہ (۶۹۵) رزولیوشن محکمہ سرکار صیغہ تعمیرات عامہ شاخ صفائی واقع ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۳ امرداد ۱۳۲۲ف الف میں شایع ہوا ہے کہ کتے اکثر صورتوں میں کافۂ انام کے مخل آرام بلکہ بلائے جان ہو جاتے ہیں اس لیے چھ ماہ سے زاید عمر کے کتے پر (عہ) سالانہ ٹکس قایم کیا گیا۔ دیگر بازاری کتے صیغہ اتلاف سگاں کے ذریعہ ہلاک کردئے جاتے ہیں کتا ہر ایک پر حملہ کرتا ہے بجز ان لوگوں کے جنھیں روزمرہ دیکھا کرتا ہے آپ کا دوست دشمن اپنا پرایا وہ کیا جانے نئی صورت دیکھی اس سے لئے دیدے پلٹے اور غرانے لگا کاٹ کھایا دیوانہ نہی زخمی تو کر دیا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ یروی ا لامام النسائی فی سننہ رحمۃ اللہ تعالٰی بالسند المتصل قال اخبرنا محمد بن عبد الاعلی قال حدثنا خالد قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت

مُطّہرًا فَا زَامَ رَجُلٌ) عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ المُغَفَّلْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ وَ رَخَّصَ فِیْ کَلْبِ الصَّیْدِ وَالْغَنَمْ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ عَفِّرُوْہُ الثَّانِیَۃَ بِالتُّرَابِ مدینہ منورہ روضہ مطہر کے مسجد نبوی میں بعد مغرب حدیث شریف کا سبق ہوتا ہے وہاں مولوی محمد ابراہیم صاحب بری زاد فیضانہم سے یہ حدیث میں نے سنی ہے۔

مختلف اقوام کے مستورات ہند

ناک میں زیورات پہننے کا رواج رکھتے ہیں ایک عورت کا شوہر ناک میں پہننے زیور اپنی زوجہ کو لا دیا وہ اس زیور کو پہنے ہوئے خوش و خرّم ہر کسی کے روبرو اپنے خاوند کی مداح و مشکور تھی ایک عارف فقیر اس کی یہ حالت دیکھکر باعث مسرت و شکرگزاری استفسار کئے اس عورت نے بعد تعریف کے کہی کہ میرا شوہر یہ زیور مجھکو لادیا ہے وہ سن کر یہ کہے ماشاء اللہ تعجب تو یہ ہیکہ

جس نے بیکار آمد اصلی زیور یعنے ناک عطا فرمائی اُس کا شکریہ کسی روز انتا نہ کی ہوگی جو کہ اس بیکار عارضی نمائشی زیور کے لیے ادا ہو رہا ہے جیسے چور ہمیشہ تک رہا ہے اور نکیھڑی کا سوراخ وزن سے پھٹ رہا ہے۔ اس لیے چاہیئے کہ اولاً خاوند حقیقی کا سپاس بجالائے۔

ناک میں اقسام کی علتیں

اور امراض ہوتے ہیں منجملہ جس کے ہیزل پالی پس طرح طرح کی رسولیاں وغیرہ بچے ناک میں خارجی (Foreign bodies) اشیاء جیسے کانچ و چینی کے منکے اناج و پھلوں کے بیج ڈال لیا کرتے ہیں سرد ممالک میں فراسٹ بائیٹ یعنے سردی سے ناک کی گردش خون کم ہو کر جلدی حصہ مردار ہو جاتا ہے۔ مرضِ آتشک سے ناک کی ہڈی گل کر دب جانے سے ناک بیٹھ جاتی چہرہ بد وضع بن جاتا آواز میں خنخنہ پن

ہوجاتا ہے۔ "نکسیر" ناک پھوٹنا ناک سے خون بہنے کو
کہتے ہیں (Epistaxis ozena) (ایپسٹیکس) "اوزینا"
ناک سے خون آلود بدبو کی ریزش کے سیلان کا نام ہے
"اخشم" قوت شامہ بعض اسباب سے زایل ہوجاتی ہے۔
تارق وغیرہ کے بگاڑ سے اندر گلینڈ ٹانسلز بڑھنے
سے بھی خنخنہ پن ناک میں آواز گھوم کر عجیب صدائے
غنہ نکلا کرتی ہے بسا اوقات یہ بات ناس لینے
والوں میں پائی گئی۔

ناس کی عادت سے ناک کثیف رومال سیتی
کالی ہمیشہ ڈبی کی ضرورت کسی دوسرے کو لیتے دیکھکر
ولولہ ہوا ہاتھ لیے اختیار اس صاحب کے جانب
دراز ہوا کہ مولانا ایک چٹکی ادھر بھی مرحمت ہو جب
عادی ہو گئے بغیر ناس کے کوئی دماغی کام کرنا
دشوار۔ مدراس کے باشندے اس کے زیادہ عادی
ہوتے ہیں۔ بہ نسبت اور ممالک کے اگر ناس نہ لی،

سر بھاری ناک بند ہو کر ستاتی ہے اور جب ناس لی گئی لے اختیار چھٹا چھٹ چھینکوں کی دھر مار شروع ہوئی نزدیک والوں کے سفید لباس پر سیاہ افتتاحی مثل چھرّوں کے برسنے لگی۔ وہ بیچارے نیچے دیکھکر دم بخود ہو رہے اور چپکے سے ادھر سے کھسک گئے۔ ایک یونانی طبیب صاحب کو ضلع کے دوم تعلقدار صاحب اپنی بیوی کے معالجہ کے لیے بلوائے۔ حکیم صاحب نے کیفیت سنی اور نبض دیکھی۔ مگر نسخہ لکھتے وقت مبہوت بنے بیٹھے رہے وجہ پوچھنے پر کہا کہ ناس کی ڈبی، بھول آیا۔ غرض آدمی کو سیکل پر روانہ کر کے ڈبی منگوائی گئی تب کہیں دو چٹکی ناس لیکر چاق ہوئے اور نسخہ لکھا۔ طلب آدمی کو نکمّہ کئے دیتی ہے۔

نقل

دو صاحبوں میں دوستی تھی ایک ناس کے عادی

دوسرے بیڑی کے طلبی کسی صاف ستھرے مقام پر
دونوں تشریف فرما تھے۔ بیڑی پینے والے صاحب
تھوکنے کے لیے چوطرف کسی خراب مقام کے متلاشی تھے
کوئی جگہ سردست خراب نظر نہ پڑی پس انھوں نے
ناس لینے والے صاحب کو پچھاڑ کر ان کی ناک میں
تھوک دیا اور کہے کہ اس سے غلیظ مقام یہاں کوئی
نہ پایا گیا۔ چونکہ میرے کرم فرما تمباکو ناک سے کھینچتے
ہیں اور میں منھ سے اس لیے اس مادہ کو بیکار جانے
نہ دیکر مشفق کے مطلوبہ مقام میں پہنچا دیا۔ کیا یہ دوستانہ
سلوک نہ تھا۔

کسی بند کمرے میں مچھروں کے لیے بعض لوگ دھواں
بھر دیتے ہیں جب تک وہ دھواں نکل جاکر ہوا اندر کی
صاف نہ ہولے تب تک کوئی ذی روح اندر نہ جانا چاہیئے
CO.CO₂ کاربان مون آکسائیڈ و ڈائی آکسائیڈ کی سمیت سے
حبس دم ہونے کا اندیشہ ہے چنانچہ بلدۂ حیدرآباد مقام کوچہ

رفعت الملک واقع محلہ مغلپورہ کا واقعہ ہے کہ ایک پختہ حمام کے کمرے میں سماور جسے بھبکا کہتے ہیں رکھے ہوئے ایک قدیم وضع کے امیر حمام کر رہے تھے۔ اور دروازہ اندر سے بند فرمالیے تھے۔ تھوڑے عرصہ میں غشی طاری ہوئی پانی کی آواز موقوف نہانے کی حرکت بند، تمیز کرکے تتا گردبیتیہ لئے گڑ بڑ مچائی، اندر سے جواب نہ ملا، دروازہ توڑ کر دیکھنے سے امیر صاحب بے ہوش کفن کی انتظار میں نہا کر لیٹے ہیں۔ غرض بہ عجلت باہر کھینچکر صاف ہوا میں عرصہ تک رکھنے سے، کچھ دیر میں ہوش آیا، ایضاً محلہ کوچہ فتح اللہ بیگ میں ایک مکان میں سماۃ ننھی بی انّا اسی طریقہ سے بھبکہ رکھے ہوئے حمام میں بے ہوش ہوگئی جس کی مجھکو فوراً اطلاع ملی وہ بھی مسموم ہوگئی تھی باہر نکال کر مصنوعی تنفس کا عمل کیا گیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد درست ہوئی اس کی پتلیں پھیل گئی تھیں۔ اسی واسطے جس مقام پر دھواں جانے علیحدہ

چمنی نہ ہو، اور وینٹی لیٹر نہ رہیں۔ ویسے حمّام میں آگ دھوآں نہ رکھا چاہیئے۔ اگر رہے تو ہوا صاف ہوئے تک اندر نہ جائیں اور کِواڑ بند نہ رکھیں تا شمول و خروج ہوا کا سدّ باب نہ ہوسکے۔

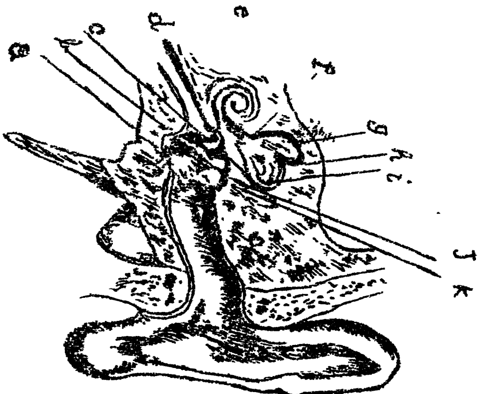
قوّتِ سامعہ

آلۂ سماعت

کان۔ اُذن۔ گوش۔ اِیر۔ آرس۔ انسان اس آلہ کے بدولت اولاً سُن سنکر گویا ہوا۔ اس مقام پر حضرت جلال الدین مولانا رومیؒ کا مقولہ ہے؎ مثنوی۔

اوّلاً ہر کرِ اصلی گنگ بود ناطق آنکس شد کہ از مادر شنود

ابتداً میرے معائنہ میں آیا ہوا کیس کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ نام ناگو اعمر ۱۲ سالہ حبش عورت سکنہ محلہ کھیمنی پورہ شہر گلبرگہ شریف نمبر ادٹ پیشنٹ رجسٹر صدر شفاخانہ ضلع گلبرگہ (۱۲۵۰) خلقتی مادرزاد گنگی و گنگی بہری



خارجی حصہ کان -

ٹکڑا اندرونی حصہ کان



بیرونی حصہ کان مع عضلات متعلقہ بحیثیت شکل مور -

Congenitul deaf and dumb or mute. کمسنی اوائل عمری میں بچے اکثر والدین

اناؤں کھلائیوں وغیرہ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا کرتے

ہیں کہ یہ کیا ہے اس کو کیا کہتے ہیں۔ غرض یہ قدرتی

جوہر ہے جس سے بچہ اپنی معلومات کو وسیع کیا چاہتا ہے،

ایسے موقع پر بچوں کو نرمی محبت سے بتلاتا چاہیئے

چڑھا ندھے ہو کر تندمزاجی دھڑکی سے ان کی جودت

طبع ہرگز پست نہ کرنی چاہیئے ورنہ بچہ غبی ہو گا۔ اس

آلہ کی حفاظت و نگہداری کی سخت ضرورت ہے مختلف

صورتیں اس کے متعلق عاید ہوا کرتی ہیں جیسے کان میں

چیونٹی چلا جائے تو اندر عجیب کیفیت اس کے چلنے اور

گرفت کرنے سے محسوس ہوتی ہے ایسے وقت لوگ

عجلت سے آب سرد کان میں ڈال دیا کرتے ہیں ایک دم سے

ٹھنڈا پانی کان میں جا کر سردی کا صدمہ اعصاب و دماغ

پر کرتا ہے اس لیے شیر گرم قابل برداشت پانی ڈالتا

مناسب ہے اگر فی الوقت شیر گرم پانی میسر نہ ہو سکے
تو تھوڑی دیر پانی اپنے منھ میں رکھکر کان میں ٹپکا دیں سردی
و گدگدی کے صدمے سے محفوظ رہیں گے۔ مگر ذاتی تجربہ
میں دیکھا گیا کہ بچے کے کان میں گوم بہ وقت شب سونے
میں چلا گئی اور بچہ بہت بے چین ہو گیا۔ آب سرد چار کے
چمچہ میں لیکر چراغ پر کنکنا کر کے ڈالا گیا بے سود رہا۔
یکایک میرے ذہن میں آیا تو میں نے تیل ڈال دیا اس
طریقہ سے وہ فوراً تڑپ کر نکل گئی اور باہر آن کر مر گئی
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے حشرات پانی میں مثل
جونک کے لپٹ کر گرفت کئے ہوئے وہیں رہجاتے
ہیں مگر تیل میں نہیں رہ سکتے بلکہ مرجاتے ہیں ان کا تنفس
منھ اور جسم سے ایسے میڈیم (کرہ) میں مسدود و محبوس
رہتا ہے اس لیے پہلے تیل ڈالدیں جس سے ایسے حشرات
مرجائیں۔ اس کے بعد پچکاری سے نکال دیں۔ بعض طبائع
کو سرد ہوا نقصان دیا کرتی ہے اس کے بچاؤ کے لیے

ویسے لوگ اکثر کان کے سوراخ روئی سے بند رکھتے ہیں
یہ بھی مضر ہے۔ کیونکہ جب روئی کا ڈانٹ نکالیں ہوسم کا
اثر موثر ہوگا ادھر قوت دفعیہ ہمیشہ بند و گرم بند رہنے
سے جاتی رہی ادھر ڈانٹ کے باعث حس سماعت کند
ہو چلی۔ پس ایسی عادت ٹھیک نہیں۔

گوشمالی

دیسی اساتذہ اکثر اپنے شاگردوں کو قصور پر گوشمالی
دیا کرتے ہیں اور یہ ان کے غصہ کے ڈگری پر منحصر ہے
جس قدر استاد کو زیادہ غصہ آیا اسی قدر زور کی گوشمالی
شاگرد کو نصیب ہوئی اگرچہ کہ یہ ان کا خیال "جورِ استاد
بہ ز مہر پدر" درست ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ کیا جور کا
یہی بہتر طریقہ ہے یہ تو دوست نادان کا کرشمہ ہے
چونکہ یہ ایک ایسا نازک آلہ منجملہ حواس خمسہ کے ہے
اس کے اندرونی غلاف کی بافت بیرونی جلد سے متصلاً

وابستہ ہے اس لیے اس کے اسکرو یعنی مڑوڑی دینے
ہیں اندر کی بافت گھوم کر بوجہ نزاکت بعض جگہ تڑک
و شگاف پاکر انفلامیشن سوزش جلن اجتماع خون درد
حرارت پیدا کرتی ہے۔ جس طرح کوئی عضو موچ میں آجا تیسے
کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بیچارے شاگرد کو ایک ذرا سی
غلطی کے مواخذہ میں کئی روز سبق ناغہ کرنا ہوتا اور ہرجی
بخار سے نحیف ہو جاتا ہے۔ حضرت کسی شاگرد کی ناک
پکڑتے ہوئے رینٹ سے کراہت کرتے لب کی،
گرفت میں تھوک کا اندیشہ ہے بال ٹوپی و شملہ میں
چھپے رہتے ہیں۔ بیچارہ سب سے کنارے خشک و نرم
سب کچھ سنتے والا مگر کچھ نہ کہتے والا مسکین آلہ یہی کان ہے،
پس حضرت استاد کے دست شفقت کا ہمیشہ یہی زیر
مشق رہا کرتا ہے اس کی حفاظت و نگہداری تو معلم صاحب
پر سب سے زیادہ مقدم ہے اس لیے کہ تمام حضرت کی
تعلیم اسی راہ سے دماغ میں جاگزین ہوتی ہے۔ یہ آلہ

نہیں تو تعلیم بے سود ہے بہرے کو راگ سنا کے اندھے
کو آرسی تبا کے کیا حاصل مثل مشہور ہے۔ دیگر یہ کہ اسی حسِ
خاص کے ذریعہ خدا و رسول صلعم کے امر و نواہی سن کر
بندے معمل ہوتے ہیں اور یہیں سے جملہ علوم دینی و دنیاوی
دماغ میں بستے ہیں اسی آلہ سے انسان لحن داؤدی کا،
لطف اٹھاتا ہے اور نغمہ و سرود سے مست و مدہوش
و محظوظ ہو اجاتا ہے اسی کے بدولت راہ روی میں انسان
اپنے آپ کو و نیز دوسروں کو ہر صدمہ سے بچا لیتا ہے
اور حیوانات اکثر اسی آلہ سے اپنی حفاظت دشمنوں و
صیادوں سے کر لیتے ہیں ان میں بھی یہ قوّت بہت
خاصی رہتی ہے خرگوش کانوں ہی کے ذریعہ سنبھل و آہٹ
سن کر اپنے آپ کو بچا لیتا ہے مگر بعض اوقات جیسے کہاوت
مشہور ہے کہ "دشمن بغل میں" خاص کر اس جانور کے کان
اسی کے وبال جان ہو جاتے انھیں کانوں کی حرکت گھانس
و لپودوں میں سے نمایاں ہو کر بیچارہ نشانہ بن جاتا ہے ورنہ

اس کی تمیز کوہ وصحرا میں دشوار ہے ؎ (مثنوی)

دشمنِ طاؤس آمد پرِّ او   اے بسا شاہاں بکشتہ فرِّ او

افسران افواج باقاعدہ زمین پر کان رکھکر غنیم کی فوج کی آمد کی آہٹ پا لیتے ہیں گویا یہ آلہ جسم کا محافظ جسم کے لیے کارآمد اور جسمی مشین کا ایک رکن اعظم ہے اس باڈی گارڈ کی قدر وقیمت ثقل سماعت والوں یا بہروں سے پوچھیئے۔ قدر نعمت بعدِ زوال" دل کے کانوں سے سنو" اس کہاوت سے مطلب ہمہ تن مصروف ومتوجہ ہوکر دوسرے طرف خیال نہ رکھکر سننے کے ہیں اور دلکے دو حصص بالائی کان سے مشابہ ہونے سے سیدھا و بایاں آریکل کہتے ہیں جس کے معنیٰ خود کان ہے۔ کان میں سلائیاں کاڑیاں کان ڈوئیاں کرنا اور بازاری پیشہ ور راستوں پر بیٹھنے والوں سے میل نکلوانا مضر و تکلیف دہ ہوا کرتا ہے تیل یا گلیسرین یا سیاچوڑ رئیڈ سلوشن آف کاربونیٹ آف سوڈہ ایک دو روز قبل کان میں ڈال دیں دوسرے روز

پچکاری آہستگی سے کریں کان صاف ہو جائے گا اور
ہیڈروجن پرآکسائیڈ سے بھی خوب صفائی ہوتی ہے
کثرت میل کی وجہ ثقل سماعت ہو تو وہ بھی رفع ہوگی ؛
کان کا میل ایر سرُومن حشرات کے لیے سمیّت کا اثر
رکھتا ہے اس میں کیڑے مرجاتے ہیں یہ انتظام دیکھئے
کیا مناسب ہے اور یہ میل کان کی تدہین کئے دیتا ہے
جب بیکار رہوا خشک ہو کر از خود گر پڑتا ہے نکالنے
کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی۔

کان پر تھپڑ یا طمانچہ مارنا

یہ بھی ویسی استادوں یا جاہلوں کا طریق ادب آموزی ہے
کہ لڑکوں کے کان پر طمانچہ تھپڑ دے مارتے ہیں جس سے
بعض مرتبہ کان کا پردہ جس کو ممبرانا ٹمپانی یا ڈرم بولتے
ہیں شق ہو کر دوا ما کر یعنے بہرا ہو جاتا ہے ایسی سزا کے
بارے میں استاد سے معروضہ ہے کہ اگر شاگرد دبلا اس

طریقہ کے علم نہ سیکھے گا تو بہ ذریعہ صنعت و مشقت وغیرہ کوئی اور حیلہ سے معاش بہم پہنچا لے گا مگر جناب تو اس طرح سے مار پیٹ کر ہونہار کو معذور بنا لے کے ساعی ہیں جو آیندہ چل کر کسی کام کا نہ رہے۔ کیا یہ بہ از مہر پدر ہو سکتا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں البتہ امپوزیشن دینے کا طریقہ مہذب و مفید ہو سکتا ہے جس سے لڑکے کے تلفظ املا ہجا خطاطی درست ہو کر وہ لفظ نقش کالحجر ہو جاتا ہے اور ویسی سزا کی وجہ لڑکوں کو استاد سے تنفر دلی دشمنی قلبی ہوگی اور چپکے سے استاد کو بد دعا دیں گے اس لیے امپوزیشن یعنے غلط کردہ لفظ کی متعدد بار تحریر ہم سزا و ہم تعلیم اس کے معنےٰ البتہ "جور استاد بہ ز مہر پدر" ہو سکیں گے۔

"واقعہ"

ہماری جماعت میں علم تشریح کا لکچر ہو رہا تھا استاد انگریز تھے ایک لفظ میں کسی شاگرد سے املا کی غلطی ہوئی

لکچرار نے اس لفظ کو سو مرتبہ لکھ لانے کہا اس شاگرد نے استدعا کی کہ پھر کہیں غلطی نہ رہ جائے اس کا صحیح املا بورڈ پر تحریر فرما دیا جائے صاحب نے بورڈ پر لکھدیا دوسرے شاگرد نے ٹوکا کہ جناب نے اس لفظ کا دوسرا حرف غلطی سے فروگذاشت کیا استاد نے مکرر اس کو درست کر دیا تب تو وہ شاگرد اولی کھڑا ہو کر کہا کہ اب اس امپوزیشن میں آپ کو بھی شریک ہونا پڑا جس کو استاد صاحب مانتے بنی حالانکہ انگریز تھے اور وہ ان کی مادری زبان تھی الغرض شاگرد و استاد دوسرے روز سو سو بار لکھکر جماعت میں لے آئے یہ تو نئی تہذیب و فیاشن ہے استاد شاگرد کا کیا حفظ مراتب۔

مختصر تشریح آلہ سماعت

یہ آلہ تین حصوں پر منقسم ہے۔

(۱) ظاہری۔ خارجی۔ یا بیرونی اکسٹرنل ایر۔

(۲) درمیانی وسطی۔ ٹمپانم مڈل ایر۔

(۳) اندرونی لیبرنیتھ انٹرنل ایر۔

حصہ اول خارجی جو کہ ہمیں نظر آتا ہے اور جس کے الگ الگ کئی مدارج ہیں یہ حصہ کم قسمتی سے استادوں ادبیوں وغیرہ کے چٹکیوں میں مسلا کرتا ہے گوشمالی کے مصائب جھیل کر سرخ ہوا جاتا ہے۔ اس حصہ کان کی بناوٹ مرمری ہڈی مہین خون کی رگیں واعصاب کی شاخیں پوست غدود وغیرہ سے ہے اس حصہ کے دو درجہ ہیں ایک پھیلا ہوا بالائی درجہ پنا یا آریکل کہلاتا ہے جو آواز کے تموج کو اکھٹا کر لیتا ہے دوسرا درجہ اس مجتمعہ آواز بھری لہروں کو کان کے پردہ تک پہنچا دیتا ہے اس کو اڈیٹری کنال یا میاٹس عربی میں میزاب السمع کہتے ہیں۔ یعنے کان کی نالی یا سوراخ ظاہری جو طول میں سوا انچہ سامنے اور اندر کے جانب رخ کئے ہوئے ہے ظاہری حصہ کان کا نشیب و فراز اس خوبی و کاریگری کے ساتھ قدرتی مسیزی سے ساخت کیا گیا ہے کہ ہوا میں آواز مشمول ہونے کے بعد

اس کی زد روکتے ہوئے اس کا زور توڑتے ہوئے اس کا راستہ کاٹتے ہوئے اس کا رخ بدلتے ہوئے اس طریقہ سے اس کا زور گھٹاتے ہوئے دماغ کو دھمک سے بچاتے ہوئے بہت ہی نزاکت سے ان آواز دل بھرے ہوئے کرۂ ہوا کے تموج یا حرکتوں یا جھونکوں یا لہروں کو ممبرانا ٹمپانی یعنے وسطی کان کے پردہ پر ٹکرا دیتا ہے تب ہی تو آواز بلا تکان محسوس و تمیز ہوتی ہے ہرآں۔

(Exprimentz) امتحاناً ابن آرل اسٹے لس کو بے کان میں جوڑ کر چپٹ ہیں کے طرف کسی کے کچھ کہلوا کے سنئے تکلیف دہ ناقابل برداشت دھمک محسوس ہوگی اس آزمایش سے کان کا ٹیڑھا بنگاپن سیدھی طرح سے سمجھ میں آجائے گا کان کا اندرونی غلاف نہایت مہین ونازک اور ہڈی سے بالکل چپیدہ ہے اس لیے ذرا سا صدمہ سوزشی کیفیت پیدا کن ہوتا ہے اس نازک غلاف کے نیچے چربی و دیگر انصال کنندہ بافت کی عدم موجودگی د

نیز قربت دماغ بہ مقابل دیگر مقامات کے اوجاع کے باعث از دیاد درد و تکلیف ہے چونکہ مادہ فاسد ریم وغیرہ مجتمع ہو کر اس چپیدہ پوست کو اور زیادہ تانتا چلا جاتا ہے، آرتیکل بھی سرد ولایت میں نشانۂ فراسٹ بائیٹ ہوا جاتا ہے اس آلہ کے رباط دو قسم کے ہیں۔

(۱) اصلی حقیقی ذاتی جو ذات کان کو بناتے۔

(۲) ظاہری عارضی موید یا صفاتی جو کان کو کھوپری سے چپیدہ کرتے ہیں علی ہذا القیاس عضلات بھی دو قسم کے ہیں۔ (۱) اصلی وانٹرنزک چھ ہیں (۲) ظاہری موید یا اکسٹرنزک تین ہیں۔ اٹولنس آرم کان کو اوپر کھینچنے والا عضلہ اٹراہنس آرم کان کو سامنے کھینچنے والا عضلہ ان عضلات کی چپیدگی کھوپری کے ساتھ جلد کے نیچے کان کی شکل مثل سور کے بنا دیتی ہے حیوانات میں یہ عضلے بہت متحرک رہتے ہیں وہ جس طرف چاہیں کان پھیر لیتے ہیں بعض انسان بھی مشق کرنے سے کان پھرا لیتے ہیں

کان کے اندر کی نالی بہ مقام اتصال حصص سخت و نرم
مرمری ہڈی ایک قسم کا زاویہ منفرجہ ابٹیوز ا یا لگل بنی ہوئی ہے
جیسے کہ قلعوں کے دروازوں کے سامنے دروازے مخفی
رکھنے انہیں غنیم کی زد سے بچانے بطور غلام گردش مستحکم
فصیل برجین قائم کئے جاتے ہیں ویسے ہی اجنبی تکلیف دہ
طائرات وذرآت وحشرات وہوا کے صدمہ وٹکر سے
اس حیوانی قلعہ کے دروازہ کے نازک پردۂ سماعت
کی سلامتی کے لیے قدرتی صناعی سے زاویہ متذکرہ قائم
ہوا ہے کوئی ذی روح جان پر سے اٹھکر یا غیر ذی روح
ہوا سے اڑکر جبکہ اس ٹیڑھے بھنوارے میں اندر تک
چلا جائے تو پھر غیر ذی روح سڑکر اور ذی روح مرکر
نکلے و نکالے بغیر چارہ نہیں اس لیے یہ تنگ و تاریک
ٹیڑھا مقام ظلمات خضر راہ۔

علم تشریح وجراحی کے ذہن نشین رہنا چاہیئے

میاٹس آڈی ٹوریس اکسٹرنس یعنے کان کے بیرونی

سوراخ پر پیچدار بالوں کی باڑ لگی ہوئی ہے تاکہ ننھے ننھے کیڑے مچھر و مکھی وغیرہ بے تامل اندر داخل نہ ہو سکیں بلکہ اس پیچ در پیچ بالوں کے جنجال سے مشکیں کسے پڑے رہیں لو فرضاً کسی صورت سے داخل بھی ہو گئے تو دوسرے چوکیدار اس تالی کے غدودوں کی ریزش جیسے سرومن یعنے کان کا میل کہتے ہیں " عربی " سملاخ یا سملوخ جس سے پروٹکشن حفاظت و لیوبریکیشن تدہین ہے جیسے قلعہ کی خندق میں پانی بھرا رہتا ہے " اپنی حراست میں جکڑ لیتے ہیں اپنے سے بلکا لیتے ہیں اور اس ڈھنگ سے پردۂ سماعت پر غیروں کو جمنے و چمٹنے نہیں دیتے جو باعث خراش کنندہ پردہ ہو سکیں اس کے ماورا بہت ساری باتیں آلہ کے استعمال و پردہ کی حفاظت اور چھوٹے بڑے کے کان کے خلور وان کے رخ کے متعلق ہیں جس کا علم سرجن کو ہے ایسے ابواب کا ذکر اس میں باعث طوالت و بر خاستگی طبیعت ہو گا زنخداں پر چوٹ لگنے یا مار لگنے سے

میالش کے کسی طرف ہڈی شکست ہو سکتی ہے۔

دوسرا حصہ مڈل ایر وسطی کان ٹمپانم کہلاتا ہے جس کا عرض جانبین (½ اور طول ½) انچ ہے اس میں ہوا بھری رہتی ہے اور یہ کنپٹی کے عظمی سخت موٹے حصہ میں واقع ہے۔ اس کے اندر کی دیوار میں مختلف سوراخ اور منڈیریں ہیں ابھرے جیسے گنبدیں قبّے دار نکال موجود ہیں جن میں عضلات اعصاب و رگیں گذرتی ہیں جھلئیں چپیدہ رہتی ہیں۔

یہاں اسٹے کین ٹیوب ایک نلی چونکہ ڈاکٹر اسٹے کیس نے پہلے دیکھا، آغاز ہوتی جس کا کچھ حصہ سخت[۱] استخوانی (Bony) اور تھوڑا حصہ مرمری ہڈی کا[۲] (Cartilage) اور کسی قدر حصہ لند ار[۳] (Fibrous) بافت کا بنا ہوا ہے یہ نلی طول میں ایک سے دو یا ڈیڑھ انچ تک رہتی ہے اس کے اندر کا استر روئیں[۴] دار ہے (Ciliary) پردہ کان اور فیرنگس یعنے حلق کے غذائی راہ کے استر سے متصل ہے یہ نلی ہوا کیلئے ہے

اور یہی اصول ہر راگ مالے میں لزوماً رکھا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا پنگی پٹا رابند ہوتا۔ یعنے جب تک بیرونی ہوا سے اتصال نہ ہو ملنے راہ نہ ہو راگ نہ ہو دوسرے اس نلی سے وسطی حصہ کان کا میل خارج ہوتا ہے گویا یہہ بدررو ہے۔ تیسرے ہوائی موازنہ قایم رکھتی ہے۔ کان کا پردہ درمیانی حصہ کان کا بیرونی حد یا دیوار بناتا ہے اور بیضاوی شکل پر ہے۔ پتلا صاف ٹرانزلوسنٹ یعنے روشنی تو گزر سکتی مگر اشیاء دیکھ نہیں سکتے۔ اس کا بیرونی رُخ مقعر اندرونی۔ سطح محدب۔ کان کے اندر مختصر سی تین ہڈیاں آر کلیس مانند زنجیر کے گتی ہوئی ہیں میالس بہ شکل ہتوڑی انکس بہ طور سندان اسٹے پس بہ وضع رکاب اسم باسمیٰ ہیں یہ ہڈیاں پردہ سے ملحق اور آپس میں ایک دوسرے سے مسلسل ذریعہ نازک رباط کے متصلاً جڑی ہوئی متحرک ہیں اور کان کے تیسرے حصہ میں ایک بیضاوی سوراخ پر آخری یعنے

زنجیری ہڈی پیچیدہ ہوگئی ہے۔ جہاں سے اعصابی آلات
سماعت کا آغاز ہے اور اس ترکیب سے سلسلۂ آواز
پہنچانے کا قایم ہے۔ مڈل ایر میں کیاوٹی خلو رہوادار
اور جانبین جھلی مڑی ہوئی کا نقارہ ڈرم ڈھول کے
مثال ہے۔ اس زنجیری مختصر سی تین ہڈیوں کا فعل پردہ
سماعت پر ایسا ہے جیسے کہ ایک سنسان کرو ٹکی حویلی
میں ڈنکے کی چوٹ نقارہ پرچوب پرس کے تشہیر بالا علان
ہوا کرتی ہے۔ عضلات یہاں کے دو ہیں ایک سے
کان کا پردہ ٹائیٹ کیا جاتا تنایا جاتا ہے۔ جس طرح ڈرم
طبلہ ڈھول مُٹھے چڑھانے سے چمڑا تن کر تیز آواز دیتا ہے
دوسری نازک ہڈیوں کو حرکت دیتی ہے۔ انھیں اصول پر
حکمانے گراما فون۔ فونوگراف اختراع کیا ہے۔ بعض حالتوں
میں کھنہ سراوٹ وغیرہ سے جبکہ پردہ میں سوراخ پڑجائے
مصنوعی پردہ آرٹیفیشل ڈرم سے سماعت میں مدد لیجاتی ہے
تیسرا حصہ اسس اندرونی حصہ کو انٹرنل ایر یا لیبرنتھ کہتے ہیں

جس کے معنیٰ بھول بھلیاں ہیں متعدد پیچ در پیچ خلوئیں اور نالییں گھر بھولی کی سی کیفیت ہے جسے دیکھکر انسان متحیرد چکر میں ہوئے جاتا ہے ؎

رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست — بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست

یہاں خاص اعصاب سماعت کی سکونت ہے۔
جس کو آڈی ٹوری نرو کہتے ہیں۔ اس حصہ کے تین مدارج ہیں۔ دستی بیول۔ سمی سرکولر کنال۔ کاکلیا اس کا اوپر سے وسطی قطع یعنے ورٹیکل سکشن کرنے سے اس کی کژدم کی وضع دکھائی دیتی ہے۔ کاکلیا بہ منزل ڈنکِ نیش وسطی بیول بہ حیثیت جسم اور سمی سرکولر کنال سامنے کے پیر عقرب کی سی معلوم پڑتی ہیں وسطی بیول وسطی بند ھال ہے جو ہر دو درجونکو متصل کرتا ہے اس میں سوراخ ہیں سمّی سرکیولر کنال اسمیں بھی ممبرین کی نلیاں جمی رہتی ہیں کاکلیا یہ گنبدی قبہ ہے جسکے اندر سیپی جیسا بنگہ یا سنکہ کے ویسے چکر دار تالی یعنے جیسے کسی برج یا مینار و ٹورو وغیرہ پر اسکرو کی سی چکر دار زینہ ہوتے ہیں یہاں آواز بجو بی گونجتی رہتی ہے ان تمام درجوں میں نمکین پانی بھرا رہتا ہے جس میں تقریبًا تین ہزار

اعصاب سماعت مختلف المقدار اُدھر تیرتے رہتے ہیں۔
جیسے کسی سمندر میں ٹیلیگرافک وایرسب مرین کیبل کی تار
گٹا پر چاہین لپیٹے پڑے ہیں۔ اس کے اندر غلافی ممبرینکے
مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے چپیدہ ہیں اسس
جھلّی کی ہتھیلی میں آواز زیادہ کرنے اور ایک انتظام ہے
وہ یہ کہ دو مبینا دی مہین ایراسٹون کیا لکیرس خلقت کے
ساخت کے بطور چپٹے بٹے اور کچھ ریگ جیسا سفوف
جو دھمک سے اُچھلکر اعصاب پر گرکے آواز دوبالا
کئے دیتا ہے۔ درمیان میں ایک جھلّی جسے ممبرانا کورٹی
کہتے ہیں اسمیں آرگنس آف کورٹی جمائے گئے ہیں چونکہ
ڈاکٹر کورٹی نے اولا اس کی شناخت کی اس لیے اُسکے
نام سے مشہور و معنون کئے گئے یہی خاص الخاص آلۂ
سامعت ہیں جو نہایت ہی مہین و نازک ہونے کی وجہ
آلۂ خوردبین سے بمشکل دکھائی دیتے ہیں ان تمام نمونوں میں
سے اگر کسی ایک میں سقم رہ جائے یا امراض مثل آتشک

وچیچک وغیرہ سے کوئی غیر معمولی بات پیدا ہو جائے
یا کسی صدمہ و ہرج وسوزش کہنہ سے پردہ گلکر پھٹ جائے
یا ناتوانی و ادویہ کے اثرات دیا کثرت سیلان خون سے
اعصاب میں ضعف عاید ہو جائے تو سماعت میں تفرقہ
واقع ہوتا ہے و نیز کان کے شدید تعفن پیدا کن شکایتوں
سے بہ وجہ تعلق دماغی بیماری ہوتی اور سمیّت جذب
ہو کر ہلاکت کا باعث ہوئی ہے۔ سیلان خون کان سے
وسطی حصہ کے بیماریوں کی وجہ اور کھوپری کے زیرین
سطح کے شکست (یعنے فراکچر آف دی بیس آف اسکل)
سے جاری ہوتا ہے اور حلق کے امراض میں سوزش
اسٹےکین ٹیوب کے ذریعہ مڈل ایر تک سرایت کر جاتی
ہے۔ ناک و منہ بند کر کے ہوا چھونکنے سے وسطی کان میں
ہوا بھر کر ایک خفیف دباؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے وہ
اس ٹیوب کے ذریعہ ہو آتی ہے۔ اور پردہ کان کا پھوگتا ہے
عضلۂ ٹنزر ٹمپائی کی حرکت سے اسٹےکین ٹیوب نلی کی

حلق کے جانب کی انتہا جو کہ بند رہتی ہے نگلتے وقت
کھلا یا کرتی ہے کان کے پردہ کے اندر یعنے وسطی درجہ
میں قدرت نے اس نالی مذکورہ کے ذریعہ جو یہاں
ختم ہوتی ہے ہوا مہیا رکھی ہے قریب میں وہیں ناک کے
اجواف ہیں جو منھ کے جوف وحلق سے الحاق رکھتے ہیں
اس لیے جبکہ ناک بند اور ریزش سخت رہے بہت
زور و جھٹکے سے ناک نہ چھکنی چاہیئے۔ پردہ پر اس کا صدمہ
ہوگا اور تیز مرچ کے استعمال سے کان میں جو کہ جلن سی
محسوس ہوا کرتی ہے اس کا سبب یہی نالی کا اتصال ہے
جو حلق سے کان تک پہونچتی ہے۔ بہت سارے
ثقل سماعت والے کوئی بات یا وعظ ولکچر اسپیچ راگ
تقریر وغیرہ سنتے وقت اکثر منھ کھولے ہوئے سنا کرتے
ہیں ایسوں میں آلۂ سماعت تک اس نلی کے توسط سے
صدا سننے میں مدد ملتی ہے حلق یا ناک میں جبکہ جلن یا نزلہ
سوزش زکام سردی وکھانسی وغیرہ کی وجہ اجتماع خون

ہوتا ہے تب کان میں ایک نوع کی حرارتی کیفیت
جو پیدا ہوتی ہے وہ بھی اسی نالی کے باہمی تعلقات کا
باعث ہے جو سوزش کے پھیلنے (Extension
of inflammation) ایک مقام سے دوسرے میں
منتقل ہوتی ہے۔ جبکہ آلات سماعت اس قدر مہین و نازک
واقع ہوئے ہیں تو قدرت نے ان کی حفاظت بھی
ویسی ہی فرمائی ہے یعنے تمام سر کے استخوانوں میں سب سے
زیادہ دبیز و مستحکم ٹمپرل بون کے حصہ میں اس آلہ کو متمکن
فرمایا جس کا نام سخت پتھر سا (پیوٹرس پورشن ہے) اسکے
مطالعہ سے آپ کو ایک حد تک اس کے باہمی تعلقات کا
سرسری علم تشریح ہو گیا۔ اب آپ خود بہ آسانی تصفیہ
فرماسکو گے کہ اکدم سے جبکہ استاد کا زبردست ہاتھ
بیچارے لڑکے کے کان پر بطریق طمانچہ (تھپڑ) پڑ جاتا ہے
بسا اوقات حضرت کے انگلیوں کے درمیانی شگاف سے
ہوا نکل جایا کرتی ہے زہے قسمت صرف زد کا صدمہ

جلد پر ہو رہا مگر جس وقت حضرت کی انگلیں ہل رہیں اور پسینہ و نمی سے ہاتھ کے جلدی مفصل و ساندیں گئیں رہیں اور شاگرد سے متعدد غلطیں ہوتی جائیں۔ اب ضبط کا یارا کہاں رہا اپنی پوری طاقت سے استاد نے شاگرد کے طمانچے دے مارا پس اس زد کی شدت سے کان میں ہوائی بندوق کا عمل ہوا یعنے پردہ پھٹا جیسے لڑکے ایک کاغذی لفافہ بند کئے ہوئے اس میں ایک چھوٹے سے سوراخ کے ذریعہ ہوا بھر دیتے. بن بعد وہ سوراخ بند کیا جاکر کسی سخت شے پر رکھکر ہاتھ سے اس پر مار تے ہیں پٹاقہ کی سی آواز دے کر وہ پھوٹ جاتا ہے چونکہ خلا رحال ہے اور پردہ کے ہر دو جانب ہوا موجود ہے ایک جانب کی ہوا کا دباؤ زیادہ ہوکر موازنہ تفرقہ پذیر ہونے سے یہ نقصان عاید ہوا انسانی حیوانی ہر ایک کے جسم پر بہ حساب فی اسکویر انچیہ یعنے ۱۵ پونڈ ساڑھے سات آثار ہوائی دباؤ ہے۔

بعد چند روز کے اُستاد کا غصہ اس لڑکے پر روز افزوں
ہوا جاتا ہے کہ نالایق سنتا ہی نہیں۔ بکتے چلّاتے سر
گھوم گیا ایسے کو مکتب سے نکال دیا چاہیئے۔ اُدھر والدین
قسمت سے ذی فہم ہوں تو اس کے تدبیر و معالجے کے
طرف متوجہ ہو کر رجوع شفاخانہ کرتے کہ سابق میں اچھا تھا
اب یکایک بہرا ہو گیا ہے۔ غرض ڈاکٹر صاحب اگر
توجہ فرمائے تو اس کے زبانی واقعات دریافت
کر کے کان کے معائنہ کے بعد بگاڑ کا اظہار کئے
دیتے ہیں۔ لو فرضنا والدین جاہل ہوں تب تو بڑی
مصیبت کا سامنا ہے کہتے ہیں جس سے استاد بیزار اور علم
نہ سیکھے ویسے بدبخت کا ہمارے یہاں کیا کام ہر وقت
اس غریب پر لعن وطعن و ملامت ہوا کرتی ہے۔ ساتھی لڑکے
بہرا بہرا کہکر تنگ کیا کرتے ہیں۔ اگر لڑکی ہے تو بہری کا
کوئی گاہک نہیں ہوتا بدقت و بہ نفرت کسی لالچ وخود
غرضی سے شادی کر لیتا بعد غرض جاتی رہنے کے

دُ کار دیتا ہے۔ افسوس ان استادوں اور والدین پر ہے جو ایسے بے بہا آلہ کی اس طرح بے قدری کیا کرتے ہیں قدرتی نبوٹ ہیں اگر کسی طرح کا سقم رہ جائے تو کان کو گھن لاگا کہکر لڑکیوں کے لیے ذی ثروت والدین جڑاو کان زیور سے آراستہ ہونے مہیا کر دیتے ہیں جس میں صرف دکھاوہی دکھاو ہے اور اصلی قدرتی بکار آمد و مفید آلہ جوکہ سب سے بہترین زیور ہے اس کی حفاظت میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ کیا یہ احتیاط و سمجھ کی بات ہے۔ قولہ تعالیٰ۔

وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ" کان کا معاوضہ کان کے ساتھ لیا جائے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا گوئے قوال رنڈئیں نوحہ خواں تان مارنے والے مولود خواں موذن الاپنے والے گاتے وقت کان کے سوراخ پر انگلی رکھ لیا کرتے ہیں اس لیے کہ اندرونی ہوا کی زد الاپنے سے بیرونی ہوا کے بوجھ پر غالب آکر پردہ پر نقصان نہ پہنچا سکے

اور یہ تعلیم قدرتی ہے یہ کہ ایک درد سا محسوس ہو کر خود بخود اس گانے والے کو انگلی سے کان کا بیرونی سوراخ بند رکھنے مجبور کرتا ہے "کان کے قریب بڑی آواز" جیسے رعد، گرج، توپ، بندوق، تفنگچہ یا بم کا گولہ تارپیڈو، ڈائی نامیٹ وغیرہ چھوڑنے و پھوٹنے سے پردہ سماعت پر صدمہ ہونے کا احتمال ہے۔ یَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ اس پر خیال کیا چاہئے ایک آلہ انسانی کے ہوائی موازنہ کا اختلاف اس قدر نقصان دہ واقع ہو تو حضرتِ انسان بوجہ بے اعتدالیوں کے اپنے آمد و خرچ جسمانی کے بیالنس موازنہ کا خیال نہ رکھیں وہ یقیناً نقصان بھگتیں گے۔ خرچ باندازہ آمدنی کن پیش نظر رہے تب تو آدمی کسی کا دست نگر نہ رہے۔ مضطر نہ رہے بلکہ اس کی وقعت و عزت سب پر رہے۔ از حضرت عطارؒ

خرج را بیروں ز اندازہ مکن خشک ریش خویش را تازہ مکن

والدین کا خیال کہ لڑکے کو کچھ علم آجائے استاد کی دھن کہ شاگرد کچھ سیکھ جائے۔ اس کوشش میں خواہ مخواہ کا وہ معذور ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بھائیو اس کے ساتھ لڑکے کی تندرستی بھی پیش نظر اور اس کی صحیح الاعضائی ملحوظ خاطر رکھیے کیونکہ بعد علم سیکھنے کے فی زمانہ معذور یا ناقص الاعضاء کو ملازمت ملنا دشوار ہے اب تو ہر صیغہ کی ملازمت کے لیے باضابطہ گورنمنٹ میں فزیکل فٹنس اور قابل ملازمت ہونے کی صداقت جب تک ڈاکٹر نہ دے تو شریک زمرۂ ملازمت سرکاری نہیں ہو سکتا (بیت)

تندرستی ہزار نعمت ہے　　بلکہ اس پر نثار نعمت ہے

ایمان کی بات تو یہی ہے کہ جو کچھ تم تعلیم دے رہے ہو اس سے وہ فایدہ حاصل کرنے کے قابل رہے ورنہ آپ کے احسان کا لطف ہی کیا رہا بلکہ دوست نادان کا کام کیا ایسی صورت سے لڑکے آیندہ چلکر آپ کے نسبت

اچھے الفاظ کے عوض بُرے جملوں سے تخاطب نہ کریں انسان مظہر اتم اشرف المخلوقات ہے اس کا چہرہ خاص کر یدِ قدرت نے ترتیب دیا ہے[۲] اور اللہ تعالیٰ نے احسن الخالقین کا فخر ظاہر فرمایا ہے۔ اس مقام کو مصحفِ رُخ کا لقب حاصل ہے یا اہل التعلیم اس کو بے ترتیب ومعیوب بنانے سے بچو اسی کو عاشق تکتے ہیں اِسی پر لوگ مرتے ہیں خدارا تم اس پر نہ مارو بلکہ ہر صورت سے اس کو سدھارو استاد کا کام نہ صرف سبق رٹا دینے کا ہے بلکہ شاگرد کے کل حالات وخصایل کی نگرانی وذمہ داری کا ہے خصوصاً نئی تعلیم کے بورڈرس طلباءِ مقیم تعلیم گاہ کے متعلق کافی نگرانی نہ رہنے سے کچھ علم آبھی جائے تو کیا وہ ناکارہ وناہل بالے نکلے گئے ویسے تو "چارپائے برو کتابے چند" کے مصداق بن بیٹھے اس لیے استاد اتالیق بھی کہا جاتا ہے کہ لڑکوں کی شائستگی ادب طرزِ روش خیالات وحرکات عادات سب باتوں کی

[۲] (وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ) پ ۲۸ ع (التغابن)

اصلاح و درستی کے درپے لگا رہے اور مثل ڈیٹکیٹیو کے
خفیہ خبر گیراں رہے عادات ناشایستہ متمکن نہ ہوتے دے
یہی زمانہ عمدہ بنیاد قایم کرنے کا ہے اور اس کے لیے
اولاً خود ہر بُری بات سے محترز رہے کیونکہ مہربان استاد
اور ماں باپ کے اکثر خصایل و عادات فرزندوں و شاگردوں
میں پائے گئے جن پر لڑکے اپنے بزرگوں کی سنت
جان کر فخریہ عمل پیرا رہے تعلیم ایک حاوی لفظ ہے
اس سے مطلب چند کتب پڑھا دینا نہیں بلکہ شاگرد
کی روحانی ظاہری اخلاقی تہذیبی "مارل سوشیل
فیلنگس" سب کی درستی منظور ہے نہ یہ کہ کالج برخاست
ہوتے ہی یا حوائج کے حیلے سے لڑکے باہر جا کر چرٹ
بیڑی تمباکو پائپ استعمال کریں اور خلافِ وضع
فطری لواطت و حرکاتِ شنیعہ کے مرتکب ہوں۔
مغلظات و فحش بکیں ڈھول دھپے کی پراکٹس کریں ٹورنمنٹس
اور میاچیس کے منصوبے اور کلبس کی تیاری میں ہی اپنا

قیمتی وقت ضایع کریں۔ اپنے آپ کو فیشن ایبل بنانے کے ساعی درستی لباس وشوز میں ہمیشہ سرگرم مگر اصل مقصود گم۔ اس سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ محترم بوقت امتحان وملاقات اہل فضل وکرم کھل جائے گا۔ سارا بھرم انسان کے لیے عزت بہت لازمی وبڑی چیز ہے اور یہ بدولت علم کے حاصل ہوتی ہے علم ہی ادنیٰ کو اعلیٰ کئے دیتا ہے۔ بندہ کو خدا تک پہنچا دیتا ہے۔

مثنوی روم

خاتمِ ملکِ سلیمان است علم　　جملہ عالم چوں تن وجان است علم

نظم

دولت نہیں انسان کی کچھ قدر بڑھاتی　　دنیائے دنی کام کسی کے نہیں آتی
گو فقر ہو۔ عالی نسبی پر نہیں جاتی　　بینا ہیں وہ جو دیکھتے ہیں جوہر ذاتی
محتاجی سے کم رتبۂ عالی نہیں ہوتا　　عزت وہ خزانہ ہے کہ خالی نہیں ہوتا

نہ اس خزانہ کے لیے پہرہ کی ضرورت ہے و نہ پاسبان ونگہبان کی حاجت نہ اسے کوئی چرا سکتا و نہ یہ

دوسرے کو عطا کرنے سے کم ہوتا وہ آلان کما کان ہی نہیں رہتا بلکہ بحث و مشق سے زد فزد روز افزوں ہوتا ہے، زمانہ سابق میں ایک جاہل صاحب مسمّی پیر محمدؒ ساکن یادگیر اپنے فرزند مسمی عبد الوہاب کی تعلیم کے بارے میں استاد کو اجازت دی تھی کہ اگر یہ برابر تعلیم نہ پائے اور متوجہ نہ ہو تو اس کو مار ڈالئے۔ اور استاد صاحب بھی حصہ سے جاہل ملے تھے غرض انھوں نے بحالت غیض یاد نکرنے سے شاگرد پر تفنگچہ چلا دیا۔ چونکہ حیات باقی تھی نشانہ چوکا وہ شاگرد کئی برس بعد بیاسی سالہ عمر طبعی کو پہونچ کر مرض موت سے انتقال کیا۔ علم سے جہالت دور ہوتا عقلِ سلیم میں زیادتی ہوتا طبیعت میں استقلال و ثابت قدمی پیدا ہوتا مقصود ہے۔ استاد ہی جہالت کا سبق دیں تو شاگرد کی نفسانیت کیوں نہ بڑھے۔ سعدیؒ

زِجاہل گریزندہ چوں تیر باش   نیامیختہ چوں شکر شیر باش

غرض تعلیم کے لیے بہتر و لایق سنجیدہ طبع استاد

ہر اعتبار سے منتخب کرنا والدین کا فریضہ ہے۔ کیونکہ سیکھنے سے سکھانا امر دشوار ہے۔ ہر ایک لڑکے کے قوائے ذہنی ایکساں نہیں۔ استاد کہدیا کوئی سمجھا اور کوئی نہ سمجھا اسی لیے امتحان میں مختلف نتیجے برآمد ہوا کرتے ہیں ہر لڑکے کی سمجھ کے موافق سمجھانا حتیٰ کہ وہ اس پر بخوبی قادر ہو جائے اور ان سے اعادہ کرا کے اطمینان کیا چاہئے۔ بعدہٗ ان سے محنت یاد کرلنے کی لینا عمدہ نتیجہ خیز ہو گا اس معاملہ میں استاد کو چاہئے کہ قوتِ تمیزی حاصل کرے نہ یہ کہ ایک ہی لکڑی سے سب کو ہانکے بعض طلباء لیے غیرت بعضے غیرت مند، تھوڑے غریب المزاج کم سخن اکثر لیے حجاب ایدی اس واسطے ان دنوں مہذب سرکار ایک امتحان مقرر کی ہے جس کو یل۔ ٹی (L.T) ۔ بی ٹی یعنے لیسن شئیٹ یا بیا چلر اِن ٹیچنگ تعلیم دینے میں کامیاب جس میں سارے طرقِ تعلیمی سکھلائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ہربرٹ اسپنسر جو بڑا

فلاسفر تھا اور جس کا تدبّر لوگ مانتے ہیں اس کا مقولہ ہے
جس مدرسے میں جانے سے لڑکا متنفر ظاہر کرے۔ تم
اس کو وہیں جانے مجبور مت کرو بلکہ اس کی میلانِ طبع
پر چھوڑ دو اطفال کو قصور پر مت مارو بلکہ اچھی باتوں
سے ان کی غلطی کا اظہار کر دو اور آیندہ ویسے کاموں سے
بچنے کی ہدایت کر دو تاکہ ان کے قوائے دماغی اچھے
ڈیولیپ یعنے مرتّب ہوں یا نہیں نہ یہ کہ مارپیٹ کر
اپنا دشمن بناؤ کہ وہ سرپرستوں کی صورت سے بیزار
ہو جاویں۔ ایسا ڈھنگ اختیار کرو کہ لڑکے والدین و
استاد سے مانوس رہیں اور ہمیشہ ان کی خیر منائیں
نہ یہ کہ ان کی بربادی کی دعائیں مانگیں عاقلانہ اصول
و نرمی تفہیم سے جس قدر علم حاصل ہو سکتا ہے جہالت
مارپیٹ ڈرانے سے اس قدر ہرگز حاصل نہ ہو سکے گا
بلکہ نقصانات کا اندیشہ ہے یہ مسئلہ عقلا کے پاس
مسلمہ ہے فرض کرو کہ ایک تندہ گھوڑا طویلے سے

فرار ہو کر کسی میدان میں شرارت سے کود پھاند
رہا ہے ایسے وقت کوئی چابک سوار آتش بازی گڑبڑ
مار پیٹ باجہ وغیرہ سے اس کو مطیع ہرگز نہ کر سکے گا
بلکہ وہ اور زیادہ اُلجھے گا جب تک کہ نرمی ملایمت
تلطف آمیز آواز سے نہ بلائیں وہ ہرگز رام و فرمانبردار
نہ ہو گا۔ سعدی رح

بہ شیریں زبانی و لطف و خوشی — توانی کہ پیلے بموئے کشی

وَلَہٗ

بندہ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود — لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مغلوب الغضب جاہل استاد کی نقل حضرت سعدی رح
نے گلستاں کے باب ہفتم میں لکھی ہے۔

حکایت

معلم کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روئے
تلخ گفتار بد خوئے مردم آزار گدا طبع ناپرہیزگار کہ

عیش مسلماناں بدیدن او تبہ گشتے و خواندن قرآنش دل مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ و دخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارض سیمیں یکے را طمانچہ زدے وگاہ ساقِ بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانت نفسِ او معلوم کردند بزندش و برآندند۔

قوت باصرہ۔ البصر۔ آنکھ۔ النظر۔ عین۔ چشم۔ آئی

چہرے کے بالائی حصہ میں دو خوش وضع مدور آلے مژگان کی چلمن میں مستور پوٹوں کے حجاب میں محجوب۔ حدقہ چشم میں محفوظ صانع ازلی کی صنعت و کائنات کے مشاہدات کے لیے ید قدرت سے لئے متمکن فرمایا اور انتظامِ قیام تطر اس نزاکت سے انہیں مستمر رکھا کہ باوجود قرادی فرادی دو آلے بصارت کے ہونے کے منظر میں تفرق و تفرقہ نہ ہونے پائے یعنے

دو آنکھوں سے ایک ہی شے نظر آئے جس سے بعینہ کورِ خرد کے لیے کس قدر پیاری توحید کا اظہار مترشح ہو رہا ہے (غالبؔ)

اُسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

اور خود کو نہ دیکھنا بلکہ تمامی دنیا و مافیہا کا سیر و ملاحظہ کرنا اس میں خود بینی کو ترک کرنے سے سب کچھ نظر آنے کا کیا خوب سبق دیا جا رہا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں

چشم بیند ہر کم و ہر بیش را   لیک نتواند کہ بیند خویش را

وَلَہٗ

خود بینی و خویشتن سرائی   رسمے ست کہ در دیارِ ما نیست

نعمتِ عظمیٰ

آنکھیں سب سے بڑی نعمت ہیں لیے ان کے

زندگی آفت ہے ہر طرح کی اذیت ہے کہاں کی راحت ہے۔ اندھا انسان وعُمیٰ حیوان جس کا دنیا میں رہنا نہ رہنا یکساں ہے۔ مجبوری کے دن بھرنا ہے۔ لاچاری کی عمر بسر کرنا ہے یا رَجُلاً اُخُذْ بِیَدِیْ راستوں پر کہتے ہوئے پھرنا ہے۔ یعنے اے لوگو میرے ہاتھ تھامو اور راہ راست پر لگا دو قدرت ان آلوں کو مدور تخلیق فرما کر اس بات کا بدیہی ثبوت دے رہی ہے کہ ان آرگنس سے ساری دنیا وکلہم ثوابت وسیاروں کو جو کہ وہ بھی گول گول شئے ہیں معائنہ کرسکتے ہو اسی آلہ کے اصول پر فوٹوگرافک کیمرہ موضوع کیا گیا جسمیں کائنہ اصلی حالت وصورت کا مثنیٰ قایم ومنعکس ومنقوش ہوتا ہے گو دماغ میں ایک مرتبہ دیکھی ہوئی شے کی تصویر چھپی وچھپی رہے مگر آنکھ کے روبرو سے وہ منظر سرکتے ہی اس کا عکس بھی برعکس ہوجاتا ہے۔ مدتِ قیامِ عکس ⅛ حصہ سکنڈ کا ہے۔ اظہارِ کیفیت الفت ونفرت

محبت بستی و غمزہ اور جادو نظری آنکستا تلطف و تعنیض رنج و غم و الم انہی چشموں کا کرشمہ ہے

آنکھوں کے دکھانے سے ظالم تجھے کیا حاصل
میں تو ترا اندہ ہوں جادو نظری کیوں ہے

انسانی اگھاناپن و کنگال پن انہی چشموں سے ہوتا ہے تب ہی تو بعضوں کی شان میں سیر چشم کا لفظ استعمال ہوا کرتا ہے یا یوں کہئے کہ دینی دنیاوی بہت سارے امور جسمانی مشین کے انہی دو سگنلوں و یا انڈیکیٹروں یعنے اشاروں پر چلا کرتے ہیں

میری آنکھوں میں پہلو میں جگر میں دلمیں آبیٹھو
کہ میری آرزو ارماں تمنا مُدّعا تم ہو

اسی راہ سے دار الحکومت جسمانی میں صدر اعظم یعنے دماغ کو جو کھوپری کے مستحکم قلعہ میں مصئون و محفوظ ہے مے لیے انتہا کیفیتیں اور حالات چپ چاپ معلوم ہوتے رہتے ہیں اور اسی راستہ سے بہت سارے عقدۂ لاینحل حل

ہو جاتے اور بہت سارے منتظروں کو پیام وسلام رہائی
وگرفتاری کا حکم نافذ ہوتا رہتا ہے یہاں کا ادنیٰ اشارہ
بہت بڑا نتیجہ خیز ہوا کرتا ہے اسی آلہ کے بدولت دماغ
میں تصور جمایا جاتا ہے ۔

عالمِ خیال

کیا تصور میں مزہ آتا ہے   یار بے پردہ چلا آتا ہے
معائنہ کردہ اشیاء بہ مجرد خیال کئے کے حاضر
ہو جاتے ہیں ۔
دلمیں رہتے ہیں آنکھ سے چھپکر   ہم سے پردہ نہیں تو پھر کیا ہے
اور ایک حد تک بیان کردہ شے کو بھی خیالی
نظر میں لایا جا سکتا ہے۔ یعنے سفر در وطن خلوت در انجمن
کا سا معاملہ ہوتا ہے۔ شعر

ظاہر میں کہیں رہتے ہیں باطن میں کہیں ہیں
یہ وصف انہی میں ہے کہ ہیں اور نہیں ہیں

بلحاظ صفات منظرہ و حالات مستترہ شعراء آنکھوں کے متعلق اکثر مضامین باندھے ہیں ؎

ترک چشم مخمورت مست و ناتوانی ہاست
فتنۂ بانگاہِ او گرم ہمعنانی ہاست

اور کسی نے آنکھ کی مختلف الرنگت و نیوٹ پر یوں کہا ہے ؎

مزا برسات کا چاہو میری آنکھوں میں آبیٹھو
سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

دیگر

کرتی ہے خون عاشقوں کا سرخی آنکھ کی
شوخی اڑائے ہے کسی متوالی آنکھ کی

چوری کا پتہ بھی آنکھوں سے چلتا ہے ؎ (جامی رح)

دزدیدہ نگہ دزدی من از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

دیگر

سمجھوں میں کس طرح ادھر دلسے وہ دیکھتے نہیں
دل سے جو دل ملا ہو کوئی نظر ملائے کیوں

شرگیں آنکھ نیچی رہتی ہے۔ شوخ چشمی خود بخود دکھتی ہے
متوالی رسیلی آنکھ تشنۂ دیدار کو سیراب کرتی ہے (شعر)

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دلکا

آنکھ تشخیص امراض میں ید طولی رکھتی ہے۔ علم ہیئت
اسٹرانومی جیسے رسدگاہ آبزرویٹریمین نجوم شمس و قمر کی
دید کرتی ہے جہاز رانی ریل چلانی زبلین ایروپلین غبارہ
ہوائی جہاز سمبرین سطح آب کے نیچے چلنے والے جہاز
ایڈن و موٹر ڈرا ونگ یہ سب بصارت کے پیرو ہیں
فن سپہ گری کے اعلیٰ تربیت یافتہ آفسر دور سے
غبار کی مقدار و بلندی پر تعداد فوج پیادہ و سوار اپنی
بصارت کے معیار پر جانچ کر ظاہر کرسکتا ہے۔ و نیز
ہیلوگراف و سگنل لائیٹ جنگی عمل ناظرہ ہے۔ یہ لعنے
آنکھ کے کھیل ہیں۔

تشریح العلین بالاجمال یا مجمل تشریح چشم

نصب العینین

آنکھیں چہرے کے لیے مناسب طبقہ پر قایم
کی گئی ہیں جہاں سے نظارہ وسیع پیمانے پر ہوتا ہے
گویا آنکھ دل و جان کا جھروکہ ہے ۔ (Window
of the sole) نظر غایر ڈالنے سے آنکھیں دو نصف
نصف مختلف المقدار گولوں کا اجتماع ہے جو بہ حیثیت
مجموعی مدور ہو گئے ہیں ۔ ان کی ایسی گول ساخت
میں کئی مصلحتیں ہیں دیدہ بآسانی پھرتا ہے ۔ ہر طرف
گھوم کر نظر کر لیتا ہے اور زاویہ دارانہ رہنے سے
ہر سمت سے عکس تفرقہ پذیر نہیں ہوتا بلکہ صحیح و سالم
بلا شکن کے پڑتا ہے نظر میں فتور و یا کسی طرف کی
شعاعوں کے لیے مزاحمت نہیں آنکھ کے ڈھیلے کا
۱/۶ حصہ سامنے کا چھوٹا حصہ بن کر حدقہ چشم کے باہر
ظاہر ہے یہی حصہ پرامی تنٹ یعنے نکیلا نیکر بیرسنگ آئینہ یعنے

دل میں گھسنے والی آنکھ کا خطاب پاتا ہے مابقی بڑا حصہ
پپوٹہ حدقہ میں چھپا رہتا ہے حقیقت میں سب آنکھیں مقدار
میں برابر سی ہیں چہرہ کی بناوٹ ظاہری حصۂ چشم کے
تفرقہ پرداز ہے جس کا حدقہ کشادہ ہو زیادہ حصہ ڈھیلیکا
نمایاں ہو گا اور جس کسی کا حدقہ تنگ ہو اس کے
دیدہ کا زیادہ حصہ اندر رہے گا۔ صورت اولی میں
کشادہ چشم بڑی آنکھ ہو گی صورت ثانی میں چھوٹے
دیدے تنگ چشمی دکھے گی جو عربی میں اخوص کہلاتا ہے
بلا مدد آلہ کے سرسری طور پر قریب بیں و بعید بیں کی
شناخت کرنے بعلامات ظاہری یہ آسان طریقہ ہے
جس کے پیشانی کی ہڈی سامنے یعنے ابرو کی طرف
زیادہ بڑھی ہوئی رہے اور سر پیشانی سے گدی کیجانب
یعنے سامنے سے پیچھے کے طرف طویل رہے ولیونکی
آنکھیں بہ ظاہر خرد حقیقت میں لانبے اور وہ میوپک قریب
بیں شارٹ سایٹڈ ہوں گے۔ اور جس کا چہرہ چپٹا اور

لانگ آکسس کم یعنے دیدہ بھی چپٹا لانیا نہ ہو گو یہ ظاہر
آنکھیں بڑی مگر وہ لانگ سائیڈ یعید ہیں ہیپر میٹروپک
ہو گا ہر دو متذکرہ صفات معمولی نارمل یا صحیح نظر کے
مقابل کرتے ناقص پائے گئے ہیں اگرچہ کہ یہ مرض
میں شامل نہیں بلکہ نبوی خلقتی نقص ہیں جس کی اصلاح
بہ ذریعہ چشمہ یعنے عینک کے ممکن ہے جب کبھی
ایسی صورت واقع ہو یا پیش آئے ماہر فن بصارت
سے آنکھ کا امتحان بخوبی کرایا جاکر حسب رائے اس کے
نمبردار چشمہ استعمال کریں ورنہ بصارت پر اثر پڑے گا.
نقص اول کے لیے کان کیو مقعر السطحین اور ثانی کے
واسطے کانوکس محدب السطحین چشمے لگائے جاتے ہیں
جن کے ذریعہ بصارت کا معیار اصلی حالت پر لایا
جاتا ہے اور دماغ پہ بار و چکر متلی سر میں درد و گرانی
آنکھ سے پانی کی روانی وغیرہ سب موقوف ہو کر کام
بہ سہولت وبہ آسانی چلتا ہے مگر نقص دیدہ میں اس

عمل سے کوئی اصلاح نہیں ہوتی۔ قدرت سے آرہٹ
یعنے نمانہ چشمی عظمی میں چربی کی تو شک اور کیا پیٹول
آف ٹننس کی چادر بچھائی گئی ہے تاکہ دیدہ انتظار کسی کے
فراق میں صورت سیماب بستر پر بیقرار لوٹتا رہے یعنے
آسانی کے ساتھ متحرک رہے اور بیرونی ضربات
ٹکّر و دھکے سے اندر کے طرف دب جاکر خفیف صدمات
سے محفوظ رہ کر کشن یا اسپرنگ کا فایدہ اس نرم یا
لچکدار کمپریسبل زورشکن گدی سے حاصل کرتا رہے۔ "غلافِ
چشم" تین ہیں (الف) اسکلیراٹک (ب) اور کارنیا
(۲) کورائڈ۔ آئیرس سیلیری پراسس (۳) ریٹینا۔ نظر گزرنے
کے اخلاط توسطی بھی تین ہیں (۱) اکیوس ہومرس (۲)
کرسٹلائین لنس (۳) وٹرلس ہیومرس۔ پردہ ملتحمہ اسکلراٹک
معنے اسخت یہ ایک مضبوط سخت سفید غلاف ہے اس میں
ربڑ جیسے پھیلنے کا مادہ نہیں اس لیے اس کا کام دیدہ کو
گول قائم رکھنے کا ہے اور بوجہ اس کے نورانیت و

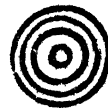
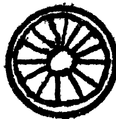
جھلک ضیاء وروشنی جیسے جوت کہتے ہیں آنکھ کو جو رچشمی
کا خطاب ملتا ہے صحت ورالسنان و مرض یرقان وغیرہ
اسی کی رنگت پر جیتا ہے۔

کارنیا۔ قرنیہ۔ یہ مدور شفاف بلاکدورت سب سے
پہلا حصہ غلاف کا ہے جو $\frac{1}{25}$ انچ دبیز ہے زندہ و مردہ
پن آنکھ سے آنکھ کو ہی باور کراتا ہے جو بطور گھڑی کے
شیشے کے ڈھیلے کے روبرو جما ہوا ہے اس کے جانبین
کا طول مافوق وتحتی طول سے زاید ہے یہ پردہ دیدہ کا
$\frac{1}{6}$ حصہ بناتا ہے اس کی بیرونی سطح بطور شیشۂ گھڑی کے
محدب ہے اس کا ڈھلاؤ ہر شخص میں مختلف ہے بلکہ
ایک ہی شخص میں بہ لحاظ مدارج عمر اختلاف پذیر واقع
ہوتا رہتا ہے اوائل میں بہت نمودار ہو کر اواخر میں چپٹا
ہو جایا کرتا ہے اس کی موٹائی سب طرف یکساں ہے
اس کے قطع کرنے سے (۴) پرت پائے جاتے ہیں۔
سب کے اوپر رہنے والی جھلی کنجکٹیوا مہین وصاف

اس پر ڈھیلی ڈھیلی مڑی ہوئی ہے اس میں کاہ کوہ جیسے
محسوس ہونے بلا کی حس رکھی ہے تا اجنبی شے نکالے
بغیر چین نہ آئے ورنہ وہ مسلسل کھٹکتی جائے اس طرح سے
اپنی نین بچائے اپنی حفاظت کے لیے کیسے خیرخواہ
دوست اَرحم الرّاحمین سرکار سے اپنے ہی میں
موجود ہیں۔ قرنیہ بھی الاسٹک نہیں ونہ اس میں خون و
عروق جاذبہ وغیرہ کی رگیں ہیں بلکہ اس کے اطراف
رگیں حلقہ باندہ کر دہیں سے مادہ پرورش چھنکر و چھبر کر
اس کی پرورش ہوا کرتی ہے باریک اعصاب نازک
شاخ در شاخ بنے ہوئے ہیں کبر سنی میں بعضوں کو
اس کے کنارہ پر سفید بلغمی مادہ مثل حلقے کے منجمد
ہوتا ہے جس کو سینائیل فیاٹی ڈیجینریشن آف دی
کارنیا کہتے ہیں اور بعضوں کے اسٹرومس ٹیوبرکیولر
یا رومیٹک قویٰ کے ضعف سے اوایل ہی میں یہہ
کیفیت نمودار ہوتی ہے "علامات ودمم" کور انیڈ

پردہ عنکبوتیہ اس کا رنگ گہرا بادامی یا چاکلیٹ سا ہوتا ہے تاکہ روشنی کی تیزی جذب کرکے نظام نظر کا معیار قایم رکھے ورنہ اَن گنت اشکال صورت دکھاتے اس میں پرورش کے لیے خون کی رگیں بکثرت ہیں تقریباً آنکھ کا پچھلا ⅚ حصہ اس سے بنتا ہے۔ یہ پردہ مہین ہے اس کے عقب میں آپٹک عصب نقب کئے ہوئے ہے اس غلاف کے توسط سے ریٹینا کی پرورش ہے سلیری پر اس کو رائیڈ کے اندر کے موڑ اور تھیلیوں سے بنے ہیں جو قریب ساٹھ ۶۰ یا اسّی کے ہوتے ہیں۔

پردۂ عنبیہ۔ آیرس اس کے معنی قوس و قزح ہیں بوجہ مختلف ممالک و اقوام میں مختلف الرنگت ہونیکے یہ پردہ مدور رطوبت بیضیہ میں قرنیہ کے پیچھے معلق آویزاں ہے اور ایک بہت ہی نازک سلف اڈجسٹنگ یعنے خود بخود سکڑ پھیل کر کام کرلنے والا عضلہ

اس پردہ پر کارکن ہے جو اس کے وسطی گول سوراخ
جس کو پتلی، مردمک، پیوپل، بولو کہتے ہیں اسمیں سے
نفس دیدہ میں روشنی ما یحتاج کے داخل کرنے کا منتظم
رہتا ہے اس کے سامنے کا رُخ مختلف رنگ کا ہوا
کرتا ہے مگر پچھلا رُخ گہرے جامنی رنگت کا بمشابہ
پختہ انگور کے ہونے کے عربی زبان میں پردۂ عنبیہ
کہلاتا ہے (ادعج عربی میں سیاہ چشم کہلاتا ہے) اسکا
منتظم عضلہ یعنے سلیری مسلز غیر اختیاری انسان ہے
اس کی حرکت کرنی و یا نہ کرنی خارج از امکان ہے
اگر انسان کو اس کا اختیار دیا جاتا تو ہمیشہ نقصان اٹھاتا
اکثر دھوکا کھا جاتا ہے اس عضلے کے اعصابی ریشے باریک
سے ہیں۔ اور عضلاتی ریشے دو قسم کے ہیں سرکولر
مدور پتلی سکڑانے والے۔ دوسرے ریڈئیٹنگ یہہ
سیدھے مثل چاک کے تپوں کے پتلی کو کشادہ کرنے
والے ہیں۔(۱)  (۲) 

"پتلی"

زیادہ روشنی یا ناک کے جانب دیکھنے و یا
قریب ترین اشیاء کے ملاحظہ سے اور دواؤں کے
اثر سے پتلی سکڑتی ہے۔ اندھیرا دور کی اشیاء یا دوا کے
اثر سے پتلی پھیلتی ہے۔ "پتلی کا جھروکا" کھوپری کے
قلعہ کی زنجی ہے اس روزن سے عاشقوں پر تیر نظر
پھینکے جاتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ظالم صیاد نخچیر کو
نشانۂ تیر یہدف یعنے دل عشاق گھایل اور لبوئے خود
مایل کر لیتے ہیں۔ حضرت شاہ خاموشؒ کا قول ہے۔ شعر

اک ہم ہی نہیں تیر نظر کے ترے زخمی
بہتیرے ہیں ان چشموں کے بیمار تمہارے

اور یہ تیر معمولی نہیں زہریلے ہوا کرتے ہیں جب
ہی تو تڑپ کے شاعر کہتا ہے کہ۔ شعر۔

زہر ٹپکے ہے نگاہِ یار سے مرگیا وہ جس کو دیکھا پیار سے

در نظر رو۔ در نظر رو۔ در نظر۔ مولانا کا ارشاد ہے ؂

تیرِ نظر تیرا عجب تیر ہے   سامنے جو آیا وہ نخچیر ہے

تیر سے نظر کو مناسبت کی وجہ تیر کے لیے کمان درکار ہے نظر کے واسطے بھوں کی کمان ہر بار ہے۔

قوس کیوں بولتے ہیں ابرو کو؎ تیر اگر یار کی نگاہ نہیں

تیر زخمی کرتا ہے نظر بھی گھایل کرتی ہے۔ مگر تیر کا زخم کچھ عرصہ میں مندمل ہوتا ہے نظر کا زخم دل بدن پھیلتا ہے تیر غیر ذی روح کو توڑتی ہے نظر بھی اسی کو پھوڑتی ہے۔

حدیث۔ وَالْعَیْنَ عَیْنٌ تیر سیدھی بنی ہے اور سیدھی چلتی ہے پیچ و خم نہیں لیتی تار نظر بھی سیدھی ہے خمی مزاحمت بصر کرتی ہے۔ چشم ناہر سے تیر دکھتی ہے اس لیے اس سے سرزدشدہ زخم ظاہر ہے تیرِ نظر مجسم نہیں اس لیے اس کا زخم نہاں ہے تیر کے زخم سے خون بہتا ہے نظر کے زخم سے آنسو ٹپکتے ہیں۔ تیر

جسم میں چبھتی ہے اور نظر دل میں گھستی ہے۔ حذف تیر بنائے مخاصمت نشانۂ نظر بنائے محبت تیر دل زندہ کو مردہ کئے دیتی ہے نظر دلِ مردہ زندہ بنائے دیتی ہے۔

زخم سے تیرے دلمیں جان آئی تو مسیحا نہیں تو پھر کیا ہے

اسی چٹکلے پر کہا ہے ؎

سینہ راسپر سازم پیشِ ناوکِ نازت شستِ غمزہ راکشا وقت تنہ کمانی ہاست

کواں نگاہِ ناز کے اول دلم رلبود تیرے عمرت دراز باد ہماں تیرم آرزوست

تاثیر الانظار مسمریزم نظر سے نظر متاثر ہوتی ہے

آیرس کی رنگت پر بھی شعرا نے اپنی نیرنگی جمائی بے رنگ ہو کر اڑنے نہ دیا ؎

سوادِ دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئے تو
کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروئے تو

کرۂ زمین کے گرم طبقہ کے ممالک کے ساکنین کی آنکھ میں یہ پردہ حبشی انگور جیسا سیاہ ہوتا ہے اور مغلائی سیاہی جو روشنائی کہلاتی ہے وہ بھی چمکدار

سیاہ ہے۔ معشوق کو خط لکھا ہو گا مگر تردد یہ ہوا کہ سرد حصۂ زمین کے باشندے جیسے یورپ کی سرزمین والے جو کہ کرنجہ نیلگوں آنکھ ازرق چشم ہوتے ہیں تو یہاں شعر کا مطلب فوت ہو گا مگر ایک نیا نکتہ فوراً ہم نے نکالا۔ شاید شاعر کا خیال بھی اسطرف نہ گیا ہو وہ یہ کہ انگریزی سیاہی جسے رئٹنگ فلوئیڈ کہتے ہیں وہ بھی تو بلو بلاک ہے تب تو ہر فریق کا خط ان کی بی لوڈ کو انھیں کی سیاہی سے موزوں و مناسب تحریر ہوا اب ہر صورت سے شاعر کا خیال ٹھیک رہا۔ آیئے تو ایشیائی لوگوں میں جنھیں سیاہی چشم بالکل کم رہا کرتی ہے اس پردہ میں اور چین کی خلقت لے رنگت ہے یعنے بھورے جنم کے یا کوڑھی، برصی ویسے لوگ آفتاب یا روشنی کی دید کے غیر متحمل ہوتے ہیں لازمی طور پر رنگین چشمے یا سرمہ لگاتا ہوتا ہے خالق نے اسی واسطے روشنی کی تیزی کو جذب کر لنے والا مادہ

سیاہی کا اس پردہ میں رکھا ہے۔ جائے غور ہے۔ کعبہ جو خانۂ خدا ہے اس کا پردہ بھی سیاہ ہے۔ قبلہ گاہ قصیدہ میں فرماتے ہیں ؎

لبھا لیتا ہے دل کو عاشقوں کے ‌ ‌ ‌ سیہ پوشی میں کس درجہ حسین ہے

وَلہٗ

اس سیاہی میں ہے پنہاں رنگِ ذات ‌ ‌ ‌ جس طرح ظلمات میں آبحیات

وَلہٗ

گرچہ ہے وہ پوشش بیت الحرام ‌ ‌ ‌ سارے پردہ پر محمدؐ کا ہے نام

"ریٹینا"

ایک مہین اعصابی جھلّی ہے جو پردۂ شبکیہ کہلاتا ہے اسی پر خارجی اشیاء کا عکس پڑتا ہے اس کے بیچوں بیچ میں ایک گول محدب ٹیکا ہے جسے بلو اسپاٹ بولتے ہیں اس مقام پر حس بصر بخوبی ہے اس کے بازو قریب ہی میں عصب چشم ہے یہیں کسی قدر اعصابی حصہ

اُبھرا ہوا ہے اور پردہ شبکیہ کی وسطی شریان سے
چھدا ہوا ہے صرف اسی قدر حصہ ریٹنا میں بصارت
نہیں ہے۔ ریٹینا اوپر سے قطع کیا جاکر ذریعہ خوردبین
ملاحظہ کریں تو اس کے دس۱۰ پرت دکھائی دیتے ہیں
ہر ایک کے جدا نام ہیں اس کے نویں پرت میں
خاص آلاتِ بصر راڈس اور کونس ہیں اس پرت کو
جس نے پہلے تحقیق کی اس ڈاکٹر کے نام سے معنون
کرکے جے کیس ممبرین کہتے ہیں۔ راڈس بطور سلاخوں
کے اور کونس مخروطی شکل کے ہیں جو بطور پچی کاری کے
خانہ داروں میں کندن کی وضع پر جمے ہوئے ہیں دسویں
پرت میں رنگ دیا گیا ہے تاکہ تیز روشنی بینائی کو
چکا چوند یا دھندلا سا نہ کردے جو سیاہ رنگ ہوکر
شعاعوں کو جذب کرلیتی اور بہ قدر ضرورت روشنی
چھوڑتی۔ (آیت شریف "وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ") اسلیئے
اپنے بندوں کو تاکید فرمائی ہے کہ بیجا و بیکار ضایع کرنا

کسی شے کا ہوگا اسراف جس کا روز شمار حساب دینا ہوگا۔ ایک بار صاف صاف رطوبت بیضیہ یا آبی اکویس ہیومرس بہ مقدار ۵ یا ۶ قطرے یا ۵ گرین کے ہے اس کا ذائقہ نمکین اور عمل کھارا ہے اس میں نمک خوردنی کامن سالٹ سوڈیم کلورائیڈ ہے یہ رطوبت ایا نیٹریر و پوسٹریر چیمبرس میں لنس کے سامنے و پیچھے کی طرف ہے۔

وٹریس ہیومرس۔ رطوبت زجاجیہ قریباً ۴/۵ حصہ ڈھیلے کا بناتی ہے مثل سفیدی بیضہ کے لیس دار شفاف ہے جیسے پگلا ہوا شیشہ یہ بلحاظ مقدار ۲/۳ حصہ دیدہ کا یہ رطوبت ہے۔ کرسٹلائین لنس رطوبت جلدیہ مثل اولے کے منجمد اور نازک صاف سخت پھیلنے والے الاسٹک غلاف میں ملفوف ہے اس میں خون کی رگیں بالکل نہیں ہیں اس کے تراشنے سے متعدد پرت پائے جاتے ہیں ۱/۳ انچہ عرض اور ۱/۴ لین دانچہ کا حصہ) دبیز وسط میں کنارہ پر تیلا مثل چرونجی کے لنس محدب السطحین

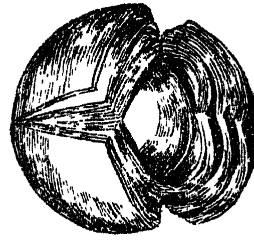
ڈبل کا لنکس ہے ایک مدور رباط اطراف و دیگر بافت اُسے تھامے ہوئے ہے۔ صفت قریب وبعید بینی اس پر منحصر ہے قریب کی شے دیکھتے وقت لنس محدب ہوتا اور پُتلی سکڑتی دُور کی چیز دیکھتے لنسؔ چپٹا ہوتا پُتلی پھیلتی چوڑی ہوتی یہ عمل کچھ تو لنس کی الاسٹک قوت اور کچھ سلیری عضلہ کی تائید سے اور کچھ پُتلی کے بدولت وقوع پذیر ہوا کرتا ہے بالکل اسی اصول پر آلۂ دوربین و قریب بین ایجاد ہوا ہے۔ سعدیؒ۔ ع

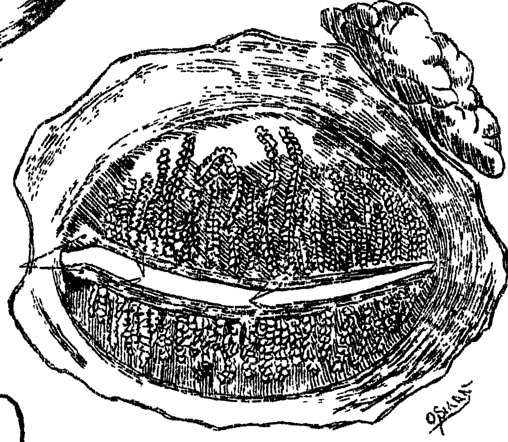
ہمہ خوشہ چینند دانہ دار۔

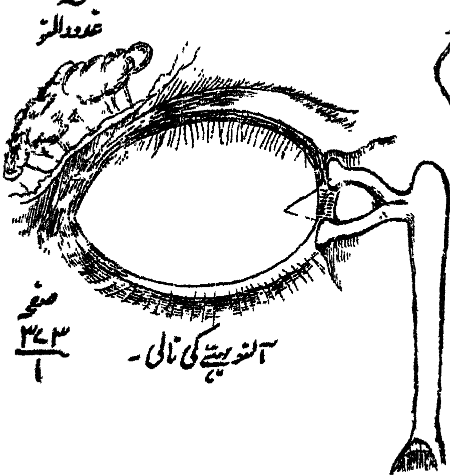
لنسؔ بچپن میں کسیقدر سرخی مایل قریب قریب گول وضع کے رہتا ہے بہت ملایم جو ذرا سے صدمہ سے پھٹ سکے اور جوانی میں عقبی سطح زیادہ محدب سفید و شفاف مضبوط رہتا ہے۔ ضعیفی میں ایک پیری و صد عیب چپٹا سا ہو جاکر مدہم زردی مایل ابتداءً پختہ ہونے پر بھورا یا بلغمی کہربا کی رنگت پیدا کرتا ہے تب

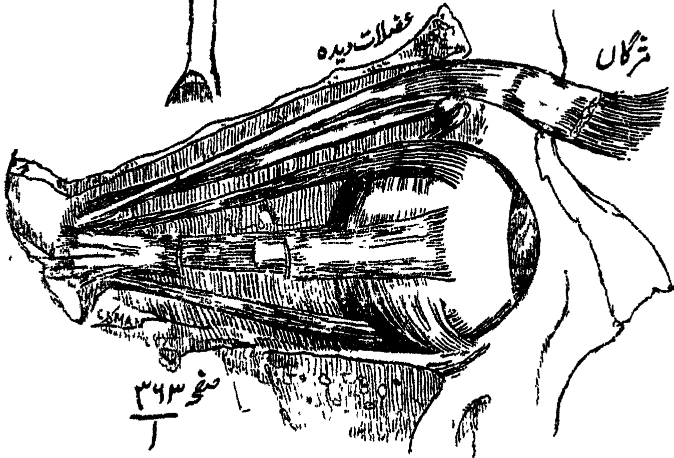
"موتیابند" کیاٹرا کٹ کہلاتا ہے۔ لنس بذریعہ ایک
رباط کے تھاما گیا ہے جیسے سپنسری لگمنٹ کہتے ہیں
۳۵ سالہ عمر تک اکثر ادھورے یا نرم موتیابند ہوا
کرتے ہیں چالیس سے ورے عمر میں بارہا سخت اور
کبر سنی کے تکمل موتیابند بنتے ہیں کبر سنی میں نارمل فوکس
(focus) یعنے معمولی نقطہ شعاعی جو آنکھ میں پڑتا ہے
وہ لنس کی سطح و شفافیت و لیک متغیر ہونے سے
اس کے معینہ فاصلے میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے۔
بلکہ نزدیک سے پڑھنا یا کبر سنی کی بعید بینی ہو جا سکتی
ہے موتیابند کے لیے سب میں ایک زمانہ مقرر
نہیں صحت و احتیاط و قویٰ پر منحصر ہے پس عمر کی قید
لازمی طور پر محدود کرنی مشکل جب ہو جاتا ہے تو دو یا تین
سال یا زیادہ عرصہ میں پختگی حاصل کرتا ہے بعض دفعہ
کسی صدمہ یا چوٹ سے ہو جاتا جس کو ٹراماٹک کیاٹرا کٹ
نامزد کرتے ہیں یتعلقہ یادگیر میں۔ وینکٹ راؤ نقدی کارکن

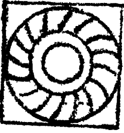

صفحہ ۳۵۲
۱
پردہ عنبیہ
پردہ عنکبوتیہ ۔
OSMAN


عدسہ ۔ لنس ۔ صفحہ ۳۶۰
۱


پپوٹوں کے غدود صفحہ
OSMAN


صفحہ ۳۷۳
۱
آنسو بہنے کی نالی ۔


عضلات دیدہ
مژگاں
OSMAN
صفحہ ۳۶۳
۱


آنکھ کی پتلی

تحقیل کا باپ جو کہ اسّی سالہ عمر کا تھا اس کے موتیابند کے لیے میں نے آپریشن کیا وہ درست ہو گیا باوجود اتنی عمر کے ٹراماٹک کیا ٹراکٹ تھا اس قسم کے موتیا بند بہت نرم رقیق۔ غرض جبکہ ہو جائے کسی اسپیشلسٹ مشاق خاص ماہر فن بصارت کے ہاتھ نکلوا دیں قطع کرا دیں من بعد اس کی تلافی و تکمیل بصارت کے لیے اسی سرجن کے ملاحظہ کے بعد جو نمبر حسب قابلیت چشم تجویز کر دے تین ماہ بعد وہ نمبری چشمہ عینک لگانی چاہیئے۔

"عضلات"

ڈھیلکے سات ہیں (۱) رکٹس سوپریر (۲) انفیریر (۳) رکٹس انٹرنس (۴) واکسٹرنس (۵) آبلیکس اکولی سوپریر (۶) وانفیریر (۷) لیویٹر پالپی بری سوپریر۔ جن سے دیدہ چوطرف پھرتا و گھوم سکتا ہے۔

مضافات العین۔ اپنڈیکس آفدمی آئی۔ ٹیوٹا مینا اکولی

چار ہیں (۱) آئی بروز (۲) آئی لڈس (۳) کنگھیوا (۴) لیاکرمل اپرٹس۔ آئی بروز یعنے ابرو۔ سو پرسلیا جلدی توسین کے ابھار۔

عشاق کے سجدہ گاہ ہیں عاشق انھیں خم ابرو کے روبرو خم ہوتے یعنے جھکتے ہیں ؎

نہ نماز آتی ہے مجھکو نہ وضو آتا ہے سجدہ کرلیتا ہوں جب سامنے تو آتا ہے
جسکا محراب عبادت ہو خم ابروئے یار اسکا کعبہ ہیں کہو سجدہ ادا کیونکر ہوا۔

جو حدقۂ چشم کے بالائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہیں ان بلند فصیلوں پر سیاہ گنجان ترچھے بال کی باڑ جیسے حبشی رجمنٹس ڈٹے ہوئے ہیں ان کا تعلق عضلات ثلاثہ سے ہے جن کے افعال سے یہ سکڑ کر دیدہ میں زیادہ روشنی کے گزر کو حد اعتدال پر لاتے ہیں اور خارجی ذرات دیدہ میں جانے کے مزاحم رہتے ہیں معشوق کے بھوں کی حرکت بھی عاشق پر ستم ڈھاتی ہے۔ شعر

زخم اک شمشیر کا سا دلمیں لگجاتا ہے آہ یاد آجاتی ہے جبدم جنبش ابرو مجھے

دیگر

یار کرتا ہے اشارے سینکڑوں ہوتے ہیں قتل
چلتی ہے تلوار گویا جنبش ابرو نہیں

آنکھ کے کیواڑ

یہ دو متحرک کیواڑ ہیں جو خانہ چشم پر نصب کئے گئے تاکہ دیدہ کی حفاظت و نگہبانی دیدہ و دانستہ کرتے رہیں اور آناً فاناً وقتاً فوقتاً فی منٹ چھ سے زاید مرتبہ حرکت کر کے ریزشات متعلقہ سے آنکھوں کو نم رکھیں ورنہ خشکی سے علاوہ قطور نظر کے تکلیف اور خلل پرورش قرینہ وغیرہ متصور ہے۔ مستورات آنکھ کے پانی سے مطلب حیا کہتے ہیں۔ ان کیواڑوں کے کناروں پر سرمہ کی سیاہ تحریر غضب ڈھاتی ہے حسن کے غمزے کو اور لبھاتی ہے۔ آنکھ میں سرمہ کی جو تحریر ہے پھر دملک چشم گلوگیر ہے۔ سرمگیں آنکھ خرد کی رہزن ہوئے جاتی ہے۔

سرمہ سے بہت سارے آنکھ کے فوائد ہیں۔ امراض سے بچاؤ کے علاوہ دیلیوں کی آنکھ جنھیں اپلے نو یعنے جنم زاد بھورے یا جن چشموں میں بے رنگی پھیکاپن ہو سرمہ کے استعمال سے روشنی کیطرف دیکھ سکتے ہیں سرمہ بہ وجہ سیاہی روشنی کے جذب کرلینے میں حصہ لیتا ہے۔

کشتۂ چشم سرگیں ہستم   خون بر گردن کلیم اللہ

ہمارے سرکار دارین ہمیشہ سرمہ استعمال فرماتے ہماری تعلیم کے لیے اگرچہ کہ وہ نظریہ انوار مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ کی شان رکھتی تھی جب ہی تو مسنون ہے خدا کو بھی اپنے محبوب کا سرمہ لگانا مرغوب ہوا اس لیے دنیا میں مکحولاً مبعوث فرمایا جس کی خدا کو بھی ادا بھاگئی۔ محبوب کے ہاں رہنا اپنے معشوق کی آنکھ میں بسنے کیا خاک چھانی ہے ۔

غبار راہ گشتم سرمہ گشتم طوطیا گشتم
بچندیں رنگ گشتم تا بچشمت آشنا گشتم

غرض سرمہ لگا تا منتظر کو دیدۂ یار کا منتظر بنا دیتا ہے
(واقعہ کوہ طور سینا پیش نظر رہے) اوپر کا پپوٹا بڑا ہے
اِنْ کے درمیانی خلو کو جو بادامی شکل کا ہے پیالپیاہرل
فشر کہتے ہیں۔ اس مقام پر جناب حافظ علیہ الرحمہ
نے فرمایا ہے ؎

عارض است ایں یا قمر یا لالہ احمر است ایں
یا دو بادام سیہ آئینۂ ولہاست ایں

اس خلو میں سے جو سیاہ چشم کا حصہ دکھتا ہے
وہ بعینہ بادام کا سا معلوم دیتا ہے ہر دو پپوٹوں کے
میلانی گوشہ کو کیانتھس کہتے ہیں۔ ۶

اُخْرمُتْ العَینْ ۔ (اردو) کو یہ بیرونی کیانتھس زاویہ
حادہ بناتا ہے۔ اور آنکھ سے متصل ہے مگر اندرونی کیانتھس
ذرا سا ڈھیلے سے ہٹکر ناک کے جانب ایک مثلثی
خانہ بناتا ہے اور بہ ظاہر دیکھنے میں بادام کے وبیٹ
جیسا دکھتا ہے اس کو لیاکس لیاکریمالس کہتے ہیں اس

مقام پر ہر پوپٹے کے کنارے ایک ابھار ہے جسکو لیاکریمل پیاپلی یا ٹیوبرکلی کہتے ہیں۔ اسی کی چوٹی پر ایک سوراخ ہے جس کا نام پنکٹا لیاکریمالس ہے اور یہیں سے آنسو کی نالی کی ابتدا ہے جس کو لیاکریمل کنال کہتے ہیں ابرو کی حبشی رجمنٹ ایوان چشم کے باہر کے نگہبان و پاسبان اور پوپٹے دربان صف در صف نیزہ و تیغ سنان علم کئے ہوئے ہر آن احیاناً یاد مخالف کے اغوا سے ذرات خس و خاشاک جس گھڑی آنکھ میں جولان کئے یہ سگانِ نوک سنان پر دھر لیے یا پیشانی پر سے قطرات پسینہ و باران دیدہ کے سمت ڈھلکے انھیں یا تو سے بہا دے آنکھ میں جانے نہ دے۔

"عضلات"

آربی کلیرس پالپی بریرم کارد گیٹر سوپرسیلی آئی لیوٹر پالپابری ٹنسر ٹارسائی۔ پوٹوں کی حرکت انہی عضلات

متعلقہ سے وابستہ ہے۔ جو اسم بامسمیٰ ہیں یہ حرکت
اختیاری و غیر اختیاری دونوں صفات سے متصف ہے
یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ قُولَہٗ تعالیٰ۔ (سورہ بقرہ ۲۱ آیۃ)
یَکَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۔ (سورہ نور آیۃ ۴۳) ترجمہ۔
ابھی اس کی بجلی کی کوند لیجاوے آنکھیں، جس کی
تفسیر محقق حکیم مولانا رومی کے شعر کی شرحی تفصیل سے
منکشف ہے ؎

برق گر نوری نماید در نظر لیک درخاصیتے دزدِ بصر

انتظامِ قدرت دزدِ بصر سے بچنے کے لیے عمل
سدِ نظر در بشر۔ تیز شعاعیں دیکھتے ہی آنکھ میں پردہ
عنبیہ جھٹ سے چھوٹ جاتا ہے۔ باہر سے ابروؤں کی
تلٹیں آفتاب گیر سایہ فگن بنجاتی ہیں ہر دو پوپٹوں کے
کیواڑ ایک دم سے بند ہو جاتے ہیں مژگان کی
پلٹن چارج آف بائیونٹ یعنی سنگین سید ھے
کئے ہوئے مقابل ہو جاتی ہے یہ سارے کام آناً فاناً

ہوئے جاتے ہیں۔ جس پلک مارنے کو اہل زبان طرفۃ العین یعنے ادنیٰ تقسیم وحصہ وقت کا تام فی المحاورہ بتلاتے ہیں۔ وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَۃٌ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (سورہ قمر پ ۲۷)

اب آپ نے قدرت کی پھرتی دیکھی اور ایک حد تک یہ فعل غیر اختیاری رکھنے کی مصلحت معلوم فرمائی یہ کیواڑ اسی لیے دزدِ بصر کے داخل ہونے کے قبل ہی بند ہو جاکر نہایت مہین آلات اعصابی جو جزو دماغ ہیں ناقابل برداشت روشنی کی تیزی کا بار نور بصر کو بیکار کرنے کے مزاحم رہتے ہیں جیسے بجلی کے مشنری کارخانے میں فیوزر رہتا جس میں بجلی سماتی آمیزش پاتی۔ اس میں ایک دم سے قوی کرنٹ حلول کر جائے تو فیوزر جل جاکر روشنی فوراً بند ہو جاتی ہے۔ حضرت عطارؒ کا مقولہ ہے ؎

طرفۃ العین جہاں برہم زند　　کس نمی آرد کہ آنجا دم زند

اس قدر مختصر وقت اور اقل مدت کی مفارقت تک

عاشقِ صادق کو ناگوار ہے جو کہ اس شعر سے ظاہر ہے ؎

در بزمِ وصال تو بہ ہنگام تماشا　　نظارہ ز جنبیدنِ مژگاں گلہ دارد

یہی شان اصلی سچے دیوانوں کی ہے "نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی" پوپٹوں کی مناسبت سے نرگسین چشم نرگس بیمار کا استعارہ لیا جاتا ہے ؎

غلامِ نرگسِ مستِ تو تاجدارانند　　خرابِ بادۂ لعلِ تو ہوشیارانند

دیگر

نرگسینِ چشم کا مت رکھ دل بیمار خیال　　کیونکہ رکھتے نہیں بیمار کو بیمار کے پاس

اور بعض پر تراکتوں میں کسی قدر ہوئی مختصری کی وجہ خواب میں یہ نیم وا رہتے ہیں جس پر وزیر لکھنوی کہتا ہے ؎

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب خوابِ ناز ہے　　فتنہ تو سو گیا ہے درِ فتنہ باز ہے

مژگاں۔ سیلیا۔ آئی لیاشس۔ پلکیں۔ (از قبلہ گاہی ؎)

نخچیرِ مژہ بن کے زمانے کو پھنسایا　　گو آج یہاں آنکے کانٹوں میں پھنسا ہوں

پلکیں پوپٹوں کے کناروں سے اُگی ہیں اوپر کے پوٹے پر زیادہ شمار میں و لانبی ہیں اور اس عمدگی و خوبی کے ساتھ خمیدہ

کی گئی ہیں۔ کہ پلک مارنے سے پلک نہ جائیں یعنے۔ طرفۃ العین میں اُلجھ نہ جائیں ؎ (غالب)

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اُٹھائیے

مژگانی پلٹن کی چلمن کسی غیر محرم ذرات کو گوشہ چشم میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہیں۔ قدیم کہاوت "آنکھ کو پلک کا آسرا" خالی از مصلحت بغیر از حکمت نہیں ؎ خاقانی۔

بحوالی دو چشمش چشم بلا نشستہ
چو قبیلہ گرد لیلیٰ ہمہ جا بجا نشستہ

دیگر

خدا پناہ میں رکھے تمہارے پلکوں سے
ستم کی فوج کھڑی ہے پرا جما ہوئے

پوٹوں کی ساخت میں مرمری ہڈی مہین غلاف خون کی رگیں غدود جاذبہ وغیرہ ہیں اور میبومین غدود جو مثل سلک مروارید کے اندر کی جانب متعدد لڑیں سجے گئے ہیں ہر لڑی میں ایک نلی ہے۔ جو پوٹوں کے کناروں پر کھلتی ہے۔ ان غدودوں کی ریزش پوٹوں کو تدہین کرتے ہوئے آپس میں چپٹنے سے باز رکھتی ہے اور آنسو رخسار پر چھلکنے نہیں دیتی اور سرمہ سے آنسو کھلکر بہکر ان منافذ کو پاک وصاف

دھور کھتے ہیں پوٹے ہر لحظہ دیدے کے کھلے سامنے کے حصہ کو مرطوب کئے دیتے ہیں بعض پلکیں مرض برص سے سفید ہو جاتی ہیں۔

بیاض الاہداب

کنجکٹیوا۔ آنکھ کے سب سے اوپر کا غلاف ہے۔ بہت باریک پیاز کی پتی جیسا پوٹوں کے اندرونی اور ڈھیلے کے نمایاں حصص ڈھانپتا ہے اور یہاں ڈھیلا سا ہے دیدہ سے چسپیدہ نہیں۔ "پردہ صلبیہ" پری کرنیم وہ حصہ غلاف ہے جو حدقۂ چشم کے اندر کا استر بناتا ہے۔ نقبیہ یو ویل ٹراکٹ جس میں پتلی واقع ہے اور پردہ عنبیہ کے درمیان رطوبت جلدیہ تک قایم ہے۔ "لیاکریمل اپریٹس" اس میں لیاکریمل غدود اور اس کو بہا لے جانے کی نالی ہے۔ ان غدودوں سے آنسو بنکر ایک نلی اکسکرٹری دکٹ سے پچھرتے ہیں وہاں سے آنکھ میں گرز کر نفس دیدہ و مضافات کو مرطوب کرتے ہوئے لیاکریمل کنال کے توسط سے آنسو کی تھیلی لیاکریمل سیاک میں پہونچکر براہ نیزل ڈکٹ ہوتے ہوئے ناک میں چلے جاتے ہیں۔ پوٹوں و پلکوں سے بچکر جو اجنبی ذرات آنکھ میں جا بسیں انھیں دریائے اشک بہا لے جاتا ہے

علاوہ ازیں دیدہ کے نمایاں حصہ کو مرطوب شفاف وصاف رکھتے ہیں ورنہ بلا آنسوؤں کی بیرش کے آنکھ کی آب وتاب مثل ماہی لیے آب ہو رہے یہ غدود صدقہ چشم کے اوپر اور باہر کے گوشہ میں کنپٹی کے سمت کی پپوٹوں کی انتہا پر بہ شکل بیضاوی وبہ مقدار ایک بادام کے رکھے گئے ہیں تاکہ تمام سطح دیدہ پر سے بہیں۔ ان کا لوازمہ مانند اور غدودوں کے ہے ان سے سات نلیاں آنسو بکھیرنے کی نکلتی ہیں افراط خوشی وتفریط غم ہر دو کے اثرات ان غدودوں پر بہ توسط اعصاب ہمدردی بہ عجلت طاری ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونوں حالتوں میں اشک ٹپک پڑتے ہیں ؎

شبکو پہلو سے اٹھا جبکہ خفا تو ہوکر حسرتیں دل کی نکلنے لگیں آنسو ہوکر

یہی آنسو غمازیاں کرتے ہیں ؎

ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز وگرنہ عاشق و معشوق رازدار انند

آنسوؤں سے افشائے راز و رسوائی ہوتی ہے ؎ سقر

اشکباری مجھے رسوائے جہاں کردیگی یہی آنسو ہیں مرا نام ڈبونے والے

چونکہ پپوٹوں کی صدف سے مروارید اشک گرے پڑتے ہیں

اگر خلوص کے ساتھ بلا ریا کے ٹپکیں تو یہی آنسو عشاق کے دل کی اور گنہگاروں کے دوزخ کی آگ بجھاتے ہیں اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۔ (پ ۸ س اعراف تبلہ گاہ) ؎

شوقِ دیدارِ پیمبر میں غلامِ دستگیر | مثلِ ساون کے جھڑی آنکھوں سے برسا رہے

اندھیری شب میں چپکے سے گر گرانا خدا کو بھی پیارا ہے ؎

رونے سے ٹلتی ہے ہر ایک بلا | رونا مرغوب ہے خالق کو بڑا

(پ ۹ س اعراف کے آخر) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ؎

کلفت نہ مٹی امیرِ دل کی | آنکھوں نے ہزار شست و شو کی

آنسو کی نالی کی ابتدا کا ہم نے پوٹوں کے بیان میں ذکر کر کے ناک تک اس کا سلسلہ و تعلق بتلا دیا ہے بدیں وجہ رقت کے وقت آنسوؤں کی شدت سے ناک پونچھنے کے وقت عاید ہوا کرتی ہے بعض امراض جیسے ڈیا کریوسٹائی ٹس جس میں بوجہ ٹیوبر کل وغیرہ یہ راستہ بند ہو کر آنسو معمولی حالت میں بھی رخسار پر ڈھلکتے ہیں

ایسے شکایت کے لیے ابتداء میں ذریعہ مہین سلائی کے یہ منفذ صاف کیا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں بھیلی آلسو کی نکال دی جاتی جبکہ وہ پھوگ جاتی اس طرح سے استیصال مرض کیا جاتا ہے آنکھ کے اندرونی گوشہ میں کسی قدر اندر ناک کے ساتھ دبا کر دیکھنے سے ایک استخوانی گوشڑا سا معلوم دیتا ہے جس پر سوپیریر عضلہ کے لس پھرتی ہے جیسے کہ کسی کلاں ہال کے آویزاں پنکھے کی رسی پٹی یعنے چرخی پر گھومتی ہے۔

امراض العین

اگرچہ اس نازک بکار آمد ومفید آلہ کی حفاظت کے ذرائع واسباب بہت کچھ قدرت نے مہیا فرما دیا ہے تاہم عقل انسان کا اقتضا ہے کہ اس کی خبرداری واحتیاط بخوبی پیش نظر رکھے ہر چھوٹے خلل وبگاڑ کو اس کے چھوٹا نہ جانے ویسی ہی سمجھ سے چھوٹے سے بڑا پھر بڑے سے مہلک مرض ہوجاتا ہے جب آنکھ پر کوئی صدمہ یا چوٹ آوے اکثر غیر ماہر فن کے نظروں میں آگے چلکر کیا خرابیاں پیدا ہوں گی تمیز کرنا امر دشوار ہے کسی حصہ چشم پر زخم نہ دکھنے اور

خون نہ بہنے سے آنکھ کو درست متصور کر کے اطمینان دلا دیتے ہیں۔
حالانکہ اس طریق کا اطمینان ناقص ہے گو بہ ظاہر آنکھ صحیح نظر آوے
تھوڑے ہی عرصہ میں فعل بصارت جو کہ اس کی جانی صفت ہے مفقود
ہو رہے گا۔ ایسی نقل ویسوں کے حسب حال ہے:۔ ایک صاحب
بعد جنگ مردوں کا معاینہ کرتے ہوئے ایک نعش پر پہونچے جس کے
چہرہ پر شدید زخم لگے تھے اس کو بہ غور ملاحظہ فرما کے ہمراہیوں کو
خوشی سے پکار کر کہے کہ میاں اس کو زخم کاری لگا تھا۔ مگر آنکھ
بچ گئی۔ غرض مردہ کی آنکھ بچنا اور زندہ کی آنکھ ناکارہ ہونا ہر دو
کا لازمی نتیجہ ایک ہی ہے خارجی صدمے جیسے چوٹ اگر خفیف
ہے اور اندر زیادہ ہرج نہ ہوا ہو بلکہ سرخی و درد ہے تو شگرلڈ
پلمبائی اسیٹےلٹس یا گولرڈ سلوشن میں لنٹ تر کر کے آنکھ پر پٹی
باندھیں آنکھ کے اطراف آماس رہے تو خشخاش کے بونڈے
پانی میں بورک ایسڈ کے ساتھ گرم کر کے نرم کپڑا تر کرتے سینکتے
جائیں آنکھ سے زیادہ کام نہ لیں مطالعہ و تحریر موقوف رکھیں اور
آرام دیں۔

فُارن باڈیز انڈی آئی "آنکھ میں کوئی شئے گرنا مثل کچرا وغیرہ کے باریک ریتی ریگ لوہے کے ذرے پتھر کے چورے چوبی ریزے پتھر لوہا لکڑی وغیرہ توڑتے پھوڑتے وقت قرنیہ میں یا کہیں کنجکٹائوا میں جاگزیں ہوجاتے اکثر ہوا کے رُخ سے ریلوے سفر میں انجن سے کول پارٹیکل عوّارہ اڑکر آنکھ میں جم جاتے ایسے مواقع پر چونکہ حس غضب کی ہے آنکھ کھٹکنے لگتی لوگ بہ عجلت رگڑتے ہیں جس سے اگر وہ تیز نکیلی کھد بگڑی اور سخت چیز کا ذرہ ہے تو بہ عوض خارج ہولنے کے اور اندر دھسا جاتا ہے اور غلاف دیدہ کو زخمی و خراب کئے دیتا ہے اگر زیادہ خرابی پیدا کردی تو وہ شئے نکل جانے کے بعد پس از اندمال زخم سفید ٹیکا خفیف یا شدید لیوکوما بنیولا پھولہ جیسا رہکر بدنما اور وسط پتلی میں ہو تو سدِّ نظر باز رہے تو مخل بصر رہتا ہے۔ آنکھ ملا نہ کریں۔ صبر و استقلال سے کام لیں صاف پانی میں آنکھ کھول سوچ کریں آہستہ پوٹیا پلک پکڑ کے اٹھا کر چھوڑدیں یا صاف ستھرے نرم پارچہ سے کسی ہوشیار کے ہاتھ سے اگر وہ شئے دکھائی دیتی ہو تو الگ نکلوادیں یا اوپر کی پلک جلکٹی میں

پکڑ کر پوپٹا اٹھائیں اور نیچے کا پوپٹا فوراً بند کریں من بعد ہاتھ سے
اوپر کا پوپٹا چھوڑ دیں۔ نیچی پلکوں سے برش جیسا عمل ہو کر ذرات
جھڑ جائیں گے اس ترکیب سے کھٹک سے نجات پائیں گے ناکامی
کی صورت میں ڈاکٹر کے ہاں رجوع کریں۔

بلاک آئی۔ سیاہی مضافات چشم۔ کسی صدمہ و چوٹ سے
آنکھ کے پوپٹے کے اوپر کے پوست میں انجماد خون ہو کر جلد سیاہ
ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے نمک خوردنی سوڈہ بیکارب آب صاف
میں ملا کر ترپٹی باندھیں۔ شگر لڈ اقیون کنکنے پانی میں گھول کر پارچہ
کی ترپٹی لگا رکھیں پھر اہوا خون پھٹ جائے گا۔

ترچھی نظر۔ کج نظری۔ کراس آئیڈ۔ اسکوئنٹنگ

ایسا بگاڑ اکثر خلقتی بچپن کا ہے اور بعض وقت پردہ قرنیہ
کے سطح بیرونی کے غیر ہمواری باعث کج نظری ہوتی ہے اس کو
اس انداز معشوقانہ سے ممیز کیا چاہیے جو بطور "ادا" لیسر
سے (بصورت) ادا کیا جاتا ہے جس بارہ میں کسی دلدادہ نے کہا ہے

ترچھی نظر و لئے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو　　کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

جبکہ ہر دو دیدے کسی شے کے جانب ایک دم سے ایک ہی وقت پلٹ نہ سکیں تو ویسی صورت میں احولی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اور اسباب کثرت استعمال چشم ضعف و آتشک اور فالج عضلات خارجی ہیں۔ مگر اہلِ بصیرت کی نظر میں جو ایک شے مسلمہ ہے وہ احول کے منظر میں دو دکھ رہے ہیں۔ اس لیے جو دوئی کے جھگڑے میں پھنس جائے اس کو توحید کے باغ کا سیر کس طرح نظر آئے ؎

یہ دوئی میں کر رہے ہیں احولی　　مثنوی میں لکھ دئے ہیں مولوی

دو مگوئی و دو مداں و دو مخواں　　بندہ را در خواجۂ خود محو داں

گر جدا بینی ز حق ایں خواجہ را　　گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را

دانہ سبح یہ زنار کشیدن آموز　　اقبال　گر نگاہ تو دو بیں است ندیدن آموز

محمد سرِّ وحدت ہے کوئی رمز اسکے کیا جانے　　شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

ایسے بگاڑ کا علاج اصلاح سبب سے ہوا کرتا ہے اگر آتشک کے باعث ہے تو اس کا علاج کریں اور فالجی مادہ ہو تو اس کے تدابیر عمل میں لائیں۔ بجلی لگائیں ادویہ کھائیں کسی عضلہ کے مختصری سے،

تو اس کا انقطاع ورنہ ادویہ اٹروپین اسیرین ٹپکائیں چشمہ لگائیں
اسٹیار اس کا پکٹ اکسرسایز و پریزم مثلثی محدب شیشہ کی عینک
وغیرہ سے یا صحیح آنکھ پر پٹی باندھکر غیر صحیح آنکھ سے سیدھا دیکھنے
کی مشق کریں ایک دو مرتبہ دن بھر میں۔

نسٹیگمس ۔ دیدہ گھومتا

شکایت ہذا قرنیہ کے السر یعنے پھوڑے وغیرہ کی وجہ نظر
برابر نہ جمنے سے ہوتی ہے۔ کیالومل ڈسٹنگٹ کاسٹک یا زنک لوشن
سے اصلاح ہو جائے گی۔

ہارڈیولم ۔ اسٹائی ۔ گوہانی ۔ انجنی ، یہ بطور پھنسی کے پلک کی
جڑوں میں پوٹوں کے کنارے ہو جاتی ہے اس کے لیے بورک
الیڈ گرم پانی میں ایک کو بیس حصے ملاکر ملایم پارچہ سے سیکیں آرام
ہوگا اور پکٹ کرریہ جاوے گی۔

سورائی کنجکٹے وائی ٹس ۔ اچھا ملیا ۔ آشوب چشم آنکھ آنا۔
ایسی شکایت ہر حصہ عمر میں ہر جنس کیا بڑا کیا بچہ حتی اکہ نومولود کو
لاحق ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے مگر وہ قسم جسمیں

پیلا گاڑھا چکٹ ریم کی سی ریزش چرک زیادہ سُرخی و درد ہو یا
مادۂ سوزاک سے آنکھ آئے جسے "گاڑیل اپتھالمیا" کہتے ہیں یہ
ہر دو بہت متعدی ہوا کرتے ہیں۔ ایسے مریض کا ریزش آلود کپڑا یا
دستی و رومال و ٹول سے یا چھونے سے یا ایسوں کو چھوئے بعد
بلا ہاتھ صابون وغیرہ سے دھوئے ہوئے اپنی آنکھ کھجالیں یا کسی
نازک مقام یا منافذ کو چھولیں یا دیر تک متاثرہ شخص کے قریب
بود و باش کرنے سے امراض متذکرہ منتقل ہو جا سکتے ہیں چھوت سے
Contagions اور خفیف سا آشوب چشم تو غلیظ الجرابت
گھرڑ و یا نجاست کے اور سردی خراش پیدا کنندہ خارجی اشیاء
اِرّی ٹیٹ کیمکلس جیسے چونا تیزاب نباتی رَس چوٹ تحریک نزلہ
یا کی دِقی طبایع اور دھویں وغیرہ سے ہو جایا کرتا ہے۔
علاج۔ معمولی حالات میں اس کا علاج ۲ گرین زنک
سلفس ایک اونس آب مقطر میں شامل کر کے صبح و شام آنکھ میں
ٹپکائیں یا اسم بورک ایسڈ بھی اس میں شریک کر دیں آرام ہو جائیگا
ایسڈس۔ حموضات۔ الکلائین۔ کھار سیال وغیرہ آنکھ میں گرین اور

علاج میں غفلت ہوئے بلکہ آنکھ بند رکھیں تو پوٹوں اور ڈھیلے کا
کنجنکٹیوا آپس میں جمپٹ کر سمبلی فران یعنے اڈ ہیزن ہوگی۔عینک نئی
روشنی کے ہونہار چشمہ دوست عینک کا استعمال باعث زینت
و بانکپن تصور کر کے بطور فیاشن بلا ضرورت مہین زنجیر و طلا ئی
سلائیوں کی عمدہ عینک دیکھا دیکھی لگائے رہتے ہیں زبردستی کا
بار اٹھائے پھرتے ہیں ضرورت پر عینک نہ لگانی اور بے ضرورت
عینک لگانی جرم ہے اس لیے کہ دونوں صورتوں میں آنکھوں
پر ظلم ہے۔ ایک تو صرفہ دوسرے آنکھ ناکارہ تیسرے بیرونی
عضلات میں تشنج خصوصاً بلا کاڑیوں کی واحد العین چشمہ سے پیدا
ہونے کا خدشہ ہے جو لوگ مجبوراً بہ ضرورت حسب رائے طبیب
چشمہ لگاتے ہوں وہ محدب السطحین چشمہ لگے رہے سو حالت
میں قرص آفتاب بغور نہ دیکھیں یہ شیشے آتش گیر ہونے کی وجہ
آنکھ جل جانے کا ڈر ہے۔

الکٹرک لائیٹ و دیگر تیز روشنی

جیسے پوڈر کی لائیٹ یا پنسل وغیرہ منظر کے مقابل نہ دکھا جائے

ورنہ مطالعہ ایسی روشنی رکھکر کریں بلکہ لیامپ عقب میں رہے
اور اس کی روشنی کتاب پر پڑے گلوبس پر کسی ہلکے رنگ کا کاغذ
یا حریری پارچہ کی چھتری دھری رہے تاکہ شعلہ اور چشموں کے
مابین حجاب ہوکر خیرگی بصارت کے مانع رہے اور کتنا وہ چشمی سی
بے تکلف و لیے لکان کام چلے چونکہ متقدمین نے آنکھوں کو چراغِ
بدن بتلایا ہے۔ اس لیے الضِّدان لایجتمعان فزیکل لا۔ یعنے
اصول ہے کہ ایک ہی قسم کی بجلی کے مقابل اسی قسم کی بجلی لگائے
یا قریب لائے تو جھٹک دیتی ہے اگر دوسرے قسم کی بجلی اس سے
ملائے تو اپنے میں کھینچ لیتی جذب کرلیتی قدرت تو یوں بتلا رہی ہے،
اور بوالہوس انسان باغوائے شیطان خلاف قطرت اپنی ہی جنس
میں تعقب زنی عمل وخل کے درپے نوعیت تو ایک ہی جنسیت
جدا ہونے سے اگر لفظ چراغ کہنے سے ایک ہی سمجھا جائے تو
بھی نار و نور کا تفاوت ہے یہ نوری ہے وہ ناری ہے اسی
لیے یہ اس کو دیکھنے سے عاری ہے۔

سواری میں بہ حالت رفتار مطالعہ مضر بصارت ہے بوجہ

حرکت نقطۂ شعاعی یعنے فوکس بھی متحرک رہنے سے آنکھ کو نظر
قایم کرتے بار پڑتا ہے۔ ونیز شب کا زیادہ مطالعہ بہتر نہیں یہ امور
بصارت کی تیزی کو قبل از وقت دھندلی کئے دیتے ہیں۔

انتشار الاہداب ٹینیا ٹارسائی۔ اس مرض میں بالوں
کی جڑوں میں ایک قسم کے کیڑے ہو جاکر پلکیں جھڑنے لگتے ہیں
جس کو عوام بمبنی کہتے ہیں اس کے لیے پلکیں کسی ہلکے لوشن سے
دھوکر یلو آکسائیڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ سلائی سے پھیر دیں۔ فائدہ
ہو گا جائے غور ہے ذرا سی چیز نکل جانے سے پوٹوں کا حسن
زائل ہو جاتا ہے۔

مصنوعی آنکھ۔ آرٹی فشل آئی۔ صناعان یوروپ نے
مصنوعی چشم بنائی ہے اور بہت ساری ضایع شدہ آنکھیں نکالدیجاکر
ان کے حدقہ میں کانچ چینی کی بنائی ہوئی آنکھ بٹھالیتے ہیں۔ بظ
بادی النظر میں کانا پن تو رفع ہو جاتا ہے مگر اصلی اصلی ہے۔ اور
کام کی ہے۔ نقلی تقلیدی دکھاوے کی ہے اس میں نور کی شعاع
مضمر ہے، اس میں ظلمات کی تاریکی مظہر ہے، اس سے کائنات

دکھتی ہے اس کو کائنات دیکھتی ہے اس سے آنکھ والا فایدہ
اٹھاتا ہے، اس سے بیچنے والا نفع کماتا ہے، یہ کامل حکیم کی حکمت
بالغہ کی اہل بصیرت کو داد دے رہی ہے وہ ناقص حکیم کی عارضی
کارگزاری سے اندھے کے چہرہ پر زیب دے رہی ہے، یہ اپنا
آپ لطف اٹھا رہی ہے۔ وہ کور چشمی کی لے لطفی ڈھا رہی ہے یہ
حقیقی دائمی ہے وہ نمایشی عارضی ہے یہ آنکھ دیکھنے کی ہے وہ کانچ دکھانے کی ہے
اس کی نظر سے وہ پھوٹتی ہے (والعین عین) اس کے مقابلہ سے
یہ کب ٹوٹتی ہے، یہ جزو لاینفک چراغ بدن ہے، وہ جزو لایوصل
بیشک مغایر بدن بلکہ داغ بدن ہے یہ جسم کے ساتھ بنی ہے
جسم کے ساتھ مٹے گی۔ وہ کارخانہ کے سانچے میں ڈھلی ہے نیچے
گرتے ہی پھوٹے گی، باوجود اس نزاکت کے اسے پائیداری کا
ناز ہے اس کی ہمسری وہم پلگی کی ندیدگی سے اس کے غیر استواری
کا دیدہ باز ہے، حقیقت میں سوچو تو اس کا لطف بھی اسی اصلی
آنکھ کو نصیب ہے جس کی خود وہ صانع ہے بعض صورتوں میں
مصنوعی آنکھ سے بوجہ اجنبیت خراش پیدا ہو کر اصلی آنکھ کی

وبال جان ہوگئی یہ خدشہ لگا رہتا ہے۔ غرض انسان کے لیے آنکھ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تب ہی تو ارشاد الٰہی تھا وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ یعنی آنکھ جو پھوڑے تم بھی اس کی آنکھ پھوڑو ہرگز مت چھوڑو کلام پاک ہے قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ (کہہ کیا برابر ہے بینا اور نابینا) پس یہی صفت کل مصنوعی اعضا کی ہے۔

نظم

زر سے گلِ کاغذ گلِ تر ہو نہیں سکتا
مس پر جو ملمع ہو تو زر ہو نہیں سکتا

قلعی سے کچھ آئینہ قمر ہو نہیں سکتا
ہر قطرہ لیے مایہ گہر ہو نہیں سکتا

جس پاس عصا ہوا سے موسیٰ نہیں کہتے
ہر ہاتھ کو عاقل ید بیضا نہیں کہتے

مغالطۂ نظر۔ قمر و نظر کے مابین جبکہ ابر رواں رہتا ہے تو اکثر چاند چالو و متحرک دکھتا ہے، حالانکہ ہوا کے تھپیڑے دھکے سے بادل خود رواں ہے، مگر دراصل بادل کی سرعت رفتار قوت تمیزی باصرہ کو امتیاز حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتی یا ریل کی روانی میں موجوداتِ ساکن متحرک پائے جاتے ہیں جیسے جھاڑ پہاڑ عمارات وغیرہ یا جس اسٹیشن پر دو گاڑیوں کا ملاپ یا کراس یا

جنکشن ہو ویسے موقع پر اس طرح کا منظر پیش نظر ہوا کرتا ہے
چالو گاڑی ساکت اور ساکت ٹرین متحرک معلوم دیتی ہے اور اسکی
وجہ یہ ہے کہ سرعت رفتار سے دماغ کو ان اشیاء کے قایم کرلے
اور بخوبی تمیز کر لینے مہلت کم ملتی ہے چونکہ وہ آناً فاناً یکے بعد دیگرے
بدلتے جا رہے ہیں اسی تیزی تبدیل سے وہ متحرک محسوس ہو رہے
ہیں یہی سیکریٹ یعنے رمز آلہ" سائی نومٹیو گراف" میں ہے کہ
جاندار کی تصاویر متحرک سی پائی جاتی ہیں وہ تصاویر ابرک جیسے
سلیولائیڈ کی پٹی جسے فلم کہتے ہیں ذریعہ مشن گھمائی جاتی ہیں اور بواسطہ
ایک محدب شیشہ جس سے تصاویر بڑی ہو کر نمایاں ہوتی ہیں،
یعنے لنس کے توسط سے اور تیز روشنی کی مدد سے مقابل کے
پردہ میں عکس ظاہر کیا جاتا ہے اور جب اس مشن کا گھمانا بند
کر دیا جاتا ہے کوئی ایک موجودہ تصویر ساکت روشنی کے ٹکیہ
پر قائم رہتی ہے تصاویر کی پٹی میں ایک ہی شئے کی متعدد حالتوں
کی کئی ایک تصویریں ہوا کرتی ہیں، جیسے ایک ہی آدمی کھڑا
ہوا ذرا ساخم ہوا پورا رکوع میں جھکا ہوا سجدہ کرتا ہوا قاعدہ میں

بیٹھا ہوا سلام پھیرتا ہوا دعا مانگتا ہوا۔ جس طرح نماز میں ایک
ہی شخص کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، اس قسم کی ہر شئے کی تصاویر
موجود رہتی ہیں، انھیں گھمانے سے ایک ہی شخص ویسی حرکات
کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے، ساکن ٹرین میں بیٹھے ہوئے متحرک
ٹرین کو دیکھنے سے وہ تو ساکت اور بیٹھے سو ٹرین چالو نظر آتی
ہے، اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ گاڑی کے ساتھ دماغ خود
حرکت میں ہے، جیسے اگر تم کسی مقام پر چلتی گاڑی سے کچھ پھینکیں
یا کوئی گاڑی میں سے کود پڑے تو جھوک سے درے جا پڑیگا
چونکہ دماغ کو سکون نصیب نہیں اس لیے سامنے کی چیزیں دوڑتی
دکھتیں جیسے چکر مار کر یا گھوم کر ٹھہر جائیں تو سارا مکان گھومتا
نظر آتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ سامنے کا دریچہ ٹرین کا مختصر
ہونے سے گاڑی کا کوئی ایک جزو دکھتا ہے اس لیے مثل
سائینو میٹوگراف یکے بعد دیگرے آنے جانے سے حرکت میں
پائے جاتے ہیں باہر کی طرف نظر بڑھا کے چاکوں کی طرف
دیکھ لیا جائے تو ساکت و متحرک کا تصفیہ ہو جاتا ہے، اور جب کہ

وہ آلہ جس سے نظر کی جاتی ہے خود حرکت میں شامل وشریک حال ہے تو لازمی طور پر منظر بھی متحرک نظر آئے گا، اشکال تمیز کرلے اس کو تھوڑا وقفہ لازم ہے اور یہی سبب ہے کہ آنکھ تو صرف تصویر لیتی ہے مگر اس کو معلوم وتمیز کرنا یہ قوائے دماغی ہیں، کسی معاملہ کے سمجھنے کے لیے اس آلہ کو اپنا فعل تکمیل کرلنے کچھ تو سکون ضرور ہے، یا تو تمام جسم کے ساتھ دماغ بھی چکر میں ہے یا یکے بعد دیگرے مناظر کا مشاہدہ بہ سرعت کرتے کرتے آنکھ کو خود مہلت نہیں اس لیے کہ قیام عکسِ اشکال کیلئے $\frac{1}{8}$ حصہ سکنڈ کا درکار ہے اس سے تیز حرکت میں رہے تو اس شئے کا احساس وتمیز دشوار ہے اور یہی وجہ انتظام قیام نظر کی تفرقہ پردازی کی ہے۔ جھولنے گھومنے چکر پھرلنے یا بند سواری وریل وغیرہ میں سفر کرلنے اور ایروپلین میں جبکہ ہوا ناموافق رہے جہاز وکشتی میں جبکہ دریا رَف رہے اور جہاز تلاطم میں چکر اتار ہے جلیئے "اولنگ" (Rolling) طوفانی ہوا کے زد سے بازوؤں پر ڈھلکتے چلنا" و "پچنگ" Pitching) طوفانی آگے یا پیچھے کی ہوا کے

زد سے اوندھا سیدھا چلتا جس کے باعث بعضوں کو بلکہ اکثروں کو
ہیجان وغلبہ صفرے کا وردسر (Headache) چکر
(Vertigo) متلی (Nausea) قے (Vomiting)
ہوا کرتے ہیں جو بہ حیثیت مجموعی "سی سکنس" ٹھہرے (Sea sickness)
اس کا سبب لیبرنتھ کے "سمی سرکیولر کنال" والے انڈولمف
میں کھلبلی اور یہی ہل چل بتوسط "وسٹی بیولی" عصب سماعت
"سری بلم" تک پہونچ جاتی ہے، چونکہ مصدر آغاز آٹھویں جوڑ عصب کا
مصادر اعصاب قے، غشی، چکروغیرہ کے بالکل قریب ہے اسلئے
فورتھ ونٹریکل کے فلورمیں کثرت حرکت سے لیے ترکیبی ہوتی
اور نفس دماغ کا سکون تفرقہ پذیر ہو کر محسوس کنندہ حصص دماغی
میں گڑبڑ سی مچی باعث "سی سکنس" (Sea sickness)
ہوتا ہے، ردوبدل مساوات دماغی یعنے "ایک ویلی بریم"
میزان ہم پلگی میں زوال تناسب سے نقص واقع ہوتا ہے
مگر اس سے ہر متنفس موثر ہوا چاہئے بعض اس تلاطم سے بلاقید
جنس بے اثر رہ جایا کرتے ہیں، حالانکہ حرکت رطوبتی انڈولمف تو

سب میں موجود ہے مگر نتیجتہً عملی صورت میں اختلاف کیوں۔
لہٰذا علاوہ ازیں اور اسباب ضرور ہوں گے! وہ حال کے مڈیکل
گزٹ والیوم (LXIV) نمبر ۹ کلکتہ مورخہ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ڈاکٹر
اے ساہا (Saha) شپ سرجن برٹش انڈیا اسٹیم ناویگیشن
سرس میکینزی انیڈ کو کلکتہ۔
اپنے دس سالہ تجربہ کا اظہار کرتا ہے کہ یہ بحری اثر چھ ماہ سے
کم عمر معصوم بچے اور گنگے و بہرے اشخاص پر نہیں ہوتا عورتیں بمقابل
مردوں کے زیادہ متاثر ہوتی ہیں (مصنف) مگر میرے ذاتی تجربہ میں
بعض عورتوں پر بالکلیہ اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ ان کا یہ پہلا دریائی
سفر تھا" یہ صورت شاذ ہے جہاز کے ملاح کی چال جو کہ دواماً جہاز
پر دریا میں بسر کرتے، خشکی پر بود و باش کرنے والوں سے متغائر
رہا کرتی ہے۔ وہ جانبین ڈھلکتے چلتے ہیں۔ اس لیے عادی اور
جہاز کے ڈھلکا و چال کے اثر سے ان میں نمایاں تغیر ہونے نہیں پاتا۔
کچھ دنوں قبل کئی ایک یوروپین امریکن "لاینرس" جو کہ بحیثیت
اکسپرٹس "ماہر فن" بیوکیمسٹری سفر دریا کی متلی قے وغیرہ کے کھوج و

تحقیق میں مشغول کئے گئے تھے ان کے رپورٹ سے حسب ذیل مواد ملا ہے، بعض کے تو ام خون میں بہ لحاظ معمولی حالت کے اختلاف پیدا ہوتا یعنے تخمیناً پی۔ ایچ ۶ء ۷ کھارے معینہ اجزائے دموی کا "اسیڈوسیز" میں تبدل پاتا۔

(۱) محفوظ کھارے اجزاء دموی میں کمی ہونے سے اسیڈوسز بنتا ہے (۲) معینہ حموضات کا اجتماع خون میں بہ معیت کمی لوجہ سی۔ او (CO_2) کے۔

A change from the normal alkalinity of about P.H=7.6 of the blood towards an acidosis. (1) Acidosis is produced by bowering of the reserve alkali of blood. (2) Accumulation of fixed acids in the blood with the lowering of CO_2 pressure.

سی سکنس کے محرک و سایل قبض و فاقہ (قبل از سفر دریا)
پائے جاتے ہیں۔ پس عازمین سفر دریا کے لیے بہتر و مناسب ہوگا
کہ وہ قبل از قبل رفع قبض و معدہ خالی نہ رہنے کے تدابیر عمل میں
لائیں بلکہ مقوی و مناسب اغذیہ سے معدہ مملو رکھیں اور بہ طور
"پُروفی لیاکسس" مداواحسب ذیل مفید پائے گئے۔

(۱) ۴ گرین سوڈا ابیکارب، ۴ گیلن پانی میں حل کر کے
"اَیاڈ لے مبٹیم" یعنے لیے دریغ پیویں۔

(۲) کان کا میل نکلوادیں اور کان کے سوراخوں میں روئی کا
داٹ جمادیں۔

(۳) برومائڈ یا ٹرپیل برومائیڈس ابتداء سفر سے تھوڑی مقدار
میں استعمال میں رکھیں۔

(۴) خالص کلوروفارم کا ایک قطرہ ماء البرف کے ہمراہ کارآمد ہوگا

(۵) کلوری ٹون، اڈری نیلین اور کوکین سب ملا کر استعمال کرنا فایدہ مند ہوگا۔

(۱) نسخہ کلوری ٹون (۲۰ گرین) کوکین ہیڈرو کلورائی ڈی ۲۰ گرین
سلوشن اڈری نیلین ہیڈرو کلوریڈائی (۲۰ منم) سمپل سرپ (ایک ڈرام)

اکوا ایا ڈ (ایک اونس)۔ "ترکیب استعمال" اس مکچر کے دو یا تین قطرے ایک چار کے چمچہ بھر برف کے پانی کے ساتھ ہر نصف ساعت کو استعمال کریں ۵ یا ۶ مرتبہ حسب ضرورت۔

(۲) نسخہ۔ ٹنگچر پلا ڈونا۔ ایسڈ ہیڈروسیانک ڈل۔ لکر مارفین یا لکر اٹروپین بعض شدید حالت میں دیتے مگر مارفیا اٹروپیا سے حالت خراب ہوتی ہے۔

بعض شدید حالتوں میں ہیضہ کی سی دستیں کالرا ک ڈیا ریا ہوئے جاتا ایسے موقع پر ۵ قطرے ٹنگچر کلوروفارم اٹ مارفین کے ہر نصف ساعت کو دیں ۴۔۵ خوراک میں بہتر نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔ کیامفر مونوبرومیٹا (۵ ۲ گرین) ٹنگچر جلسی میائی وغیرہ ۵ (۱/۲ ڈرام) پانی و شربت (ایک اونس) میں ملا کر ایک چاء کا چمچہ بھر ہر نصف ساعت کو پلائیں۔

"سراب"

Meraz.

بالو "ریتی" دھوپ میں پانی جیسے معلوم دیتی ہے اس کو انگریزی میں

مراز کہتے ہیں۔ تیز دھوپ کے وقت جنگل کے وسیع میدانوں میں نظر
ڈالنے سے پانی تالاب جیسا دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ وہاں بالکل پانی
نہیں رہتا۔ یہ بھی نظر کا دھوکا ہے جیسے شاعر کہتا ہے ؎

ہستی اپنی حُباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے

یہ ایک الطف ہوا ہے جس کو ایتھر کہتے ہیں اس ایتھر اوُزون کے
لہروں کی تموج سے ایک قسم کی سفید روشنی پانی کی چمک جیسی معلوم
دیتی ہے، لق ودق ریتیلے صحراؤں میں مسافروں کو بعض وقت یہ نمائش
دھوکا دیتی ہے۔ (فیض)

دھوکے میں آب کے ہی فنا کیوں سراب میں — ہے امتیاز شرط حیات و حباب میں

یہ اصولِ علم فزکس و کیمسٹری یعنے علم طبعیات و مادیات روشنی
کی شعاعیں لطیف سے الطف کرہ میں داخل ہوتے اور نکلتے ہوئے ہر وقت
خمی پیدا کرتے ہیں اس لیے منظر کی شئے نیچے سے ضخیم جیسی پانی کی سطح
کے قریب معلوم پڑتی ہے۔ Fysical law:—

Rays of light passing from
a rarer in to denser medium

are bent twice ancident - and emerging.

بعض تو نسخے حکمی شعبہ ضرور رکھتے ہیں عوام کے اعتقاد بڑھانے کی غرض سے جیسے آئرہ آتارنا، ایک سلیمانی کنکری تانبے کی انگوٹھی میں بٹھاکر پانی میں ڈبالے آنکھیں پھیرتے جاتے طلوع آفتاب کے وقت آفتاب کو بتلاکر کاپر سلفیٹ سُچ کرلے کا عمل ہے اور کوکرے صاف ہوکر آئرہ مندمل ہو جاتا رگڑ سے۔

نور

اس کے لغوی معنے روشنی اور اصطلاحاً کنایہ ہدایت کے لیتے ہیں اور قرآن مجید میں خداوند عالم نور سے مُراد قرآن مجید لیا ہے۔ اور ذات محمد مصطفیٰ صلعم۔ ارشاد ہے نص قرآن۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (آیت ۸) سورہ تغابن۔ بعض جگہ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ فرماتا ہے۔ بیشک روشنی کا کام راستہ بتلانا بھلے بُرے کی تمیز پیدا کرانا نفع ونقصان سے آگاہی بخشتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ

(آیت ۴۰ سورہ نور) وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔ مصرعہ ترجمہ۔ قطبی

جو یہاں اندھا وہاں اندھا رہا۔ دین اور دنیا میں نابینا رہا۔

نور کی ایک اور صفت یعنے عالمگیر ہے جو شان ظلّ الٰہی ہے اس کا پرتو سب پر یکساں اور بسیط ہے مگر جو قربت اختیار فرمائے ان پر بہ مقابل دور والوں کے یقیناً زیادہ ہے اور جو منہ چھپائے سامنے سے ہٹ گئے ان پر تاریکی کا اندھیرا ہے (آیت ۳۵ پ ۱۸) سورہ نور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ

اس آیت سراپا ہدایت کا تطابق اشرف المخلوقات حضرت انسان میں جو حامل بار امانت رب ہے بہ لحاظ علم تشریح آنکھ پر صادق آتا ہے روشنی کیلئے چراغ بدن آنکھ مناسبت رکھتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

اللہ روشنی ہے آسمانوں اور زمینوں کی مثال اس کے نور کی ایسی ہے جیسے کہ ایک محراب یا طاق ہے۔

یہ سمجھیئے آپ کا حدقہ چشم ہے جسے آربٹ کہتے ہیں۔ اس میں چراغ اس کو آنکھ تصور کیجیئے (گلوب آف دی آئی) اور چراغ شیشے میں فرمان باری ہے۔ وہ آنکھ کی رطوبت زجاجیہ ہے جو مثل پگھلے شیشے کے ہے اور بوجہ شفافیت وصفائی وٹریس ہیومرس منور ہے کَوْكَبٌ دُرِّيٌّ تیل جلتا ہے۔ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ مبارک درخت سے وہ زیتون ہے نہ وہ شرق میں ہے نہ وہ غرب میں۔ وٹریس ہیومرس رطوبت زجاجیہ کی پرورش نیوٹرلیشن دل سے ہے۔ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ۔ اس سے مراد اسمات یعنے کسی سمت جسم کے نہیں نہ یمین ولیسار میں ہے نہ پیش وپس و نہ تحت و بالا بلکہ عین وسط جسم میں قلب ہے اور اس کے مہین شرائین تک بالراست اس جھلی میں جس میں وہ رطوبت محفوظ ہے نہیں جاتے بلکہ بالواسطہ سلیری پراسس اور ریٹینا پردہ شبکیہ کے شرائین سے مادہ پرورش پھر کر چھن کر اس تک پہونچتا ہے جس طرح پیٹرول پمپنگ وحرارت سے ہوا بنکر کدس لائیٹ کے

متقل کو منور بنا رکھتا ہے بلا تعلق وسایل واسمات کے اور دل کی
شرائین بہ صورت شجر شاخ در شاخ نل در نل ہیں اور ہمیشہ کارگزار
پروردگار کی شان کا اظہار کرتے ہوئے سب کی پرورش کرتا ہے
اس لیے لفظ مبارک سے یاد فرمایا گیا یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ آگ لاگنے سے قبل سلگ جاتا ہے جو انسان میں کیمیاوی
طور پر روشنی حالت کی وجہ گردش خون سے حرارت ہر وقت پیدا ہے۔ یہ
اس کا کمبسچن ہے۔ افروختگی جلنے کی حالت۔ جلنے کا فعل۔ گویا چراغ
جل رہا ہے اس کو دوسرے چراغ سے یا کسی آگ سے مطلب نہیں
بلکہ نور سے نور سلگتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے یعنے اہل نظر کی پرتو دید سے
مجلّی ہو کر سب کچھ نظر آنے لاگتا ہے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ روشنی پر روشنی
ایک تو آنکھ کی روشنی دوسرے آنکھ کا ماحصل جو دماغ میں تصویر
دکھائی دیتی ہے وہ نور ہے۔ ظاہری انسانی آنکھ کا نور بلحاظ عبدیت
نور محمدی جانو اور دماغ میں چھپا ہوا نور نظر و نور الٰہی مانو جیسے آنکھ کی
روشنی سے دماغی روشنی محسوس ہے ویسے ہی اس نور محمدی صلعم سے
نور الٰہی دیکھیے بلا اس واسطے کے دید محال ہے چونکہ تجلی ایک مخلوق ہے

اس کو دیکھتے آنکھ خیرہ وعاجز ہے اس قوت کی بصارت چاہیئے تب شاید دیکھ سکیں پس نورِ الٰہی کی دید کے لیے نورِ محمدی کی عینک درکار ہے تب تو بلا چکا چوند مزے کا دیدار ہے بغیر اس کے کوشش بیکار ہے اس لیے کہ ایسے اولوالعزم مقرب نبی حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام خرّ موسیٰ صعقا۔ ہو گئے۔ کوہ طورِ سینا، ویسا پہاڑ تاب نہ لا کر جل گیا۔

رباعی

اے برقِ حسنِ یار یہ اچھا ظہور تھا　　　دیدار کو کلیم تھے جلنے کو طور تھا
میرے سیاہ خانہ میں شب کو وہ حور تھا　　　پتلی کی طرح پردۂ ظلمت میں نور تھا

دیکھو اس برزخِ محمدی کے حجاب میں بے حجابانہ نظارہ ہے ؎

ان آنکھوں کی آنکھو لینے لوں میں بلائیں　　　میسّر ہے جن کو نظارا تمہارا

دیگر

سراپا نور کی تصویر ہو نامِ خدا تم ہو　　　دو عالم آپکا شیدا ہے ایسے دلربا تم ہو

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ نور تو سب میں ہے مگر جسے اللہ چاہتا ہے اسے اس نور کا پتہ دیتا ہے یعنے پیرِ ہدا مرشد کامل سے ملا دیتا ہے پھر تو وہ سب کچھ بتا دیتا ہے ؎ شہیدی۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے شامل　　خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور انسان کے

سمجھنے کے لیے خدا نے مثال دے رکھی ہے اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ؎ قطبی

دل کی آنکھوں سے وہ دیکھتا ہے صنم　　شاہد معنیٰ نظر کیوں آسکے

ایک پیر طریقت حضرت خاموش کا مقولہ ہے ؎

موسیٰ کو سلامت رکھا کوہ طور جلایا　　معشوقوں کے انداز ستم اور ہی کچھ ہیں

عشق آن شعلہ است کو چوں برفروخت　　ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

کی طرح اس برق تجلی الٰہی کا اثر مودت وخاصیت ہے فرض

کرو کسی مکان میں ایک شخص نے اپنی عمر گزاری اور دوسرے گھر میں منتقل

ہوتے ہی اس کو علم ہوا کہ اس سابقہ مکان میں ایک بے بہا خزانہ محفوظ

تھا اس اطلاع سے اپنی بے خبری و لاعلمی پر وہ انسان کس قدر افسوس

وملال کرے گا اور اپنی بدبختی پر کس درجہ کف افسوس ملیگا۔ ؎ فیض

مدتوں جس کی رہی باہر تلاش　　تو نے کیوں گھر میں اسے ڈھونڈا نہیں

اور جس نے اپنے گھر میں قرائن سے خزانہ تاڑ کر دولت حاصل

کرلی وہ مالا مال ہو کر خوشی سے پھولے نہ سمائے گا۔ رباعی سرمد ؎

سرمدِ غمِ عشق بوالہوس را ندہند　　سوزِ پرِ پروانہ مگس را ندہند
مدت باید کہ یار آید بکنار　　ایں دولتِ سرمدیست ہمہ کس را ندہند

غرض نظر تو سب ہی کو ہے مگر چشمِ بصیرت حاصل کرنے اشارہ ہے
چونکہ حضرت موسیٰ میں نورِ محمدی تھا اس لیے انھیں بچا لیا، مگر وہ
جسم محمدی نہ تھا جو تابِ جلوۂ جاناں لا سکتا، دیدارِ یار سے بیہوشی
طاری ہو گئی ــــ داغ۔

اس کے جلوے کو تو کیا کہنا مگر　　دیکھنے والے کو دیکھا چاہیے

آفتاب کے دیکھنے کی تاب کہاں، البتہ مہتاب کی دید ہے
آسان مگر سمجھو تو اس میں اسی کا نور ہے عیاں اور اسی کے زلفشاں
(Reflection) یعنی پرتو (معکوس شعاع) سے ہی مہ تاباں

چشم امید از کہ داریم ما　　قبلہ توئی روی بکہ آریم ما
تصور آپ کا ہے اور میں ہوں　　خدا کا سامنا ہے اور میں ہوں

الحاصل نورِ محمدی نورِ الٰہی سے الگ تصور کرنا منزل مقصود
سے بھٹکتے پھرنا ہے ــــ خورشید

ذکرِ دوئی تو کیا یہ وہ نازک مقام ہے　　جس جا کہ اپنے آپ میں آنا حرام ہے

آگے نہ بڑھ کہ فکر یہاں پر حرام ہے   آنکھوں میں لو ذات خدا کا مقام ہے

تلاش خضر بہر منزل مقصدت کر سودا ابھی   کوئی خود رفتگی سے راہبر بہتر نہیں ہوتا

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ

فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿پ سورۂ انعام آیت ۱۰۵﴾ ع

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

گیرم از ہر دو جہاں چشم بپوشم صائب   دلِ دیوانۂ معشوقِ طلب را چہ علاج

حُسن نما حسین۔ لفظ "حُسن نما" اسم فاعل ترکیبی ہے جس کے معنی

خوبصورتی دکھلانے والا اور "حسین" دوامی خوبصورت کے ہیں۔ بحسن انتظام

فطرتی انتخاب حسن کا دارومدار محض آنکھ پر منحصر و موقوف ہے اور بلا کی

خوبصورتی آنکھوں ہی سے نمایاں ہے ؎

مست و سرشار رسیلی ہیں تمہاری آنکھیں   نشہ میں چور ہیں مخمور ہیں پیاری آنکھیں

انہیں آنکھوں کو ترستی ہیں ہماری آنکھیں

بلا آنکھ کے حسن کا انتخاب لاجواب کسی طرح کسی سے بھی ممکن نہیں ہے

ورنہ حسین صورتِ حال کا انکشاف جناب سعدیؒ فرمائے۔ ؎

شاہدے درمیان کور الست   مصحفے در کنشت زندیقاں

کیا مزے کی بات ہے کہ آنکھ متّصف بہ متعدد صفات ہے، جس پر عاشقوں کی فریاد طالبوں کی داد، حسن پرستوں کی صاد ہے آنکھ طالب و مطلوب ہے، آنکھ صید ہے صیاد ہے، چنانچہ مولانا روم مثنوی شریف میں دفتر اول کی حکایت اولی سے اس کی حقیقت حال ظاہر فرمارہے ہیں۔

در بیاباں کز پئے صیدے فتاد   ناگہے در دام صیاد او فتاد

ایک بادشاہ شکار کرنے جاکے خود شکار ہو گیا، تیر اندازی کے شوق میں نشانہ بن گیا ے غالب

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دیکھئے آنکھ دیکھتی اور دل کسی کا نشانہ بن جاتا، پھر وہی آنکھ پرنم و اشکبار انتظار جلوۂ یار ہوئے جاتی ے

فرض کردم کہ بیاد تو دلم خرسند است   لیکن ایں دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج

اسکو سب چھیڑتے ہیں مجھکو ستانے کیلئے   پانی کو دوڑتے ہیں آگ لگانے والے

کا مضمون ادل آنکھ آتش عشق بھڑکاتی پھر اشکباری کی جھڑی سے کلیجہ ٹھنڈا کرتی ے

یہ منادی ہے کشورِ عشق میں کوئی بوالہوس اسمیں رہا نہ کرے
جو رہے بھی تو صاحبِ درد رہے کوئی درد کی اُسکے دوا نہ کرے

آنکھ سے دل گھایل ہوتا اور آنکھ ہی سے زخم دل مندمل و ٹھنڈا
پڑتا جیسے آنکھ سرحن ہے سعدیؒ۔

چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است   درشتی و نرمی بہم در بہ است

امیر مینائی کہتے ہیں ؎

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے امیر   دل جو لوہے کا تو پتھر کا جگر پیدا کر

باوجود ایسی سنگدلی و استواری کے نظر کی چوٹ سے ڈرتے ہوئے
کہے ہیں ؎۔

ہمارے شیشۂ دلکو سنبھل کر ہاتھ میں لینا   نزاکت اسمیں اتنی ہے کہ جو نظروں سے گرا ٹوٹا

بالآخر یہ گلہ پیش ہوا کہ ؎

میرے دل کے شیشے کو لے وفا تو نے ٹکڑے ٹکڑے ہی کر دیا
میرے پاس تو وہی ایک تھا یہ دوکانِ شیشہ گراں نہیں

شعراول و جگر کو سختی جھیلنے لوہے و پتھر سے مناسبت دیتے اور
نزاکت میں شیشہ سے استعارہ (بمعنی چیزے بعاریت خواستن) لیتے جہلا کی

حیوانی زندگی معنًا سے ہی نظر بظاہری وہ تو مضغۃ مابین جنبیہ پر محدود
رہتی ہے ؎

کچھ اور ہی مقام ہے فہمید سے پرے   سمجھے ہیں جس کو یار وہ اللہ ہی نہیں
وائے نادانی کہ اپنے دل کا حال   فیض فہم میں کچھ آج تک آتا نہیں

حکمار کے نزدیک دو دل ایک ظاہری جس کو خاص و عام جانتے ہیں
دوسرا معنوی جس کو ذہن ضمیر عقل مائنڈ فہم ادراک کہتے ہیں وہ دماغ ہے ؎
نہ گفتہ نہ دارد کسے باتو کار   ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

ایک دل مادی جو دکھ سکتا سینے کے پنجرے میں طائر تنفس کے
پھیپھڑوں میں مثل انڈے کے رکھا ہے محض مضغہ گوشت کا ہے دوسرا دل
یعنی دماغ یہ تو اور نازک دماغی سے ملقب کھوپری کے گولے میں (کانٹا،
اخروٹ) برقی حباب یا مثل جالی کی طرح شکن ہے اس لحمی دل سے نازک تر
ہے نزاکت موم دلی کا اطلاق اس لیے ایک حد تک دماغ پر عاید آسکتا ہے
مگر لوہے و پتھر کا ثبوت کہاں اس کے پاسخ میں یہی جواب ملے گا کہ سختی کی
برداشت کا عادی ہونے کا محاورہ اس طرح سے ادا کیا گیا۔ ماورا اس کے
اور کوئی مطلب کسی کے حاشیہ خیال میں نہیں (مثال) زیر ایک درخت کا

گوند ہے اور بڑا کار آمد ثابت ہوا ہے۔ مگر ناپائیدار ہے۔ اس کو مضبوط
بنانے سن ویا سوت کیا نولیس وغیرہ کی آمیزش سے ایک قسم کا مجسم قوام
بنالیکر بار کا متحمل بنالیتے جس سے موٹر و سیکل کے ٹیر بنتے جس کے شکم میں
خالص ربر کی ٹیوب بہ حفاظت پائیداری کے ساتھ کام دیتی اب ہم آپ کو
ایک نئی پتہ کی بات بتائے دیتے ہیں وہ یہ کہ خون میں لوہا موجود خون میں
پتھر جیسے نمکیات مشمول لوہے کی خاصیت گرم خون بھی گرم خون سرخ
خام لوہا بھی بہ حالت حرارت آگ جیسے لال سیال لوہا وزنی خون کا ثقل
بھی بھاری سنگین۔ دل ایک دبیز لحمی تھیلا ہے جس میں صرف خون،
ڈھانچ بھرا ہے اس کے سوا اور کیا رکھا ہے جو حقیقت میں لوہا پتھر
بھرا ہے اگر یہ مادوں میں کمی ہو جائے مرض اسکلی روسس انیمیا نمودار
ہو جائے۔ اور فولاد کی خون میں زیادتی سے سرخ روئی ہو گی لوہا پتھر
سب کو علم ہے بہت بوجھ اٹھا سکتا ہے اور دل بھی اسی لوہے پتھر کی
بدولت متحمل بار گراں ہو سکتا ہے کہ نہیں ایسی تو استواری اور اس کے تھتا
نازنین اس قدر کہ کسی خبر کے اثر سے ساکت جیسے تھا کسے ہارٹ فیل بس
لوہا پتھر اور شیشے کا دل ہو تا ثابت۔ اب آئرن میاں لوہے کا آدمی کہتے

زیبا۔ لوہے جیسا سخت تبھی بنے جبکہ انسان میں بلڈ پریشر رہے اور بکثرت
تولید خون ہوا کرے اسی سے قدرتی مینٹی ننس شبانہ روز عمارت جسمی
کا قائم و دائم ہے۔ اگر فولادی انسان بنادیا جاتا پتھر کا جسد ڈھالا
جاتا تو بھی گھاٹے میں رہتا یہ پائیداری نہ پیدا کرتا یہ فطرتی مسالہ
اور قدرتی ترکیب عمل ہے۔ کب کسی کو اس میں دخل ہے۔

تبصرہ

جو شئے کسی آسرے یا بند آلے میں رہے اس کو دیکھنے کے لیے
خاص آلے ماہرین فن بنالئے جیسے حلق سے نیچے کی حالت لیرنجکوپ
سے اور مثانہ کی اندروتی کیفیت سسٹس کوپ اور کان کی ارس کوپ کے
وساطت سے مشاہدہ و معائنہ کی جاتی ہے ریلوے اسٹیشنوں پر ڈسٹنٹ
سگنل بسا اوقات آڑہ میں کسی چیز کے آجاتا ہے اسٹیشن ماسٹر اپنے ہی
مقام پر بیٹھے ہوئے دیکھنے کے لیے وہیں ایک چوبی ڈبہ مختصر سا دیوار میں
جما دیا جاتا ہے جس کو کھول کر اندر کا کھٹکا دبانے سے سامنے کے آئینہ
میں سگنل کی حالت عکس فگن ہو رہتی ہے، ایا سگنل یعنے ہاتھ گرا کہ
ویسا ہی کھڑا ہے، اس آلہ کو محاورہ میں پریس کوپ (Periscope)

اور معمولی زبان میں ٹل ٹیل لائیٹ (Tell tail light)
کہا جاتا ہے۔ اور بعض ٹھیسوں پر بجلی کے تار سے تعلق کر دیا گیا۔ پس
سگنل وہاں گرا دینے سے روم میں گھڑی کا جیسے کانٹا سرخ گر جاتا ہے
ان آلات میں ہر خم پر فلکٹنگ رفراکٹنگ۔ مرر یس پر یز مس کا نکیو کانوکس
یعنے مقعر محدب مثلثی شیشے مناسبت کے ساتھ جمائے گئے ہیں جن میں سے
شعاعیں خمیدہ ہو کر ادھر کے حالات ادھر منعکس ہوتے پس ایسا ہی
تصور کیا چاہئے کہ آنکھ کی سنہری دماغ میں ذریعہ اعصاب محسوس ہو جاتی
بعض صورتوں میں مثانہ و معدہ وغیرہ کی اندرونی تاریکی روشنی سے
منور کی جاتی ہے تب کہیں منظر میں علانیہ نظر آتی ہے۔ نفس دیدیں
سیاہ غلاف اور دماغ بند اندھیری کھوپری میں ہر دو مقامات ظلمات ہیں
چونکہ اُجالے میں اُجالا ماند ہوئے جاتا کب طبعیت کو بھاتا ہے بلکہ عین
اندھیرے میں اُجالے کا لطف آتا ہے۔ اس لیے مصور حقیقی نے یہ مقامات
ظلمات بنے رہنے کا انتظام کر رکھا ہے۔ دیکھئے اندھیرے میدان میں
ایک دوسرے کو فاصلہ سے دکھائی نہ دے گا ان میں سے اگر ایک شخص
قندیل روشن رکھے تو البتہ دوسرا اس کو دیکھ سکے گا۔ مگر خود قندیل والا

لیے قندیل والے کو دیکھنے نہ پائے گا جب کہ ہردو کے ساتھ قندیل رہے برابر ایک دوسرے کو نظر آتا ہے عکس ریز (X Rays) کی شعاع آٹھ (۸) فیٹ تک کے دبیز ٹرانسٹر لیوسنٹ اجسام۔ پوست گوشت رگ وریشہ وغیرہ میں سے پار ہو جاتی البتہ ہڈی یا اور کوئی سالڈ سخت چیز میں گزرنے نہیں پاتی۔ اس لیے استخوانی حالت گولی چھرے، کانٹا، سوئی بعض امراض کے منجمد شدہ مادے اس روشنی سے شناخت کئے جاتے اس موقع پر بعض خطرات ضعیف الاعتقاد قلوب میں وہمہ فگن ہوں گے کہ لیجیے مَا فِی الْاَرْحَام کا علم ہو سکے گا، خدائی کلام اور پھر دعوے کے ساتھ مذاق نہیں معلوم رہے اور علم ہے کہ آلات تناسل میں ہڈی نہیں لہذا مونث مذکر غیر ممیز واللہ اعلم بالصواب کا دعوی علی حالہ باقی رہا۔

قوتِ لامسہ

حس پنجم سنس آف ٹچ چھو کر تمیز کرنے کی حس اس قوت کے آلات کا مسکن جلد حیوانی ہے جس میں ماورا اس حس خاص کے اور اور فوائد شامل ہیں وہ تمامی گہری باقتوں کا حفاظت کرنے والا

غلاف اور فضلات[3] اجسام خارج کنندہ و مادّے جذب[4] کرنے والا آلہ ہے
بیا ڈ کنڈ کٹر[5] ہونے کی وجہ سے حرارت جسمانی کا موازنہ بلحاظ موسم و

اوقات ایام برابر رکھتا ہے۔

جلد[6] کے ذریعہ بھی تنفس ہوا کرتا ہے، بہت سارے[7] ادویات کا

عمل جلدی توسط سے ہوتا ہے موسموں[8] کا اثر جلد ہی سے موثر ہوتا ہے
علم[9] فارنسک مڈیسن۔ مڈیکل جیورس پروڈنس یعنے طب متعلقہ ضابطہ
فوجداری میں جلد سے زخم و ضرب کی حیثیت آلۂ جارحہ کا پتہ۔ زندگی
یا بعد وفات صدمہ پہونچنے کی تمیز ڈوب مرنے کی دلیل بہم پہونچتی ہے
جلد[10] کے داغ ونشانات اور رنگت سے آدمی کی شناخت ذریعہ عمل

پوسٹ مارٹم یعنے معاینہ وتشریح بعد وفات ہوتی ہے۔ اناث[11] میں
شکم کے زیرین حصہ کی جلد سے صاحب اولاد یا لاولدی پائی جاتی ہے
جلد[12] کے بدولت دولت حسن ہے۔ گلفام۔ سیاہ فام۔ ملیح و صبیح۔ گورا
کالا۔ بھورا۔ سانولا۔ سرخ وسفید۔ چمپائی۔ گلابی۔ رنگ کا کہلاتا ہے
بعض اجسام کی جلد ایسی مہین نازک وصاف ہوتی ہے کہ جسم کو سیمتن
وگلبدن بنادیتی اور اندر سے خون کی سرخی گلرخی گلروئی کا لقب بخشتی ہے

اور شل منتقلہ کردہ شیشے کے دیا گھوٹا کی ہوئی چیز کے صفائی آئینہ
روئی چمک و دمک آفتاب و مہتاب کا خطاب ولاتی ہے داغ

یوں کہتے ہیں بلبل سے وہ گل ہاتھ میں لیکر　　تو دیکھ ملا کر اِسے گالوں سے ہمارے

انگریزی میں روزی چیک فارسی میں گلغدار رخ درخشاں

حضرت آصف سے

گئے تھے تفریح کو چمن میں وہاں ہوئی اور وحشتِ دل
کسی کے رخسار یاد آئے کھلا ہوا جو گلاب دیکھا

خار بے گل تو ہر اک موئے مژہ ہے انکا　　دونو عارض گلِ بے خار نظر آتے ہیں

کلام پر ذوق سے

روئے تو گل ولبِ تو قند است　　گلقند علاجِ دردمند است

ولولۂ شوقیہ

نہ من برآں گل رویت غزل سرایم و بس　　کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

از قبلہ گاہی

تھے چاہ میں یوسف کے پسر یوسفِ مصری　　جس روز سے میں خود گلِ رخسار بنا ہوں

بہت سارے اندروتی او جاع درد دین سوزشی مادے جلن اعصابی

درد وغیرہ جلد پر تکمید یعنے سیکھنے سے کم ہو جاتے ہیں یا امالہ سے
اس مادے کو جلد کے طرف منتقل یا لوٹا دیتے ہیں جیسے ایوڈین۔ بلبسٹر
رائی ۔ خراش ۔ پیدا کنندہ ادویہ بھلاواں بعض درخت کے دو وسنیڈ بڑہ
آگ وغیرہ کو نٹراری ٹیشن کیا کرتے ہیں اصلی یا مصنوعی جونکیں ۔ پچھنی
کپنگ ۔ سنگیں وغیرہ ۔ انٹی فلوجین[13] زہریلے حشرات الارض کی سمیت جلد
میں سے اثر کرتی ہے ذریعہ اعصاب وخون ۔ آوزون[14] (O_2O) یا (O_3)
کا اثر جنگل میں رہنے سے جلد پر مدھم بنا پیدا کرتا ہے اثر تیزاب[15]
پر جلد کا ریالک الیڈ کا داغ سفید گندھک کے تیزاب کا سیاہ او
شورے کے تیزاب کا زرد۔

جلد[16] کے نیچے انجکشن ادویہ کا عمل کیا جاتا ہے ۔ جلد[17] کے توسط سے
چیچک کا تخم بدن میں تحویل کیا جاتا ہے (تنبیہ) یاد رہے جس بچے سے
تخم لیا جاتا ہے اس کی صحت کلی کا اطمینان حاصل کرلیں ورنہ اس بچہ
سے اس بچہ میں ۔ منتقل منہ سے منتقل الیہ میں یقیناً امراض منتقل ہوں گے
اسی خیال سے تندرست گائے کے بچھڑے کا لمف ان خدشوں
سے مبرا ہے۔

تشریح

جلد بطور غلاف کے سارے جسم پر منڈھی ہوئی ہے ایک متوسط
جوان انسان کی جلدی مساحت تخمیناً (۲۵۰۰) مکسر انچ ہے۔ ایام گرما
میں جلدی مسامات کھلے رہتے اور غدود پسینہ سرگرم کارگزاری رہا
کرتے بہ خلاف اس کے موسم سرما میں جلد سکڑی ہوئی اور فضلات جسم
گردے اخراج کرتے یہی وجہ کثرت بتاشا ہے۔

جلد انسانی کے دو بڑے پرت ہیں

ایک بیرونی پرت جس کو اپی ڈرمس یا کیوٹیکل۔ فالس اسکن۔ اسکارف
اسکن یعنی دوپٹہ اوڑھنی۔ ہارنی لیئر کہتے ہیں یہ اپی تحلیل کورنگ ہے
اس میں خون کی رگیں نہیں اس لیے اس اوپر کے خول کے خفیف خراش
ورگڑوں سے صرف بطور بھوسے کے چھلکے نکلتے ہیں اس کے نیچے کے
حصہ میں رنگت کی تہ ہے جو کہ گورا۔ کالا۔ سانولا بناتی ہے ہم نے
قبل ازیں آنکھ کے بیان میں بتلا دیا ہے کہ سیاہی روشنی کے اثرات کو
جذب کر لینے میں حصہ لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افریکہ میں حبشستانی سدیو

و دیگر باشندوں کی جلد فطرتاً سیاہ بنائی گئی ہے تاکہ دھوپ کے متحمل رہیں اور سن اسٹروک دھوپ کی جھال و لُو سے بچیں جیسے کول مین معدنیات زغال میں کول گیاس مشتعل نہ ہونے لیانٹرلس کے اطراف وائر گاز آہنی جال لگی رکھتے ہیں اور جس قطعہ زمین پر برف و پانی کی ترشح ہمیشہ رہتی ہے وہاں بے رنگی سفیدی صباحت بلا ملاحت عموماً یوروپین میں ہوا کرتی ہے۔ جہاں زیادہ بار در گڑے وغیرہ پڑا کرتے ہیں وہاں کی جلدی بافت دبیز و سخت دباؤ یا لوقفہ یعنے انٹرمٹنٹ پرشر سے بطور گھٹے کے بن جایا کرتی ہے۔ پیر کے گھٹوں کو ہارڈ کارن کہتے ہیں جو کہ تنگ جوتے پہننے کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں جلد میں رنگت بہت سرعت کے ساتھ سرایت کر جاتی ہے اور بعضے رنگ اندر کی گہری تہ میں متمکن ہو جاتے ہیں جن کے نکلتے ہوئے عرصہ لگتا ہے۔ جیسے رنگ حنا و خضاب اور بعض جو کچا کر کے ڈالے گئے ہیں نکلتے ہی نہیں جیسے گودنے کے نقوش جو آجکل فیاشن ہو گیا ہے عیب جا کر ہنر بن گیا ہے۔ ع وشمہ۔ گودنا۔

گودنا زمانہ سابق میں تو مسلمیت پر استدلال ہوتا تھا جبکہ کسی

مسلمان میں پایا جاتا تھا ورنہ کھر کی منیلیں گویا کمینوں میں علامت و شناخت تھی۔ نئی تہذیب والے کنواریوں کی ناک چھدائی معیوب جانکر ایسا رواج کم کر رہے ہیں حالانکہ یہ مقابل اس کے وہ اس درجہ معیوب نہ تھا موہوم نامعلوم سا سوراخ رہتا ہے اختیار ہے۔ زیور پہنیں یا نہ پہنیں مگر یہ تو تمام جسم منقوش اقسام کے حشرات و پرند و حیوانی اشکال کا البم بنا لیتے ہیں۔ اس کا کچھ مضائقہ نہیں۔ غیر مسلم سپاہ جنگ میں مقتولوں کی شناخت کے لیے (آئی ڈنٹی فیکیشن مارک اپنا اپنا نقشہ جسم پر گوندے میں ڈلا لیتے ہیں ان کا دیکھا دیکھی یہ لوگ بھی گھر میں بیٹھے بیٹھے بلا وجہ خاصے جسم پر گوندے کے اشکال جما لیتے ہیں زندگی ہی میں جسم پر سانپ بچھو دوڑا لیتے ہیں گوندا ڈلوانکی چبن و تکلیف کا مزہ جسم کو چکھا لیتے ہیں حالانکہ گوندے کی موجودگی باعث مزاحمتِ نجات و بخشش دائرہ اسلامی میں تبلائی جاتی ہے اس لیے کہ شدید حرام ہے نماز میں بندہ کو خدا سے اس قدر قرب حاصل ہوتا ہے کہ جس کا کوئی فرق نہیں بتایا جا سکتا۔ اسی لیے الصلوٰۃ معراج المومنین ہے اور مذہب اسلام میں حالتِ جنابت تصویر کتا ان تین چیزوں کی

موجودگی سے نہ رحمت کے فرشتے نازل ہوتے اور نہ نماز ہو سکتی بلا کراہت
کے بعض ملت میں لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا جُنُبٌ
وَّلَا کَلْبٌ۔ جنب سے خود ناپاک۔ تصویر پتلے سے مشابہت صنم پرستی
مخل خشوع و خضوع نیز سبب خیالات فاسد۔ کلب باعث پلیدی امراض۔
پس جبکہ انسان کے جسم پر مجسم تصاویر انسانی حیوانی چرند۔ پرند۔ درند
وغیرہ ثبت ہوں جو کسی طرح سے علیحدہ نہیں ہو سکتے دلیسوں کی نماز کسطرح
ادا ہو سکتی جائے غور ہے۔ اگر یہ خیال ہے کہ کپڑے سے ڈھانپ لیجاتی
ہے تو وہی صورت ہوگی جیسے خالق غیب داں کی حضوری میں خلاف ورزی
حکم کرتے ہوئے جیب میں چوری کی شئے چھپا رکھی ہے جو کہ اس پر عیاں
ہمیں سے نہاں ہے۔ یا یوں تصور کیا جائے کہ مسجد میں ایک دو اسٹاچو
یا ماڈلس یعنے مجسم پتلے غلاف ڈھانپ کر لا رکھیں مگر شارع اس کو ہرگز
روا نہ رکھیں گے مسجد کو بت خانہ نہ بننے دیں گے ؎۔

دل خانۂ خدا ہے ندے ان بتونکو جا اولے تمیز کچھ بھی تجھے اختیار ہے

دل سے مراد ذہن دماغ ہے جبکہ عالم خیال میں بتوں کو جائے
نہ دینے موحد کہتے ہیں تو جسم پر دوامی چسپاں نقوش شریک حال رہنا ؎

فیض

کریں کس بت کی پوجا اور چڑھائیں کسکو چندن ہم
صنم ہم دیر ہم بتخانہ ہم بت ہم برہمن ہم

سے کب خالی ہوسکتا ہے۔

صورت گری بت تراشی تشبیہ عکسی یعنے جاندار کی تصویر لینی مذہبا ممنوع گوندے سے جسم پر ذیروح کی صورت کندیدہ منقوش قبر وحشر میں ساتھ موجود ہ

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ — من نیز حاضر میشوم تصویر حیواں بر بدن

کے مصداق ہوتا ہے۔ اور پروردگار کی حضوری میں ایسی حالت سے حاضر ہونا اپنے آپ پر فرد جرم لگائے جاتا ہے۔

چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد

بلا گواہ کے منتبہ نقوش سے ثبوت جرم ثابت۔

آنرا کہ عیاں است چہ حاجت کہ بیان است

ازروئے طب گوندے کے عمل کے ساتھ حسب ذیل مزمن امراض یعنے کامپلی کیشن ہونا پایا گیا۔

(۱) سپٹک انفلامیشن سمیتی سوزش (۲) آبس گڈے (۳)

اری سیلس۔ سرخ بادہ (۴) گیا نگرین۔ مردار (۵) حتیٰ کہ آتشک یعنے سفلس ہو گئی ہے۔

تو مسلم عورتیں اپنی قوم و ذات چھپانے کو ندا اوڑانے کی اذو کے خواستگار ہوتی ہیں تاکہ اس طریق سے ان کی عیب پوشی ہو سکے مگر بعض مادر زاد مسلمانوں کے ہاں یہ عیب ہنر ہو گیا ہے ایسے گردہ فیشن کے زد میں ایڑوب ہو گئے ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

"درکفر ہم کامل نئی زنار را رسوا مکن"

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ اللہ کی لعنت گودنے اور گودوانے والی پر ہے چونکہ اس زمانہ میں عورتیں گودواتی تھیں مگر اب جنس ذکور بھی اس لعنت میں حصہ لے لیے تکلیف کے ساتھ بلا تکلف ملعون بننے کی سعی کر لیے بعض تو ی علم ذی مقدرت ذی مرتبت لوگوں کی کلائیوں پر اسمائے مقدس محمدؐ علیؑ وغیرہ منقوش رہتے جنھیں طہارت وضو کے ساتھ بولا چاہیئے اور درود و رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھنا لازم آتا مگر ایسی لیے حرمتی وقوع پذیر رہتی کہ العیاذ باللہ، آبدست کے وقت کیا یہ حصہ انثیین وغیرہ سے مماس کرتا نہ ہوگا۔

سانحہ

شہر گلبرگہ شریف میں مسماۃ سگومان ایک مسلمان عورت کی نعش کا پوسٹ مارٹم میں کر رہا تھا (چونکہ ایسی رپورٹ میں منجملہ اور اسباب کے گوندے کے نقوش بھی درج کرنا ہوتا ہے بہ حیثیتِ نشانِ شناخت (as a mark of identification) اس وقت ایک پولیس افسر میرے سوال پر کہ "گوندے کے نقوش دیکھ لو" بہ نظرِ استعجاب کہا کہ جناب عالی مسلمانوں پر گوندا کیسے ہو گا۔ میں نے کہا حبشیوں میں تہذیب و قیاس و محبت سے معشوقہ کا نام اس کی تصویر اور عوام میں ہنود و کفار سے روابط و مساوات اور بعضوں میں درد کے افاقہ کے لیے ڈالتے ہیں اس پر وہ پولیس افسر چونک کر کہہ اٹھے کہ حضور مجھے خود گوندا موجود ہے۔ عالی جناب کا ارشاد بالکل بجا ہے۔

سمہ۔ سکیٹرکس۔ نشان۔ داغ۔ اسکار

اگر جلد کی اوپر کی تہ میں رگڑ و گھسڑا زخم خفیف ہو اور بافت کا کوئی دوسرا لوازمہ ضایع نہ ہوئے تو اس کا داغ پیدا نہ ہو گا۔

البتہ جبکہ اصل پوست یعنے دوسرے پرت میں سے کسی قدر حصہ باقی جاتا رہے تو اس کے اندمال کے بعد سکیٹرکس داغ رہے گا ایسے داغ کی استقامت اس کے گہرائی کے مدارج پر منحصر ہے جس قدر عمیق رہے گا اسی قدر پائیدار ہو گا۔

لالہ رویوں سے کب فراغ رہا — اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا
کب مٹا عشق کا نشاں دل سے — زخم اچھا ہوا تو داغ رہا

ایسے سکیٹرکس میں بال و غدود پسینہ و دہنیت نہیں۔

جلدی ویرٹیر۔ یعنے چمڑے کے اوپر کی تہیں ہمیشہ کے استعمال و رگڑوں سے جو تحہ جسم نامی ہے گھستی پستی گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں جلدیں پھیلنے کا مادہ بھی موجود ہے جو حرارت و سردی میں نمایاں اور امراض و دیگر وجوہات عارضی سے بعض حصص جسمی بڑھ جاتے اور بعد زوال سبب سکڑ کر حالت اصلی پر آجاتے جیسے رسولی۔ نزولِ ماءِ۔ اورام بلند ھر حمل۔ ہیڈروسیل وغیرہ ہیں۔ رباعی۔

دنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی — ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا — جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

دربارِ رب العزت سے سرفرازیوں کے خلعت ہمیشہ عطا فرمائی
جارہی ہیں۔ لباس پوستینی ہر وقت تازہ بتازہ نو بہ نو پہنایا جارہا ہے
آلات کے اندرونی حصص میں قلعی میگس ولائی ننگ ممبرین کی
پھیری جارہی ہے جو کتنا قت جمنے نہیں دیتی ہر آلہ کے غلاف بدل
رہے ہیں بال ناخن وقتاً فوقتاً بڑھا دیئے جاتے ہیں مسامات
واجواف دُھل رہے ہیں جلد وششش وگردے فضلے خارج کئے
جارہے ہیں یہ فضل و انعامات یہ عنایات واحسانات کا شکریہ
حاشیہ خیال میں کبھی نہیں آتا اس لیئے ارشاد ہوتا ہے وَمَا قَدَرُوا
اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنی جیسی کہ خالق کی قدر کرنی چاہیئے تھی نہ کی
وا سے غفلت کوئی عارضی تین ٹولی کی چیز ہم انسان دے تو ھتیا نک تو
سے اظہار تشکر کیا جاتا ہے اور سمجھے ہوؤں نے جو تبلا گیا ہے کہ
در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب (آیۃ ۸۷)
فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ۔ ع

نفس جز تشکر خدا بر میار   کہ واجب بود شکر پروردگار

عبارتی رنگینی کتابی شاعری سمجھی گئی ہے۔ واجب کیا بلکہ بمنزلہ

فرض ہے کہیں وَاشکُرُوہُ اور کہیں اِعمَلُوآلَ دَاوٗدَ شُکرًا وَقَلِیلٌ مِّن عِبَادِیَ الشَّکُورُ کا اشارہ ہے۔ گو ہر کسی کے متعلق جو کچھ لکھا جائے بہ لحاظ مذاق شاعرانہ مبالغہ وتعلّی اس میں شامل ہو مگر ذات نامتناہی کے لیے مبالغہ وتعلّی کمی کی صفت رکھتا ہے اس کی اور اس کے حبیب کی شان اس سے برتر ہے کُن فَیَکُونُ کے متعلق وساوس شیطانی یا منکر یہ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ کائنات صرف اس قدر مختصر لفظ کہدینے پر ایکدم سے کس طرح قائم ہوئی ہوگی دنیاوی ذرا مایں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک ذرا سی گھنٹی کے اشارہ پر ناٹک کا پردہ بدلتا نیا عالم نیا منظر دگرگوں معاملہ ہوجاتا ہے، ہر وقت نرالا چمن کھلتا ہے، حکومت کے زور سے اشاروں پر لکھا مخلوق کٹ مرتی ہے موجزن لشکر ساکت ہوجاتا ہے طلسمی فسوں سازی شعبدہ بازی ہاتھ چالاکی کیسے عجیب وغریب بعید از قیاس کامیں کر دکھاتی ہے تو سب سے بڑے قادر متعال کا حکم سب سے کمترین و اقل مدت میں سب سے بڑا و پائید ار وچالو کام بیشک کر دکھا سکتا ہے ؎ والدم

معرفت جسکو ہو وہ دیکھے تماشا تیرا　　ایک اک ذرہ میں موجود ہے جلوہ تیرا

پس ان لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اس کا نمونہ خود ہم ہیں اور ہمیں میں اس کی مثال ہر وقت موجود ہے۔ غور سے سمجھیں تمامی متحرک انجنیں و مشنیں۔ ہوا۔ آگ۔ آب۔ بجلی۔ اسٹیم۔ پیٹرول۔ مقناطیس وغیرہ کی قوت سے چلائے جا رہے ہیں۔ سوچیں تو یہ ساری چیزیں ہمیں میں موجزن ہیں۔ ع (قطبی)

"حرارت ہے برودت ہے بخار و برق قائم ہے"

سنیئے سانس لینی گویا کُن ہے اور چھوڑنی فیکون ہے۔ پس اتنے ہی میں سارا معاملہ طے ہو رہا ہے۔ چپ چاپ بہ کثرت کارخانے جسم میں چالو ہیں اور بے گنتی مشنیں چل رہے ہیں اور ہزاروں نعمتیں و سرفرازیئیں و نوازشات آناً فاناً بخشی جا رہی ہیں مِنْ اٰلَآءِ رَبِّیْ کا ظہور ہوتا جا رہا ہے ہم کور خرد بے خبر اس کو ایک عادتی بات کثرت کی وجہ سے جان بیٹھے ہیں بڑی شان والوں کی داد و دہش دکھاوے کی نہیں ہوتی۔ منیر کہتا ہے ؎

بخشش کی آبرو نہیں ہوتی نمود سے — یوں دیجئے کہ دست گدا کو خبر نہ ہو
احساں اگر جتا کے کیا بھی تو لطف کیا — یوں بخش دو کہ اہلِ خطا کو خبر نہ ہو

ذرا حکم کُن موقوف فرما دیا جائے تو یہاں سارا کام بند ہو جائے ذیروح ڈھیر ہو جائے۔ ہر آلہ و کارخانہ سانس پر ہے جب ہی تو کہاوت ہے کہ سانس ہے تک آس ہے دنیا آس پاس ہے ورنہ ستیاناس ہے (ع)

دیکھا جو غور کر کے تو بندے ہوا کے ہیں۔

کافی ہے تیرا دم کوئی ہو ہو، نہو نہو — تو ہو تری قسم کوئی ہو ہو، نہو نہو

غالبؔ

نفس، موجِ محیطِ بے خودی ہے — تغافل ہائے ساقی کا گلہ کیا

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر — ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا — نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

بلائے جاں ہے غالبؔ اسکی ہر بات — عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا

نکتۂ عبرت افزا

ایک مقدّس حضرت مقرب بارگاہِ الٰہی نے اللہ تعالیٰ سے معروضہ کیئے کہ خوشی فایدہ کے وقت تو تیرا شکر بجا لانا واجب ہے، مگر تکلیف میں کس طرح ممکن ہو اور کس امر کا شکر ادا ہو۔ ارشاد ہوا۔ فلاں جنگل کے پہاڑی درّے میں جا کر اس کا امتحان کر لو، غرض وہ حضرت بہ تجسس تمام

اس لق و دق پہاڑ کے درّے میں جا کر دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بندۂ خدا سر سے پیر تک سڑ گل گیا ہے کیڑے پڑ گئے ہیں، کوئی وہاں اسکا غمخوار ہے نہ مددگار ہے صرف زبان چل رہی ہے اور کچھ زندگی والنا نیت کی حیثیت باقی ندارد وہ صاحب ان کے قریب جا کر سنے کہ کیا کہہ رہے ہیں، بغور سننے سے معلوم ہوا کہ وہ خدا آگاہ حق شناس اپنے خالق کا سپاس ادا فرما رہے ہیں۔ یہ دیکھکر اس حضرت پر ایک حالت طاری ہوگئی اور بآواز بلند فرمائے کہ آپ اس بے وسیلگی اور اس تکلیف ومصیبت و بیماری میں کس چیز کا شکر ادا فرما رہے ہیں، تو وہ جواب دئے کہ بھائی اگرچہ میرے جسم سے کچھ بھی باقی نہ رہا ہو مگر ابھی تو زبان چل رہی ہے۔ کیا یہ اس کی دی ہوئی نعمت نہیں ہے، پھر کیسے کفران نعمت کروں۔ یہی بہتر ہے جب تک بس چل سکے ذاکر رہے اسی کی یاد میں شاکر رہے حق عبودیت و شانِ معبودیت کا اظہار کرتی رہے

یادِ حبیب سے کبھی غفلت نہو جلیلؔ   چلتا رہے یہ کام بھی جبتک زباں چلے

"سرگزشت"

چنانچہ ایک روز میں پیدل جا رہا تھا، راستہ میں ملاقاتی افسروں سے لحاظ اور طبیعت پر بار عاید تھا اس اثناء میں میرے بازو سے ایک شخص سر سے پیر تک مرض جذام میں سڑھا ہوا انگلیاں جھڑی ہوئیں، گھوڑے پر سوار، ہاتھ پیر لٹکائے ہوئے گزرا اس منظر کو دیکھتے ہی مثل سعدی علیہ الرّحمہ جولہ اپنی بے کفشی پر صبر فرمائے تھے، خوشی کے ساتھ شکر خالق اپنی صحت تامّہ پر کرنا پڑا۔ اُنْظُرْ لِمَنْ هُوَ دُوْنَكَ ۔ وَلَا تَنْظُرْ لِمَنْ هُوَ فَوْقَكَ قطبی۔

بہ بین کمتر از خویشتن را   مبیں برتر از خویشتن را

جب ہی ہو گا شکر روا۔

"حکایت"

ایک بزرگ، درندے کے زخم سے دریا کے کنارہ پر عرصہ تک رنجور تھے مگر ہمیشہ شکر گزار رہے۔ جب ایسی شکر گزاری کی "وجہ" ان سے دریافت کی گئی۔ فرمائے۔ شکر آنکہ بہ مصیبتے گرفتارم۔ نہ بہ معصیتے۔ ہاں صداقت ایمانی و استقلال مزاجی کی یہی دلیل اور باخبری کے تیقّن کا اقتضاء یوں ہی ہے۔

"کلوروفارمسٹ"

یعنے بے ہوشی کی دوا سنگھانے والے کا فرض عین ہے کہ

ہمیشہ تنفس کی حرکت دیکھتا رہے، یہی اصول قطعی ہمارے پروفیسر کرنل لاری کا تھا، جس بارے میں حیدرآباد کلوروفارم کمیشن کے ذریعہ بڑے بڑے ولایتی مستند ڈاکٹروں کے بالمواجہ جس میں ڈاکٹر لاڈر برن ٹن، لندن کے اور ڈاکٹر بیا مفورڈ ولیرابرے کے اسٹاف سرجن شریک تھے اس عمل کو لڑو گا وعملاً ثابت کیا گیا۔ دوسرا پرت ڈراماکوریم۔کیوٹس۔ویرا۔ٹرواسکن۔دبیز۔مضبوط سخت۔لچکدار اعلیٰ درجہ کی ربر کی سی خاصیت کا ہے تاکہ دب کر نیچے کے حصّہ کو ضرب وزد کے صدمہ سے محفوظ رکھے۔ اس میں خون کی رگیں موجود ہیں اس لیے اس حد تک زخم پہونچے تو لہو نکلتا ہے۔ اس کے اُوپر کی سطح پر قوت حس کے آلات یعنے اعصابی گھنڈیاں یا لونڈے جیسے انتہائیں اُبھرے ہوئے سنسٹیو پیاپلی (Sensitive papilloe) ہیں جس کے نیچے گھرے ہوئے خاص آلات ہیں جن کا فعل بھی مخصوص ہے۔ وہ غدودِ لیسینہ "سوٹ گلانڈس" وغدودِ دُہنیت "سیبے سیئس گلانڈ"

بالوں کی تھیلیں، ہیر فیالیکلس ہیں ۔ یہ حالت صحت جلد سے نامعلوم سا پسینہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہے جو کہ پوست کو نرم و ملائم رکھتا ہے ۔ مگر زیادہ مشقت و حرارت سے کثرت عرق نمایاں ہوا کرتا ہے اور ناتوانی بسبتی خاص خلل و مرض سے بھی پسینہ آیا کرتا ہے ۔ بعضوں میں ہاتھ پیر بغل سے بہ کثرت پسینہ بہتا ہے ۔ اٹذلیب یہ مستطیل مخروطی شکل کے ابھار آنکھ کے کنجکٹیوا سب سے اوپر کی جھلّی میں منھ کے میوکس ممبرن میں اور بیرونی پوست اور اندرونی استر میں آلات تناسل ذکور و اناث کے جیسے پینس و جائمنا کلیٹورس بظر وغیرہ میں ہیٹیاکٹائل کا رسپلز بیضاوی شکل کے دست و پیر کے جلد میں جیسے پہونچے سے کہنی تک سامنے کے طرف جدھر بال نہیں لبوں کے پوست میں زبان کی نوک کے استر میں پوٹیوں کے کنجک ٹوائیں اور نپلیں، پستاں کے بونڈوں کے پوست میں نم رحم آس یوٹرائی اور فاسس حلق کے استر میں لازمی طور پر موجود ہیں ۔

اگرچہ کہ ہر ایک پیاپلی میں یہ نہ پائے گئے مگر وہ مقامات جہاں بخوبی حس رہتی ہے ان کا وجود اغلب ہے بصورت عدم موجودگی

ان کے یہ پتہ ملتا ہے کہ کچھ انھیں پر حس کا دارومدار نہیں ہے۔ بعض
تشریح والوں کا بیان ہے کہ ٹیاکٹائیل کارپسلز یعنے لمس محسوس
کنندہ روے پرند کے چونچ و زبان میں بھی واقع ہیں اور بعضوں کا مقولہ
ہے کہ انسان و حیوان کے پوست میں بالخصوص جس طرف بال نہوں
یہ پائے جاتے ہیں۔ پیاسی نین کارپسلز صرف انسان کے ہتیلیوں و
و پیروں کے تلووں میں اور ذکور و اناث کے اعضاء مخصوص میں مفاصل
یعنے جوڑوں کے اعصاب میں ہیں۔ حیوانات کے پیر و دیگر مقامات
میں بھی پائے گئے۔ پیاپلی بہ کثرت چھوٹی پھٹنیاں بے انتہا کی حس والی
خون سے بھری ہوئی ابھار سطح سے نمودار۔ یہی خاص آلات حس دار
ہیں جن کی شکلیں مخروطی اور انتہائیں گول و کند بعضے دو یا زیادہ حصوں
پر منقسم طول میں ۱/۱۰۰ انچہ اور پینیدے کے پاس ۱/۲۵۰ انچہ قطر ہے جس
حصۂ جسم میں حس لمس کم بخشی گئی ہے یہ پھٹنیں وہاں کم اور پتلے نہین مختصر
سے خال خال ہیں مگر مقامات مختص جیسے ہتیلیں انگلیں پیر کے تلوے
یا تلے انگلیں پستان کے بونڈوں کے گرد یہ لانبے اور بڑے مقدار کی
کچھ بیچ ہیں بہ کثرت خمیدہ جلد کو اقطار لکیردار کرتے ہوئے ہر لکیر پر

جانبین دو بڑے پیالچی ہیں اور وسط میں چھوٹے درمیانی فاصلہ لکیروں کے نالیوں میں صرف غدود پسینہ کی نالی کا سوراخ ہے۔ آگ ویا کسی گرم سیّال سے جبکہ جلد جل جاتی ہے جس کو طبی محاورہ میں حرق و حرق۔ برن و اسکالڈ بولتے ہیں۔ اگر جلنے کا اثر آلات حس تک ہوگا تو نہایت سوزش و تکلیف ہوگی۔ اگر آلات حس تک نہ پہونچے بلکہ اس کے اوپر کے پرت کے حد تک جلن کا اثر ہو کر رہ جائے تو چنداں سوزش و درد نہ ہوگا یا آلات حس کو جلا دیتے ہوئے نیچے کی بافت کی خبر لے لے تو بھی اس قدر جلن نہ ہوگی۔ (ع)

درد سر کیسا ابھی سر ہی نہیں

معلوم رہے کہ سر۔ چھاتہ۔ و شکم کے مقام کا جلنا خطرناک و مہلک ہوا کرتا ہے۔ ہاتھ پیر چوتڑ وغیرہ کا جلنا چنداں مخدوش نہیں البتہ وسیع و عمیق حصہ میں ہو تو زخم سے زہریلے سڑے مادّے جذب ہو کر سٹیک ہاپائیز نگ کریں تو مہلک ہو سکے گا یا طویل مدت کے لیے اکثر ہاپچن سے درنہ خطرناک نہیں ہے تن کے قدرتی متافذ واجوف کے اندرونی حصص میں مخملی ملائم مہین سرخ رنگ کا نرم و نازک استر

مڑا ہوا ہے جو ہمیشہ اس مقام کو تر رکھتا ہے۔ اس استر کو لائی ننگ
یا میوکس ممبرین نامزد کرتے ہیں۔ پوست جسم سے نکال دیا جائے تو
زندگی محال ہے چنانچہ جاہلانہ سزائے موت کندیدن کھال ہے جو
فی الحقیقت جان کندنی کا مآل ہے۔ حیوانات میں جلدی حس اچھی ہے
بیل یا ہرن وغیرہ کے جسم پر مکھی مچھی وغیرہ بیٹھے تو پوست کو حرکت
دے کر اڑا دیتے ہیں۔ گدھے، خچر کو مکھی لپٹ جائے تو ان کے نکلنے
تک بے چین و مضطرب رہتا دوڑتا پھرتا ہے۔ غرض ہر ذی روح کیلئے
پوست بے انتہا کار آمد زندگی پایا گیا۔ یہ قدرتی جامہ پکّے رنگ کا ہے
جس کو تبدل نہیں۔ اس لیے کہ جس بارگاہ لم یزلی سے بخشا گیا ہے
اس کو تغیر نہیں۔ اس جامہ کو پیوند لگ سکتا ہے جیسے اسکن گرافٹنگ
ٹانکے دے سکتے ہیں۔ سوچرنگ رفو بھی ہو سکتا ہے یعنے ہیلنگ انڈر
اسکیاب مگر الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

تنِ عریانی سی بہتر نہیں دنیا میں لباس | یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں سیدھا الٹا
قلبِ اعیانِ ثابت اکسیرِ محیط | اختلافِ خرقۂ تن لے محیط

اس لیے سئے ہوئے تن کو بھی قدرتی سیون ہے۔ ماشاء اللہ۔

نباتات سے اگر چھال نکال دی جائے تو وہ خشک ہو جائیں گے
درختوں میں گل و ثمرہ کے لیے باغبانِ پوست ہی کے ذریعہ گرافٹنگ یعنے
پیوند۔ قلم۔ وگرہ باندھا کرتے ہیں۔ آم۔ انجیر۔ سنگترہ گلاب وغیرہ "پیوند"
ہمیشہ اعلیٰ نامور قیمتی لذیذ ترین میوے و نایاب بہت بڑے خوشنما خوشرنگ
خوش وضع۔ خوشبو۔ خوبصورت پھول کے درخت سے لیا جاتا ہے۔ اس
طریقِ عمل سے معمولی درختوں میں وہ قابلیت صورتاً و معنًا حاصل کر لی،
جاتی ہے اور ویسے ہی پھول پھل پیدا کر لیے جاتے ہیں۔ پس کیا ہی
پیاری تعلیم ہے کہ اگر مسلمان انسان اس نورِ الٰہی اعنی نورِ محمدیؐ سے
اپنا بے لوث سچا تعلق و اثق قائم کرلے تو اس میں وہ اثرات و برکات
کیونکر محول نہ ہوں گے۔ مولانا کا ارشاد ہے۔

گر تو پیوندی بداں شہ شہ شوی ذرہ گر بودی ولیکن مہ شوی

وائے برحالِ ما چونکہ ہمارا تعلق اس ذات سے جیسا کہ چاہئے
حالاً۔ قالاً۔ ظاہراً۔ باطناً۔ علماً۔ عملاً۔ خالصاً مخلصاً نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ ریائی
دنیوی نفسانی غرض و مطلب مستتر رہتا جس سے اس نسخہ سہرنگی کا اثر
بدلتا۔ بباعث اڈلٹریشن یعنے کھوٹ کیمیائی ترکیب میں غیر آمیزش گویا

انکمپیا ٹیبلیٹی سے دو اکا عمل بگڑنا جیسے بلا قلم کئے اور چھیلکر کچّا
کئے کے ہردو شاخوں میں تعلق پیدا نہیں ہوتا ویسے ہی بلا ریاضت
ومجاہدہ و پرہیز کے بندے کے قوائے روحی بھی وہاں تک رسائی
نہیں کر سکتے وہاں چاقو سے پوست تراش کر غلاف باندھنے کی
ضرورت ہے اور یہاں عشق سے دل جلاکر حجاب غیریت اٹھادینے
کی حاجت ہے جیسے وہاں طرفین کے درختوں کی پرورش ملاپ
اور یکائی ایک کردیتی ویسے یہاں ادنیٰ کوشش پر اعلیٰ کشش جیسے
کاہ کو کہربا لوہے کو مقناطیس کھینچ لیا کرتی ہے ؎

آہن کہ بپارس آشنا شد   لے مثل بہ صورت طلا شد

جھاڑ کو قصدار لاگنا

وحش وطیور درختوں پر دوسرے درختوں کے پھل منقار
میں پکڑ لاکر بیٹھے کھایا کرتے ہیں اور بیج پھلوں کے کھا لینے کے
بعد وتیز پنجال سے درختوں پر گرادیا کرتے ہیں جو کسی شگاف یا
قعر چھال وغیرہ میں چٹکاؤ سے ملگے رہ کر ہوا و بارش کے پانی سے

نشو نما پاتے ہیں وہ اس درخت سے بالکلیہ علیحدہ ہوتے ہیں حقیقت میں اس درخت سے کوئی تعلق نہیں رہتا صرف اوپر ہی سے اپنے تخم سے اوگتے ہیں ایسی شاخوں کو جھاڑ کو قر صندار لگنا نامزد کرتے ہیں ان کے پتّے الگ اس کے برگ جدے اس کی رنگت ان کی رنگت سے نرالی اس کا ثمرہ ان کے پھل سے علیحدہ ان کی بو باس و اثر اس سے مغایر کوئی آنکھوں والا اس شاخ کو اس درخت کا جزو ہرگز نہ بولے گا چھوٹا تعلق دکھاوے کا لگا رکھا ہے ؂ بس۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا سراپا موم ہو یا سنگ ہو جا
بلکہ اس ڈھنگ پر آ جا ؂

اے ہمنشیں خبر کن کز جذبۂ محبّت لیلیٰ نشدہ است مجنوں مجنوں خبر ندارد

غرض ہو لے خودی بس اتنی کہ اپنے کو سمجھے غیر۔

طیور و حیوانات میں جسم و پوست کی حفاظت کے لیے بال و پر عطا ہوئے ہیں اور حضرت انسان کو بوجہ اشرف المخلوقات ہونیکے عقل جس کے بدولت وہ اپنے ملبوس مہیا کر لیتا ہے۔ بلغمی اجسام میں پوست کے نیچے چربی کے دَل جمے رہتے ہیں اس لیے ایسے

جسیم لوگ سردی کی پروا نہیں کرتے اور حرارت جسمی چربی کی موجودگی سے محفوظ رہتی اور حبامت زیادہ ہونے سے پانی بھی نہیں ڈبا سکتا۔ انگلیوں کی انتہاؤں میں اعصاب حس بہت ہیں ان سے ہمیشہ آگ چھویں یا سخت مشقتی کام کریں تو جلد سخت موٹی ہو کر ان کی حس بلنٹ یعنے کنڈ وسند ہو جائے گی اس لیے آگ یا جلتی ہوئی روٹی وغیرہ اکثر ہاتھ سے نہ لینی چاہیئے و نیز اڑموٹ کام اطباء، حکماء نباض وغیرہ اختیار نہ کریں تا ہاتھ کی نزاکت ہاتھ سے نہ جائے بلکہ ہاتھ کے ساتھ رہ جائے میں لنے تعلقہ نارا ین پیٹھ میں دیکھا ہے کہ اہلِ حرفہ ریشمی پارچہ یا پھندے اپنے مستورات کے ہاتھ باحتیاط رکھتے ان سے رف یعنے موٹے کام نہیں لینے دیتے تا انگلیوں کی جلد کھدبگڑی نہ ہونے پائے اور ریشم صاف کرنے میں پھوسڑے نہ نکل آئے انگلیوں کی انتہاؤں پر انسان میں ناخن (وجہ تسمیہ ناخون جسکے معنے ا خون نہیں) اور حیوان میں کھر اور سروں پر شاخیں سنگیں ہوا کرتے ہیں جو کہ جلد ہی ہارنی لئیر سے بنی ہیں ناخن درندوں میں پرندوں میں بڑے

زبردست نوکدار بطور ہتیار عطا فرمائے گئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں سے مقابلہ کرکے اپنے آپ حفاظت کرلے اور اپنا ڈنر کھاتے وقت نائیف چھری و فارک کانٹے کا کام اسی سے پورا کرلے انسانات ہیں یہ پتلے اور نازک بنائے گئے ہیں اس لیے کہ یہ بزورِ عقل ہتیار کا خود مخترع ہے باوجود اس کے یہ حریف ایک دوسرے کو خصوصًا اناث و اطفال غصّہ میں نوچ لیتے ہیں" ہریں عقل وہمت بباید گریست" ناخن کے نیچے اکثر میل۔ جراثیم۔ جلدی ناکارہ بافت کی بھوسی وغیرہ جمع رہتے ہیں کچھ بہ وجہ کھجلانے کے اور کچھ کام کاج سے اس لیے ناخنیں ہمیشہ کترا دیا چاہیئے ہاتھ کے گول اور پیر کے سیدھے وضع پر روںٹڈ و اسٹریٹ تاکہ انگروئنگ ینیفل ٹونیل نہ ہو" اور بہت دباکر ناخن نہ نکلوائیں جس سے علاوہ تکلیف کے حس شدہ ہوجاتی حجام اصلاح ساز کی کاریگری ہاتھ کی قابلیت وصفائی ناخن کٹوائی پر ظاہر ہوجاتی بڑے ناخن امراض کا آشیان اور زہریلے مادّوں کا ملجا و ماوا بنے رہیں گے جن کے وجود سے خود اس شخص کو اور دوسروں کو ایسا نقصان کہ جس سے وہ بے خبر ہے آن بلکہ اور اسباب پر اُن امراض کو

محول کرتا رہتا ہے۔ بے گمان صابن و برش اور گرم پانی سے خوب رگڑ کر ناخن صاف دھوئیں۔ مثل مشہور ہے کہ "خدا گنجے کو ناخن نہ دے" میں تو کہوں گا بلکہ سرجن و دایہ کو بھی نہ دے اس لیے گنجے کا فعل لازمی اور سرجن دایہ کا متعدی ہوئے جاتا ہے۔ محتاط ڈاکٹر عمل جراحی سے قبل ہاتھ و ناخن کا تحتی حصہ صابن و برش سے اچھی طرح صاف کر لیتے ہیں من بعد ٹرپن یا اسپرٹ مل لیتے یا ربر کے دستانے اسٹرلائز کر کے پہن لیتے ہیں۔ (ایسی مہین ربر کی چیزیں ہند میں بباعث حرارت ناپائیدار ہوتی ہیں) تاکہ زخم میں کسی قسم کے زہریلے مادے و جراثیم سے سڑادٹ وخرابی پیدا نہ ہو لے اور خود حیوانی جلد سے ثلس یعنے ذرے نکلتے رہتے ہیں اسی لیے فقہ میں پانی کی طہارت انگلیئیں ڈبونے سے مکروہ گردانی گئی ہے۔ تیرہ سو سال کے قبل ہی رسالت مآب نے اسٹیک طریقہ کی تعلیم سے ہمیں فیض یاب فرما دیا ہے استنجا ناد یکھ لیجئے آپ کو طبی بے خبری کے ساتھ اس کا علم ہے کہ مربہ اچار چٹنی کوئی میٹھا جو عرصہ تک محفوظ حالت میں رکھا جا سکتا ہو بہ عوض پاک و صاف خشک چمچے کے اگر ہاتھ سے چھو لیا جائے۔ پھپھوندی فنگس

آخر جلد ناکارہ ہو جائے گا جس سے ہاتھ و ناخن کے کثافت کا پتہ چلتا ہے۔ اور دھوپ سے تپا ہوا پانی استعمال کرنے نہانے وضو وغیرہ کر لے علماء منع فرماتے ہیں۔ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ بعض امراض کے جراثیم دھوپ میں نشو نما پاتے ہیں جن کی تولید و تکثیر کے لیے ایک حد تک حرارتِ آفتابی درکار ہے جیسے ہیضہ کے اجرام و جراثیم (کاکس کوما بیاسلیس) اور بعضے جو انڈوں میں ہیں حرارت سے پیدا ہو جاتے ہیں (تولید پاتے ہیں) اور امراض نمود کرتے ہیں۔ مگر یہی کیڑے جبکہ پانی بخوبی جوش دیا جائے تو مر جاتے ہیں۔ ہر ایک کی زندگی کا تخمینہ کہ کتنی ڈگری کی حرارت میں یہ جراثیم زندہ رہ سکتے ہیں وہ علم بیاکٹریالوجی میں درج ہے۔ یہی وجہ ہوگی جو ایسا تپا ہوا پانی استعمال نہ کرنے حکم فرما دیا گیا۔ ہر بات میں تمہاری خیر مانی گئی اور ہر ہدایت میں تمہاری سلامتی چاہی گئی۔ کیا یہ ستر ماؤں کی مہر سے زیادہ نہیں مگر قدر نہیں معلومات نہیں۔

بعض مقامات جسمی ایسے ہیں کہ جلد وہاں کی پتلی ہے اور اس کے نیچے خون کی رگیں عروق و غدود جاذبہ زیادہ ہیں۔ ایسی جگہ

ادویہ مالش کرنے سے جلد جذب و سرایت کر جاتی ہیں اور حرارتِ بدنی ذریعہ تھرمامیٹر آلۂ مقیاس الحرارت انداز و تمیز کی جاتی ہے جیسے بغل۔ چڈّہ۔ کہنی کے اندر کا رخ و گھٹنے کا پیچھا مگر اندرونی حرارت جیسے منھ، اندامِ نہانی۔ میرز۔ وغیرہ سے تخمیناً پون و یا ایک درجہ حرارت کم رہتی ہے۔ ہیالٹ۔ کیاپس۔ ٹوپیاں۔ برش کومبس۔ کنگھیاں۔ ٹولس۔ توال۔ رومال۔ دستیاں وغیرہ۔ ان کا مَتنس، یعنے عام ایک دوسرے کے استعمال کرنے سے امراض ٹرکیوفائٹ۔ ٹی نئے ئی۔ ٹینیا ٹیالنورنک۔ رنگ ورم آف دی ہڈ اکسٹرا (سر وغیرہ کے داد) ڈیانڈرف اسکرف سائیریاسکہ۔ گنجہ۔ اس کے بنیر۔ خارش اکزیما۔ (ہیم یا اسم) اور اور بخار جلدی۔ چھوت متعدی امراض و امراضِ خبیثہ۔ دق۔ جذام۔ آشوب چشم۔ اریہ۔ بفا۔ ٹیوبرکل۔ وغیرہ ہو جاتے ہیں اس لیے شرعاً ایک دوسرے کے اشیاء مافوق الذکر استعمال کرنا منع ہے ~ عطارؔ۔

کم زن اندر ریش شانہ مشترک ۔۔۔ زانکہ آن خاص تو باشد خوشترک

باستثنیٰ چند مختص مقامات حس وغیرہ کے تمام جسم پر بال بطور باڑ کے

اُگے ہیں اور سارے منافذ و مسامات اس باڑ سے گھرے ہیں جس طرح کھیت باغ محفوظ رکھنے مزارعین کانٹی وغیرہ لگا لیتے ہیں اسیطرح کا یہ قدرتی حصار ہے کوئی گرد و غبار ذرات جراثیم و بائی مضرت رساں طائرات پراں ہو کر جسم پر آبیٹیں تو اس باڑ میں پھنسیں اگرچہ بالوں کی سیاہی سے کسی قسم کا نفع نقصان نہیں، بجز ظاہری نمائش کے مگر اس قدر نعمت کا زوال بھی بڑے وقتوں میں ڈالے دیتا ہے، اسپر ہر نعمت کا اندازہ ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا بھوں ریش و بروت یا سر کے بال چیچو۔ وغیرہ سے جھڑ جائیں قلندر نظر آئیں کس قدر بے رونقی ہو

(شعو اقشعرار) تن کے رونگٹے کھڑے رہنا۔

کسی خوف و وحشت یا صدمہ ہیبت وشاک اور حالات عبرتناک میں جسم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں (ع)

ہو گئے سب رونگٹے تن کے کھڑے۔

اس کام کے لیے ایک عضلہ ہر بال کی تہ میں موجود ہے جو کہ ہر ایسے مواقع پر کھینچکر بال کو کھڑا کر دیتا ہے جس طرح سطلع کرنے دسگنلر اسٹیشن پر ہاتھ گراتا کھڑا کرتا ہے) اس عضلہ غیر اختیاری کو ارکٹورس پائیلی

علم تشریح میں کہتے ہیں۔ حیوان میں اس طرح کا عمل بلّی لڑتے وقت دم میں اور علیٰ ہذا پرندیں مرغ سے مرغ مقابلہ کرتے گردن کے پروں میں نمایاں ہوتا ہے جلدی پوشاک حیوانی زرہ بکتر بلکہ قدرتی خود مغفر اور جسمی حصار بمنزلہ گڑھی وقلعہ کے ہے جس میں طرار خونی افواج مثل مور و ملخ تڈیوں کے تڈیاں پڑا اوکئے ہوئے ہیں اگر کوئی غنیم جیسے پھانس۔ کیلہ۔ کانٹا شیشہ چھرّہ یا دیگر فارن باڈی اجنبی شئے جو جسم سے بے تعلق ہو جسم میں داخل ہونے راستہ کرے وسایل جاسوس رحش کی بگل و درد کے الارم سے متّا لقاط الدم کاریلز خونی رُونکی ملیٹن اس اجنبی شئے کو گھیر لیتی ہے اور اس قدر جنگ وجدال ہوتا ہے کہ کیمیاوی انقلابات سے جنگ کی حرارت یعنی ہرجی بخار انفلامیشن سوزش پیدا ہو کر تھوڑے عرصہ میں اس کے اطراف واکناف ریم پڑ جاتی ہے پس لاچار ہو کر وہ داخل شدہ شے ہزیمت پر ہزیمت پاتی اس کو پیپ وخون کی ندی بہالے جاتی۔ فطرتاً ایسے انتظامات آپ میں ہر آن موجود ہیں اور ضرورت پر ہوئے جارہے ہیں تب تو ہم آرام سے سو رہے ہیں مگر غفلت کی گہری نیند لے رہے ہیں ؎

"دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست"

عہدِ پیری میں بھی غفلت ساتھ ہے رہی دن نکل آیا ابھی سوتا ہوں میں

کچھ مقامات جیسے زخم یا جلد دریدہ پوست بریدہ اور میوکس وہ استر جو منافذ قدرتی میں مڑا ہوا ہے بطور نہیں و مرطوب نرم ملایم پوست کے اجواف آلات میں جیسے خلو رد ہن یعنی آنکھ مبرز اندام نہانی احلیل اناث و ذکور خروج امعاء مستقیم اسی وجہ سے کانچ نکلنا کہلاتا ہے کہ وہ نازک مثل کانچ کے ہے ذرا سے صدمہ سے پھٹ کر خون نکلے آتا ایسے مقامات سے متعدی امراض کے اثرات بعجلت سرایت کرتے ہیں۔ علاوہ زیادتی خون کے یہاں پوست نہیں اور غدود جاذبہ وغیرہ بہ کثرت ہیں حرارت بھی زیادہ رہتی ہے۔ اس مقام پر یہ خیال پیدا ہوا کہ کچھ ایسی بحث امراض خبائث کے متعلق کی جائے کہ جس سے خاص و عام پر اس کے بُرے نتائج منکشف ہوں یہ بحث نہ صرف کتابی ہوگی بلکہ لیس الاخبار کالمعائنۃ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اکثر اس کے مقدمات چشم دید وصحیح واقعات سے متعلق ہوں گے (کہاوت)

"تندرستی ہزار نعمت ہے، بلکہ اس پر نثار نعمت ہے"

ہمچناں قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید۔ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ جب کسی عضوِ انسانی کا فعل بگڑ جاتا ہے جس کو مرض یا علّت قرار دیتے ہیں تو تمام جسم بوجہ تعلق عصب ہمدردی اس تکلیف میں حصہ لیتا ہے

چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

چہ جائے کہ عضوِ مخصوص خاص کر کے امراضِ خبیثہ میں مبتلا ہو جائے تو پھر سارے جسم کو خاص حصہ تکلیف لینے میں تخصیص کیوں نہ ہو جائے علاوہ ان سارے پوشیدہ خرابیوں کے جسے چشم حکمت دریافت کر سکتی ہے معمولی نقایص یہ پائے گئے کہ مذہبی مجرم و گنہگار مقدس نظروں میں ذلیل و خوار طہارت کا رہنا دشوار رہے تو کس طرح سے رہے چشمہ فیض ہے کہ جاری ہے ہر بار منٹوں دھو رہے ہیں ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر رہے ہیں کوئی عضو پر کیسے چڑھاتا ہے اور کوئی تہ پوشی پاجامہ پہنتا ہے جہاں کہیں امامت کا موقع پڑ جائے تو بیچارے جان چھپاتے ہیں آپ پڑھیے آپ پڑھیے کی صدا سناتے ہیں اصرار کرنے پر مجھ کو عذر ہے جناب پڑھائیں۔ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا عذر ہے کہ ہر ایسے طہارت کے موقع کو ترک کراتا ہے اس لیے پنج وقتہ نماز سے جی چراتا ہے ملبوس کو

زرد دھبّے وغیرہ بدنما دکھائی دیتے ہیں بدنامی ولحاظ عاید رہتا ہے فریقین کے شرمگاہ یعنے اعضائے تناسل میں خرابیں سقامی نمود ہوکر بدرنگی بدشکلی اور بدوضعگی کریہہ منظری اکثر منفذ وغیرہ بگڑ جاتے ہیں۔ خیزی اس کی عجیب وغریب کیفیت ہوا کرتی ہے بعضوں میں بہ باعث سوزش خراش سقامی بار بار خیزی ہوتی رہتی جبکہ احلیل میں قرح تنگی ضیق کچھ بن زیادہ ہوتا ہے تو ایسی حالت میں آلت کی خیزی کا ہونا ایک آفتِ جان ہوا جاتا ہے جس وقت خیزی ہوتی احلیل کے تن جانے سے ناگفتہ بہ تکلیف محسوس ہوکر شہوت فوری مفقود ہوجاتی ہے ایک دو مرتبہ ایسا واقعہ گزرلنے پر نعوذ کے خیال سے جان کانپتی ہوئی نعوذ پڑھنے لاگتی اب فرمایئے بیچارہ کیا مجامعت کرسکے گا۔ فعلِ انزال عمل اعصابی ہے جس طرح باربار حلق میں انگلیوں سے رگڑتے رگڑ لے ایک دم سے قے ہوجاتی ویسے ہی مسلسل رگڑ کی تحریکات کی لہریں یکے بعد دیگرے ہونے پر انزال ہوجاتا ایس قے و انزال آغاز ہونے پر روکے نہیں رکسکتے غیر اختیاری ہے۔ انزال کا وقت جو نہایت لذت محسوس ہونے کا اور تلذذ عیش وشہوت کا مآلِ کار وحاصل ہے وہ اُن

مصیبت زدوں کو بوجہ سوزش وجراحت احلیل (یعنے جلن مجریٰ بول) کس طرح نصیب ہو سکے چونکہ ہی نمکین ہے اور جبکہ ایسے زخمی کچے مقام سے گزرتی و رواں ہوتی ہے وہ نمک بر جراحت پاشیدن کا مزا دیتی ہے جلتے ہوئے چرکہ دیتی ہے ؎

جان دیکھی تنِ بسمل میں جو آتے جاتے   اور چرکہ دیا جلاد نے آتے جاتے

پیشاب کے وقت کی تکلیف نو ناگفتہ بہ ہے اور وہ مقامی خرابی پر موقوف ہے جس درجہ کی خرابی پیدا ہو اس قدر تکلیف ناک ہوتی ہے۔ قرح والے کا تقاطر اور ضیق البول مشہور ہے دیوار سے سر لگا ہے بلکہ ہر قطرے کے ساتھ آنسو ٹپک رہا ہے اور دیوار سے سر ٹکرا رہا ہے دنیا ہی میں اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔ جسمانی حسن کو کیا کہا چاہیئے اندر تو سڑ جاتا ہے باہر مرض اپنے نیرنگی گو ناگونی کے جوہر دار گل کہلاتا ہے ؎ سوزن

سوراخ چاک لاکھوں داغوں کی کون گنتی   گلشن دل و جگر ہے گو صورت خزاں ہو

صورتِ خزاں سے مطلب یہاں بباعث مرض اجسام پیلے پڑ جاتے ہیں جیسے برگ درختاں سبز خزاں کے صدمہ سے زرد و پژمردہ

ہوئے جاتے ہیں اس لیے یہ تاویل مناسبت رکھتی ہے دوسروں
کو متبرک پہونچانا۔ زیادہ استقلال سے کام لینا اور طول طویل مسہول
علاج و پرہیز کی تاب کہاں چند روزیوں تیوں مختلف علاج کرائے
تھوڑا افاقہ پاکربس اڈے پر بیٹھنا شروع کردئے پھر تو بیوی
خواص آشنا داشتہ وغیرہ جن جن سے مقاربت ہوئی ایک ہی ملاقات
میں سینہ بہ سینہ نعمت عطا کرکے اپنے ویسا کر دکھائے ان امراض سے
اکثر حمل وضع ہو جاتے ہیں اور آلات تناسل کے بعض حصص ناقابل
ہو جانے سے مفقود الاولاد ہونا ضروری اگر قسمت کی یاوری سے
وہ مقامات جس جس کے بچ گئے اور بہ موجودگی مرض حمل قرار پاگیا
تو صحبت کا اثر تخم کی تاثیر کا گل کھلتا ہے یعنے اولادیں موروثی
مرض نمودار ہوتا ہے۔ نہ چہ بچہ ہر دو کا دبال جان بن جاتا ہے۔ یا
اندام نہانی سے مرض کی ریزش نومولود کو بوقت تولد لاگ جانیسے
بیچارے معصوم کو سوزاکی آشوب چشم گانریل آفتھالمیا ستاتاہے
سر پڑا بنکر زچگی کے مزاحم ہوئے جاتا اور فارسیپ کی نوبت لاتاہے
بسا اوقات اس کشاکشی سے ماں کا سیون پھٹ جاتا ہے اور بچہ

آف دی پرینیم ؛ امراض الصبیان کی بچوں پر مصیبت لاتا ہے۔ اکثر معصوم جانوں کو ماں باپ کا کرتب تلف کیئے دیتا ہے۔ لو فرضاً خوبی قسمت سے جو بچے بچ گئے بدشکل بدہیئت اُلو اُڈیٹ رہ جاتے ہیں بعض جہلاؤں کا قول جس سے حمقاء اتفاق کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ "سوزاک مردوں کو ہوتا ہے جیسے سوزاک نہیں مرد نہیں" اس کے جواب میں ذرا اولیوں سے پوچھیئے تو سہی کہ کیا یہ مرض عورتوں کو نہیں ہوتا۔ بلکہ ابتداء اس مرض کی تیاری میانی فنا کچری اناث میں ہو کر ذکور کو بخشی جاتی ہے جس سے ان کم فہموں کے قول کی تردید ہو گئی بعض یونانی اطباء کا مقولہ ہے کہ یہ مرض مختلف طبائع اور مختلف خون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اس تھیری کی اصلیت میں ہمیں کلام ہے فی الحقیقت ایسا ہوتا تو ایک مرد جو شرعاً چار عورتیں کر سکتا ہے ویا ایک عورت یکے بعد دیگرے متعدد شوہروں کے عقد میں آسکتی ہے مگر ہر دو فریق سے کیا اناث و کیا ذکور کسی ایک میں بھی مرض مذکور نہ پایا گیا عقیدتاً سمجھو تو یہ امراض شامت اعمال بہ صورت خبیث لپٹتے ہیں ابتدائے طب میں یہ مانا گیا تھا کہ

مقامی غلاظت ریزشات کا اجماع اور بعد جماع مقامی ناکافی صفائی
جیسے صرف آبدست لینے سے بیرونی شرم گاہ کے اندرونی نالی
سے جبیدہ منی وغیرہ نہیں دھلتی بوجہ چکناہٹ وہیں لپٹی رہتی ہے
علاوہ ازیں کثرت مجامعت یا ریزش لکوریا (سفید پلو) یا رہا سہا
خون حیض مرد کے احلیل و مجریہ بول میں داخل ہونے سے سوزشی
کیفیت پیدا کرتا ہے اس کو سمپل یورتھرائی ٹس بولتے ہیں د یعنے
سادہ سوزش احلیل جو جلد اور بآسانی علاج پذیر ہے مگر حال کی
تحقیق میں آلۂ خوردبین کی تائید سے یہ پتہ چلا کہ سوزاک و آتشک
کے خاص سمی مادے جراثیمی جدا جدا ہیں (اسپیفک ڈزیز) جن میں
وہی مرض نمودار کرنے کی صلاحیت ہے ۔سوزاکی جراثیم گول گول
سے ہیں جنہیں گانوکاکس کہتے ہیں ۔آتشکی جراثیم اسپاروحیٹیا پلیڈا
لانبے چکردار سپولے جیسے (اور مجنیکاف ثابت کر دکھایا کہ یہ آرگنیزمس
اسپنے ڈیلیکیٹ (یعنی نازک) ہیں کہ جسم سے باہر نکلتے ہی
ان کی سمیت زایل ہو جاتی) جو معمولی آنکھ سے نہیں دکھائی دیتے
بلکہ اعلیٰ درجہ کی لینس کی خوردبین میکر اسکوپ کے ذریعہ رنگ دیگر

کیمیاوی ترکیب سے آئینہ پر تیار کرنے سے مشاق آدمی کو نظر آتے
ہیں احلیل کے نازک استر لیٹنیگ ممبرین پر مادہ امراض خبیثہ کی ریزش
لگ جائے یا ویسے مقامات چھونے کے بعد رطوبت آلود ہاتھ یا کوئی
شئے نہ دھوئی جاکر آنکھ مل جائے یا کہیں کسی منافذ میں کھجالیں
یا ایسے مریض پر عمل جراحی کرتے وقت عامل یعنے ڈاکٹر سرجن کو چیر پٹا
لاگ جائے یا غیر صحیح جلد ہاتھ کی رہے جس طرح چاپ کراک
جگالی وغیرہ یا بوسہ لینے و دینے آتشک والے بچوں وڈوں
سے یا موروثی مریض بچوں کی رضاعت سے اناؤں کی لپتاں کے
بونڈوں پر یا اناؤں کے چوچی کے بونڈوں سے بچوں کے لبوں پر
ایسے امراض والوں کے چھوٹے سے جس طرح لب لگا ہوا پائپ
یا حقے کا استعمال وگلاس آبنوشی وغیرہ سے وہی مرض منتقل ہونے
کا خدشہ ہے اس لیے کہ یہ امراض بالواسطہ ایک دوسرے میں
سرایت کرتے ہیں سفلس انسانیٹم ـــ Syphilis)
insontium.) ایسی صورتوں میں ابتدائی مادہ
مرض یعنے پرائمری لیثرن بجائے آلات تناسل کے کسی دوسرے

مقامات پر رہتا جسے اکسٹرا جنٹیل ٹانکی کہتے اور بے گناہی و انجانی سے
گویا اننوسنٹلی متذکرۂ بالا بے احتیاطیوں کی وجہ مرض مذکورہ منتقل
ہو جاتا اس لیے ایسی جائداد منقولہ کے لیے متاثرہ و ذی اثر
اشخاص سے بے تکلف خورونوش وغیرہ احتیاط و مصلحت کے خلاف
ہے بعض حضرات جن کا تقدس و عمرانِ افعال کی مقتضی نہیں انھوں نے
ایک عذرِ لنگ وحیلۂ بے اصل بنا رکھا ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ
میاں پیشاب خانہ میں شاید کسی سوزاکی کے پیشاب پر میں نے دھار
لگائی پس جب ہی سے یہ سوزش وجلن پیشاب میں پائی اس موقع
پر یہ بات انھوں نے جمائی کہ سنا جاتا ہے کہ ایام برشکال میں
پرنالہ کی دھار سے مچھلیئیں گھروں کے چھتوں پر چڑھ جاتی ہیں
پس ویسا ہی گانوکاکس زمین پر سے استنجا کی دھار کے ذریعہ
مثانہ تک پہونچ کر گئے کچھ لوگ یوں کہتے ہیں سوزاکی کا پیشاب
انگلا اس وجہ سے مرض ہو گیا قصور معاف جناب نے پیشاب پر
کود پھاند نہیں فرمائی ہے بلکہ کسی سوزاکن کے پیشاب کی جگہ پر
خوب ٹھیک باندھی ہے تب ہی تو یہ نوبت آئی ہے اکثر دل کو

ایسے مریض دیکھے ہوئے یہ خیال ہوتا ہوگا کہ اس نے خوب عیاشی
کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے ایسا خیال ہر اس طرح کے مریض کے
لیے صادق نہیں آسکتا بعض ان میں ایسے بھی ہیں جیسے کہ برس یا
چھ مہینے کا ملازم تحقیق میں آجائے اور گھر بیٹھ جائے سمجھ لیجئے تھوڑے
ایسے پائے گئے کہ پہلے پہل رنڈی بازی عیاشی سے اس مرض کی
بھونی پائی ہے یعنے ابتدا کی ہے اور جب ہی سے نشانِ ملامت
بن بیٹھے آغاز ہی میں کیڑہ لاگ گیا آئندہ پنپنا مشکل ہو گیا زندگی
وبال جان ہو گئی یہ ان کے ورد زبان رہتا ہے

دام گیسو میں پھنسا دل پاؤں میں زنجیر ہے   وہ ہمارا راز تھا یہ راز کی تشہیر ہے

سفلٹک آرتھرائی ٹس انکیلو زز اسٹف جائنٹ ہونے سے

قدیم طریقہ پیر پر اکسٹنشن کرنے موٹی لوہے کی زنجیر لپٹنے کا ہے

کل چمن میں چار کلیاں چٹکے مجرم بن گئے   آج صحرا میں سراسر خار دامنگیر ہے

ذرا سی لذت کے لیے دنیا کے امراض اور مطعون اور کئی
ایک تھوڑے دنوں کی کوشش میں مرض مذکور کا ثمرہ حاصل
کر لیے غرض ایسوں کی ناؤ کا پار پڑنا دشوار ہے

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار — کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

اسی بھنور و گرداب میں گرفتار و چکر لگاتی رہتی ہے ہر بار اس بارے میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کو نصیحت کئے تھے ان کے والد بزرگوار نے مثنوی۔

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت — مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

کہ شہوت آتش است از وے بپرہیز — بخود برتو آتشِ دوزخ مکن تیز

دراں آتش نیاری طاقت سوز — بہ صبر آبے بریں آتش زن امروز

دنیائی ذرا سے حرارتی موسم کی وجہ ماہ جون میں تعطیلات لیتے گرمیوں سے پہاڑوں میں گریزاں ہوتے دوزخ کی حرارت کا ذرا بھی بہ وقت عصیاں خیال نہیں رکھتے ورنہ کیوں کرتے کھلیجے نرم برش سے گرد و غبار صاف نہیں ہو سکتا جب تک سخت کرخت نہ ہو رواں اس کا البتہ درشت برش سے گرد کثافت ادنیٰ پارچہ کے روئیں سے نکلتی ویسے ہی تشدد در امر و نہی اور ریاضت عبادات میں سختی مبنی بر صفائی قلبی علت غائی منشاء خدائی ہے تاکہ ہم پاک و صاف ستھرے جنتی ہو جائیں۔ اس لیے کہ جو زہر یا

خراب شئے مضر بدن ہو فطرت اس کو جسم سے خارج کئے دیتی کسب
بدن میں رہنے دیتی عصیاں سے جسد و روح ناپاک نارِ دوزخ سے
تنقیہ ۔ تصفیہ منظور اس لیے ہے (سعدی)

تو پاک باش برادر مدار از کس باک   زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

کھولتی بھٹی میں ڈال کر اُبالے تک کپڑا اسفید نہیں ہوتا ۔
جو ظاہر ہے پس جسم کے لیے وہ بھٹی جہیم ہے ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ
كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا کی رجعت ہے عین مزے کے زمانہ میں
بدمزگی کی کھنڈت ہے عیش و لطف صحبت تو انھیں کے حصہ میں ہے،
جو احتیاط سے رہیں اور یہ بات پابند احکام شرعی کو نصیب ہے
فریقین اناث و ذکور کی صحت تامہ خاصی اولاد تندرست و خوبصورت
تنوٹی نقائص بہت کم چہرہ نورانی نیک نام ان تندرستوں کی تعداد
متقاربت آوارہ بدمعاشوں سے بدرجہا بہتر بلکہ زیادہ پائی جاوگی
اور بدچلن فریق اغوائے شیطانی و ہوس نفسانی سے خَسِرَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةَ ۔ بن ملیٹھے بیچاری شریف بیوئیں شوہروں کی بدعمالیوں
سے بلا وجہ ٹھگیئیں ۔ اَلصُّحْبَتُ تَاثِیْرٌ وَلَوْ كَانَ سَاعَةً کے مصداق

بن گئیں چونکہ اس عضوِ مخصوص سے بہت سارے گناہ بھی سرزد ہوا کرتے ہیں اس لیے اس کے تحفظ اور بے محل استعمال نہ کرلے حدیث شریف وارد ہوئی ہے فِي الْجَسَدِ مُضْغَتَانِ مُضْغَةٌ مَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمُضْغَةٌ مَابَيْنَ رِجْلَيْهِ یہ بھی حدیث شریف ہے کہ فعلِ زنا سے عمر میں کمی ہوتی ہے ان اصول پر غور فرمایئے سرکاری لائف انشورنس فنڈ ونیز دیگر بیمہ کمپنی والے اور ملازمتِ سرکاری وغیرہ میں ایسے مریض خارج کئے دیتے یا ایسوں کے جان کی قیمت گھٹا دیتے ہیں بلکہ زمرۂ ملازمت کے لیے عادات ناشائستہ میں محسوب کرکے قبول نہیں کرتے اور وظیفہ پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے اس لیے کہ ایسوں کا خون ناقص یا فتہ بگڑی ہوئی اعصاب ناکارہ آلات خراب ایٹیالوجی یعنے علم طب کے اسباب الامراض میں بحساب فی صدی چالیس بیماریں امراض خبیثہ کے باعث سے ہوتی ہیں وجہ تسمیہ اسی لیے ہے کہ یہ امراض ایسے چیکٹ ہوا کرتے ہیں جیسے جبکہ کوئی خبیث انسان کو لپٹ جاتا ہے تو اس کے لیے زبردست عامل کی ضرورت داعی ہوتی ویسے ان امراض کے لیے حکیم جیّد

مریض مستعد در کار ہے ورنہ غفلت سے بعض حالتوں میں عمر بھر کے واسطے لاعلاج بنکر رہا ہے۔ بتاریخ ۱۸ فروری ۱۳۳۹ف مسمی بھوبنا عمر ۳۵ سالہ ذات جنبہار ساکنہ موضع سانتی پورم جاگیر دھرم آباد نمبر رجسٹر اوٹ پیشینٹ (۴۵۳۰) صدر شفا خانہ ضلع نظام آباد میں بغرض معالجہ حاضر آیا میرے استفسار کرنے پر بیان کیا کہ اس کی زوجہ فوت ہوکر تین سال گزرے اس کو ایک لڑکا دو سالہ موجود ہے بیماری لاگنے کے ایک ماہ بعد علامات نمودار ہوگئے مدت علامت تین سال کی ظاہر کیا معائنہ کرنے میں آتشکی ٹانکی۔ Syphilitic Chancre۔ تمام عضو مخصوص کو جڑ تک چر گئی تھی یعنے نوتوں تک کچھ بھی حصہ باقی نہ رہا تھا امیر،

"جڑ کٹ گئی نقل آرزو کی"

اس حد تک دنیوی گرمی وعذاب ہے ..... آخرت کا تو جداگانہ نصاب ہے ...... اور چالیس امراض کا سبب شراب ہے اس لیے اس کا لقب امُّ الخبائث ہے یعنے اس کو منھ لگاتے ہی اس کا عمل وحمل ہوتے ہی خبیث پیدا ظاہر وحاضر ہوجاتا ہے

شراب اور زنا سے اسی لیے عمر گھٹ جاتی ہے۔

Alcohol shortens life.

صرف ہندوستان میں ایک کروڑ بیس لاکھ اکتالیس ہزار چھ سو سینتالیس گیالن (۱۲۰۴۱۶۴۷) شراب استعمال ہونا معتبر اکسائز ڈیپارٹمنٹ سے اخذ کر کے لکھا ہے۔ اسی مناسبت سے تمام دنیا میں کس قدر شراب کا صرفہ ہوگا اور اس کے کیا کچھ نتائج ہوں گے خیال کیا چاہیئے تجربہ سے یہ بھی پایا گیا کہ فریقین سے کسی ایک کو بیماری رہے اور دوسرے کے قویٰ اس بیمار سے زبردست رہیں تو مرض کم نزول کرتا ہے مگر ایسے حالات شاذونادر ہیں تاہم مداومت سے مرض کے منتقل کا خدشہ لگا رہتا ہے اس لیے کہ ہر حالت میں انسانی قویٰ و مزاج یکساں نہیں رہتا اور ڈگری تو حاصل ہی ہے کسی نہ کسی موقع قابو پا کے تکمیل ہو جائے گی مابقی بسیں آزار دیگر وجوہات سے ہوتے ہیں "حفظ ماتقدم" (Trophylaxis) طبیب حاذق اولاً تشخیص مرض بغوض و فکر کرتے من بعد تجویز ازالہ مرض کے لیے برفع سبب کی

صفحہ (۴۵۸) سطر ۱۳ ہوتے ہیں کے بعد سے اس سلسلۂ مضمون کو پڑھیئے۔

قبل ازیں باصولِ حکمت زنا وشراب باعث فی صدی چالیس چالیس امراض نیز اول الذکر سے عمر انسانی گھٹنے کے وجوہات طے پا چکے۔ مگر یارانِ طریقت کے ہاں ازروئے عقیدت وازراہ حقیقت مقررہ عمر کیسے گھٹے یا بڑھے جبکہ ہر متنفس کی عمر لکھی ہوئی اور سانسیں گنی ہوئی ہیں اس کے متعلق اس طرح سمجھیے کہ دو اشخاص مساوی العمر ہیں یعنے فی کس (۵۰) سالہ ہر دو ۱۵ سال کی عمر میں بالغ ہوئے جن کا حصۂ عمر ۳۵ سال باقی رہا جس میں ایک شخص ۲۵ سال اپنی حصۂ عمر کا بحیثیت مجموعی علیل رہا صرف دس سال صحت وری سے گزرے تو بہ لحاظ لطف زندگی اس کی عمر دس برس کار آمد مانی جائے گی۔ اس لیے کہ شدت تکلیف میں لوگ زندگی سے بیزار بلکہ بعض ناعاقبت اندیش خودکشی کر لیتے تیار غرض مرض ذی روح کو نکما ناکارہ دینی دنیوی امور سے میرا کئے دیتا اس لیے اصولاً اگر دیکھا جائے وہ زندگی زندگی نہیں اس کے اور دوسروں کے لیے وبال جان ہوتی۔ پس وہ حصۂ عمر

دراصل عمر نہیں مانا جائے حساب سے خارج کیا جائے دوسرے شخص کی صحت مکمل سن بلوغ سے پورے ۳۵ سال صحت وری کے ساتھ امور دارین اچھی طرح ادا کیا اور لطف زندگی اٹھایا خود فایدہ کمایا دوسروں کو نفع پہونچایا گویا اس نے اپنی ۳۵ سالہ حصۂ عمر جس طرح کہ چاہئے تھا ویسے گزارا اب آپ مناسبتاً کہہ سکیں گے کہ دونوں میں سے کس کی عمر لطف و آسایش سے گزری گو ہر دو کی عمر ہوا کرے مساوی بس اسی کے معنی عمر گھٹنے و بڑھنے کے سمجھ لیں اہل معنے یا یوں کہئے کہ لازماً ویسوں کو جن کی عمر کوتاہ ہو ایسے لغو شغلے سوجھتے۔ مخفی نہ رہے کہ والدین سے مرض کے موروثی اثرات معصوم بچوں میں قیام پذیر ہونے سے کمسن شیرخواروں کے معالجہ کے وقت اطبار کو مصیبت اور نومولود اطفال کو دواخانہ کی ضرورت ہر وقت عاید حال رہا کرتی اور یہ سلسلہ علالت مخل صحت بمداومت اکثر پایا گیا۔ تدوادن و در دسر خریدن کا مضمون ہویدا اولاً عیاشی میں صرفہ من بعد تیارداری وغیرہ کا خرچہ اچھے لوگ عمدہ مقوی نعمتیں کھاتے مجبور مریض ترستا احیاناً اگر کچھ طاقت کی نعمت کھالے تو مرض بھوڑ کرتا مرغ مچھلی۔ آنڈا چلو وغیرہ کا پرہیز کرتا۔ غرض بچے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ سہتا۔

کوشش (Remove the cause) اور یہی بہترین علاج وتدبیر سنبھالے رکھنے صحت ورہنے کے لیے درحقیقت ہے پس اس قدر ذلت وبیحیائی بدنامی وبدنمائی، امراض کی وجہ بدشکلی انسانی جنگ وجدال وقتال وجراحات ومقدمات ونقصانات اخلاقیہ تمدنیہ یا علاجیہ افعال و اشیاء سے پیدا ہو رہے ہوں ویسے باتیں یک لخت ستیجے وپچے مذہب میں قطعاً حرام فرمادی گئیں۔ غور کیجیے کس قدر نزاکت حکمتی سے شرع شریف مملو ہے بستیر بھی کوئی عمل کرے تو آلو ہے حقیقت میں آتشک سے بہت سارے مادے دماغ میں جمع ہونے سے دباؤ ہوکر مریض سادہ لوح احمق ہونے سے بن گئے۔

آتشک وشراب سے بصارت مفقود ہوگئی ہے۔ گو بظاہر دیکھنے آنکھ ٹھیک معلوم پڑتی ہے مگر نظر نہیں آتا۔ یاد رہے بدروشی سے صرف دولت ہی نہیں لٹ جاتی بلکہ سرمایۂ زندگانی اعنی قوائے جسمانی وروحانی کا تاراج ہے جان ومال کا اخراج ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ

غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ ع س اٰل عمران پ ۳ سعدی۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

اس اتباع سے تندرستی ہزار نعمت ہی نہیں۔ تو خدا کے پیارے بھی بن جاتے ہیں یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا وعدہ ہے اور والمحصنٰت سورت النسا میں فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ لیجیے اور مرتبہ بڑھ گیا اسی سورت میں ۸۰ آیت میں پھر فرماتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ غور کیجیے اس میں تو برابر کر دیا گیا۔ نبی کی شان کی کچھ انتہا ہے نہ معطی کی انتہا بندہ قلیل البضاعت ہے۔

ختنہ

ہمارے نبی کریم مختون پیدا ہوئے اور یہ طریقہ انبیائے سلف حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ہے جو شرع محمدی میں بھی مسنون ہے اس سے بہت سارے فوائد ہیں (۱) تو سپوکس پردہ کا تقریباً نصف حصہ کم ہو جاتا ہے جس سے امراض

جذب اور سرایت کرتے ہیں (۲) اس کے قطع ہو جانے سے ایک
قسم کی غدودی ریزش جس کو علم تشریح میں سمگما کہتے ہیں نیز پیشابی
مادے و کنکرے مٹی کے ذرے دیگر کیڑے جمع و متمکن نہیں ہو سکتے
اور عضو پاک وصاف ستھرا رہتا ہے (۳) حشفہ بے غلاف ہو جانیسے
کسی قدر حس میں رگڑ سے سخت و مضبوط ہو کر کمی ہوتی قوت جاذبہ بھی
کند ہو کر امساک میں ان اسباب سے فزونی ہوتی ہے (۴) اور
بقول ہمارے استاد کرنل ٹی لاری صاحب کے جو وہ اکثر بعد عمل
ختنہ کے کہتے تھے کہ "ناؤ اٹ بی کیم ریسپکٹیبل مین" یعنے اب یہہ
مہذب معزز آلہ بنا واقعی بہ مقابل لم چوچینے کے عضو میں خوش
وضعگی پائی جاتی ہے (۵) پری پیوز یعنے غیر مختون چمڑا لگا رہنے
سے اقسام کے پھوڑے پھنسیں اسلفنگ فیاجیڈنیا مسکن اجتماع
ریزشات پتلا پوست ہونے سے امراض بہ سرعت موثر و سرایت
کر جاتے پائید ار طہارت غیر ممکن ضیق البول۔ سد البول ضیقی میں
منحوس مہلک رسولیوں کا مستقر جیسے اپی تھیلیوما باعث امراض
کلیہ گردے بواسیر و خروج الامعاء مستقیم و فتق و نشقاق المثانہ وغیرہ

ہمیشہ تختی ٹاکی سافٹ، شانکر فائی موز پیارا فائی موز لیوری
نری کیاللوس۔ اسٹرکچر اپٹی موز انفلامیشن وغیرہ کا نشانہ ہے
فروج ضیق کے ازالہ بکر سے شب زفاف میں کس گھایل ہوا ہے
علاوہ ازیں ایک معتدبہ حصہ پوست نکل جانے سے پرورشی
مواد میں بچت ہوکر ازدیاد قوت متصور ہے جیسا کہ کانے و
اندھے کا حافظہ مشہور ومسلّمہ ہے یا جس کسی کا ایک عضو ہاتھ یا پیر
قطع ہوجائے دوسرے ہاتھ پیر میں زیادہ قوت آجاتی ہے
جو کہ طبّاً و تجربتاً مستند ہے اسی لیے بہت سارے غیر مذاہب
والے اس کے نکال دینے از خود مصر ہوکر بہ خوشی آپریشن کرا لیتے
ہیں اور کئی ایک مرض میں مبتلا ہوکر مجبوراً پری پیوز نکلوا دیتے
ہیں (۶) یہ چمڑا محل جماع بھی ہوئے جاتا ہے بعض حالتوں میں حشفہ
سے چسپیدہ ہوکر پیشاب کی روانی روک دیتا ہے اس کے
رگڑنے سے اندر کے جانب السرس زخم وغیرہ ہوتے ہیں جب تک
اس کو الٹ کر نہ دھوئیں اندر کثافت جمع رہتی ہے کبھی چلیلے صاحب
نے ایک اوباش سے دریافت کیا چونکہ تجھ کو ہر قسم کے لوگوں سے

سابقہ رہا ہے یہ تو بتا کہ مختون و غیر مختون میں کیا فرق پایا جواب دی (ع) "کہ قلم خط زدہ بسیار رواں می گردد" کیا آپ اتنا نہیں سمجھتے کہ تراشیدہ بیج جس سہولت سے زمین میں گھستی ہے ویسے غیر تراشیدہ سے ممکن ہے.

غیر مختون چمڑا۔ بڑی پوس

کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ جب قدرت نے کوئی شے عبث و بیکار نہ بنائی ہے تو پھر اس کو قطع کرا دینا فطرت کے خلاف کیوں نہ تصور کیا جائے اگر یہ حصہ پوست کار آمد نہ ہوتا تو ہرگز نہ بنتا اعتراض ایک حد تک واجبی معلوم ہوتا ہے مگر اس کی تفہیم کے لیے ایک خاص لکچر کی ضرورت داعی ہے وہ یہ کہ حیوان کو تو ضروریات لاحقہ کے موافق سمجھ عطا فرما دی گئی جبکہ جائے کہ حضرتِ انسان جنہیں اشرف المخلوقات ہونے کا فخر بخشا گیا بہت سارے امور اس پر چھوڑ دئے گئے ہیں تاکہ بزور عقل کام چلاتا رہے اور جن مقامات پر انسانی دسترس نہیں وہاں خود بخود قدرتی انتظام جاری ہے جیسے فضلات جسم کے اندر قدرتی طور پر تیار ہوتے

اور از خود بہ تقاضائے بشری اخراج پا جاتے بچہ ہو کہ بڑا چنانچہ معصوم بستر پر اور ذی ہوش علی الصباح یا عند الضرورت لوٹا لئے بیت الخلا بھاگتا ہے علیٰ ہذا اپنیاب آپ بینی فضلات منافذ چرک چشم و کثافت کان کا معاملہ ہے خود نکلے آتا چار و ناچار خارج کرنا ہوتا ہے۔ لیجئے ناخن و بال یہ بھی قدرتی نموٹ و روئیدگی ہے پھر آپ کیوں کٹواتے و چھٹواتے اگر نہ کٹوائیے و چھٹوائیے گا تو بدصورتی ہی نہیں بلکہ باعث امراض ہوں گے۔ لامحالہ نکلوانا ہوتا ہے جس کا نام اصلاح ہے۔ ناخن کے لیے قدرتی لین آف ڈیمارکیشن یعنے وہ نشان جہاں تک سرخی و زندگی ناخن ہے دوسرا حصہ بیکار نلکیوں جس کے تحت میل کچیل بلکہ ارہ کر نیلا پیلا کالا سا مختلف الرنگت ظاہر کئے دیتا اگر نہ نکالیں چھوڑ دیں تو ایک حد تک بڑھ کر کام کاج سے خود بخود گھسے جاتا ٹوٹ جاتا غیر ہموار کھڑ بڑا ہوئے جا کر کھجلاتے وقت کھرارے کا سا عمل کئے جاتا اور ناخن کی موجودگی بہ معیت کثافت زہر داخل کر لینے والی یہ چبن کھرونچے کن واقع ہوا کرتی اس لیے لزوماً اس کا نکال دینا خوبصورتی نما

صحت بخش مانا جاتا چاہیے۔ علیٰ ہذا جا بجا کے بالوں سے اقسام کی جوئیں داد، لیفا میل کچیل۔ نجاست و غلاظت چمٹے رہتی ہے جب تک پاک و صاف نہ کرتے رہیں وجوکہ ایک طول عمل و تضیع اوقات مع صرفہ لاحقہ کے ہے ورنہ مخل صحت پس بلا خاص صورتوں و وجاہت کے ہر مقام کے بال رکھ چھوڑنا نامناسب متصور دور حاضرہ ہیں جن جن مقامات کے بال نکال دینے مذہبی طریقت شریعت ذاتی تجربت نفاست طبیعتِ انسانی فطرت، مباشرت حکمت طہارت متقاضی ہے اور جس کے رہنے سے بدنمائی بدوضعگی اقسام کی خرابیئں ہیں۔ طرز جدید کے مرد عورتیں ان بالوں کو علی حالہ بڑھنے چھوڑ دے۔ دی نیو الفریڈ تھیٹریکل کمپنی بمبئی والی نے محض اسی غزل پر جس کو للوا یا کٹر تیا کرگا تا تھا۔

مزا دیتے ہیں کیا یار ترے بال گھونگر والے

حیدر آباد کے طوائف و امراء سے ہزار ہا روپئے وجواہر اڑالی۔

غمِ زلفِ رسا ہے اور میں ہوں فیض ہر اک شب رتجگھ ہے اور میں ہوں

مرے پر بھی نہ چھوٹا عشق گیسو لحد میں اژدہا ہے اور میں ہوں

غرض آج تک شعراء نے جن بالوں کے لیے سر دے مارا اور عشاق کے مرغِ دل جن گیسوؤں میں پھنسا کیے وہ بال فی الحال سر سے اُتارے گئے۔ مختصر یہ کہ نکالنے کے بال رکھ چھوڑے اور رکھنے کے بال نکالے جا رہے ہیں (ع)

سر کو سودا نہیں تو پھر کیا ہے　　زلفِ لیلیٰ نہیں تو پھر کیا ہے

البتہ ایک سنبیل ضمیر خود بخود اندر سے محسوس کر سکتا ہے کہ واقعی موجودہ منظر بھلا ہے یا سابقہ سمجھنے کی بات۔ حسن کا بخشنے والا یعنی خدائی انتظام ہے کہ حوروں کے سر لانبے بال ہیں لہذا مزید اصرار کا موقع باقی نہ رہا۔ حسن کے لوازمہ کا بہترین نظارہ سے فیصلہ ہو چکا۔ کسی لیڈی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ حیدرآباد زنانہ ہاسپٹل و زچگی خانہ کی یوروپین سوپرانٹنڈنٹ سرجن سے اسی کی ماتحت یوروپین مددگار نے متواتر تذکرہ کیا کہ مس ہولائیٹ آئی فیل تو۔ ہواز ڈٹ یو کیپ لانگ ہیر آندی ہڈ جس کے جواب میں اس مہتمم نے کہا کہ سسٹر آئی ڈونٹ وانٹ ٹو انٹرفیر ودی نیچر اینڈ فالو دی فیاشن بلائنڈلی دمعنی ہمس صاحبہ اب میرا سر کتنا ہلکا ہو گیا ہے۔ اور آپ

کس طرح یہ بارگراں گوارا کیئے ہوئے ہو۔ اس کے جواب میں اس یوروپین جہتمہ ڈاکٹرنی نے کہا کہ مسٹر..... میں خواہ مخواہی فطرت میں دخل دینا نہیں چاہتی و نہ فیشنی تقلید کی اندھا دھن پیروی کی خواہاں۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو شئے نکال دینے کے لائق ہو وہ ہر وقت نشو ونما پاتی رہتی ہے چونکہ بال ناخن ہر گھڑی بڑھتے رہتے ہیں اور ان کے نکالنے میں تکلیف نہیں ہوتی اس واسطے نکال دینا لازمی ہوگا مگر پری ہویں تو ایک مرتبہ بن چکا ہے جس میں بار بار بڑھنے کا مادہ نہیں پھر کیوں نکال دیا جائے درحالیکہ اس عمل میں کچھ تکلیف بھی سہنی پڑتی ہے۔

جواب

بہت ساری غیر معمولی نموئیں آگاوٹیں مثل اضافہ انگشت دانت بڑے، مسّے رسولیئیں مانند خرگوش کے پھٹا ہوا لب وغیرہ خوبصورتی کے خیال سے نکلوا دینے کی تکلیف سہتے پری ہویں کے نکالنے میں جبکہ کئی فواید ہیں اور عمر بھر تکالیف سے نجات ملتی ہو تھوڑی سی زحمت صرف ایک وقت برداشت و گوارا کرنہیں کیا گیا حت ہے

اگر یہ ذہن نشین ہے کہ حشفہ کا غلاف و مجریٰ بول کا کورڈھکن ہے
تو یہ بھی ممکن نہیں اس لیے کہ اس خرطوم میں خود سوراخ خلاصہ
موجود حشرات کے مانع و مزاحم تو حس اعصابی ہے جو خبر دے کر
نکلوا دیتی ورنہ کان و ناک کے پھوگے منافذ میں کیڑے
چیونٹیں گھسے پڑتیں اور پیشاب کا سوراخ کلیا لیڈ چپکا رہتا ہے
اس لیے راستہ نہیں ملتا اور یہ مُعَمّہ سمجھنے کے لائق بلکہ سب پر منکشف
ہے بہت سارے فواکہات جیسے نارجیل و تاڑ پھل یعنے منجل کسقدر
درخت کی بلندی پر تیار ہوتے زمین پر گریں تو پاش پاش ہو رہیں
مگر ایسی زبردست بندش قدرت سے کی گئی ہے کہ اندر کا راز
فاش نہیں ہوتا بالکل ثمرہ محفوظ رہتا ہے ماں انار جب پختہ ہوجاتا
اس کا محافظ غلاف از خود شق ہو کر اندر کے دانے نمایاں ہوتے
گویا سخی داتا کے دین بہشتی عطیہ قدرتی فیض بخشی پر فطرتی پھل از خود
کھل کھلا کے ہنس پڑا اسی طرح فالسہ موسمی۔ بتائی۔ سنگترہ۔ نگترہ
حسب ضرورت حفاظت و احتیاط کے ساتھ ان میں شربت قدرت
نے بنا رکھا ہے کہ اس کے بندے گرما میں تبرید سے خنکی و تفریح

حاصل کریں کیا بوقت استعمال قدرت نے بنائی ہے تصور کر کے
معہ پوست کھا جاتے ایسا نہیں یقیناً عقل سے کام لیتے پوست
چھلکا بیکار جان کر نکالے دیتے اور اندر کا پھل استعمال کر لیتے
آم وغیرہ کے تخم سے مولکا نکلنے کے بعد اوپر کا خول خالی ہونے
سے تڑک کر علیحدہ ہو جاتا۔ سوچئے قدرت ازخود نکال دیکر سبق
دے رہی ہے۔ اخروٹ' بادام' پستہ کھاتے وقت اس کا سخت
چھلکا توڑ پھوڑ کر پھینکدیتے۔ کھا نہیں لیتے۔ اس لیے کہ اب
یہ بیکار سا ہے۔ لیجئے خدا کی قدرت نے جنت میں بھی اپنے نیک
بندوں کے لیے میووں کا عطیہ مہیا فرما دیا ہے۔ فِيهَا فَاكِهَةٌ
وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ⑪ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ یہ تو نباتات کی حد تک اور حیوانات میں تخم
مرغ جب بچہ بن جائے اندر سے بچہ باہر سے ماں چونچ مار کر انڈا
پھوڑ دیتی اور مرغک نکل آتا چونکہ انڈے میں سالم مرغ کی قوت کا
مادہ موجود ہے یعنے ایک مرغ بند ہے استعمال کے وقت کچا ہو
کہ پکا معہ چھلکا نہیں کھایا جاتا بلکہ نکال ہی دیا جاتا محض بیضہ کی

محافظت کے لیے چھلکا بنایا گیا ہے جب ضرورت رفع ہو چکی بیکار شئے نکال دی گئی۔ آنول نال۔ قدرت سے بنا ہے جننے کے بعد جانور تک کتر کر علیحدہ کئے دیتے۔ لو فرضاً چھوڑ دیں خود بخود خشک ہو کر جھڑ جاتا مگر اس اثناء میں سٹر کر سمیّت کا خطرہ رہتا اس لیے نکال دینے کی عجلت درکار ہے غرض ویسے ہی شکم مادر میں تخلیق عضو مخصوص و تکمیل حشفہ کے لیے یہ غلافت درکار تھا جو بعد تولد بیکار سا ہے۔ چونکہ پوست کے کئی فوائد ہیں یہ خیال نہ کریں کہ پوست اس حصہ کا بیکار کیسے۔ اس کا تصفیہ یوں ہو گا کہ وہ پوست جو جسم سے متصلاً چسپیدہ وابستہ ہو لے شک مفید اور جو منفرجہ علیحدہ رہے ویسے فایدہ بخش نہیں۔ اناث میں فرج کے بڑے لب لبیا میجورا کی ساخت مرد کے انثیین کی سی ہے اور ان میں بہ کثرت خون کی رگیں ہیں اس لیے عورت رکوع کی سی حالت میں رہے بوقت لات یا لکھ ماریں تو رگیں پھٹ کر خون جاری ہو گا۔ اور ہلاکت ہوتا ممکن ہے اور جس طرح مرد کے خصیوں پہ مارے صدمہ محسوس ہوتا ہے ویسا ہی اعصابی شاک ہو گا

اور بظر دانہ۔ کلی ٹورس مرد کے آلہ تناسل سا بنا ہوا ہے جس کو مختصر ساحشفہ بھی ہے۔ جبکہ ہر دو لب اشعران چھپے ہوئے اور بظر مختصر سا رہے ایک سوراخ اندام نہانی کا بنکر آلہ تناسل بیرونی عورت کا بن جاتا ہے۔ اور جبکہ بظر بڑا بنے اور ہر دو لبیں الگ لٹکیں تو اس میں تخم بنکر مرد کا آلہ تناسل بن جاتا ہے اسی لیے بظر میں مرد کے عضو وحشفہ کی سی حس ہے اور بعض عورتوں میں یہ موٹا اور دراز رہتا ویسی عورت مرد کے ساتھ بہ مشکل رجوع ہوتی اس کے خیالات مردانہ وہ خود کسی لونڈی یا سہیلی کے ساتھ فاعلانہ مساس و مصاحقہ کرنے کا میلان رکھتی ہے۔ ولایت میں ایسی عورتیں مسٹرس کہلاتی ہیں۔ عرب اور بواہیر میں طریقہ ہے کہ ایسی عورتوں کو ختنہ کر دیتے ہیں یہ ختنہ مردوں کی سی نہیں بلکہ نوف یا بظر کے اوپر کے جلد کا حصہ جو زیادہ رہے کتر دیتے تاکہ زیادتی حس وشہوت کم ہو بس یہی عورتوں کی ختنہ ہے ایسے عمل سے عورتیں مرد کی مطیع منقاد ومتقی ہو جاتیں اور خلاق فطرت اناث با اناث عورت سی عورت کا عمل چپٹ بازی مسدود ہو جاتا بلکہ

ایک حد تک عقم یا بانجھ پن بھی اصلاح پا جاتا اس کے بعد عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔ حق سبحانہٗ فرقان حمید میں اناث کو تمھاری کھیتیں فرماتا ہے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ۔ اور فی الحقیقت جبکہ فعل جماع کاشتہ اسی مشابہ ہے تو پھر پری پویس کی تراش یعنے ختنہ فعلِ جماع میں تیر بہدف ہوگی کسی قسم کی مزاحمت بھی نہ ہوگی اور انسانی جسمانی قلبہ رانی میں بخوبی روانی رہے گی جس سے تولید و تکثیر و توفیر نفوس بندگان خدا کا خوش نما باغ و کھیتی اس گیتی میں جلوہ نما رہے گی جو کہ مآلِ کارِ فطرت و منشاءِ قدرت ہے (ترکستان کے ملک میں ایک متمول شخص کی زوجہ ہمیشہ اپنے شوہر سے متنفر رہا کرتی تھی۔ ایک روز اس کے شوہر نے خفیہ طور پر کیا دیکھتا ہے کہ وہ اپنی لونڈی سے مردانہ طور پر فاعلانہ ہے مرد نہایت غصہ میں حجرے کے اندر گھس کر اسی وقت بظر کا کچھ حصہ پوست کتر دیا اس کے بعد سے عورت مرد کی طلبگار ہو گئی۔ کتاب صحت نمائے ازدواج مصنفہ ترکی ڈاکٹر میں یہ بیان درج ہے مستورات کی ختنہ سے ایسے امور کی اصلاح ہوتی ہے۔ میاسٹر بیتن

جلق۔ استمنا بالید مرد کی مشت زنی جس سے شاید عضو خمیدہ ہو۔ استمنا بالید عورت کی انگشت زنی اور اناث با اناث مساسی چپٹ بازی سے بنظر دراز ہوتا۔ یا عہین بیگن و کیلا ٹڈل موم بتی یا کھیرے سے بجائے کیر کام لیتیں اس سے قویٰ پر ضعف کا اثر سراسر متصور اکثر ناتجربہ کاری بڑوں سے خوف مجبوری عدم میسری مرد۔ گرم مقوی اغذیہ کا استعمال بے کاری نفس پرستی عیش پسری مستی بُری صحبت ادائی سنت یعنے عقد ہونے میں دیری و طوالت اوائل عمری و فور قوائے شہوانی کے زمانہ میں بچے ہونہار ایسا عمل لاعلمی سے کرتے ہیں اس کے متعلق اپنا ذاتی واقعہ ایک میم صاحب نے ناصحانہ طور پر کتاب میں درج کیا ہے بلاتخصیص یہ بات نسل حیوان وانسان میں پائی گئی اور نصیحت کی کہ سرپرستوں کو چاہئے کہ اس کی نگرانی رکھیں اور اس کا انسداد کریں نیک مشورے و حکمت سے۔

عقب پر نقب

مگر لواطت۔ علّتِ اُبنی۔ لونڈے بازی ساڈمی یہ ایک ایسا فحش

مگروہ غلیظ فعل ہے جس سے قوم لوط علیہ السلام سفہو رد غارت ہوگئی
اس کا قرآن شریف میں جابجا ذکر ہے خلاف وضع فطری کے لیے شرعی
وقانونی سزائیں معین ہیں ایسے فریق دنیا میں ملامت کئے گئے اور
حقارت کی نظروں سے دیکھے گئے۔ غرض اس نکبت میں ایک پر ایک
کیا گرے یکے بعد دیگرے ہردو اوندھے پڑے حیرت تو یہ ہے کہ
بعض ناپاک طینت اناث کے ساتھ ایسا فعل قبیح کرتے۔ اپنے قوی
غیر محل وبیجا صرف کرکے چند ہی دنوں میں خود بیکار ہو جاکر فاعل سے
مفعول بن جاتے ہیں۔ ع

سوئی چھیدتی ہے سب کو اول خود چھدائے

زمین شور سنبل بر نیارد دروتخم عمل ضائع مگرداں

انسانی وحیوانی عضو تناسل ذکور ایک قسم کی خانہ دار بافت
مشبک مثل موز کے درخت کا گابہ یا شہد کا چھتا جیسے اسفنج ہوتا ہے
مسمی کارپس اسفنجیوزم وکارپس کیاورنوزم سے ساخت کیا گیا ہے
اور سگ وخنزیر کے عضو میں علاوہ ازیں استخوان بھی ہے۔ اسی وجہ
سے دونوں میں بدیر گرفت وامساک ہے کتوں میں پندرہ سے چھبیس

منٹ تک اٹکا رہتا ہے۔ کتونمیں ایک گاؤدم ہڈی حشفہ سے متصل
جس کے تیلی ائی اور کارپس کیا ورنوزم سے پچھلی ائی چسپیدہ ہے
اور اس استخواں کے تمام لمبائی میں تحتی حصہ کے گتر کھلی نالی ہے
جس میں احلیل پیشاب کی (urethra) نلی سما جاتی شیر اور
بلی کے عضو میں استخواں ویسے زبردست نہیں ہیں۔ مہین سی ہے
اور عضو ڈھیلا رہے سو وقت پیچھے کی طرف مڑ جاتا اور تندی کی حالتمیں
مثل اور گوشت کھانے والے درندوں کے سیدھا مقابل ہوجاتا
مادہ بلی و شیرنی کے بظر دانہ میں ایک مختصر سی ہڈی رہتی ہے
کتی کے اندام نہانی میں ایک زبردست سکڑ کر پکڑلنے والا عضلہ
موجود ہے اور نر کتے کے عضوِ مخصوص کی ہڈی کے پچھلے حصہ پر
جہاں کارپس کیا ورنوزم سے ملی ہے۔ تاڈیولس یعنے گومڑے سے
اطراف بنے ہوئے ہیں جن کی موجودگی کے سبب پہلوانی گرفت
کتوں کی پکڑ مشہور ہے (یونانی مغالطہ قیاسی تاحال جاری حال ہی
میں ایک یونانی طبیب صاحب کا اشتہار دیکھا گیا جس میں تحریر ہے
کہ اس طلاء کے لگانے سے عضو کی رگوں میں ہوا کا سیلان بہ خوبی

ہو کر خیزی اچھی طرح ہوتی) دراصل ہوا تو نہیں مگر بوالہوسی کی حرص دہوا شاید گزرتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان وحیوان میں انتشار نعوظ یعنے خیزی کے وقت تحریک شہوت سے خون عضو کے خانہ دار بافت میں بھر کر ذکر کو طویل جسیم فربہ بنا دیتا ہے۔ جیسے کہ پمپ کرنے سے سائیکل و موٹر کے ٹایر ٹیوبس و فٹ بال کا بلاڈر تنتد ہو جاتے ہیں، بعدہ خون کے واپس ہونے سے عضو سکڑ کر مختصر سا افسردہ پژمردہ رہ جاتا ہے۔ "بآں شور ازدری بایں بے نمکی سی کیفیتی معاملہ ہے" خیال رہے کہ منی میں نمک بھی ہے۔ اس کمبخت فعل لواطت مرد با مرد سے فاعل کا عضوِ مخصوص بالخصوص جھٹکوں سے کھینچ کھینچکر بحالت تنذی شکنجہ میں دب کر شکن پیدا کرتا غیر معمولی دباؤ پر لیشر وگرفت اور کشمکش کی وجہ نازک شبک یعنے خانہ دار بافت کی ساخت ٹوٹ پھوٹ کر خون کی سیلانی ان حصص میں موقوف ہونے سے کھٹر کے آلہ جڑ میں تپلا پڑ جا کر کچھ عرصہ میں کمزور کمری ہیکا رخمیدہ بل کھایا ہوا ہوجاتا جس کی اصلاح طلا و لیپ سے دشوار۔ پس یہ گروہ ہمیشہ نکبت میں گرفتار انگشت نمائے روزگار بنے رہتے ہیں اس لیے کہ

یہ مقام اس کام کے لیے نہیں بنایا گیا جس میں سہولت ہو لیے حضرت
چالیس مکانوں تک اس کے نحوست کے آثار گھیرے رہتے ہیں مفعول
کی اسفنکٹر انیائی مُرِ تمانِ ہ مقعد کا سوراخ ڈھیلا ہو جاکر میرز کا قدرتی
لیفیہ ادھڑ جاکر مثل ٹوہ کے منہ کے میرز کھلا رہتا ہے سن تجاوز
ہونے پر فضلہ بلا قر نطینہ کے نکل جاتا ہے۔ طہارت تو درکنار کسی
محفل میں رہنا دشوار امراض خبائث اس مقام پر بھی ہوتے ہیں۔
نمودار رکٹل گاتر یا بھگندر ناسور المقعد شقاق المیرز وغیرہ کی دھرما
میلانِ طبع زنانی ہو جاکر آدمی بزدلہ لے ہمت ولے حمیت کم جرأت
بن جاتا بعض ایسوں میں کے کمال جان کر حرکات سکنات لباس
الفاظ تانیث استعمال کرتے جیسے "بندی جیتی ہوا ہارا" اسی لیے
ملقب بزنانہ ہو گئے ہیں جو دور سے دیکھتے ہی نامردے معلوم پڑتے
ہیں۔ مستند کتب میں درج ہے کہ مرد کے لیے بہشتی نعمتوں میں سے
ایک نعمت نیک عورت ہے ورنہ۔ زنِ بد درسرائے مرد نکو۔ ہم دریں
عالم است دوزخِ او۔
جائیداد منقولہ بنائے فسق و فساد ان اشیاء ثلاثہ میں شامل ہے

زر۔ زن۔ زمین۔ پس فطرتی انتظامات و احساسات بوجہ ان لوازمات کے جو اناث و ذکور میں تخلیق فرمائے گئے ہیں وے سارے لذات و خواہشات جس حسن و خوبی سے فعل جماع کے ساتھ ساتھ حاصل ہونے سے بدرجہ کمال فریقین محظوظ و مسرور ہوتے ہیں ؎

لطف دہد بگلرخاں راز و نیاز عاشقاں

چشم بچشم دل بدل سینہ بسینہ رو برو

غرض "بڑے مزے کی شب وصل و لگی ہوگی" وہ اغراض ان بوالہوسوں کو کب نصیب درحقیقت یہ اپنے آپ میں رقیب (ع)

"حظوظ نفس کے یابد چو زن پستانِ خود مالد"

حیوان میں نر مادہ ایک دوسرے کا مطلوب انسان میں مرد اور عورت کے باہم تعلقات مانند پازیٹیو و نگے ٹیو بجلی کے ارتباط و ملاپ کیسے ہیں قدرتی فی مابین کشش ہے ایک کو دوسرے سے رجحان آپس میں میلان ہے اس لیے عورت کو دیکھنے سے نظری چھونے سے حسی مختص مقامات ملنے سے اور زیادہ مثل گدگدی تحریک کی لہریں بوجہ تعلقات اعصابی دوڑ جائیں جس کے باعث طبیعت میں انقلاب

پیدا ہو رہتا اسلیے سلجھتا یہ معما پردہ کی حکمتیں محجوب و محفوظ اور مثل
سکۂ زر خریطہ برقہ میں نظر بند رہتا ہے مگر ویسے مقامات جیسے جوبن کو مس کرنے جو خیالات
پیدا ہوتے بوسے لینے جی للچاتا کیوں یہ فطرتی انتظامات ہیں کہ وہیں
پتہ پر ہاتھ پڑے جاتا جہاں سے شہوت کی آگ بھڑک اٹھنے کا
تعلق لگا رکھا ہے جس طرح ادھر بٹن یا کھٹکا دبانے سے ادھر
بجلی کا بلب روشن ہو جاتا اسی طرح نپل یعنے لونڈا ملنے سے شہوت
مشتعل ہوئے جاتی۔ پس بسٹ پر قبضہ ہوتے ہی فرط ذوق سے
فریقین بے بس از خود رفتہ ہوئے جاتے بس بس کی صدا سناتے (ع)

"قدرت کے اہتمام کی خوبی تو دیکھئے"

کچھ دنوں پہلے مثل حیوانات کے انسان بھی آختہ کر کے
کیا سٹریلیشن سے ہیجڑے بنائے جاتے تھے جو قانوناً مسدود کر دیا گیا
بیضوں میں دو رطوبتیں صحت و تندرستی میں بنا کرتی ہیں ایک منی جو
اخراج پاتی دوسری رطوبت بوقت جماع نکل کر وہیں پھر جذب
ہوئے جاتی اس رطوبت سے مردانگی جرأت وابستہ ہے اور اسکے
نہ پیدا ہونے سے کمر میں لچک ڈرپوکی زنانہ صفت پیدا ہو رہتی ڈاکٹروں نے

ضمیمہ نمبر

اس فعل کے متعلق انسان و حیوان پر آزما دیکھا ہے آختہ کرنے سے
مرغ مثل مادہ نر کے سامنے دبنے لاگا اور مرغی کو مرغ کے پیچھے
ٹانک دینے سے نر کی سنی خاصیت پیدا کر لی دوسرے مرغیوں پر چڑھنے
حملہ آور پر پھلا کے ہوگئی۔ غازی شاہ عالمگیر درحقیقت حال الیشاں
ایں جملہ تحریر کردہ "بیخش بریدہ پس دریدہ" اور ایسے گندہ گروہ کو
اپنے قلمرو سے نکال دینے فرمان نافذ فرمائے۔ کسی موقع پر سے
شاہی سواری کا جلوس گزر رہا تھا۔ ہیجڑوں نے سر راہ ایک بلند
درخت پر صرف لنگے پہنے ہوئے چڑھ گئے اور ایک دوسرے کے
لنگے میں روپوش ہو گئے اس عجیب و غریب منظر کو شہنشاہ ملاحظہ
کر کے دریافت کرنے حکم صادر فرمائے فی الجواب سبھوں نے تالی
بجاتے یہ شعر گائے کہ۔

در کوئے نیکنامی ما را گزر نہ دادند ۔۔۔ گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

معروضہ کئے ملک سے نکل جانے کا حکم ہے مگر ہر طرف آپ
ہی تسلط ہے اس لیے جدھر سے آئے وہی راہ لیئے۔ بادشاہ ہنس
پڑے اور حکم اخراج سے درگزر گئے۔ ایک ایرانی صاحب اپنوٹنسی

(ضعف باہ) نامردی کمزوری کے علاج کی غرض سے رجوع ڈاکٹر خانہ
ہوئے وجہ مرض دریافت کرنے پر جواب دیا۔ "قطعہ"

گر گُون بزتم تنگیش دل ریش است۔
ور کس بزنم فراخیش دریش است
من چوں نہ زنم حلق کہ بے سنتِ خلق
تنگی و فراخیش بدست خویش است

میں نے اس سے کہا ہر کس از دست غیر نالہ کند تو خود از دست
خویشتن فریاد۔ خرد سالی کے اسباب محرک اولی جوانی میں جانی ضعیفی میں
نانی کھلاڑن سے کھلائی کی خدمت پر آئی بچہ اکثر برہنہ بلا پاجامہ
رکھا کرتی ہر وقت بچہ کے عضو مخصوص کو گدگدیاں کرتی بار بار جھنّو
جھنّو کہتے ہوئے اس کو چھوا کرتی بوسے دیتی ایسے تحریک سے فطرتاً
عضو ہوشیار ہو جاتا جھنّو سے پھندنہ بن جاتا چونکہ عضو مخصوص کی
خاصیت مثل ناگ سانپ کے ہے۔ دوسرا چھوا پھن پھیلاتا اٹھ کھڑا
رہا اس طرح اس معصوم کی توجہ اس لذت و مذاق کے جانب معطوف
کراتی چور چوری سے گیا تو گیا ہیرا پھیری سے بھی گیا۔ اکثر بذیل بھی بچہ کی

بچوں کے عضو سے کھیلا کرتے محبت کے بوسے وہیں دیا کرتے اور
اسی پر دستِ تمنّا پھیرا کرتے غرض بچہ کو اس کی چاٹ دلاتے بعد
چندے بچہ تنہائی میں خود بھی ویسا ہی کھیلنے لگتا جو جلق کی ابتدا ہے

اوایل عمری کے اسباب

نقص قدرتی ہنوٹ مقبول صورت مدرسہ
وہوسٹل میں بد بورڈرس ویا نا ہنجار اساتذہ کی رفاقت مذہبی مجردوں
کی سنگت ڈراما و ناچ گھر کے لونڈوں کی صحبت مندروں کے پوجاریوں
کی سنگت ہیجڑوں کے سرحد کی قربت منشی مشروبات کی عادت
بروقت سنت نکاح سے نفرت مجبوراً دوامًا مرد با مرد عورت با عورت
درطرز معاشرت قیدیوں کو عدم میسری ذرائع اجرائی کار شہوت راج
محلات کے مقید مستورات کی یہی نوبت۔ علی ہذا اسولجروں کے لیے
بیارکس میں وہی آفت دوامًا عورتوں میں رہنے کی فطرت اگرچہ ولایت
میں اناث کی کثرت لستیر بھی ساڈمی کی علت بعض ملک میں بعض
عورتیں کتوں سے کرتیں صحبت یہ ہے آزادی کی نکبت ہند کے بعض
طبقات ومقامات میں مستورات کی قلت قبض دوامی درطبیعت

بحوالہ تذکرۃ الحیوان الہوش

پس حسبِ مادہ طبعی و ساختِ فطری ایسے لوگ ادھر یا ادھر ڈہلک جاتے یعنے فاعل یا مفعول بنے جاتے ہیں اور بعض حسن و قبیح صفات کے مرتکب جیسے حوض بھرا کے فوارہ اڑاتے ہیں بالفعل تو یہ بھی جاری ہے وہ بھی جاری ہے یہ بھرے تو وہ بھر سے یہ ہے خالی تو وہ خالی۔ کاسۂ عمر عدو حلقۂ آغوش ہوا۔ مگر آیندہ چلکر نہ کر سکیں گے نہ کوئی کرے گا۔ مرض مقامی شہادت دے گا۔ ایسی بوالہوسی گندگی رسوائی و شہوت پرستی کے بارے میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے قَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (سورۂ انبیاء ۲۵ع) اور لوط علیہ السلام کی نصیحت وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ (۵۴) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ۔ جبکہ اس ناصحانہ مشورہ کو نہ مانے اور اس کے جواب میں عاجز رہے خدا نے باستثناء ان کے عورت کے جس کے مقدر نہ تھے مشارٌالیہ کو بچا نے الگ کرا دیا اور برابر سات ڈراو نا برسا دیا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ (۵۸) جب ناجائز شہوت کی

آگ اس بستی پر بھڑک اٹھی تب غضب کے طوفانی بارش نے ساری
بستی بجھادی دس نمل)

کتاب اسکول آف ہلتھ فصل ہفتم

موئید و معاون پاک زندگانی

Aids to pure living

میری طاقت بہ مقابل دس کے ہے اس باعث کہ میرا قلب
پاک ہے زبردست صحت وری کے لیے صفائی قلب و طہارت
بدنی سب سے پہلے ضرور ہے الحمدللہ اسلام میں یہ نور ہے خصوصًا
ہونہار زندگی میں مکروہ و بُرے کاموں کے جانب توجہ دلانے
ارادت و ہوائے نفسانی بہ کثرت و بہ شدت موجود رہتے ہیں
پس اس بارے میں چند دوستانہ ہدایات و مشورے جہاں تک خیال
کیا جائے غیر واجب نہ ہوں گے۔ مثنوی

ہیچ نہ کشد نفس را جز ظلِ پیر   دامنِ آں نفس کش محکم بگیر

پاک خیالات پیدا کئے جائیں

Cultivate pure thoughts

مرد ہو کہ عورت جو پاک زندگی بسر کیا چاہے اولاً پاک شائستہ خیالات پیدا کرنے کے عادی رہیں نہ اس غرض سے کہ برے تصورات سے بچیں بلکہ اس ارادہ سے کہ اپنے قلوب شریف خیالات نیک ارادت سے مملو رکھیں تاکہ اس کے سوائے ساری دوسری قباحتیں خارج ہو رہیں جس کام میں لگو ہمہ تن اسی میں مصروف رہو اور بے کاری میں اپنا دل کسی عمدہ ایجاد و یا ذاتی ترقی میں لگائے رہو فضول خیالات میں محویت نہ ہوا چاہیئے بے شغل کاہل دماغ شیطانی ورک شاپ ہے روزانہ کی محنت و مشقت فضل ایزدی ہے۔ جو عجیب و غریب طور پر استحکام بخش رویہ اور موید تخلیق دماغی و جسمانی ہے کسی قسم کی باقاعدہ ورزش صفائی دلی بے گناہی طینت و طبیعت کی پاکی کی تائیدہ ہے جو بیٹھے کاروبار کیا کرتے ہیں۔ ولیوں کے لیے بالتخصوص درکار ہے اس کے طریقہ ہر ملک و موسم و قوی کے لحاظ سے مختلف ہیں جو فزیکل ڈیویلپمنٹ کے متعلق اکثر کتب میں مندرج ہیں جنمبی ورزش ہتی حرکت مشقت وغیرہ گردش خون کو ہمیلہ مساوات پر رکھے ہوئے اندرونی

آلات میں اجتماع خون کے مانع رہتی جس کے باعث جوش غصہ و
شہوت کی روک تھام ہی نہیں بلکہ آرام و سکون بخش نیند لاتی ہے
جو جسم کے ترقی کے واسطے بے حد ضروری ہے (اس لیے بڑے عامل
اکلِ حلال، صدقِ مقال ترک حیوانات اختیار کرتے

Control appetite بھوک و خواہشات نفسانی کی
روک تھام فطرتی سادہ غذا اختیار کرنا، پاک بے گناہ زندگانی کے
لیے نہایت ہی تقویت بخش ہے بھوک پر اختیار و قابو رکھنے کی عادت
کیا چاہیئے تب تو آپ اپنے جذبات ہوائی نفسانی اغوائے شیطانی
وغیرہ پر حاوی رہ سکو گے نہایت ہی اعصابی کمزور طبائع ہونہاروں کیلئے
آتش سفل کو بھڑکا دینے ہو فطرتِ حیوانی مشتعل کئے دیتا یعنے اس سے ازدیاد شہوت ہے۔ بہتر
سوسائٹی و صحبت کی جس درجہ ضرورت وہ ظاہر ہے چنداں اس کی صراحت درکار نہیں ہے

صحبتِ با عاقلاں نسبتِ عطار داں   گر نہ دہد عطر خویش لیک رسد بوئے آں
صحبتِ با جاہلاں نسبتِ آہنگراں   گر نہ دہد نار خویش لیک رسد شعلہ آں

اگر عمدہ صحبت میسر نہ آسکے بالکلیہ بغیر کسی محرم رفیق کے رہنا
بہتر ہوگا ہے

[illegible] (نظر ثانی الاصلاح الاسلام)

ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را   ہیچ عزت نہ بود مردم ہرجائی را

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ پ ۲۰ س قصص۔ اس لیے کہ اوایل عمری ناتجربہ کاری زمانہ میں بدصحبت کا اثر بہ سرعت ہوتا الصحبت تاثر ولو کان ساعۃ علیٰ ہذا حصول برکات وترقی مدارج اعلیٰ کیلئے صحبت نیک کا نتیجہ ہے۔ مثنوی ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
راستی موجب رضائے خداست   کس نہ دیدیم کہ گمشد از رہِ راست

Honesty is the best policy-

نوجوان اپنے قول کا سانچا اور جو بات اس کے روبرو خلاف عادت وطبیعت وتہذیب کہی جاوے معاً نفرت ملامت کرنے والا ہوا چاہئے۔ اس کام کیلئے اعلیٰ درجہ کی دلی جرأت درکار ہے اور جس گبرو کو اس قدر ہمت نہ ہو وہ مطلقاً انسان کہلانے کے قابل نہیں ہے بدکلامی پر کسی طرح سے معترض نہ ہونا یا سکوت کرجانا بمنزلہ "الخاموشی نیم رضامندی" کسی شخص کا یہ بتلاتا ہے کہ ایسی حرکت اس کی پسندیدہ ہے اس طرح کی بدزبانی جو کہ

ایک نوجوان آدمی اپنی ماں بہن کی روبرو یا موجودگی میں کہنا سننا سنانا گوارا نہ کر سکے تو خود اس قسم کی گفتگو روا رکھے اور نہ اپنے رفقا کو موقع دے جب کبھی ایسی بیہودہ گوئی چھڑے بلا سکوت فوراً ڈانٹ دے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جنرل گرانٹ نوعمری میں کسی موقع پر اپنے رفقا کے ساتھ تھا اس کے دوستوں سے کسی نے ایک واقعہ اتفاقی سوال طلب مخاطب ہو کر لحاظ کرتے ہوئے شروع کیا کہ غالباً یہاں لیڈیز تو نہ ہونگی ہونہار گرانٹ فوراً پیارے الفاظ کے ساتھ مخل تقریر ہو کر کہا کہ "نہیں مگر جنٹلمن تو موجود ہیں" اس پردہ گندہ لطیفہ گو ساکت ہو رہا کیا ہر ایک پاک طینت نوجوان اس طرح کی جرات رکھتا ہے ؎

درصفت راستی (کریما)

دلا راستی گر کنی اختیار — شود دولتت ہمدم و نجتیار

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند — کہ از راستی نام گردد بلند

دم از راستی گر زنی صبح دار — ز تاریکی جہل گیری کنار

مزن دم بجز راستی زینہار — کہ دارد فضیلت ہمیں بر بسیار

بہ از راستی در جہاں کار نیست — کہ در گلبن راستی خار نیست

فریقین کیلیے روشن زندگانی

(A white light for two)

کسی ہونہار کو یہ مغالطہ نہ ہونا چاہیئے کہ صحت وری کے لیے جذبہ وعشق کا پیار درکار ہے نیک روئیگی مرد وعورت ہر دو کے لیے یکساں صحت بخش ہے اور قانون نیک کرداری ہر دو پر برابر حاوی ہے روشن زندگانی فریقین کے لیے ایک مقررہ خدائی فیصلہ ہے جس کے تغیر کا کوئی مجاز نہیں۔ گیسی اسمتھ اپنے ایک راست مردانہ تقریر میں کہا کہ آپ لوگ "بدکردار عورت کے متعلق بحث کرتے ہو مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ" بد روش مرد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے" سوال معقول ہے اگر آپ دیکھنا چاہیں بدکردار شخص کو آپ گلی کوچہ میں نہ پائے گا بلکہ کسی ایک آراستہ نعمت خانہ میں بیٹھے ہوئے بے خبر الٹر نوجوان عورت سے وعدہ وعید شادی وعشق ومحبت کے اقرار اس گرم جوشی سے کرتے پائے گا کہ جس میں بے وفائی و بدعہدی وتباہی کا نام ونشان تک نہ ہولتے پائے وہ کبھی ناامیدی وبربادی سے مبدل نہ ہوسکیں گے ہمارا اخلاقی ضابطہ از سرنو بنائے جانے کا

محتاج ہے۔ لیجیئے لایق اہل یورپ کو اپنے ہاں کے اخلاقی ضعف کا اعتراف ہے جبکہ کتب سماوی میں ردوبدل ان کے ہاں ایک معمولی بات ہے بدکاری مرد سے سرزد ہو کہ عورت سے اس کا صحیح مفہوم معلوم کیا چاہیئے ضابطہ پاکبازی کے لیے جنسیت کی تخصیص نہ رہا چاہیئے کوئی ہونہار کسی جوان لڑکی کو اپنے ساتھ نہ لیجائے تاوقتیکہ وہ اپنے نفس پر اس قدر قابو نہ رکھتا ہو کہ وہ پاک دلی سے رہ سکے پردہ کی خوبی درپردہ خودبخود معلوم ہوئی جارہی ہے۔ اس موقع پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو جس قسم کا تخم بوئے گا وہی پھل پائے گا دھوکا نہ کھائیے گا قدرتِ الٰہی کچھ دل لگی ہنسی نہیں (حدیث) لَا تَخْلُوَنَّ رَجُلٌ امْرَاۃٍ فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا شَیْطَان۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو (سعدیؔ)

اَلنَّاسُ مَجْزِیُّوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ

خیر میں خیریت ہے جسم کی صحت روح کو راحت ہے۔ شر میں شرارت دنیا بھر کی آفت مصیبت علالت فضیحت ہے۔ پوشیدہ بدکاریوں کی برائیں بڑے نتائج (evils of secret vice) درپردہ بدعملی علاوہ انحطاط کئے ہوئے توانائی وحیات سارے جسمی آلات کے

ذہنی احساسات بھی مردہ کیئے دیتی دماغ و نظام عصبی تباہ کردیتی اور پوری طرح سے اپنے شکار مبتلا کو نامرد کلمہ بنادیتی ہے۔ بدقسمتی سے اوائل عمری میں نادانستہ بداعمال کیئے ہوؤں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ایک کتاب بھی عام اصول حفظان صحت پر بلا کسی قسم کے بہترین طریقے صحت یابی و کامیابی کے درج کیئے ہوئے مکمل نہیں مانی جاتی ہے اس لیے اوائل عمری نوجوانی میں منہیات خرافات لغویات کے مرتکب و منہمک نہ رہیں جیسے کسی بادشاہ کا قول سعدی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے ؎

روزگارم بہ شد بہ نادانی | من نہ کردم شما حذر بکنید

حسبِ عام اصول و قاعدۂ کلیہ اس قسم کے مریض علاج پذیر ہیں "بشرطیکہ مبتلا اپنے آپ کو اپنے ہاتھ میں لے" یعنے بہ طور خود توجہ و شوق سے اپنے علاج میں پابندی احکام کے ساتھ حصہ لے اس لیے کہ علاج و حفظ ماتقدم اصلاح بدعملی کے ہر دو تدابیر یکساں چند صحت بخش عادات و اطوار پر موقوف ہیں جن کی جبلت پیدا کیا چاہیئے جو مفید مشورے بدبخت مبتلا کے لیے بتلائے گئے اس سے دوسرے لوگ بھی فایدہ حاصل کرسکتے ہیں

"صحت یابی کسطرح حاصل کیا چاہئے"

How to recover health.

اولاً مطلقاً مایوس نہ ہوا چاہئے ہر امکانی اعتبار سے آپکا معاملہ اس طرح دشوار و پیچیدہ نہیں جس طرح آپ نے اس کو سمجھ رکھا ہے پٹینٹ بازاری ادویہ فروش اور اخباری اشتہاری اطباء جو کہ صحت یابی کا سبز باغ بتلائیں ان پر توجہ و اعتماد نہ کیا چاہئے۔ موخر الذکر تو نیم حکیم دغا باز ہونے کا زیادہ یقین دلاتا ہے اس لیے قابل ڈاکٹر بلا اجرائی اشتہار کافی صبر و استقلال کے ساتھ رہتے ہیں کسی باضابطہ سند یافتہ ڈاکٹر کے پاس رجوع ہو کر تشخیص کرائیے تمھاری حالت کے اعتبار سے جو مشورہ وہ دے اس پر حتی الامکان عمل آور و کوشاں رہئے اپنی روزانہ عادات کے متعلق اس سے رائے لیجئے۔ ہرگز صحت یابی نما ادویہ کے استعمال کے طرف بھروسہ نہ رکھئے اگر عادی ہو تو بھی تمبا کو شراب چائے قہوہ ترک کردو بلا اس کے تم اچھے رہ سکو گے۔ خوش و خرم مشاش و لبشاش رہا چاہئے۔ (Be of good cheer) یہ سمجھنا چاہئے کہ

اچھے ہو جائیں گے اپنے تمام خیالات کا مرکز صحت پر قایم رکھئے کھانا
صحت قائم رکھنے کے لیے کام کاج سونا زندگانی وغیرہ سارے ابواب
صحت قائم رکھنے کی غرض سے کیا کیجیے اپنے سارے امور اور حالت
میں اچھائی مدنظر رکھیے اور روشن دماغ خوش مزاج پاک طینت
نیک اطوار مخلص کی رفاقت اختیار کریئے۔ یار شاطر باید نہ کہ بار خاطر
ہر کمزوری پر نہایت غضب ناک شوق سے غالب آتے رہیے مایوسی
ملال ندامت کو جائے نہ دیجئے۔ دھوپ ہرے کھیت اقسام کے پھول
لہلہاتے سبزہ زار پہاڑیوں کے بہتے پانی ندی نالے دبھروں کے قدرتی
مناظر اور فرحت بخش ہوا کے جھوکوں سے مسرور محظوظ ہوتے رہیئے فطرت
کی محبت ذہن نشین کرنے ہر طور سے سعی کیجئے حتی الامکان گھر سے باہر
رہا جایئے لفظ خدا کے ساتھ دلی الفت پیدا کی جائے صرف بطور ادائی
فرایض کے اس کو نہ پڑھیئے بلکہ اس کے لیے بہادعدوں کو ملحوظ خاطر رکھتے
ہوئے اپنے ترقی مدارج کی مدد کے لیے وسیلہ گردانئے بس اس طرح
سے پوری صحت وری و تذکیہ نفوس حاصل کیجئے جو کہ منشائے خالق ہے
کہ اس کی مخلوق دنیا میں خوش وقتی سے بسر کرے (سرمد)

غیر از درِ رحمتش نداریم پناہ بیچارہ و عاجزیم با حال تباہ
نے طاقتِ زہد ست نہ یارائے گناہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

(مضیٰ ما مضیٰ احوال گزشتہ نسیاً منسیا کر دیجئے) Forget the past. سارے گناہ ماضیہ و غلط کاری ہائے سابقہ بالکلیہ فراموش کر دئیے جائیں۔ جبکہ عصیان کا خدا غفار ہے تو بارِ گناہ لیے جانا اس کو ناگوار ہے۔ مغفرت کا ملتجی رہنا بندے کے سزاوار ہے۔

مغفرت کی امیدیں اے فیض ہم سے چھوٹا کوئی گناہ نہیں

انَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوّابِینَ ویُحِبُّ المُتَطَهِّرِینَ ۝

میری بندگی سے میرے جرم افزوں تیرے قہر سے تیری رحمت زیادہ
سُبقت رحمتی علیٰ غضبی "فیض"

سبقت احسان کو ہے انکے میرے عصیاں پر عفو کرتے ہیں خطا کو وہ خطا سے پہلے

سخی لم یزل کی دریا دلی علو ہمتی اعلیٰ حوصلگی ذی مرتبتی کسیطرح سے بھی بخشش کی نیک نیتی اس امر کی متقاضی کہ رحمت حق بہانہ میجوید اور پسند خاطر ہمیشہ اس زبردست قدرت والے کے عجز و عاجزی

رہا کی کیونکہ (دستگیر) ؎

جو وہ چاہا کیا جو چاہے کرے   چاہیئے عجز آدمی کے لیے

لہذا ہمارا شیوہ ہمیشہ بعجز امورِ خیر کی سعی میں رہے جاری کہ شاید کوئی بات ہو جائے۔ مقبول بارگاہِ الہٰی اس لیے کہ بڑے بڑے عاصی ادنیٰ حیلہ سے اس کے عذاب سے پا گئے رہائی اور جنت کی راہ لی اگر آپ احوال گزشتہ پر متاسف رہیئے گا تو موجودہ ذمہ داری کو ہرگز ادا نہ کر سکئے گا یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ہر روز آپ کے لیے نیا اور تازہ آرہا ہے اور ہر ایک صبح آپ کی زندگانی کی کتاب کا ایک جدید ورق ہے پس اس نئے صفحہ پر پاک و صاف تحریر عمل کیا چاہیئے پاک خیالات شریفانہ تمنائیں محبت آمیز الفاظ اور عمل صالح یا ایسے کام جو کہ تعریف تحسین و خوشی کے ساتھ یاد رہ سکیں گے پس یہی اعلیٰ خصوصیات روزانہ مواقع آپ کے لیے ہیں اگر آپ اپنے تکالیف و علت لاحقہ سے برات و نجات حاصل کی جا کر صحت یاب و کامیاب ہوا چاہیں تو متذکرہ خصائل حمیدہ کو ہرگز نہ چھوڑیئے غنیمت جان کر عمل پیرا رہیئے۔ ؎

گزشتہ خواب و آئندہ خیال است غنیمت داں ہمیں دم را کہ حال است

آپ کو اعلیٰ طریقہ پر زندگی بسر کیا چاہیئے جس کی صلاحیت آپ میں ہے فضل و تائید ربانی کے امیدوار رہیئے اس لیے کہ جو مخلوق اس سے ملتجی ہو وہ اس کی تائید غیبی کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ ادعونی استجب لکم والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئک جزاؤھم مغفرة من ربہم وجنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ونعم اجر العاملین (از کیمیا در مذمت شیطان۔

دلا ہر کہ محکوم شیطاں بود شب و روز دربند عصیاں بود
کسے را کہ شیطاں بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا
دلا عزم عصیاں مکن زینہار کہ رحمت کند بر تو پروردگار
ز عصیاں کند ہوشمند احتراز کہ از آب باشد شکر را گداز
کند نیکبخت از گنہ اجتناب کہ پنہاں شود نور مہر از سحاب
مکن نفس امارہ را پیروی کہ تا گہ گرفتار دوزخ شوی

اگر بر نتابد ز عصیاں دلت | بود اسفل السافلیں منزلت
مکن خانہ زندگانی خراب | بسیلاب فعل بد و ناصواب
اگر دور باشی ز فسق و فجور | نباشی ز گلزار فردوس دور

از بوستان باب (۱)

کسے دانۂ نیکمردی نہ کاشت | کز و خرمن کام دل بر نداشت
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش | کہ بد مرد را نیکی آمد بہ پیش
اگر بد کنی چشم نیکی مدار | کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
نہ پندارم اے در خزاں کشتہ جو | کہ گندم ستانی بوقت درو
درخت زقوم ار بجاں پروری | مپندار ہرگز از و بر خوری
رطب نا ورد چوب خرزہرہ بار | چہ تخم افگنی بر ہماں چشم دار

سعدیؒ کے ان سارے حکیمانہ فیلسوفانہ عاقلانہ معاشرتی نصائح و تدابیر مذہب اسلامی کے اکثر امور پر بعض شریف لائق اہلِ ولایت و امریکہ عمل آور ہیں چنانچہ ہیں لئے مشتے نمونہ ازخروارے احکامات مذہبی نیز متشرع اہلِ علم با خبر صاحبدل فلاسفر کے نظم و نثر کا حوالہ تطبیق مضمون بالا کے لیے دیا ہے جس سے منکشف ہے کہ اچھی

باتیں دنیوی معاملات کی غیر اقوام نے ہمیں سے لیا ہے اور سعدیؒ کے اقوال طرز تمدنی و سیاسی ڈپولیٹیکل کو تو حکومتِ انگلشیہ نے چاٹ لیا ہے

قواعد حفظ صحت

Rules of Hygieme.

کسی ایک طریقہ پر روزانہ ٹھنڈے پانی سے حمام کیا چاہئے سخت ترین موسم سرما میں ہاتھ تر کرکے مل دینا یا اسپنج باتھ مناسب ہوگا۔ اس کے بعد ہی خوب اچھی طرح سے جسمی مالش کی جائے اور گرما میں سرد انتشار اسپرے یا غوطہ مارنا ڈوبنا خوب ہے سخت بستر پر آرام کیجئے پروں کی توشک و تکیہ پر ہرگز نہ سوئیے جو تا مرد کن اور نا واجبی حرارت دہ جسم ہے خوش گوار غذا استعمال کیجئے گا۔ اکثر سخت و خشک غذا کھائے جائے بہ معیت چند عمدہ فواکہات کے مشروبات ماکولات کے مابین ہوا کریں اکثر سرخ پکی ہوئی روٹی جزو اعظم تمھاری جنس غذا میں رہا چاہئے جسم تہ در تہ ملبوس سے لدا نہ رکھا جائے گہری عمیق سانس لینے کی مشق رکھی جائے اپنے کام

کاج خواب وآسائش باقاعدہ و باوقات مقررہ باالتزام کئے جائیں
صبح کی بیداری دیر ہی سے نہ ہوا کرے۔ سویرے خواب سے اٹھیں دیر
تک سوتے نہ رہیں۔ سال بھر ہر موسم میں چھ بجے بیداری کچھ ایسے
سویرے نہیں بلکہ گرما میں ساڑھے پانچ بجے ٹھیک وقت بیداری کے
لیے ہے ارزاں کتب فسانہ وعشق آمیز مشتعل کن حکایات کا مطالعہ نہ
کیا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اخبارات کے مطالعہ میں اپنا زیادہ وقت ضایع نہ کریں
صرف تھوڑی سی کام کی باتیں دیکھ لیا کریں یا کوئی عمدہ مضامین کے
ملاحظہ میں تھوڑا وقت روزانہ وقف کریں اکثر کتب تواریخی سفرنامجات
سوانحعمری دلچسپ و فایدہ مند ہوا کرتے ہیں جس کے مطالعہ سے دماغی
قویٰ وسیع ہوتے دل باخبر ہوتا اور انسان کو زیادہ روشن دماغ وکارآمد
بنادیتا ہے بالآخر فوری صحت وری کی توقع اپنی کوششوں پر نہ کی جائے
صبر واستقلال کے ساتھ امیدوار فضل وکرم رہئے اور اپنے شوق میں
مکمل جو کچھ وقوع پذیر ہو اس کا خیال کئے ہوئے متردد نہ ہوا چاہیئے
فکر قوت اعصابی کو نقصان پہونچاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی کسی قسم کے
اچھے کام کرنے کی صلاحیت کو مفقود کئے دیتی (جیسے چیتان) سے

یکے مرغ دیدم نہ پاؤ نہ پر | از شکم مادر نہ پشت پدر
نہ بر آسمان و نہ زیر زمین | دلے میخورد گوشت آدمی

یہ صفت فکر کی ہے۔ الغرض فرحت دلی مثل دوا کے فایدہ بخش ہے
مگر مردہ دلی شکستگی ہڈی تک سکھا دیتی ہے۔ حسبہ ؎

درون سینہ ام دردلیست گر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

والیوم (۴۴) ۳ نومبر ۲۵ سنہ ۱۹ء کے رسالہ آٹ ہفتہ واری جرنل میں لعنوان
Seminal emissions and its treat-
ment. علاج کثرت احتلام و جریان منی پر امریکن ڈاکٹر
اے۔ ٹی۔ پی۔ یم۔ ڈی نے لکچر لکھا ہے کہ حقیقتاً اشتہاری نیم حکماء نے
اس مرض کی پتھالوجی وغیرہ اس کثرت و اقسام سے بیان کرتے ہوئے
اطباء کو بھٹکا رکھا ہے۔ اس طرح سے یقین دلاتے ہوئے کہ یہ مرض
خیالی وہمی ہے پس اس حیثیت سے وہ ان کے توجہ کے قابل نہیں ہے،
ہر ایک طبیب جبکہ وہ کسی معالجہ کے لیے بلائے جاتا ہے خیالی اثرات
کے نتائج امراض پر وہ محسوس کرتا ہے درحقیقت بہتوں میں قریب کل جسمانی

ویلیکل ذہنی اثرات اس طرح سے خلط ملط مشتمل ہوا کرتے ہیں جو کہ بہ مشکل کہا جاسکتے کہ کونسے نمایاں ہیں اگر ظاہر کردہ یا بیان کردہ علت ایک ایسی ہے جس میں ذہنی علامات غلبہ کئے ہوں تو اسی کا علاج کیا جانا ہے۔ مریض سے کیفیت سن کر ٹھٹھا وطعنہ نہ کریں اور اس کا معالجہ نامکمل نبلا کے مغالطہ دہی سے مایوس واپس نہ کردیں صورتہائے بالا ڈاکٹر کے حق میں نالائقی والے توجہی کا اطلاق عاید کرتی ہیں مگر نظر غائر وکامل توجہ سے اصل حقیقت پالنے کے بعد مناسبتاً علاج نہایت ہی آسان ہوجائے گا۔ اگر جسمانی علامات کا غلبہ ہو یعنے درد ید وضعگی تب تو تشخیص طریقیناً اور بھی سہل ہے امتحان معائنہ مریض میں عجلت اور اسکی ہسٹری کیفیت لینے میں لاپروائی کا لازمی نتیجہ بیمار کے خاص تنقیح طلب امور کو اخفار کھے گا جس پر صحیح تشخیص کا دارومدار ہے جیسے ضرب المثل ہے" اگر سیدھے طریق پر چلیں تو نصف لڑائی سر کرلیں گا ہے ماہے شب کے احتلام ایک تندرست جوان میں لاحق تردد ذہنی نہ مرض میں شامل ہے اس کا تصفیہ کہ کسی مریض کا بیان صحیح ہے ویا غلط اس کے تمام صحت کے رو سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر بیمار سپت وسست ناقابل کسی

مشغولیت کے ہے یا درد سر کمزوری موجود ہے تو اس کا نظام جسمی متواتر احتلام کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے کثرت عیاشی وغیرہ جن وجوہ سے منی کا اصراف ہو نظام عصبی پر برا اثر پڑتا ہے ایسے شکایات جس کی ابتداء خصوصاً اعصابی بگاڑ سے ہوا صولاً یہ خیال کیا جائے کہ کم و بیش دل بھی اس میں مبتلا ہو گا یہی ایک صورت نہایت ہی توجہ طلب ہے اور بعض میں اس طرح کی خصوصیت نہ پائی جائے گی ایسے مریض اکثر انی میک پھیکی رنگت کے نیوراستھنک ڈرپوک کمزور۔ ہیپو کانڈریاک وہمی خبطی ہوا کرتے ہیں مگر خیال رہے کہ مقامی اعصابی بگاڑ کے یہ اعلیٰ ترا علان ہیں ایسے مرضاء کے معالجہ میں عام اصول حفظ صحت کو اصلی مقویات کے ذریعہ قایم کرنا پہلا عمل ہے نہ کہ محرکات جس سے مریض کی حالت جو کہ علاج سے قبل تھی اور بھی بدتر ردی ہو جائے بلکہ ایسے ادویہ جو بیمار کا مزاج حتی الامکان بحالت اصلی عود کرائیں اس کام کے لیے تدابیر حفظان صحت مقدم ہیں جیسے کہ اوپر مذکور ہیں کثرت عیاشی وغیرہ ترک کریں اور محرک مشروبات جن سے حرارت عضو تناسل کی بڑھے پرہیز کریں صاف کھلی ہوا میں مشتی کریں۔ ہلکی جسمی ورزش کریں اس کے بعد

فولاد کی تیاریئیں بہ معیت میاگنیز کے عام کمزوری رفع کرنے میں مفید ہو گا۔ نیز کیلچہ بہ معیت دیگر ادویہ کے بیرونی اعضا کی خراش کہنہ سوزاک رفع کرنے عضو مخصوص کو تاؤ دینے (سپان مٹو) استعمال کریں اور ایسے اشغال و (حرکات و مشروبات و ماکولات) حبوب جوارش حلوے خارجی لیپ و طلاجن سے آلت کی حرارت و اجتماع خون زیادہ ہو پرہیز کریں بعض اوقات سیون پر اور فوطوں کے تحت گرم شئے رکھنا اور سرد سلائی احلیل (یوریتھرا) میں عنق مثانہ تک پہونچانی سود مند ہوئی ہے ڈاکٹر ایچ۔ جے۔ کیلاگ کتاب میان دی ماسٹرپیس میں لکھتے ہیں۔

اسباب جلق سلف ابیوز۔ تلذذ بالذات یا بالنفس

(۱) بدکار نرس صدی بچونکو خاموش کرنے یہ عمل کرتی یعنے (اعضا تناسل پر گدگلیاں) (۲) اکثر کر کے مقامی خراش کسی سبب سے کسی بھی قسم کی (۳) حالت قبض امعاء نیز بھرا ہوا مثانہ پیشاب سے (۴) تھرڈ ورمس۔ باریک کرم کی موجودگی امعاء مستقیم میں (۵) مقامی صفائی برابر نہ کی جانے کی وجہ بار بار عضو کے مسلنے سے عادت پیدا

ہوتی (۶) قبائی موزز کے مرض سے سوزشی حالت حشفہ وسنتاں کی جلد کی (۷) غیر معمولی دراز جھیڑا استتاں کا جس میں کثافت جمع رہنے سے چل ہوا کرتی (۸) حار خراب غذائیں بکثرت استعمال گوشت اور گرم مصالحہ جن سے اعصابی خراش اور تحریک ہوا کرتی محرکِ شہوۃ۔ رائی مرچ سیاہ۔ سرکہ وغیرہ (۹) استعمال تمباکو پر پڈ سیوزنک کا ذریعہ آمادہ رکھنے والا سبب جس سے قبل از وقت بلوغ پیدا ہونا بباعث زوال قویٰ اور ضعیفی نما بنا دیتا اعصاب پر انحطاطی اثر کرکے (۱۰) نرسس جسم اسفل کو متعدد پرتوں سے پارچوں کے ملفوف کر رکھتیں جو حرارت پیدا کن ہوتا اور لاپرواہ کا حل گندہ نرسیں سپالیوں کو وقتاً فوقتاً نہیں بدلتیں جس میں تا کارہ مضرت بخش فضلات لگے رہ کر خراش پیدا کر دیتے (۱۱) بعض مرتبے تیل جیسے دہنیات چکنے یا غیر مسامدار موجاموں وغیرہ سے بچوں کے اجسام مہینوں سالوں لپیٹ رکھنے سے ایسی شہوۃ انگیز حالت پیدا ہوتی (۱۲) عمر رسیدہ لڑکے بد اخلاقی کتب کے معائنہ سے (obscene) یعنے نجس فحش تصاویر دیکھنے سے گندہ نقل وحکایات پڑھنے وسننے سے تصورات وخیالات فاسدہ پیدا ہو کر انھیں لغو

حرکات کے مرتکب بناتے ۔ (علامات)

(۱) تبدیل رویہ (۲) اچانک تغیر در صحت (۳) قبل از سن و سال بلوغ ہو جانا اور ضعیف نما بن جانا (۴) نقص نبوٹ (۵) صبح خاص کر کے کہالت سستی ہٹیاپن (۶) تنہائی پسند طبیعت (۷) غیر معمولی بزدلی کسی لڑکے میں (۸) یا غیر معمولی جرات تاکہ عیب پوشی کر سکے (۹) وہمی بھوک تلون مزاجی جو کہ بعض مرتبہ ضعفِ معدہ سے ہوتی ایسوں میں (۱۰) گول مونڈے جھکی ہوئی ہیئت بیٹھنے میں بعض دفعہ ان وجوہ سے ہوتی (۱۱) کلیلانا لوٹنا ڈھلکتے اکڑتے چلنا (۱۲) بے حد اعصابی کمزوری عضلات کا جھٹکنا پھڑکنا (۱۳) کمسن لڑکوں کا کمسن لڑکیوں کے جانب میلان رکھنا (۱۴) جو لڑکے کہ دردِ پشت و کمزوری ساق درد سر و کمر کے شاکی ہوں (۱۵) غیر معمولی نمود ابھراپن وریدوں کا خصوص ہاتھ پیر پنڈلیوں کے (۱۶) کثرت احتلام وغیرہ (۱۷) دھڑکہ (۱۸) کیلوں کی نمود چہرہ پہ مسن لڑکوں میں (۱۹) مرگی کے دورے (۲۰) سرد ہاتھ پیر دوامی بلکہ پسینہ کی نمی ہو نہاروں میں جنھیں کوئی قوائی شکوہ نہ ہو۔

(۲۱) جو لڑکے چند سال قبل از بلوغ ایسا عمل اختیار کرتے وپیونیں

اکثر غیر معمولی طور پر نیوٹ اعضائے مخصوص میں افزونی پیدا ہوتی
اور اگر اس عمل جلق کو وہ بعد بلوغ بھی جاری رکھیں تو عضوِ مخصوص کا
تاؤ چلا جاکر بجلبجا ڈھیلا نرم ہو کر ٹھٹر جاتا (۲۲) شب کا لباس یعنی ازار
پر دھبے یا چادر بستر پر مشتبہ حالت ظاہر کرتے دریافت کرنے کے لیے
علاوہ ازیں سواری پر زین سے رگڑ یا ریل و دیگر تیز رفتار سواریں
جو لٹنگ جھکولوں سے یا حیوان کی جفتی دیکھنے سے یا برہنہ تصاویر
کے معائنہ سے یا بیہودہ باتیں سننے یا تصورات ذہنی ویسی باتوں کا
باندھنے یا دل لگی وغیرہ میں منی اخراج پاجاتی نیز خلاف طبیعت
کوئی امر یا اشتعالک وغیرہ سے وہی نتیجہ ہوتا لوجہ چھڑ قابو روک تھام
کا تفرقہ پذیر ہو کر۔ (ھل ابیت) والدین یا سرپرستوں کو چاہئیے کہ
خبرداری کے ساتھ اپنے بچوں کی عادات کی نگہداری رکھیں متذکرہ
حالات و شبہات پر بخوبی تلاش سبب کریں اس لیے کہ ذکی بچے
سنسیٹو ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ احساس ہر شئے کا رہتا ہے۔
انھیں پر ایسی صحبتوں کا اثر بہ عجلت موثر ہو جاتا بہ سبب ایک بھدے
اڑموٹ دیہاتی بچے کے (نتائج) عرصہ تک مسلسل بری عادت کے

عمل سے زرد چہرہ۔ دبلا پن لاغری۔ سوکھا ٹھسکہ بآخر مرض دق نمودار کرنا۔ آرگانک امراض قلب ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ کمی امساک کند ذہنی۔ دماغی سٹھاپن۔ نسیان۔ دل پر کمزور۔ قابو جنون کثرت سپینیہ مثل گھلانے گھٹانے والی بیماریوں کے ٹکٹکی باندھ کر گھورنا مجنونوں کا سا عجیب و غریب چال خبطیانہ۔ عندالسوال۔ نیچے دیکھکر جواب دینا غرض انسانیت سے حیوانیت کی طرف مبدل ہو جاتا اس کو خوشی و غم درد و فرحت کا احساس ندارد۔ احمقانہ بے لگا ؤ ہنسی ہنستا۔

مداوا و معالجہ

صحت یاب ہونے ترکِ عادت مرجح ہے ادویہ پر سب سے پہلے قوائے ذہنی اختیارات قلبی کو اس کی برائی سے آگاہ کرنا چاہئے خوشی و خرمی حزن و پریشانی کو بھگا دیتی ہے جو بتوسط خیر خواہ وفادار دانا دوستوں کے حاصل ہو سکتی ہے۔ کامیابی کا عزم بالجزم رکھیں جو اس عادت کے پنجے میں پھنسا ہو اور اس بلا کی دریا میں غوطے کھا رہا ہو۔ اس کو مشورہ ذیل کامیاب کرے گا صفائی قلبی۔ اس لیے کہ قلب حکمران جسد کا ہے ہر ایک غیر اختیاری عمل فعلِ قلب کا نتیجہ ہے

(الاعمال بالنیات) پس ہمیشہ پاکیزہ خیالات پیدا کرنیکی عادت رکھیں جس کے خیالات ناپاک اس کے عمل بھی نجس ہوں گے۔ دماغی پیشہ بیکاری ہمیشہ برائی کی طرف رجوع کراتی۔ ہونہاروں کو شرافت سچائی سے دل کی صفائی خیالات کی پاکیزگی درکار ہے۔ عمدہ صحبت خیالات کی درستی کے واسطے اہم ہے۔ غذا حار گرم مصالحوں کا بڑا بھاری اثر شہواتی تحریکات پر ہے۔ کنفکشنری اور پیسٹریز۔ برف کو روکنا چاہیئے۔ تمباکو کی تیاری ہر ایک قسم کی اور شراب یک لخت ترک کردیں۔ مشی ہواخوری ضروری ہے۔ زیادہ سونا بھی تاثیر تحریک کی رکھتا ہے۔ ایسے ابواب کے لیے روزانہ حمام جسمانی و قلبی صفائی کے لیے مفید ہے۔ قبض رفع کریں۔ فائی موزز لانبے پر پیوز کا اپریشن کرادیں۔ مقامی صفائی بھی ہوتی رہے۔ مذہبی خوبیاں اور نماز و دعا صحت وری میں کامیاب کردے گی۔ ملیطر۔ دیوالوں میں لانبے پر پیوز کو لگیچر۔ وگرس سکولر اکسرسائز یعنے زور سے جسمانی عضلاتی مساج چیت نہ سوتے ایک پتھر تولیہ میں رکھکر کمر پر جانب پشت باندھیں تاکہ چیت ہونے پر غفلت میں چبھے اور کروٹ ہو جائیں یہ ترکیب لیے سد

سونے والے یا مجنونوں کے لیے کروٹ سلانے کسی ڈاکٹر نے ایجاد کیا ہے

(احتیاط) اول شب کی گہری نیند اصلی پچھلی شب کی نیم خوابی چپکے

پڑے رہنا۔ اکثر خیالات فاسدہ ہیں رہا کرتی ایسے وقت ہی اکثر احتلام

ہوجانا اس واسطے گجر کی بیداری مناسب خود اٹھ جائیں یا دوسرے

غفلت سے ہوشیار کر دیں (احتلام کنندہ خواب درحقیقت بیداری کے

خیالات وافعالات ہیں) استعمال آب گرم جس سے اجزائے قارورہ

حل ہو چلیں غذا سے ایک ساعت قبل اور سونے سے نصف ساعت

آگے استعمال کیا کریں۔ سونے کا کمرہ کند نیند تنگ و تاریک نہ ہوئے سونے سے

کے قبل کسی قسم کے خیالات دل میں نہ آنے دیں روزانہ ٹھنڈے پانی

حمام کریں۔ زیرین حصہ پیٹھ کی بالش کو سرد و گرم اسپنج لگائیں۔ بجلی

لگائیں الکٹرک مساج۔ ادویہ برومائیڈس اچھا ہے۔ مگر طویل استعمال سے

سے اعصابی اور ہضم کا خلل پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے طبیب کے مشورہ

استعمال کریں۔ دغاباز اشتہاری بازاری نیم حکیم خطرۂ جان اسی دوا کا نام

بدل کر اس قسم کے مرضاء کو استعمال کراتے ہیں ہوشیار۔

کثرت عیاشی دوا [illegible] ہیں بود و باش زنانہ صحبت باعث

نامردی کمزوری اعصابی پیدا کرتی ـ Excess in early

marriage. کثرت جماع بہ زمانہ نوعروسی ہنی مون ماہ العسل

علی العموم نئے دلہا دلہن بہ کثرت عیش مناتے جس کے ناگوار نتائج لبما

اوقات پیدا ہو لئے جاتے۔ اس حد تک بھی کہا جا سکتا ہے کہ بلحاظ جسمانی

قوائی ذہنی دماغی نقطہ نظر کے مرد عورت کی مجامعت جس میں عورت

نا رضامند یا دلِ ناخواستہ بیدلی سے تختہ زیرِ مشق کی سی حصہ دار بنائی جائے

ایسی حالت تو فعل جلق سے بدتر ہے اس لیے کہ ایسی ہوس نفسانی و

شہوت رانی سے فریقین کو ضرر بہ خلاف اس کے جلق میں صرف شخصی

خرابی متصور۔ ہنی مون کے بعد عروسی پھیکے پیلے چہرے لیے ہوئے گھر

واپس آتے صحت دری کھو کر دُبلے بن جاتے۔ بیماری کے لیے آمادہ ہو جاتے

اسلامی طریقہ سونے کے لیے کروٹ سونے حکم ہے چت اوندھا سونا منع

ہے۔ اب مستند اطباء یورپ بھی اسی پر متفق ہیں۔ اسی وضع سے سونیکو

صحیح وضع سونے کے لیے Correct position

sleep. سمجھتے ـ مانتے ہیں ڈاکٹر کاف میان لکھتے ہیں کہ

سیدھی کروٹ سونے کی ہمیشہ عادت [illegible]بت سونے میں معز حرام کو

حرارت ہو کر نقصانات پیدا ہوتے اور گردش خون میں رکاوٹ ہوتی سر قطب کی جانب سوتے وقت رہے (از مصنف) دیکھیے مسلمان زندہ تو خیر مسلم مردے کا سر بھی قبر میں بجانب قطب رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ کلام ربانی آیت قرآنی سے استراحت بجانب پہلو ثابت اس موقع پر ظہور ہم نہ فرمایا بلکہ تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً طمعاً دور ہوئیں ان کی پہلوئیں بستروں سے یاد کرتے ہوئے اپنے رب کو خوف اور لالچ سے اس لیے کہ "الایمان بین الخوف و الرجا" حدیث شریف ہے۔ پروفیسر لی ڈک ele ame بیان کرتے ہیں کہ سر قطب کے طرف رکھکر سونا چاہیئے چونکہ مقناطیسی لہریں شمال یعنے نارتھ سے بجانب جنوب سوتھ کی طرف بہتے رواں ہوتے اور اسی کا مقولہ ہے کہ اعصابی لہریں بھی اسی طریق سے چلتیں اور اس طرح سے سہولت کے ساتھ آرگانک فنکشنس آلات حیوانی کے عمل پر موثر ہوتیں جس قاعدہ و بنیاد پر دماغ حکمراں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف یہ بھی کہتے ہیں کہ بہت مرتبہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا تنہا سونا مناسب ہے یا بمعیت کسی کے اپنے دیرینہ تجربہ سے یہ

کہتا ہوں کہ تنہا سونا بہتر ہے خصوصاً اطفال کے لیے میں نے بہت سارے
سوتے تازے تندرست بچوں کو بوڑھوں کے ساتھ سونے سے مرض
دق وغیرہ میں مبتلا ہوتے پایا جو گھل گھل کے موت کے حوالے ہو گئے
اس لیے کہ دوسرے کی چھوڑی ہوئی تنفس کی ہوا ساتھی کے شش
میں داخل ہو رہتی پس ضعیف القویٰ خارج شدہ زہریلی ہوا کے شکار
بن جاتے۔ اگر ہم عمر صحیح القویٰ ہیں تو ہم سوئیں مضایقہ ندارد۔
(از مولف) سوتے وقت منہ پر کپڑا نہ ڈھانکیں تاکہ تازہ ہوا ہر
لحظہ میسر آسکے بہت سردی ہو یا مچھر ستائیں تو کم از کم منافذ منہ وناک
کھلا رکھیں ورنہ وہی ناقص ہوا تنفس سے خارج شدہ لامحالہ سانس
سے لے جاتی رہے گی خوابگاہ پاک وصاف خلاصہ ہوادار رہے
زیادہ لوگ اکٹھے مختصر سی جا نہ سوئیں مخل صحت ہو گا۔
پیش نظر ہے واقعہ بلاک ہول آف کلکتہ۔

اصول معالجہ از مصنف

Rudiments of treatment

قبض رفع کیا جائے۔ حابطی الہضم چرب وشیریں مصالحہ دار

گرم ماکولات مشروبات سے پرہیز کریں۔ ہلکی سادہ اصلی لطیف اکثر
سریع الہضم غذا کا استعمال رہے لیے وقت چرپری ٹنڈی نہ کھائیں بضرورت
ادویہ کا شوق نہ رکھیں خصوصاً بازاری اشتہاری ادویہ پر نہ لپکیں مقررہ
وقت پر معمولی ملوان اغذیہ روٹی چاول ترکاری میوہ وغیرہ کھائیں
بہ مقدار اشتہا موجودہ شب کا کھانا دیر ہی سے نہ کھائیں کھانے کے بعد
چائے کافی پگ نہ پیویں ناچ گھر ناٹک میں عشق آمیز محبت انگیز ایاکٹ
قصے جس روز ہوں نہ جائیں عبرت انگیز کمال تماشیں اگر دیکھیں تو
ابتدائی دو ساعت سے زیادہ نہ ٹھہریں مگر نہ جانا ہی اچھا ہے اس واسطے
کہ بہ ظاہر احباب کا اصرار باطناً خود کا ضمیر ایسے لہو لعب سے مفارقت
جلد گوارہ نہ کرنے دے گا اور اوایل وتجردمین ایسے مناظر ومضامیر
وسماع کا چسکا لگا رہتا ہے شاذ قلوب ایسی خواہشات پر قابو رکھ
سکیں گے اس لیے یہ ابواب لغو میں شامل ہیں۔ ارشاد ربانی نص
قرآنی میں عن اللغو معرضون مسلمانوں کی شان فرمائی گئی ہے۔
تجربتاً جس غذا سے اکثر احتلام ہوتا ہے بالخصوص ولیسی شئے شب
میں نہ کھائی جائے روئی کی توشک پر نہ سوئیں شطرنجی سوزنی سوتی

چادر کا بستر رہے سادہ نوار کے چارپائی پر کروٹ سونے کی عادت
رکھیں بصورت فربہی چوبی تخت پر استراحت بہتر چیت نہ سوئیں اور اوندھے بھولکر
نہ لیٹیں آرام کرنیسے قبل پیر وچڈے سیرن آلات تناسل پر ٹونٹی کے لوٹے سے آب سرد
بہادیں یا برنیچ ٹپ باتھ لیں اور ایک مختصر سا نرم توال تہ کر کے
آب سرد سے بھگو کر انثئین کے نیچے سیون پر لگا رکھیں سویرے بیدار
ہو جائیں قبل از خواب و بعد بیداری بستر پر شہوت انگیز خیالات
تصورات کرتے نہ پڑے رہیں برہنہ تصاویر نہ دیکھا کریں محرک
لوتڈرس پر فیوس نہ لگائیں آب سرد یعنے تازہ پانی سے حمام کی
عادت وساوات کرلیں الکٹرک باتھ مساج بجلی سے علاج مفید ہے
بعضو کیں جو کہ ثقیل اور تلخ پکی ہوئی مرغن اغذیہ استعمال کرلے یا سدنٹری ہیابٹ بیٹھے کارو بار
کے عادی ہوں اکثر قبض دوامی رہا کرتی اور سخت شدے بدیر بیٹھکر کیلنے سے پاخانہ میں خارج
ہوا کرکے وسیوں میں اجابت کے ساتھ ہی چند قطرے سفید گاڑھے
ٹیک پڑتے اس کو عوام منی اخراج پا رہی جان کر اندیشہ ناک ہتے
حالانکہ فکر کی بات نہیں ہے درحقیقت یہ منی نہیں ہے بلکہ غدودی
ریزش ہے جو پراسٹیٹ گلانڈ سے پھبرتی ہے اس رطوبت میں چکنا و

اس قدر نہیں نہ لیس دار ہے نہ بودیسی چونکہ غدود مذکور عضو مخصوص
کے جڑ کے پاس تمام عضو کے قطر یا السر کل گھیرے ہوئے ہے سخت
سدے گزرتے ہوئے دباؤ پڑ کر یہ ریزش نکل پڑتی ہے یہ غدود سن
سنجاوز ہونے پر بعضوں میں بڑھ جاتا اور احلیل پر دباؤ ہو کر استنجا رک جاتا
ایسی بڑھاوٹ کو سینائیل پراسٹیٹ ہیپرٹروفی طب میں کہتے ہیں
اور اس طرح کی رکاوٹ سببی ہے نہ مرضی اس کے علاج ادویہ سے
گھٹانے ویا آپریشن سے کئے جاتے ہیں شاذ شاذ مردوں میں تھوڑے بچوں
میں کمزوری ویا رکٹی مرض استخواں کی وجہ پیشاب کے ساتھ سدہ بہتا
ہے وہ فاسفاٹک سکریشن ہے اس سے البتہ کمر میں درد و کمزوری
عاید رہتی ان سارے قباحتوں کے لیے رفع قبض کریں مقویات
فولاد و فلوز سرب وغیرہ استعمال کریں ثقیل اغذیہ نہ کھلائیں کرم کش
ادویہ استعمال کرائیں ہلکا مسہل دیں جو لوگ خواہشات نفسانی ہوا و
ہوس میں ذات کے لیے یا دوسروں کو ایک حبہ نہیں خرچتے بلکہ فی سبیل اللہ
تمام دولت لٹا دیتے بڑے پکے مطلبی اور سوچو تو بخیل خود غرض ہیں
اور معاملہ یقرض اللہ قرضاً حسناً میں محو ہیں جو ہے اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔

ایک پیسہ جانے نہیں دیتے۔ نادان ناعاقبت اندیش ساری کمائی اڑا دیتے کل کے روز اپنے لیے کچھ نہیں رکھ چھوڑتے بڑے سخی ہیں خود تو رہ سکتے نہیں مگر دوسروں کے لیے عمارات ملک املاک زمینات کی فراہمی میں منہمک اور اسی چکر میں اصل مقصد رفو چکر ہو جاتا اس لیے مولانا کا ارشاد ہے۔

کار خود کن کار بیگانہ مکن برزمین دیگراں خانہ مکن۔

دھن دھن دھن اپنی دھن پرائی دھن میں پاپ نہ پن

ہر ذی روح اپنی دھن میں حیران و سرگرداں ہے پس اثرات نشہ حسب رجحان واقع ہوا کرتے۔ سو جس کو نشہ پلا کے تہا دلا دیکی راگ بیانڈ میں سنا کے اٹیک کا حکم دیا جاتا تب کہیں لڑ مرتے اور اسلامی جہاد میں ید اللہ فوق ایدیھم سے نشہ محبت الٰہی و اطاعت رسول نامتناہی پر صوفی غازی قدم بڑھاتے جہلا اپنے عدو سے بدلا لینے چند بدمعاشوں کو پلا پلا کے اپنا مفہوم سمجھا کے انسان کا قتل کروا ڈالتے الحاصل نشہ سے قبل جو دھن لگی رہے وہی عمل نشہ ازدیاد کیئے دیتی ہم نے دیکھا ہے کلورفارم کا عمل ہونے پر کوئی تو ہنسنے لگتا

اور کوئی روتا کوئی گانا شروع کرتا۔ بقول حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمت اللہ علیہ ؎

گہ گریم و گہ خندم از خیالِ خودم غافل   ہنیست مثالِ من چون طفل بخواب اندر

کوئی عاجزی کے کلمہ و کلام کرتا اور کوئی کشت و مشت کرتے اٹھ بیٹھتا کوئی اپنی راز کی باتیں اظہار کرتا ایسے موقع پر کرنل لاری صاحب اکثر شاگردوں سے کہا کرتے تھے کہ اس کے منھ پر ہاتھ ڈھانپ دو ہم اسکے خانگی باتیں سننا نہیں چاہتے۔ چنانچہ اہالیان پولیس ملزمین وغیرہ کو پلا کے ان سے مقدمات کے سراغ لگاتے پتے لیتے۔ نظم ؎

خود بن کے اصل مجتہد العصر ساقیا   تبلا کے باغ سبز ثواب وعذاب کا

کہنے لگا براہ تبختر مجھے یہ طنز   معلوم ہو گا حشر میں بینا شراب کا

میں نے کہا کہ ہم بھی یہ حجت ہیں جانتے   پر کیا کریں ابھی تو ہے عالم شباب کا

ساقی ہو کنج باغ ہو مینا ہو مہوش   اور پھر وہاں نہ ہو کوئی باعث حجاب کا

گردن میں ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بیحجاب   دے ذائقہ دہن سے دہن کے لعاب کا

منت سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیئے   پی جائیے گر ابھی نہ پیالہ شراب کا

اس وقت میں سلام کروں قبلہ آپکو   کچھ بھی خیال کیجئے روز حساب کا

یوں تو بجز مثال حضور آپ کا غلام
قایل نہیں ہے قول کسی شیخ و شاب کا

زاہد حرام مے کو نہ کہنا نہیں تو میں
جنت میں چھین لوں گا پیالہ شراب کا

ولہ

تب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ولہ

صبحدم جام سے گزرتی ہے شب دلارام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے

شاہ نظام رامپوری

دنیا کسی کا ساغر مے یاد ہے نظام
منھ پھیر کر ادھر کو ادھر کو بڑھا کے ہاتھ

سہیل پنج روز است عیش مدام
بترک اندرش عیش ہائے مدام

سنیں پند گویوں کی کیا واہی باتیں (ذوقی)
نہیں یاد ان کو ٹھکانے کی باتیں

کبھو ذکر کوثر کبھی ذکر جنت
کیا کرتے ہیں پینے کھانیکی باتیں

رہے مدتوں پر سمجھ میں نہ آئیں
عجب کچھ ہیں اس کارخانے کی باتیں

نہیں مغز پاشی سے یاں فیض حاصل
کرو کچھ خدا سے ملانے کی باتیں

غرض شراب سیندھی تاڑی وغیرہ کا دور بہ موجودگی آلات

لاتر ما باعث تحریک شہوت ہوگا۔ اگر شباب ہے تو یہ قوت ابتداء میں

چند روز تک دو آتشہ ہو گی اس لیے کہ آمد کا زمانہ ہے بصورت زوال
عمر بہ منزلہ آورد کی نوبت پہونچاتی یعنے عمل آور دیگر قوی پر ہو جاتی
اور چند ہی روز میں یہ صفت بھی مفقود کر جاتی اس عارضی تقویت اور
نقلی شہوت سے دوسرے اعضائے رئیسہ پر جو کچھ بار عاید ہوتا وہ اپنا
سراپا منظر بہ غور ملاحظہ کرنے سے آئینہ میں روشن ہو گا مثل تماشبیں کی
منڈی کے آنکھیں اندر گھسی جا رہی ہیں۔ منھ پوپلا کنپٹی میں ہولناک
گڑھے پڑ گئے کلے چپک گئے جلد میں جھریں آگئیں سرخی کافور ہو گئی
چہرہ کا رنگ فق ہو کر اڑ گیا عضلات لٹک گئے سینہ صندوق بن گیا۔
وزن جسمی ہلکا ہو چلا دل میں تحمل نہیں ذرا سے بار ہونے پر مثل پنکھا ہلا جاتا ہے
دست و پا میں رعشہ ٹانگیں لڑکھڑاتیں اشعر نظیر اکبرآبادی ؎)

دُم گر گئی پر جھڑ گئے پھرتے ہیں لنڈورے

جن پر کہ لگاتے تھے نشانہ کہتے ہیں کدھر چلے ہو نانا
مضمحل ہو گئے قویٰ غالب اب عناصر میں اعتدال کہاں

انا کل شیٍ خلقنٰہُ بقدر سورہ قمر پارہ (۲۷) الحمد للہ
خدائی انتظام کو کیا کہنا چاہئے جس سے کلھم ضوابط قوانین آئین مستخرج

ہوئے جا رہے ہیں اور ہر انتظام اس کا از روئے حساب باصواب ہے چونکہ ذی روح میں اس کے قیام و حین حیات تک کلیتہً ضروریات ما یحتاج بہ حیثیت مناسبت جسمی لطف و عطا فرمائے گئے ہیں جیسے کوئی شخص سفر کو جاتے وقت اس کے والدین توشہ بستر لباس نقدی و دیگر ضروریات لاحقہ ہتھیار وغیرہ حوالہ کر کے دشمنوں سے بچنے، راہ راست پر چلنے دوستانہ خیر خواہانہ مشورے دیکر خدا حافظ کئے دیتے، اگر وہ مسافر اس پر عمل رہا بہ سلامتی منزل مقصود پہونچا والّا راستہ میں بدخواہوں کے مشورہ سے بدروش ہو کر بھٹک گیا ساتھ کی دولت اڑا دی۔ ننگا بھوکا۔ قلاش ہو کر بھیک مانگنے کی نوبت آجاتی۔ پس اسی طرح اپنی بیش بہا دولت جسمی قوائی۔ دماغی اعصابی اگر حفاظت و موقع سے صرف کی جاتی رہے۔ ٹوٹا گھاٹا کس طرح آسکے بلکہ عمر بھر اچھی حالت رہ سکے۔ بہ آلہ بہتری سے کام دے سکے۔ زبردستی کی بے احتیاطیوں سے قوی گھٹا گھٹا کر اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کر کے کمزور بیمار محتاج ہوئے جاتے اور دوائی۔ کمک۔ مدد جیسے بھیک مانگنے کی نوبت لاتے، یہ کب تک

ساتھ دے۔ کہاوت ہے "خدا کا دیا سمرتا نہیں، بندے کا دیا پورتا نہیں" کسی حکیم سے دوا لیے کوئی اشتہاری دوا خرید ے جو کہ اپنے جلب منفعت کے لیے دغابازی سے صحت کا سبز باغ مبتلا رکھا ادھوری ادھوری دوا عطائی فقیری سادھوؤں کے ٹٹکلے مصری کشتے وید کے بھسم استعمال کرتے کراتے بوالہوسی میں کھور فوچکر ہو جاتے۔ حکیمانہ فیصلہ ہے کہ اشتہا پر کھائے بدہضمی نہ ہوگی بغیر خواہش ٹھوستے جائے بیچینی رہے گی۔ اور پھر غذائے لطیف نہ ہو تو ڈسنٹری ہوگی نشہ کے زور سے جو بھوک لاگے وہ اشتہا کاذب ہے اور جو شہوت پیدا ہو وہ بھی علیٰ ہذا اس لیے ایسی بھوک پر کھانا و یا ایسے خواہش پر جماع کرنا ہر دو کا لازمی نتیجہ۔ نظام جسمی و قوائے دماغی پر بار ڈال کر خلل صحت و کمزوری پر لا چھوڑتا ہے یہ مسئلہ صاف ہے کہ نشہ کے حالت میں قول و فعل پر بھروسہ نہ کیا چاہیئے چنانچہ ایک اعلیٰ عہدہ دار کسی اپنے ماتحت کو کچھ حکم ذریعہ تار دئے ماتحت بیچارہ فوری تعمیل بجا لایا دوسرے روز صبح میں فرمائے چار بجے بعد یعنے مغرب کے احکام واجب التعمیل نہیں آپ نے کیوں اجرا کیا اس پر اطاعت گزار ششدر ہو رہا۔

نشہ دوست سنگت میں بحالت سکر بدکلامی کا خیال نہیں کرتے نشہ میں بک رہا ہے کہکر ٹالدیتے نشہ میں وثیقہ اقرارنامہ تمسک گواہی معاملہ موثق نہیں نہ کوئی جوکھم ذمہ داری کا کام ایسے حالت میں سپرد کرسکتے پھر نشہ کی بھوک وہوس کس طرح کارآمد لایق اطمینان واعتماد ہوسکتی ہے کم استطاعتی میں جوّا بازی سے جو اثر انسان کے فیناشیل حالت پر پڑتا ہے۔ (اور کیسی کمبختی ہے کہ الصّلوات معراج المومنین ولا فرق بین الاسلام والکفر الا الصلوات سے باز رکھتی ہے حکم ہے کہ یاایہاالذین امنوا لاتقربوا الصلوات وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون) یہ بمنزلہ اسی کے نشہ کا عمل دل ودماغ پر عاید ہوتا ہے۔ رہا سہا خون اس طرف کھینچکر یہ تبدیل ہیئت بہتا ہے کسی کہنہ موٹر و کالسکہ گاڑی وغیرہ میں صرف ایک چیز نئی کردینے سے زیادہ کام دینے کی توقع عبث ہے خدشہ حادثہ کا لگا رہے گا یہ عمل مہمیات کا ہے۔ علیٰ ہذا دوا کی بھٹی و یا کسی پکوان کی تیاری و یا بارود کا وزن ان ساری تیاریوں میں اجزا نسخہ ہموزن علیٰ قدر ضرورت جب تک نہ رکھیں تیار نہ ہوسکیں یہی مثال آپ کے

جسم کی ہے۔ تمام آلات کی درستی عام صحت اچھی مقدار خون بخوبی قوت
اعصابی کافی وقفہ و آرام ضروری بُری عادات و مسکرات وغیرہ سے دوری
جسمانی ورزش و مشی و ہوا خوری بلحاظ عمر و بہ حیثیت قویٰ جاری رکھئے
اشتہا خاصی ہاضمہ مکمل قبض نہ رہے باقی۔ تب مدارج عمر کو ملحوظ خاطر
رکھے ہوئے اس کام میں قدم بڑھائے ورنہ ٹھوکریں کھائیگا اور اپنی
سکت پر یہ بھی جانچ لیا چاہئے کہ کتنے وقفہ کی ضرورت ہے جس سے
بار نہیں ہوتا ورنہ مدت وقفہ جیسے جیسے عمر دراز ہو وہ بھی دراز ہوئے
ریلوے اسٹیشنوں پر آپ نے دیکھا ہوگا کہ متعینہ خدمت والا آن کر گاڑی
کے چاک وغیرہ ہتوڑے سے بجا کر دیکھ لیا کرتا ہے۔ کسی ڈبہ میں کوئی
نقص پائے وہیں ان فٹ تکمہ کر کے ڈسکنکٹ کر دے گاڑی سے نکال لے
لیجانے والا تو انجن ہے جان کر اس ڈبہ کو لگے رہنے نہیں دیتے یہی حالت
ویسوں کی ہے۔ ان فٹ رہے بھی تو لستہ کا انجن کھینچے جاتا ہے اور وہ
اس کو گوارا کئے جاتے ہیں۔ اس رفتار سے جو دھارا دیتا رہا اس ڈبہ کا
ہوگا وہی حالت ایسے شخص کے جسم کی تصور کی جائے۔

”چکھنا چکھانا“ ذائقہ مصفہ اعلیٰ سے مداخلی و اسفل سے

خارجی لذت کا احساس ہوتا ہے ان ہر دو میں اگر خشکی ہی خشکی رہے تو بدمزگی و تکلیف ہے۔ رطوبت سیالی کی موجودگی مثل شیر و شکر ان لذائذ کے لطف کو دوبالا کئے دیتی جوان کا لوازمہ ہے۔ پس متعتین بلا رطوبتین محفوظ نہیں کر سکتے۔ سعدیؒ ؎

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو   عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

لوکوموٹیو انجنس موٹر کار کے سلنڈر اور تمامی متحرک مشنریز کے کل پرزوں میں سہولت رفتار پیدا کرنے رگڑ سے حرارت نہ بڑھنے تدہین یعنے چربی تیل موبائیل آئیل ڈالنا ضروری ورنہ سرعت رفتار کی گرمی سے آگ لگ جاتی۔

ازدواج۔ شادی کے لیے پیام ٹھیراتے وقت والدین و اقربا احبا و اعزہ سارے اس امر کے ساعی رہا کرتے ہیں کہ نوشہ کے متعلق لیاقت طینت علمیت معاش وجاہت تعلیم یافتہ ولایت منصب مقطعہ جاگیر جائداد نقدی اثاثہ ماہوار خدمت عہدہ حسب نسب لین دین سلوک مسلوک روابط عادت وغیرہ کی تحقیق و دریافت بخوبی ہولے مگر نفس معاملہ کے طرف کوئی بھولے سے بھی خیال نہیں کرتا جس سے اصل مقصد وابستہ ہے

وہ کیا یعنے فریقین کی صحت وقابلیت زوجیت فی مابین مناسبت و
ہر اعتبار سے موزونیت اور دولھے کی رجلیت یہ کس قدر ناانصافی ہے
کہ جس شخص کو ڈاکٹر انفٹ ناکارہ ناقابل کردے اور سرکار حلقہ ملازمت
میں نہ لے بلکہ خانگی بیمہ کمپنی والے قبول نہ کریں ویسے کو اپنی لخت جگر
منھ بند کلیا معہ زر و زیور بلا تامل بخشدیں بعدہ قسمت کو روئیں جس کے
اچھوتے جسم میں اکیوئیٹ وایرس ہمیت کے انجکشن پر انجکشن ہونے سے
کنجشن پر کنجشن ہوتے جائیں یا بہ وجہ عنین ہونے کے دولھے میاں
ٹچ می ناٹ (شرمندی کے درخت کو انگریزی میں رکھتے ہیں) کا اثر
بتلائیں بعض جگہ ایسے مواقع پر امتحاناً کسی کسبی کو سسرال والے
روانہ کرتے اس میں دو شبہہ لگے رہتے یا تو دولھے والے اس رنڈی کو
کچھ دے دلا کر غلط کہلوا دیتے یا اگر کسی سبب سے ایسا اتفاق ہوا ہو تو
دولھا بلا تامل مزید بحالت جوش غضب اس کنچنی پر اس طرح ڈپٹتا
جیسے ہرن پر چیتا کہ ناچ بھول جائے وہ بھی اندر کے اندر میاں کو
نچادیتی شہوتی آگ آتشکی چنگاری سے سلگا و بھڑکا دیتی ہے (قطبی)

آگ سے آگ کو سلگاتے ہیں جب تو یہ جلوے نظر آتے ہیں

جیسا کہ آتشبازی بھبکے سے اڑنے والی شئے ہے آگ ہی سے مشتعل ہوتی ہے۔ فقط یار گڑنے سے جیسے میاچس پس جبکہ ہر دو حالات موجود رہیں جراثیم امراض کیوں نہ سرایت کریں ایسی صورت میں دلہن والے منتقلی مرض کے باعث ہیں (ع)

"اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست"

مشیر خاطی کا یہ مشورہ منسوبہ زوجین کے حق میں نکمہ وبال آور ہوا اور شوہر کے طرف نہ رہا کوئی گلہ۔ غرض صلاح نہ شد بلا شد امتحان پورا ہوا لڑکے کو کامیابی کے صلہ میں مرض کا تمغہ ملا۔ ایسا عمل بے گناہ لڑکی کے حق میں گناہ ہوا۔ لہذا ان دونوں ضروری متذکرہ بالا حالتوں کی بھی پیش از پیش جانچ پڑتال بصیغہ راز ہوا کرے اور بعد از حصول اطمینان شادی کا ہوئے منڈان ورنہ بغلیں جھانکنا ہوگا یا اسپتال میں گھومنا پڑیگا فریقین کو ازدواج کا لطف نہ ملے گا طرفین کے والدین کو بجائے سکھ امراض کے بد اثرات کا دکھ دیکھے گا۔ صحبت کا اثر تخم کی تاثیر سے اندھے بہرے ترچھے سر بگڑے روگیلے بچے ہوں گے الولد سر لابیہ آیت شریف سے یہ اشارہ مستنبط ہے کہ اَلطَّیِّبٰتُ

لِلطَّیِّبِینَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبٰتِ (قطعی)

دلہن اچھی تو دلہا اچھا ہو تب تو جانو کہ بچہ اچھا ہو

ورنہ حق تو یہی ہے کہ الخبیثٰت لِلخبیثین (پ ۱۸ س نور) والخبیثون لِلخبیثٰتِ الخ صادق آئے یعنے آتشکی کا آتشک والی سے اور سوزاکی کا سوزاکن سے جوڑا لگایا جائے تب تو حق بہ حق دار رسید کا مزا پائے کسی شاہی خاندان میں دلہا عنین تھا۔ بعد شادی کے گھر والیوں نے بدنامی رفع کرنے دلہن کو بھنگ کھلا کر مدہوش کر دیا۔ اور خسہ صاحب عمل دخل کر دئے بیچاری دلہن کو بعد میں خبر ہو کر مارے غیرت کے عثمان ساگر جیسے بڑے تالاب میں ڈوب مری بعض بے غیرت مرد اپنے نوکروں سے کام اجرا کرانا چاہے مگر دلہن ہوشیار تھی مار کر بھگا دی خادم کو ایسی خدمت سے باز رکھا غرض اس کے متعلق کئی طرح کے شرمناک واقعات ہیں فَاعْتَبِرُوا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ خدا توفیق عطا فرمائے۔

حیوانات۔ ازرل مخلوق جو کہ انسان کے فایدہ کے لیے پیدا کیئے گئے بعضے ان میں سے ماکول ہوتے اور اکثر مرکب بنتے یا ان سے ناگر چلتے بار برداری تجارت نادر کرتب کے کام لیتے خبر رسانی میں مدد دیتے

سواری میں جوتتے شرطوں میں دوڑاتے۔ جیسے گھوڑے مویشی یعنے گائے بیل بھینس بکرے وغیرہ جن سے دودھ دوہتے گھی مکھن بنالیتے۔ چند جانور وحشی حفاظت و شکار کے لیے پالتے یعنے ہرن و کتے اور پرند باز۔ بحری۔ شکرہ۔ مرغ۔ تیتر۔ کبوتر۔ بٹیر وغیرہ۔ گھوڑا عربی اصیل یا کابلی یا آسٹریلین وغیرہ جبکہ خریدتے تو اطمینان کے لیے ان کا نسب نامہ مصدقہ حاصل کرتے نحس و سعد سارے حسن وعیوب سالوتری کو دکھا لیتے۔ علی ہذا مویشی کی جوڑی کے متعلق میسوری یا گجراتی صحت نسل ضروری گائے بیل بھینس ماہوری کی صحت یابی لیجاتی۔ بکری قسطنطنیہ انگورا اور جہاں جہاں کی نایاب زیادہ دودھ دینے والی کی تحقیق کرلی جاتی ایسی ہی کتوں کی ذات و قسم کا خاندانی سلسلہ لازمی۔ اصیل مرغ لگ ہارت پاؤں پرے میجار کا معیار کا۔ قول کی خاندانی کتاب دیکھ لی جاتی اور کبوتروں کا شجرہ خاندانی کے ساتھ منزلت ہوا کرتی جیسے شیرازی شستری۔ ایرانی۔ بصری۔ و ہندی۔ ایسا کیوں محض اسلئے کہ ان کی صحت نسل کا اطمینان ہو۔ تاکہ ان کے جوہر عادلت۔ اطوار شجاعت دلیری جیتی چالاکی زیر کی جانفروشی جاں فشانی مالک شناسی ٹپہ رسانی دیانت امانت داری

وفاداری وغیرہ صفات کَانَّہٗ قائم وموجود رہیں ان کے خون میں خلط ملط نہ ہونے پائے ڈوغلہ پن پیدا نہ ہوجائے غرض خاندانی شجرہ کی صحت وتکمل رہنے پر اس جانور کی قیمت وقدر ہے ورنہ اس پر معمولی نظر ہے معدنیات میں سونا خالص زیادہ قیمتی۔ اشیائے خورونوش بلاآمیزش لذتی دوائیں اڈلٹریشن سے انکمپاٹی بلٹی۔ اعنی حرانی عمل نکما کئے دیتی

انسانات۔ ریاست حیدرآباد کے محکمہ نظم جمعیت میں ولایتی کی قدروقیمت اور مشاہرہ زیادہ مولد کے لیے کم اسی لیے کہ بلحاظ طوالت عمر وقوی شجاعت امانت میں عرب مانے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ تمامی ضلاع کے خزانوں پر عرب کا پہرہ اور میسرم کی جمعیت نظام محبوب باڈی گارڈ بنادی گئی ہے۔ مگر زمانہ کی رفتار دمجبوری تو دیکھئے

ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔

انسان اشرف المخلوقات کی خریداری اور اس کے گاہک سے بہ وقت ازدواج محض سرسری تحقیق رسمی کرلی جاتی ہے وہ کیا اعنی اشرفی پر شرافت منحصر پھر تو سارے عیوب پر زر کا ہیتر بایں وجوہ زمانے میں اصالت بہت کم رہ گئی رذالت ترقی پر خوص نکوہیدہ کا

طوفان بپا ہے اخلاق حسنہ معدوم ہوئے جا رہے ہیں گو بباعث حصول سند بر سر خدمت (فیض)

اک بینی و دو گوش نہیں معنی انسان — انسان جسے کہتے ہیں وہ لوگ جدا ہیں

آغاز سے آگاہ نہ انجام سے اقف — افسوس کہ ہم لوگ بھی کیا لیے سر و پا ہیں

اگرچہ صورت میں انسان مگر صفات ذمیمہ میں مجسم حیوان بلکہ شیطان بنے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ وہی خون میں صفت آمیزشی و اڈلٹریشن اپنے جوہر ظاہر کئے جا رہے ہیں جس بارے میں لائق اہل یورپ بھی متفق علیہ ہیں۔ بایں وجوہ قبائلِ عرب اور ہند کے خاندان محتاطِ نسب اپنے ہی کف میں شادی رچتے۔

۱۷ — اناؤں کے دودھ سے بھی موروثی اثرات و متعدی امراض خونیں شامل ہوتے اس لیے شیر مادر صحت وری والدہ و مولود کے لیے بہتر بحالت مجبوری و عذر اناکی صحت وری و دودھ کا امتحان بذریعہ ڈاکٹر لازم تر ورنہ بچے کی صحت درمعرض خطر۔

کیسا حسن اتفاق ہے کہ اسم ذات الٰہی یعنے لفظ اللہ پانچ حروف پر مبنی ہے۔ علیٰ ہذا اسم رسول اکرم محمد صلعم پانچ حرفی موضوع ہے پھر تو

گنے جائے۔ قرآن۔ ایمان۔ ابتدائے قرآن سورۂ الحمد و فرقان۔ اطاعت اسلام۔ بلکہ خود حضرتِ انسان یہ سب پنج حرفی الفاظ ہیں۔ اسلام کی برگزیدگی نص قرآن سے ثابت الدین عند اللہ الاسلام (پ۳) و انا علی ذالکم من الشاھد بیت مقدس مطہر مبارک شجرۂ خاندان نبویہ صلعم کے مفخر و ممتاز معلی افراد پانچ ہیں جو ملقب بہ پنجتن پاک ہیں۔ پنجتن خود پانچ حرفی لفظ ہے اور اس میں ہر ایک مقدس ہستی کا اسم گرامی پنج حرفی ہے۔ مرتضیٰ فاطمہ حسنین علیہم علی ہذا ازواج مطہرات امہات المومنین میں سے حضرتہ خدیجہ۔ و حضرتہ عائیشہ رضی اللہ عنہا پانچ حرفی علم ہیں۔

لطف خاص یہ ہے (بنی الاسلام علی خمس) حدیث بخاری کہ شرع اسلام میں فرض ارکان پانچ نماز پانچ۔ کلمے پانچ حتیٰ کہ بزرگان دین نے زندگانی دنیا کو پنجروزہ قرار دے رکھا ہے ؎

برین پنجروزہ اقامت مناز ۔۔۔ یا عمال تدبیر رفتن بساز (تکمیل ہفتہ)

آنے جانے میں تو دو دن کٹ گئے ۔۔۔ پنجروزہ زندگانی اور ہے۔

کرہ ارض دریائے وحدت سے پانچ براعظموں پر منقسم ہے۔ یعنے دنیا میں پانچ بڑے اقلیم ہیں جیسے ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ اسٹریلیا۔ امریکہ

جو بلحاظ مجموعی مساحت ربع مسکون نامزد ہے جس سے برّی و بحری تناسب ہویدا ہے۔ علیٰ ہذا دنیا میں خشکی کے پانچ بڑے حصوں کی وجہ بحر اعظم بھی پانچ ہی ہیں یعنے (۱) بحر منجمد شمالی Artic ocean (۲) بحر اقیانوس Atlantic ocean (۳) بحر الکاہل Pacific ocean (۴) بحر ہند Indain ocean (۵) بحر منجمد جنوبی Antartic ocean۔ الثانی جوارح یعنے کام کاج کے اعضاء جسم سے وابستہ دھڑ سے برآمدہ پانچ ہی ہیں (۱) سر Head (۲) اوپر کی انتہائی باہیں Tow upper extremities۔ دو نیچے کی انتہائی ٹانگیں Tow lover extremities اور پھر ہر ایک انتہا کی انتہا پانچ ہی پر ختم و منتہیٰ ہے جیسے ہر ہاتھ و پیر کے پانچ انگلیئیں ہیں۔

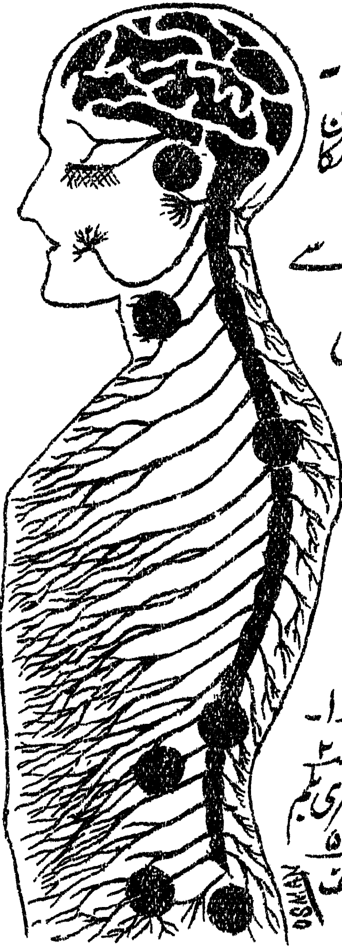
مان پنج برادران کہ از یک شتیم   درپنجہ روزگار پنج انگشتیم
گر فرد شویم در نظر ہا علمیم   چوں جمع شویم بر دہن ہا مشتیم

ریاست حیدرآباد دکن میں پنج بھیوں کا نامی خاندان ہے۔

ہاتھ کی انگلیئیں۔ بیریئیں بالشت اوپر کے انتہائیں قدرتی معیار پیمائیش

چودہ سطر صفحہ ۵۳۲ کے بعد سے پڑھیے - ۵۳۲/۱

اسکا سلسلہ متعلق بصفحہ (۵۳۲) آخر سطر ۱۴ -



اور پنج محلہ مشہور مقام ہے جہاں حضرت غفراں مکان تک سلاطین حیدرآباد دکن کی برآمد گاہ ہیں سے فوجی داخلہ و ملاحظہ لنگر در عشرہ و جلوس شادی وغیرہ ہوا کرتا رہا - دماغ انسانی جس پر انسانی شرافت و لیاقت و قابلیت معقولیت و فضیلت منحصر ہے اور کل مخلوقات پر حکومت حاصل اسی زیادتی عقل کی بناء پر اشرف المخلوقات سے ملقب ہوا - اس کے قدرتًا پانچ حصے بنے گئے - سری برم [1] - سری بلم [2] - پانز و یرد لیائی [3] - مڈلا اپلا نگیٹا [4] - اسپائی نل کارڈ [5] - مغز حرام - اسکا سلسلہ سر سے لیکر ملکن ہڈی تک ہے عقل و شعور ہوش و حواس انتظام نظام عصبی و موئید اعصاب ہمدردی حس و حرکت جوانمردی و نامردی مصدر حواس خمسہ خود بخود قدرت سے مجمس فرما دیا گیا ہے اسکا بگاڑ اللہ کی پناہ آدمی بنجاتا ہے نکمہ مفلوج ناکارہ مٹھ بھیں

The nerves and the glands as shown in the figure are the vital parts in the human organism. They regulate and control the entire machinery of the body.

موجودات عالم [illegible] - حیوانات - نباتات - جمادات - آب - باد -

اسکیل ہیں۔ بموجب ان کے۔ انچہ۔ فٹ درعہ بنایا گیا ہے جو ہر ایک اپنی موقعہ پر آپ کے ساتھ ہے اور اعداد شمار کرنے و وظیفہ پڑھنے قدرتی مسنون ثواب وہ تسبیح آپ کے ہاتھ ہے۔ ہاتھ کے انگلیوں کی مختصری و درازی بہ لحاظ جسامت عدم مساواتی و غیر ہمواری کی مصلحت پوشیدہ سربستہ بند مٹھی کی حکمت سے ہویدا جس عمل میں سب انگلیاں یکساں ملی رہتیاں اس ترکیبی خلقتی ساخت سے ہر کاروبار میں گرفت پنجہ بخوبی بلکہ بوقت لڑائی مستحکم جنگ زبردست خاں بہادر انسان کو بنائے رکھتی ہے۔ مگر قدرتی صنعت تو دیکھیئے ہر آدمی کے ہاتھ و انگلیوں کے لکیریں جدا و علیحدہ جن سے پیشین گو تفاول لیتے اور انتھوپامٹری والے مشتبہہ نشان انگشت (ابہام) تر سے پتہ چلا لیتے ایک صاحب نے ذکر کیا کہ ولایت میں تو خیر لڑکیں اپنے ہاتھ بہت تبلائیں فارچیون ٹیلرس کو میں نے کہا یہاں مرد دریافت کرتے کہ کتنی جورویں اس کے حصہ میں ہیں اسی طرح وہ اپنے لیے کتنے مرد ہوں گے دریافت کرتی ہوں شاید۔ چونکہ انگلیوں کی انتہا پر حس لامسہ بہت ہے اس کی حفاظت کے لیے ناخن عطا ہوئے ناخن سے پکڑ کر کانٹا نکالتے کھجاتے گرہ کھولتے

کاریگر کام لیتے۔ خطاطی ناخن سے کرتے جو خطِ ناخن مشہور ہے۔ تزئین مہندی سے سرخ کرتے۔ ناخن کی رنگت پر خون کی سمیت و ناتوانی وغیرہ نمایاں ہوتی ہے۔ ناخن کی جبین کا ہلالی نشان علانیہ جرم کا ثبوت دلاتا ہے۔

درماندگی میں غالب کچھ بن پڑی تو جانوں
جب رشتہ بے گرہ تھا۔ ناخن گرہ کشا تھا

جملہ حیوانات انسانات میں بواسطہ حواس خمسہ خارجی اشیاء اور ان کے صفات معلوم کرنے کے لیے جو مفید و کارآمد آلات مقرر اور جن میں یہ کام چالو ہیں وے فی الجملہ خوبی معنوی کے علاوہ انسان وحیوان میں صور ظاہری کے باعث ازدیاد حسن بھی واقع ہوئے ہیں اور انہی آلات کی خوبی ساخت پر حسن موقوف ہے۔ اس کے ساتھ اگر خوش رنگی کا لوازمہ رہا تو پھر سونے پر سہاگا ہے ورنہ محض گوری رنگت بہ معیت لیے ڈھب بنوٹ اعضائے بشرہ وجسمی خوبصورت نہیں ہوسکتی (ع)

اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا۔ الغرض ؎

خلقت الحسن لنا عجباً وقلت یا عبادی فاتقون
انت جمیل وتحب الجمال فکیف عبادک ولا یعشقون

خردمندوں کو دیوانہ بنایا جہاں کو اک پریخانہ بنایا

ولہ

رسوائیوں کے خوف سے آفت میں جان تھی۔ اچھا کیا جو آپ نے دیوانہ کر دیا

منظور تھا کہ نام ہو روشن جہاں میں خود شمع بن گئے مجھے پروانہ کر دیا

ولہ

خویشتن را جلوہ کردی کاندریں آئینہ ہا۔ آئینہ رسمے نہادی خود بہ اظہار آمدی

ولہ

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ما تیز می کنی

ولہ

لن ترانی نیازمندوں سے عذر بیجا نہیں تو پھر کیا ہے

دستگیر

لن ترانی رہ گئی جب مہربانی تو نے کی آگ کو موسیٰ گئے جلوہ نظر میں آگیا

مرکز وحدت بنا کثرت کا خود ہی دائرہ بھولی سب ابجد جو یہ نکتہ نظر میں آگیا

ولہ

نظر بر روئے خوباں گر حرام است بگو اے مدعی طاعت کدام است

شراب عشق او خوردن حلال است دمے بے یاد او بودن حرام است

اور حضرت شہنشاہ عالمگیر نے تو ایسی آنکھ کو کوسی ہے۔ ؎

کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نشد بشکند دستے کہ خم در گردنِ یارے نشد

مولانا رومی ؒ

آنکہ کردا دیر رخِ خوباست دنگ نور خورشید است از شیشہ سہ رنگ

اعنی۔ موالید ثلاثہ و حضرت انسان۔ (فیض)

طوافِ کعبۂ رخ ہے شب و روز مقام باصفا ہے اور میں ہوں

(صفا مروہ)

کروں کیونکر نہ میں صورت پرستی　　مقابل آئینہ ہے اور میں ہوں

"فیصلہ خسروی"

برمصحفِ روئے او نظر کن　　خسرو غزل و کتاب تا کے

یہ ارکان خمسہ اپنے جلسہ متفقہ و اجلاس کامل کے ذریعہ بصدارت دماغ جس حدتک کارگزار ہیں وہ خوبیاں اظہر من الشمس ہیں۔ ان معیار کے توسط سے تمام اشیاء کی جانچ پڑتال ہو جانے کے بعد صدر سے حکم اجرائی نافذ ہوا کرتا ہے غرض حواس ہی کے بدولت حیوان و انسان کو ہر شئے کا علم حاصل ہوتا ہے اس طرح کے خاصے باڈی گارڈ محافظ دوست جانی قادر متعال نے کل حیوان و انسان کو عطا فرمایا ہے جن کی مدد سے زندگی کا کھڑاگ چل رہا ہے فرض کرو اثنائے راہ میں کوئی چیز گر جائے خفیہ جاسوسِ سماعت نے معاً مطلع کر دیا قوت افواج ناظرہ اس کو نظر بند کر رکھی شحنۂ لامسہ نے ٹٹول کر پکڑ ہی لیا اگر وہ خوردنی شئے ہو تو طبیب شامہ سونگھ کر لائق استعمال پاس کر دینے کے بعد اندرونی حالات سے واقف طبیعت سے باخبر مزاج داں مہتمم مطبخ کی خدمت فیضدرجت میں پیش کی جاتی ہے یعنے قوت ذائقہ چک کر پسند خاطر گر ہو تو منھ کے

یا ورچیخانہ میں تیاری کا حکم اجرا کرتا ہے۔ جہاں کتری جاتی۔ کوٹی پیسی جاتی لگدی مرطوب دلیہ بنکر کامراں ہو جاتی اور نا قابل ہو تو حلیہ انتظامی سے

کوئی ایک رکن خارج کر دیتا۔ سب اپنے فرائض پورے کئے جا رہے ہیں اور ہم خواب غفلت میں اپنی عبادات کی ڈیوٹی (یعنے فرائض منصبی) سے بیخبر بڑی گہری نیند لے رہے ہیں (نظم) ؎

نسیم غفلت کی چل رہی ہے غضب کی نیندیں امنڈ رہی ہیں
کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

(ع) ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند (پر حصر نہیں) ؎
بلکہ ذوق و شمّ و لمس و سمع حس بصر در کارند۔
تا تو نانی بکف آری و بہ غفلت نہ خوری۔ ؎

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری
انسان بوجہ شرافت کل مخلوق پر حکمراں ہے خدا نے اشرف المخلوقات
کا خطاب بخشا ولقد کرمنا بنی آدم و حملنٰھم فی البر و البحر ورزقنٰھم
من الطیبٰت و فضلنٰھم علٰی کثیرٍ ممّن خلقنا تفضیلا ۞ سورہ بنی اسرائیل
پارہ سبحٰن الذی (۱۵) اتنی بڑی حکومت دی باوجود اس کے عدول حکمی کرنا

کفران نعمت یعنے ناشکری کس قدر بے انصافی پر دلالت کرتا ہے۔ یہی حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ ہے۔ جس کو دور کیوں ہم نے اپنے ہی میں بتلایا ہے۔ اگرچہ کہ حواس خمسہ یا پانچ آلوں میں چالو و کارگزار ہیں۔ مگر یہ یہ پانچوں آلے محکوم و محتاج صدر اعظم یعنے دماغ ہیں جس کے بدولت انکی حسن کارگزاری کا احساس و نزاکتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ لوفرضنا دماغ کا سکتہ ہولے یا ذریعہ ادویہ بیہوشی ساکت و معطل کر دیا جائے تو نہ آنکھوں سے دیکھ سکتے نہ کانوں سے سن سکتے نہ ناک سے سونگھ سکتے نہ ہاتھ و جلد سے چھو سکتے نہ زبان سے چکھ سکتے حالانکہ یہ سارے آلے مع حواس متعلقہ درست و بے عیب ہیں کسی قسم کا سقم و نقص و تبدیلی ان میں نہیں باوجود اس کے معذوری ہے علیٰ ہذا جب کہ دماغ صحیح ہو اور ان آلات خمسہ سے کوئی ایک بگڑ جائے تب بھی اس کی حس مفقود ہو جاتی ہے اس لیے کہ توسط جاتا رہا یا وہ راہ بند ہوگئی یا وہ بیسا میسر نہ رہا یا وہ نائب غائب ہو گیا یا وہ سفیر سفر کر گیا یا وہ ذریعہ بگڑ گیا اس سے صاف و صریح طور پر یہ عقدہ کھلا کہ وسیلہ ایک بڑی اور ضروری شئے ہے و ابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (ع) در میر و فقیر و سلطاں را بے وسیلت مگرد پیرامون۔

اندرون جسم آپ کے جبکہ اتفاق و وسیلہ درکار ہے تو پھر خارجاً کیسے
ضرور نہ ہو بلا۔ اس کے اندھے بہرے نکہت و بو سے بے تمیز ادراک لمس سے
بے مس بے ذائقہ بے مزہ ہے۔ زندگی عزیز پس جاننا چاہیے کہ یہ آلات
وابستۂ دماغ اور اس کے جزو لاینفک ہیں اور جوں ہی کسی سبب سے یہ
بگڑ کر دماغ سے قطع تعلق کرلیں تو وہ سنٹرس یعنے وہ حصص دماغی جہاں
ان کی ہڈ آفس صدر محکمہ ہے وہ بھی ٹھیٹر کے موہوم ہوئے جاتے ہیں بلکہ
انکی موجودگی و کارگزاری سے ان مختص مقامات صدر الصدور کا نشوونما
بدرجہ اتم و اولی ہو کر وسے قوی بنتے ہیں۔ لہذا یہ اور دماغ ہر دو کی
تندرستی و موجودگی تکمیلِ افعال حیوانی کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ اگر
چیچک وغیرہ سے آنکھیں چلا جائیں اور آتشک سے کان ناکارہ بنجائیں
جذام سے ناک و انگلیئں جھڑ جائیں۔ سرطان کی وجہ زبان کاٹ دی
جائے اس حالت کا منظر معاذ اللہ جیسے آب حیات پیکر ایک لوتھڑا سا
پڑا ہوا ہے (ع)

این مضغۂ ناکارہ غرقِ مے ناب اولی

اور اکثر نمائشی کی غرض منقطعہ جزو بدن نایاب عمل جراحی یعنے

آپریشن کے بعد اسپرٹ میں محفوظ رکھتے ہیں۔ پس ہر ایک آلہ لاقیمت

انمول مالا ہے جس کے وجود سے ہر ذوی روح اور حیوان ناطق و مطلق کا

بول بالا ہے۔

فونوگراف کا پلیٹ ایک فٹ مدور رہتا ہے باوجود اس چوڑائی کے

اس قدر تنگ ظرفی کہ اس پر بجز دوسطری عبارت یا چند اشعار کے گنجائش

نہیں رہتی یہ خلاف اس کے دماغ انسانی میں جہاں حافظ و ذہن کے

مقام ہیں نہایت ہی مختصر سا حصہ ہے اس قدرتی وسعت کو ملاحظہ فرمایئے

سارے دینی دنیوی علوم و فنون و صنائعیں سما جاتے دنیا بھر کی تصاویر

و مناظر کا البم تمام جہاں کے نعمتوں لذتوں و حواس خمسہ کے گنجینۂ قدرت

کا بہترین و عظیم الشان محافظ خانہ ہے اور پھر کمال یہ ایک مرتبہ سنی ہوئی

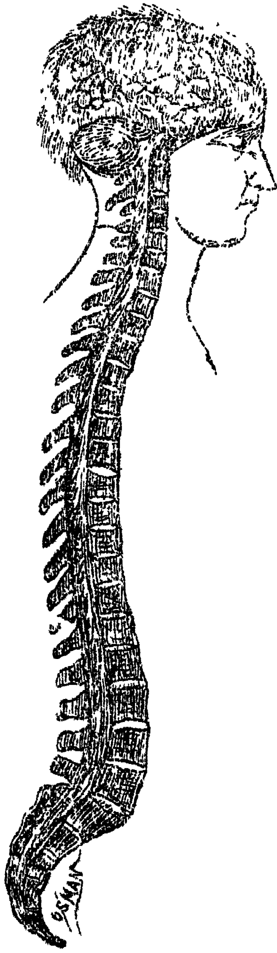
آواز و لہجہ بینا تو بینا اندھا بھی کئی سال بعد سنے تو تاڑ جاتا ہے۔ یہ عقل کل

کا معمہ لاتعد و لاتحصیٰ بے حد و بے پایاں ہے (نظم قطبی)

گوش سامع زبان قاری ہے ۔۔۔ سر کے مطبع میں کام جاری ہے

لاتعد کا ہے خزینہ یاں ۔۔۔ حصر سے یہ مقام عاری ہے

جام قدرت ہے مختصر سا حباب ۔۔۔ اسی گولہ میں دنیا ساری ہے



تصویر دماغ

وزن میں انسان کا دماغ ارزل مخلوقات
یعنے حیوانات سے بڑھا ہوا ہے البتہ ہاتھی کے
دماغ کا وزن دس پونڈ اور ویل مچھلی کا پانچ
پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادتی حقیقی نہیں اس لیے
کہ بمناسبت جسمی اگر غور کیا جائے تو وہ بھی
کمی میں شامل ہے۔ اناث کا دماغ ذکور کے
دماغ سے ۴-۵ اونس کم رہتا ہے سات
سال کی عمر تک دماغی وزن سرعت سے بڑھتا
رہتا ہے ۱۶ و ۲۰ سال کے مابین آہستگی سے
بڑھتا ہے ۲۰ سے ۴۰ سال تک اور سہولت سے بڑھتا تب کہیں پورے عروج
پر پہنچتا اور مکمل ہوجاتا ہے اسی لیے چالیس سال میں آدمی معقول سیانا مانا
جاتا ہے دماغ کی جھلیوں یعنے غلافوں میں اور خون کی رگوں میں اعصاب
موجود ہیں۔

حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ؎

اسرار حقیقت را کردم بہ دلم یکجا — ایں طرفہ تماشہ ہیں دریا بہ حباب اندر

دماغ باوجود ان تمامی نزاکتوں و حواس کے مصدر ہونے کے بے حس ہے اگر اس کا جزو کاٹ دیں یا چٹکی میں مسلیں، خبر نہ ہوگی نہ درد ہوگا تمام صفات کل آلات میں محو کر کے اپنے سے بےخبر ہے۔ آپ سوخت غیر کو لذت کا اثر ہے (ع) "کچھ خبر ایسی سنی دل بے خبر ہونے لگا" کارگر ہے۔ یہ انتہا درجہ کا سربستہ راز ہے "فیہ ما فیہ" کہ سب کچھ اسی میں ہے اور پھر پتہ نہیں چلتا ذات و صفات کا معمہ ہے ؎ مثنوی۔

دردرون کعبہ رسم قبلہ نیست — چہ غم از غواص را پاچیلہ نیست

ولہ

یہاں تو میکدے میں ہم مزے جنت کے لیتے ہیں۔ (یعنی پاپوش و تفش)

ہوائے خلد تجھکو بھی کبھی اے پارسا آئی

یہی حقیقی دل میکدۂ الفت جس میں نشۂ شراب محبت کی کیفیت ہے بحالت استغراق ڈولے ہوئے کو باہر کی خبر نہیں رہتی اور جس طرف کی کوشش کرتا ہے پانی خود اس کو سنبھالے سلکا دیتا ہے حدیث شریف ہے کہ بندہ جب صفات ربانی میں اپنے کو محو کر دیتا ہے تو رب خود اس کی آنکھ، کان

زبان۔ ہاتھ۔ پیر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا سنتا بولتا کام کرتا چلتا پھرتا ہے۔ ابتدائے زمانہ سے قیامت تک جس قدر صنایع بدایع اختراعات وغیرہ ایجاد ہوئے، ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ وہ تمام محتاج دست نگر محکوم وسطیع و موقوف الیہ ان قدرتی مشین یعنے حواس خمسہ و دماغ کے ہیں جنہیں عقل کوٹ کوٹ کر بھری رکھی ہے جو کہ مشق و ربط سے بڑھتی ہے۔ یہہ "احکم الحاکمین" عقلِ کل صانع ازلی کی ایجاد کردہ لازوال مشن ہیں اور سارے موجد انھیں کی بدولت خوشہ چین ہیں قصہ کوتاہ سب کچھ آپ ہی میں ہے ولیس الانسان الا ماسعیٰ و ان سعیہ سوف یریٰ۔

(رباعی)

مومن یہ سمجھتے ہیں حرم میں کچھ ہے کافر یہ سمجھتے ہیں صنم میں کچھ ہے
یہ دونوں غلط سمجھے ہیں کج فہمی سے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں کچھ ہے

(مثنوی)

در شب رو پوش گشتہ است آفتاب فہم کن واللہ اعلم بالصواب

"شاہدے درمیان کور الست" ؎

عبث کعبہ کی دھن میں شیخ بتخانے سے گمراہ ہے
وہاں تو کوئی صورت بھی ہے یاں اللہ ہی اللہ ہے

پتہ ملتا نہیں دیر و حرم میں یہاں دونوں جگہ پتھر پڑے ہیں

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ پہلے اپنی جسمی موجودہ صناعیوں و کمالات سے باخبر ہو جائے من بعد صانع کا پتہ خود بخود چلیگا ۔

دور بیں ایسے کہ دیکھیں پائے مور | پر سلیماں پاس انکی چشم کور
صد ہزاراں جانتے علم و ہنر | لیکن اپنے حال سے ہیں بے خبر

فیض

ارباب ظواہر سے نہ کچھ پوچھو حقیقت | یہ لوگ ہیں خوش لفظ سے معنی اسی خفا ہیں
کہتے ہیں جسے علم وہ ہے ایک ہی نکتہ | اس رمز سے آگاہ اگر ہیں فقرا ہیں

ولہ

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا | آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے | انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا
کانٹا ہے ہر ایک جگر میں اٹکا تیرا | حلقہ ہے ہر ایک گوشے میں لٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھکو جانا ہے ضرور | بھٹکے ہوئے دلمیں بھی ہے کھٹکا تیرا

باری تعالیٰ فرماتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۔

(والدم دستگیر)

ہے تو شہ رگ سے بھی انساںکے نزدیک مگر | نہیں معلوم فرشتوں کو ٹھکانہ تیرا

ولہ (سعدی)

دوست نزدیک تر از من بمن است | وین عجب تر کہ من ازوے دورم
چہ کنم باکہ تواں گفت کہ او | در کنار من و من مہجورم

حواس خمسہ کے ذریعہ جو جو احساسات ہوا کرتے وہ دماغ میں محفوظ

و ممیز ہوتے ہیں ہر ایک آلہ معہ اپنے فعل متعلقہ کے فضلنا لبعضہم علی
لبعض۔ کا مظہر ہے جو نزاکت کسی ایک حس خاص میں پائی گئی دوسرے میں
نہ دیکھی اور وہی دوسرا آلہ کچھ ایسے صفات سے متصف پایا گیا وہ تعریف
اس اول الذکر آرگن (آلہ) میں نہ ملی جیسے "باصرہ" صفت دوربینی آلہ ابصارت
کو مابقی حواس اربع مرجح کرتی ہے۔ آنکھ بلا کسی شئے چھوئے کے اپنا عمل
کرتی ہے، تار نظر روشنی کی شعاعیں کرۂ اثیر و ہوا میں خط مستقیم کی طرح
پڑتی ہیں۔ اس لیے خمیدہ مقامات سے اشیاء نہیں دکھائی دیتے جبکہ
الطف سے لطیف کرہ میں جیسے ہوا سے پانی یا پریزم شیشہ شفاف میں گزرنے
کا اتفاق ہوتا ہے تو ان شعاعوں کی سیدھ مقوس ہو کر زاویہ منفرجہ بناتی حس سے
ظرف کے تہ کی چیز کسی قدر ابھار سی گو سیدھی منظر میں معلوم دیتی ہے اسیطرح
برعکس لینے لوٹتے وقت اس کا ذکر سراب کے بیان میں آچکا ہے۔ نظر گزرنے
کے لیے میڈیا یعنے اجسام وکرے شفاف و لطیف ٹرانسپیرنٹ، روبرو ہوا
چاہیے بموجودگی روشنی اور ٹرانسلوسنٹ یعنے نیم شفاف جس میں سے
صرف روشنی گزرتی اور اشیاء مدہم سی مثل چھاؤں کے دکھلائی دیتے مگر
اوپیک بالکلیہ غیر شفاف سد نظر ان میں نہ تو روشنی گھس سکتی و نہ کوئی چیز

دکھائی دیتی ایسے اجسام روشنی و نظر بند ہیں بجلی کی چمک اول دکھتی چند سکنڈ بعد گرج کی صدا پہونچتی علیٰ ہذا توپ کے شعلے و آواز میں فصل ہے. "شنیدہ کہ بود مانند دیدہ" بہ مقابل آواز کے روشنی اسرع الرفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل (۱۸۶۰۰۰) فی سکنڈ دوڑتی ہے آواز کی چال ہوا میں ایک ہزار پچاس فیٹ (۱۰۵۰) فی سکنڈ یا ایک میل فی سکنڈ میں ہے اور پانی میں آواز اس سے چوگن جلد گزرتی ہے اور سخت اشیاء جیسے لوہے کی سلاخ میں سے زود تر دو میل فی سکنڈ آواز رواں ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے قوت سامعہ کسی شئے کے حایل ہونے سے رکتی نہیں بلکہ پیچ در پیچ راہوں سے بھی آواز سنائی دیتی ہے۔ بشرطیکہ ہوائی تعلق قایم رہے اگر خلا رہے تو آواز سنائی نہ دے۔ کیوں تعلق کیسی چیز ہے۔ ے

ہے مجازی میں حقیقی بے نظیر   گر ملے رہبر غلام دستگیر

پہونچا دیا ہے عشق بتاں نے خدا تلک   کیا نردبان بام حقیقت مجاز ہے

پانی میں ڈوبنے کے بعد جیسی کہ چاہیے ویسی آواز سنائی نہیں دیتی مگر کان کے منافذ بند کر لینے کے بعد بھی خفیف آواز سنائی دیتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اسٹکین ٹیوب نلی حلق ناک و کان کے اجواف کو متصل کرتی ہے

اس وجہ سے ہوا کو راستہ مل کر کچھ آواز سنائی دیتی ہے نیز چہرہ پر ہوا کی زد سے قوی تیز سماعت ہو تو کان کے آلہ تک دھمک پہونچ کر موہوم سے آواز آتی ہو ورنہ دشوار۔

"**شامہ**" ذرا سا خوشبو کا مادہ جیسے نہ آنکھ دیکھ سکے دنہ زبان کو ذائقہ دے سکے نہ لمس پا سکے مگر ناک تو ضرور تمیز کر لے سکتی ہے اس خوبی و باریکی کی وجہ قوت شامہ اپنے آپ نظیر اور قوتوں باصرہ ذائقہ لامسہ پر فوقیت رکھتی ہے۔

"**قوت لامسہ**" حس لمس جملہ حواس میں سب سے آسان اسکی مشق بچہ پہلے کرتا ہے اور عمر بھر یہ حس ساتھ دیتی ہے یہ بمقابل حواس اربعہ اس حس کے احساس میں مغالطہ بہت کم ہوتا ہے۔ مادر زاد اندھا۔ بہرا گونگا گنگا بواسطہ اس قوت کے تعلیم دلایا جا سکتا ہے جو پڑھتا لکھتا معمولی گھر کے و دیگر ضروری کام کر لے سکتا ہے۔ اندھوں میں یہ حس بہت بڑھی ہوتی ہے ٹٹول کر منبط حروف پڑھتے اور ویسے ہی صناعی کرتے ہیں ابتدائے تخلیق جنین فن امبریالوجی سے یہ پتہ چلا کہ اصل میں حس لامسہ ہی سے حواس خمسہ کی شاخیں نکلیں اس کی ابتدا اسی مادہ خلقت جنین سے ہے جو کہ اپی پلاسٹ

کہلاتا ہے۔ غرض حس مشترکہ مابقی حواس اربعہ اسی کے شاخسانے ہیں جو بعد
میں مشق سے جدا جدا آلات میں قائم ہو گئے ہیں ابتدا میں تو صرف حس لامسہ
ہی کئی روز تک رہتی ہے یہ فخر اسی کے لیے محدود ہے۔

ذائقہ۔ اس قوت و فعل کے لیے رطوبت سیالی لعابی چاہیے
چنداں ہوا اور روشنی درکار نہیں اور بہ لحاظ پائیداری شامہ سے کم و حجاب
وقتِ مطلوبہ سب سے زیادہ تبائید زبان و کام یہ کام مکمل ہوتا ہے۔

الحاصل بصارت اول۔ تطرکی رسائی کے مقابل کان دوم ناک سوم
لمس چہارم زبان نمبر پانچ مدارج پر ہیں آنکھ کے لیے روشنی مقدم سماعت
و شم ورکرۂ ہوائی لازم ذائقہ بہ معیت رطوبت بہم لامسہ ملبس اہم بہ لحاظ
نازکی و نزاکت آنکھ اول کان دوم ناک سوم لمس چہارم زبان پنجم قوت
ناطقہ وحوش و طیور میں ہے ایسی موہوم جیسے النادر کالمعدوم صرف
ضروری معاملات زندگی بسر کرنے چند اشارات معین ہیں۔ بجز اس کے
اور کچھ نہیں۔ الحمد للہ کامل دولت ناطقہ و عقل رسا حکیم مطلق کے
حکمت بالغہ و تعلیم گاہ کاملہ سے قدرتاً فطرتاً حضرت انسان ہی کو بخشی گئی
ہے العقل الذی یصلح بہ امور الدنیا والآخرت لعطیۃ عظیمۃ

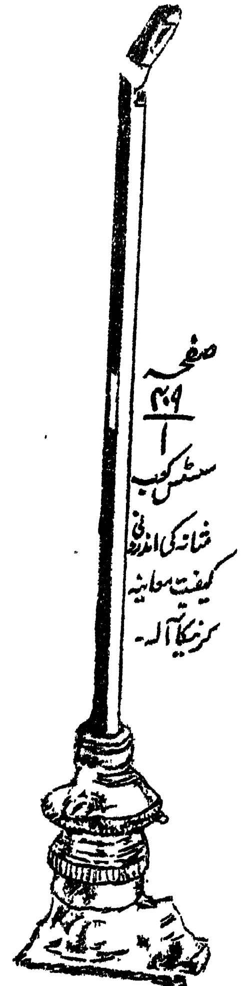
حسن اللہ الکہ یمر سے (بیت)

وجود مردم دانا مثال زر وطلاست — کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند

زیور حواس خمسہ بدرجہ اکمل بوجہ اشرف المخلوقات ہونے کے اسی کو سجایا گیا ہے۔ کسی گنوار دیہاتی جنگلی آدمی کے یا وحوش وطیور حیوان کے حواس بعضے تیز ہوں بھی تو کیا بھدے باریکی سے خالی۔ بخلاف اس کے مہذب تعلیم یافتہ کے حواس نزاکت وتمیز وباریکی سے مملو پائے جائیں گے۔ قوت مدرکہ انہیں بڑھی رہے گی۔

پس جاننا چاہئے کہ انسان وحیوان کے لیے حواس خمسہ کس قدر مفید ضروری بے بہا جواہر مرصع ہے ارشاد ہے۔ قل هو الذی انشاء کم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون (س تبارک پ ۲۹) سب بنا کے کچھ نہ فرمایا دل بنا کر عدم شکر گزاری کا گلہ فرمایا اس لیے کہ شرافت بدولت عقل کے ہے۔

سمجھے ٹھٹک نزومیں وگیا لگلیا ۔ اعصاب ہمدردی مع عقود گندھے ہوئے مرصع ہار اور پروئے ہوئے موتی کے مالے کے مانند عمود پشت بالنس کی ہڈی کے سامنے دیا زو اندزوار گلے وسینہ سے شکم وکوٹھے تک سجائے گئے



صفحہ ۳۰۹/۱
سسٹس کوپ
مثانہ کی اندرونی
کیفیت معاینہ
کرنیکا آلہ۔

ان سے پرورش تولید رطوبت حرکت و احساسات و خاص کیفیتیں اندرونی آلات کے وابستہ ہے سفیر

اُنکے مالے میں میرا دل بھی گوندھا جاتا ہے   ہاتھ روکے ہوئے موتی کے پرونے والے

ان کے عقود جنہیں سمجھا تھا ٹنک گیا لگلیا کہتے ہیں وے بمنزلہ چھوٹے اسٹیشنوں کے ہیں جن میں دماغ سے آتی جاتی لہریں اخبارات کی جو بباعث بُعدِ مسافت جسم کمزور دھیمی ہوئی جاتیں انھیں پھر اسی تیزی رفتار پر لانے کے لیے نئی بجلی زود فزود کرنے کی غرض سے یہ چھوٹی بیاٹریں بطور اسٹیشنوں کے ہیں۔ الکٹرک بیاٹری جس میں بجلی بنتی ہے سلفیٹ آف مرکیوری سالٹ کا سلوشن بھرا رکھنا لازمی اور تانبے کے تار فلزی پلیٹیں جمے رہنا ضروری یہ بھی جسد حیوانی کے اسی شعبہ کی تقلید ہے جہاں سے اخبارات کی لہریں احساسات کی خبریں سرد و گرم زمانہ کی چاشنیں حس و حرکت کے عملیں نمایاں ہوا کرتی ہیں جیسے نظام العمل کالبد انسانی وغیرہ حکمراں رہتا ہے اور یہ عمل دماغ و نخاع میں ذریعہ اعصاب و عقود وابستہ ہے جہاں نمکین عرق سری برد اسپائنل فلوئیڈ موجود رہتا ہے تعلق حرکت قلب کا حسب رائے مختلف اطبا قبل ازیں بیان کیا گیا ہے یہ سری برد اسپائنل فلوئیڈ دماغ و نخاع میں موجود جس میں

حسب ضرورت کمی بیشی اور تولید ہوتی رہتی ہے اور حرام مغز کے دور میں حایل رہکر نیچے کی جانب اترتا رہتا ہے۔ اس عرق میں کمی و بیشی دماغ پر کمی و بیشی وزن و دباؤ کا باعث ہوا کرتی۔ اور سری بر و اسپائینل نروس اعصاب دماغی و نخاعی فقرات پشت پیٹھ کے منکوں میں مغز حرام سے شاخدار مثل زلف عروس اور معشوق کے بکھرے ہوئے چوٹی کے بالوں کے یا ہر وار تمام پشت پر چھائے ہوئے ان سے حس و حرکت کا قایم سررشتہ ہے

صید از حرم کشند خم جعد بلند تو — فریاد از تطاول مشکیں کمند تو

نظیر اکبر آبادی

کھجوری چوٹی جفا کی لانبی وفا کی چھوٹی ادا کی موٹی

ہے ایسی کھوٹی کہ دل ہر ایک کا ہر ایک لٹ میں لٹک رہا ہے

متذکرہ ہر دو نظام اعصابی و عقود سارے جسم میں باشتراک سرایت کئے ہوئے۔ رشتہ ہمدردی اتفاق و اتحاد بین الجزاء الکل اعضا و آلات قائم رکھے ہوئے ہر تکلیف درد وغیرہ میں کھلبلی مچا کر اپنے تعلقات کشش مقناطیسی یعنے عمل انعکاس (Reflex action) سے ایک دوسرے کا شریک حال رکھتے ہر طرف سے مدد دیتے اس کی تکلیف دور کرنے میں حصہ لیتے جیسے ہے (قطبی)

یک عضو کے درد سے ہوتے کل اعضا بیقرار　　اتحاد و اتفاق اُنپے سے خود ہے آشکار

اور ایسا نہاں اندرونی انتظام عادل و منصف قدرت والے کا سب

میں یکساں ہم پلہ ہے۔ ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے　　سب اسی زلف کے اسیر ہوئے

جلد ہی متصلاً وابستگی قدرتی رفیق و ساتھی ہے سرما میں سکڑ کر سمٹ کر

حرارت غریزی روکے رہتی اور گرما میں لبساط جلد پھیلا کر مسامات کھلے رکھکر

حرارت کی زیادتی کا فور کرتی اسی لیے سرما میں بعد رفع حاجت کا رخ سامنے

سے موسم گرما میں پیچھے کے جانب سے لینے فقیہہ فرمائے۔ عمیق او جاع

وجلن درد اور ام کچھ پن سوزش اندرونی آلات و احواف و عضلات و

استخواں وغیرہ کی جن تک دسترس دشوار ویسے موقعوں پر جلد اپنی شان مصداق

متحمل بار گراں از بہر راحت دیگراں تبلاتی ہے جس طرح امالہ داغ بلسٹر

خراش کنندہ ادویہ تکمید تدہین مالش انٹی فلوجیسٹین الوڈین وغیرہ کے عمل

ہیں بہ لحاظ صحتوری جسمی حمام کرنا مفید ہے جس طرح ہر شہر و ہر ایک گھر کے

لیے بدررو درکار ہے اگر اس میں کثافت جمع رہنے سے روانی میں رکاوٹ

رہے تو لامحالہ اس شہر یا گھر میں غلاظت جمع ہوکر متعفن بمضرت بخش ثابت ہوگی

مختلف امراض مچھر وغیرہ پھیلیں گے پس اسی طرح سے اگر آپ دنوں نہ نہائیں
علاوہ میلے پن کے آپ کے جسمی جلدی مسامات جو مثل بدررو بدن کے ہیں کثافت
سے مسدود کلاگ بند ہو کر فضلات اخراج نہ ہو سکیں گے جس سے جلدی امراض
وغیرہ اور عام صحت میں خلل نمودار پس بعض قسم کے بیسن یا صابن جن سے
دُھتیت چکنائی وغیرہ نکل جائے ملکر نہائیں تاکہ مسامات صاف کھلکر مجاری سے
پسینہ خوب نکلے اور فضلات بہ جائیں چونکہ جلدی تنفس سے بھی تصفیہ خون
ہوتا ہے اور بخارات کافور ہوئے جاتے ہیں کسلمندی سستی فرو ہو جاتی تازگی
فرحت بخشی جاتی۔ غلاظت میل بدبو رفع ہو جاتی۔

حمام کرنا فیونی کیلئے مصیبت کا سامنا ہے

اس لیئے کہ نشہ غیب ہو جاتی۔ غذا کے بعد ہی فوراً حمام کرنا آب گرم
و یا سرد ہر دو سے ٹھیک نہیں صبح میں تازہ سرد پانی سے نہانا اور مغرب میں
شیر گرم کنکنے پانی سے حمام کرنا آرام سے قبل مناسب ہے اور گرما میں گرم
ممالک میں دن کے کسی وقت آب سرد حمام کرنا مضر نہیں ٹرکش ہاتھ سے
مقصد یہی ہے کہ مجاریہ سے خوب پسینہ بہے۔ ولایت کے ایسے حماموں میں
کسی ذریعہ سے حرارت پہونچائی جاتی اور عمارت پختہ رہتی لباس تہ درتہ

یعنے متعدد ملبوس سے جسم ڈھکا نہ رکھیں علاوہ یار گراں کے حسب قدر گرم
زیادہ رکھیں اسی درجہ جلد سردی کی ناقابل برداشت عادی ہو رہے گی
بعض لوگ ہمیشہ بلا سوتی کرتے وغیرہ کے برہنہ جسم پر محض فلالین اونی
گنجیفراک یا بنین و پائتابے پہنے رہتے ہیں جو عادت سے ایک نئے جلد کی
خاصیت پیدا کرتا جلد سے ہمیشہ پسینہ خشک نہ ہونے دیکر اس کی فطرتی صفت
جو کہ ہر حصۂ دن و موسم میں سکڑنے و پھیلنے کی ہے متبدل ہو کر موسم و اوقات
کا اثر بعجلت موثر ہوتا پہنیں تو آرام نہ پہنیں تو نزلہ زکام بلکہ کھانسی دوام
ستانی چونکہ حیوانی جلد اون فلالین سے ماتیٹ (Sensorary) مرطوب
وگرم رہتی و نازک بن جاتی اس لیے سطح جسم کی متحمل تبدلات حرارت و
برودت بنائے جانے کی کوشش کریں تاکہ جلد مضبوط و سخت بنی رہے
اور سڈن ویریشن آف ٹمپریچر (Sudden variation
of temperature) آناً فاناً تبدل موسمی کا اثر نہ لے اس کے
لیے اور بھی طریقہ صحت بخش ہے وہ یہ کہ ایر باتھ، ہوائی حمام شب میں سونے
کے قبل کریں جسم کی خوب مالش کی جائے. ہاتھ یا نرم برش سے اور ہلکی سی
ورزش بھی ایر باتھ میں کی جائے نیز کھلے جسم ٹہلیں بعض ضروری امراض کا

علاج۔ بخار یعنے مائسٹ ایر باتھ اسٹیم باتھ سے کیا جاتا ہے چونکہ حیوانات درند و پرند فطرتی تعلیم کے پیروہیں ڈرائی ارتھ باتھ وسن ریز (دھوپ) سے۔ بگی جوں لیپو وغیرہ سے نجات حاصل کرتے علاوہ چونچ سے نکالنے کے اور بعد فضلہ کرنے کے ڈرائی ارتھ سسٹم اختیار کرتے جیسے بلی وشیر وغیرہ مٹی ہنجوں سے اڑادتیے اس طریق سے غلاظت تعفن ڈھانپ دتیے اور ہڈیا دق یعنے لوائین ٹیوبر کیولوزز کا بھی سن ریز وغیرہ سے فی الحال معالجہ ہے۔ نیز ریڈیم ٹریٹمینٹ بھی بعض امراض میں اثر نما ہے۔

وٹ فیٹ بھیگے پیر رہنے سے مرض کلیہ (گردہ) وشش پھیپڑہ ہو جایا کرتے ہیں، اس لیے بچوں کو تر پیر نہ رکھنے تاکید کریں، بچوں کے ملبوس ہلکے ڈھیلے ڈھالے رہیں۔

متعفن پسینہ بعضوں میں باوجود پاک وصاف رہنے کے بدبو کا پسینہ نکلتا ہے۔ اس کی وجہ امعاودیگر آلات فضلہ خارج کنندہ کی سست کاری ہے جس سے جلد پر زیادہ بار پڑہ کر یہ بات پیدا ہوتی ہے اولاً اس کی اصلاح ہوئے علاوہ ازیں کئی مرتبہ گرم پانی وصابن سے بخوبی نہائیں اور صبح میں سرد پانی نہایا کریں، عام عادات واطوار کی درستی۔ لنگلوں میں لوراکس

وٹیالکم پوڈر چھڑکیں، نہ پوشی لباس، باربار بدلیں، ہلکا پھلکا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنا کریں تاکہ ہوا ہر طرف سے گھستی رہے نہ درنہ لباس باعث ازدیاد پسینہ ہوا کرتا ہے لہٰذا ایلاوجہ موجہ لیے ضرورت آب و ہوائے ملکی بغیر سوچے سمجھے محض تقلیداً فیاشن کے دلدادہ نہ بنے رہیں۔

تیاری حسن

Beauty culture

تربیت پیدا واری حسن یہ ایک عام خیال ہے کہ خوش رنگی طرح طرح کے مختلف الوان کے پوڈر لوشن مرہم موم روغن پوسیڈ وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے اور خفیف داغ دھبے چھائیاں کوشش سے نکل سکتے ہیں نیز جھریاں چہرہ کو بھپارہ دیکر بجلی پہونچا کر مساج مالش کیئے سے صاف ہوئے جاتیں بس خصوصاً اوراس طرح کے عمل سے حسن حاصل ہوتا ہے یہ محض غلط فہمی ہے چنانچہ بہروپئے ڈراما۔ ناٹک۔ وغیرہ کے ایکٹرس کھلاڑی رنگ روغن لگالے کے بدشکلی خوبصورتی سے بدل لیتے ہیں اس طرح کا مستعار حسن آورد۔ وعارضی سوانگ ہے بعض عورتیں ایسے عمل سے اپنے آپ کو خوب ظاہر کرتیں ہو نہاروں کا شکار کرلیتیں۔

محض بیرونی استعمال اطمینان بخش نہیں یعنی صرف باہر سے لیپ پوت کافی نہیں External applications

unsatisfactory۔ اس میں کسی قسم کی اصلی بنوٹ وتخلیق کو گنجایش نہیں بلکہ خود سر بیقاعدہ انسیاسٹی فک طریق سے فطرت کے خلاف کوشش کرنی ہے۔ پس یہ لحاظ کاریگری وعلم ترکیب جسم حیوانی ہر دو صورتوں سے اس کے نتائج نہایت ہی غیر اطمینان بخش ہیں یہ فقط بیرونی آرایش ہے جو پوری طرح سے نقل کی گئی ہے مگر اس میں کوئی برتاؤ کا مادہ نہیں بلکہ مستعار ہے اور ویسے آدمی کے لیے اس قدر عیب پوش نہیں جتنا کہ اس کی بدشکلی کا اظہار کئے دیتی یعنے ایسا استعمال کرنے والوں میں اتنے نقایص ہیں جن کی عیب پوشی ایسے بناؤ سنگار سے کی گئی ہے۔

اصلی حسن (Real Beauty) پائیدار حسن

اصلی وحقیقی بمصنوعی بناوٹ یعنے روغن لیپ پوڈر پومیڈ وغیرہ دھوکہ دہ عمل سے مقابلتہً اعلیٰ ہے جو کہ جسم کے اندر سے یہ عمدگی خلقت پاتا ہے فی الحقیقت اس کا تعلق اندر سے ہے ساری جسمانی حقیقی خوبصورتی کے لیے روحی جلوہ نمائی وفرحت درکار ہے ایمرسن کا مقولہ ہے کہ چشمہ حسن دل

وضمیر ہے اور ہر ایک فیاض خیال جسد عنصری کے دیواروں کو مزین کئے
دیتا ہے اس پر بعض یہ کہہ سکیں گے کہ پھر تو پروا نہیں کہ ہم اپنے جسم کو کسی
طریق سے برتیں یا استعمال میں لائیں جبکہ حسن کا تعلق روحانی ہے ہاں
اس کا بہت بڑا اثر ہے اس لیے کہ اگر آئینہ کثیف و گرد آلود ہے اسمیں
صورت مدہم سی دکھے گی ایسے ہی بہت سارے خوبصورت و تیار کردہ
قلوب صحیح تعلیم حسن ترک کرنے سے بظاہر مریض جیسے بدوضع جسم میں بھدے
دکھلائی دیتے ہیں پس کس طرح ہم اپنی جسمی حالت اس قابل بنائیں جسپر
روحانی روشنی منعکس ہوسکے یقیناً یہ کوئی ادنیٰ بے معنی معاملہ نہیں بلکہ ایک
ایسا کام ہے کہ جس میں ہر متنفس دلچسپی لیا چاہئے۔

"صحت نہیں تو حسن نہیں"

No true Beauty without health

اولاً اصلی حسن بلا صحت کے غیر ممکن ہے شفاف چمکیلی آنکھیں، گل ہری
کے گلابی گال، بلا کدورت آئینہ سا پوست کیا یہ سارے علامات جنہیں فطرت
نے نمایاں کی ہیں اس امر کا یقین نہیں دلاتیں کہ اندرونی تمام حالت ٹھیک
ہے جو شئے مضر صحت جسم ہے یقیناً اس کے حسن کو زائل کرتی ہے اور حسن سے

صحت یابی و طول عمری حاصل ہو اسی طرح سے حسن بھی پیدا کرتی ہے۔ ملائم شفاف جلد ایک ایسی شئے ہے جس کے لیے ہر عورت متمنی رہتی ہے قسمت سے یہ امر کلٹی ولیشن سے علاج پذیر ہے۔ مگر کسی طرح کا بیرونی علاج اس غرض کو پورا نہ کر سکے گا۔ جلد پر مافی الضمیر اثرات بسرعت موثر ہوا کرتے ہیں کثیف زبان (Fur tongue) بد مزگی منھ کی (Bad tast) ضعف ہاضمہ (weak digestion) سستی جگری (sluggish liver) جس کا لازمی لوازمہ پھیکی مدھم مکدر رنگت اور ان سے اصل علت کا پتہ چلتا ایسے صورت میں چونکہ اندرونی حالت ناقابل اطمینان ہے فطرت گلبدنی کا پھریرا آویزاں نہیں کرتی۔ ایک حسین تندرست اکٹرس مسز۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا میں تحریر کرتی ہے

The greatest factor in the acquisition of beauty is good health.

"حصول حسن کے لیے سب سے زیادہ اہم اچھی صحت ہے"۔

حسن کی تیاری بہ طریق معقول

Rational beauty culture.

اصولاً اس کام کے لیے صفائی و طہارت لازمی ہے۔ بخوبی آپ لال صبح میں بیدار ہوتے ہی اور مابین الطعام و شب میں سوتے وقت نوش کیا جاتا ہے جس سے مجتمعہ فضلات بدن بہ آسانی اخراج پاتے رہیں گے۔ ورنہ جس طرح گوبری کسی مزارع کے مکان کے عقبی حصہ پچھواڑہ (ڈڈی) میں نہ نکالنے سے انبار لگے رہتی۔ پس حقیقت میں اسی طرح آپ کے جسمی فضلات جلدی مسامات وغیرہ میں مسدود (کلاگ) رکے اڑے رہیں گے بھپارہ اور الکٹرک باتھ فاسد مادے جلد سے خارج کرنے میں بڑی مدد دیتے ہیں اور باقاعدہ خبرداری کے ساتھ غذا کا اہتمام میلان قبض اگر ہے رفع کردے گا اور مارننگ کولڈ باتھ سویرے تازہ آب سرد کا حمام گردش خون کو ترقی دے گا اور کل آلات بدن میں تیزی قائم کیے ہوئے تازہ زندگی و پھرتی پھر پیدا کردے گا۔

سافٹ واٹر ستھرے میٹھے پانی سے اکثر چہرہ دھوتے رہیں۔

اور کوئی ایک بہتر کولڈ کریم شب میں چہرہ پر ملیں تو مضائقہ نہیں مگر صبح میں صاف پانی سے ہر ایک ذرہ بخوبی دھوئیں ورنہ مسامات جلدی مسدود ہو کر بدرنگی مڈی کمپلکشن دکھلائی دے گا۔ چہرہ کو بھپارہ دینا اچھا ہے مگر خیال ضرور رہتیں جبکہ بلا تامل پانی پیا جائے اور طرز زندگی یوں رہے یعنے دو مرتبہ

ہر ہفتہ گرم پانی سے غسل اور صبح میں تازہ سرد پانی میں ڈبکی یا اسپنج یا ہاتھ کے ذریعہ جسم پاک وصاف خوش گوار حالت میں رکھا جائے۔

چہرہ اور ہاتھوں کی حالت درست رکھنے کے لیے "سافٹ واٹر" (یعنی جس پانی میں خراب نمکیات نہ ہوں) نہایت اہم ہے اگر نہ میسر آسکے ہارڈ واٹر یعنی نمکین پانی میں۔ اسٹرانگ امونیا کی آمیزش بہ حساب فی گیلن ایک چائے کا چمچہ بھر کر دیں اس طریقِ عمل سے وہ بآسانی سافٹ واٹر بن جائیگا۔

ورزش حسن بخش جسم

ورزش وہشی جسم کو وضعدار بناتی ہے

Exercise as a beautifier

روزانہ گھر سے باہر مشی وہوا خوری ایک عجیب وغریب خوبصورتی پیدا کرنے والی شئے ہے جس کے بدولت گردشِ خون کی ترقی ہوتی اعصاب کو تقویت دیتی عضلات گول گول اور جسم گٹھا ہوا بنتا ہے۔

"**طرزِ عمل**" سینہ ابھرائے ہوئے کھنڈے پیچھے ہٹائے ہوئے ساعد وبازو حسبِ عادتِ فطرت بازو ئے جسد لٹکائے ہوئے تیز گامی ایک بہتر مجموعی ورزش ہے۔ اگرچہ اس خرامِ اکڑملی وہیئت مفلوجی پر لوگ ہنسا کریں مگر حصولِ فوائد

کے رو سے مسٹر پرواہ نہ کریں اپنی چال نہ بدلیں سواری اسپ سیکلنگ ٹینس کرکٹ کشت مشت بحد اعتدال اگر کی جائے مناسب ہے۔ باغ میں مشقت کرنی اولیٰ ہے مگر بایں شرط کہ دیر تک جھکے ہوئے کام نہ کریں جس سے سینہ دب دبا کر تنگ ہو گا۔

سبق عبرت از فطرت

Lessons from nature

قدرتی ہر معاملات سے الست اور اپنے آپ کو بہتے نہروں پھولوں و کھیتوں سے سبق حاصل کرنے متوجہ و آمادہ رکھیں جو کہ خفیف تفکرات کو دور کرتے ہیں تا ئید وہ طبیعت کو تازگی و فرحت بخش اور ساتھ ہی ایک قسم کا اصلی حسن جسم میں قائم کئے دیتی، اسی طرح کی تعلیم ہے ان پیارے جملوں میں جو کہ ڈروس ورتھ نے بعنوان ریڈنگ آف این آئیڈل گرل کے منظوم بیان کیا ہے۔

Poetry — نظم انگریزی

The stars of midnight shall be dear
to her and she shall lean her ear
In many a secret place.
Where rivulets dance their way

ward round.
and beauty born of mur muring sound
Shall pass into her face.
and vital feelings of delight.
Shall rear her from to stately height.
her virgin bosom swell.

جوبن تیری چولی میں سمائے نہیں سکتے　　ابھرے ہوئے نکلے ہوئے گدرائے ہوئے ہیں

"عالمِ حسن جسن کی دنیا"

A world of beauty

اگر ہم غور کریں تو خالق نے ہمیں ایک پُر از حسن جہان میں رکھا ہے ہمیشہ بدلنے والے پر از مناظر مدورسما مسکراتے لہلہاتے کھیت اور گہرے سبز رنگ صحرائیں ولایتی گرما کے، اور موسم بہار کے خوش رنگین، سرما کی خالص برف خوش وضعگی، خوشبوئی ثمرستان کی موسم بہاہیں یہ سب کیا ہیں صرف قدرتی خوبصورتی وخوبی سے گھرے ہوئے انسانی قلوب میں تقویت بخش حسن کے وسیلے ہیں ؎

گلشن دیکھوں کہ کوہ و صحرا دیکھوں　　عالم دیکھوں کہ سیر دریا دیکھوں

ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیران ہوں دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

خوش نمائی کے لیے اعلیٰ ہاضمہ اہم ہے بتعصیانہ حفاظت اپنے دانت جگر و معدہ کی رکھنی چاہیئے۔

الٰہی نر نجد زمن معدۂ من دگر ہر چہ رنجید رنجیدہ باشد

مثل مشہور ہے "داڑھ ہلے بلا ٹلے" خالص خوش گوار طعام کھائیں ثقیل مصالح دار بد ہضم سُدّہ آور اغذیہ سے پرہیز کئے جائیں چہرہ کے لیے لوشن اچھے تو ہیں مگر بہتر موثر حسن پرور پوست حسب رائے ایک نامی طبیب سنگترہ سیب یہی، انگور کا استعمال چہرہ پر نہیں بلکہ معدہ میں درکار ہے (اور جنہیں یہ فواکہ ہمیشہ میسر ہیں ان سرد پہاڑی اقوام کے بشروں پر دیکھیے کیا بہار ہے گلفامی لقب کے سزاوار ہے) دوسرے الفاظ میں میووں کی غذا معدہ میں تندرستی صحت وری خوش رنگی پوست کو پہونچاتی ہے۔

"سادہ غذا کی عادت رکھی جائے"

Adopt a Simple Diet

سادہ اصلی غذا کے جانب طبعی میلان پیدا کیا جائے جیسے کہ آپ ملیک سے محترز رہتے ہو ویسے ثقیل مصالح دار حار مرکب اغذیہ سے بچے رہئے

اس لیے کہ ایسی غذائیں یکساں تباہ کن ہوا کرتی ہیں ہر کھانے میں اچھی طرح پکی ہوئی سخت روٹی مستعمل رہے جو کہ تمام قسم کے کیکس پیسٹریس سے بدرجہا بہتر بلکہ ان پر سبقت لے جائے گی جس طرح کہ انتخاب اغذیہ ضرور ہے اسی طرح کھانے کا طریقہ وشعور ہے ہر ایک نوالہ مکمل چباتے ہوئے آہستہ کھائیے (اگر تم بگڑم صفم صفا نہ کیجیے) اس طریق سے آپ زیادہ نہ کھا سکو گے۔ اور جس قدر کھایا ہے اس سے زیادہ بخوبی تقویت حاصل کر سکو گے۔ نیز کثیر الغذائی کے بار سے اپنے نظام جسمی کو بچا رکھ سکو گے جو کہ ضعف پیدا کر کے امراض کے لیے آمادہ بنا دیتا ہے۔

"سویرے بیدار ہونا"

Early rising

اگر آپ تر و تازہ اور جوان رہنا چاہیں سویرے بیدار ہوا چاہیے بیرونقی بدرنگی اور ناپائیدار مصنوعی مستعار حسن جو کہ سچے اصلی حسن کا سا دکھائی دے ان عیوب کے اخفا کرتے ہیں گیاس لائیٹ بڑی موثر ہے گیاس لائیٹ کسی ہونہار لڑکی کے لیے اس سے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی جتنا کہ پودے کیلیئے ہر دبیکار ہے، اس لیے جلد سو جائیے اور پو پھٹتے ہی بیدار ہو جائیے۔ بڑی رات تک جگنا شب میں دیر تک نہ سونا فیاشنے بل عیاشی واوباشی بدرونقی۔

ضعف اعصابی اور قبل از وقت زوال عمری پیدا کیئے دیتی کوئی ایک شب بند دم گھٹنے والی ہوا میں کسی ایک کمرہ میں گزارنا دوسرا سبب حسن وصحت کے بگاڑ کا ہے دھوپ ایک طرح سے اصلی حسن بخش ہے سویرے کی چہل قدمی قبل از چاشت رخسار میں اصلی رنگت لاتی ہے اور سادہ خوش گوار غذا کے لیے بھوک تیز کئے دیتی نیک چلن خوش اسلوبی جو کہ حسن وخوبی کا ایک جزو ہے ہلکی ورزش جسمانی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز تیراکی ایک اعلیٰ ورزش سے ہے جو کہ نقل و حرکت میں سہولت حسن وخوبی پیدا کیا چاہیں صبح شام گہری سانس لینی عادت کرتی وسیع و فراخ سینہ کر کے عجیب وغریب طرح سے گردن و سینہ کے بدنما گڑھے بھرے جاتی۔

Poetry-

Early to bed and early to rise.
makes a man healthy wealthy—
and wise —— ۔ ہاں اسلام میں صبح گجر کی بیداری اور علی العموم تازہ آب سرد سے نہانا دھونا وضو نیا نا نماز فجر کیلئے لازمی ہے۔

"بعض ممنوعات"

Things to avoid

چند ایسی چیزیں جو کہ خوبصورتی پیدا کرنے والوں کے لیے مضر ہیں، بطور خاص ان کو روکنے کی ضرورت ہے، چند منکرات (Cosmetics) اس بارے میں مفید ثابت ہوں گے (چند نہ) آپ پیٹینٹ ادویہ کی دھرمار نہ کیجئے جو آپ کے دانت و ہاضمہ تباہ کردیں گے بلا کسی فایدے کے۔ کسی جسمی حصہ پر تنگ بند نہ لگا رکھیئے یہ خلاف فطرت اور خلاف عمل آلات بدن و خلاف صحت ہے جس سے گردش خون میں رکاوٹ ہوتی مخل روانی سانس ہوتے آلات شکمی کو اُن کے مسکن سے سرکا دیتے اور طرح طرح کے درد و آلام پیدا کئے دیتے۔ بیوٹی ڈاکٹروں پر التفات و عنایات نہ فرمایئے ان کے طریقوں سے بوئے دغا بازی و فریب آتی ہے ان سے آپ کو فایدہ کی توقع مشکل ہے مگر نقصانات کبیر تو یقیناً ہیں۔

اپنے بشرہ ڈیل ڈول میں اصولی طور پر تبدیل پیدا کرنے کی سعی نہ کیجئے گا۔ فطرت جو کہ ایک قسم کی رنگت و ساخت بہ لحاظ تناسب قائم کردی ہے اس کو بہر صورت ہر خطرہ و افتاد سے سنبھالا چاہیئے انتظام قدرت میں دخل دہی حقیقت میں برائی کو رفع کرنے کے عوض بڑھاتی ہے۔ بُری راتوں کے کھانوں میں حرص نکیا چاہیئے یعنے دیکھکر نہ کھایئں، پارک بکلس، سرکہ، اسٹیر گراس اس قسم کی جسم رہنے والی

شدہ آور غذائیں اکثر کر کے استعمال نہ کریں۔ شیرنی و میٹھے کھانے کچھ کچھ کھایا کیجئے۔ زیادہ نہ کھائیں ﴿والدم﴾

سیروں کھاتے ہیں مزعفر با مزا کہتے ہیں میٹھا نبی ﷺ کو پیارا تھا

اسی طرح سے سنت پر عمل نہ ہو جائیں یہ بات مدِّ نظر ہے کہ مصنوعی بنوٹ عمارت روپیہ کے تہ میں ہے چونکہ پہلوان خود انکاری کا عادی رہا چاہیئے تاکہ اس کے مچھلیں (گوشت کا حصہ) اعلیٰ درجہ پر تیاری پیدا کرے اسی طرح سے خواہش مند اصلی جسمانی تیاری کے بعد گمراہ کرنے والی خواہشات سے انکار اختیار کرے اور اپنے جذبات دلی ہوا و ہوس نفسانی پر بہ سختی قابو رکھے تاکہ تمام آلات بدن یکساں کام کر سکیں اور سارا نظام جسمی اندرونی روحی حرکات کے ساتھ ایک مکمل آواز دہ آلہ کے موافق بن جائے۔

ظفر آدمی اسکو نہ جانئے گا جو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکی

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہے

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔

اپنے دل پر قابو رکھنے کی اہمیت

Importance of Self control

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی   جس نے اسے سنبھال لیا بس سنبھل گیا

حتیٰ کہ قابو خیالات پر تک حاوی رہے جن لوگوں کے قلوب میں عام

کے خیالات تک گزر نہیں سکتے ولیوں کو عربی محاورہ میں اتقیٰ کہتے ہیں (ان

اکرمکم عند اللہ اتقکم) گناہ کا خطرہ تک دل میں نہ لینے دیا جائے اسلیے

کہ چہرہ بہ حیثیت ایک موم کی تختی کے ہے جس پر فی الوقت یا اس بعد سارے

خیالات جو مافی الضمیر متمکن ہوں عالم دنیا پڑھنے کے لیے علانیہ رویہ میں تحریر

ہوتے ہیں بالآخر حسن کی تخلیق بلاخوشی خرمی کے ممکن نہیں اور خوشی جبکہ عبث

تلاش کی جائے ہوائے نفسانی میں از خود پیدا ہوا کرتی۔ ولیوں میں جو کہ

دوسروں کو خوش کرنے دلی سعی کرتے۔ قوی ترین دلی تائید حسن کے لیے

خالص بے غرض زندگی ہے جس میں انتہا درجہ ایثار اور رغبت دوسروں کے

حاجت و سلامتی ملحوظ رکھنے باسانی پیدا کی گئی ہو خود غرضی کا مریض ایک صورت

ہے اعلیٰ درجہ کی نعنیں جبکہ مہر انگیز خبر گیری دوسروں کی کیجائے۔ چمکیلا ملائم

شفاف سادہ چہرہ کو کئے ہوئے بہشتی نور سے منور کر دیتی۔

"مسلمان اگر انگریزی اٹی کیٹ" کے خلاف کوئی حرکت

کریں تو ذی فہم یوروپین سے زیادہ مسلمانوں ہی کے انگشت نما بنتے ہیں حالانکہ

یہ ان کا مذہب وطریقہ نہیں جس کی پابندی ان پر لازم ہو بہ مقابل اس کے اسلامی رسم وآئین عادات اخلاق وآداب مجلس سے بے خبر بے عمل رہنا اور خلاف رواج اسلام حرکت کرنی ہر فرد مسلمان کے لیے کس درجہ نازیبا جو جہالت و بے علمی پر دلالت کرتا ہے یعنے اپنے اٹی کیٹ سے بے خبر اور غیر مذاہب کے آداب مجلس کے متلاشی ماشاء اللہ کیا پیاری مسلمانی آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند۔ ہر ہوشمند کا رجحان اپنے سے اعلیٰ ترکی طرف ہوا کرتا ہے۔ تمامی تواریخ اور متقدمین کے حالات سے یہ ظاہر و ثابت ہے کہ اسلام و شرع شریف سے غیر مذاہب والوں نے قوانین آئین سلطنت اور تہذیب اختیار کی اور آج تک جس قدر تحققین ہوئی اور ہو رہی ہیں وہ سب بفضلہ اسلام میں کما حقہ پائی جا رہی ہیں پس سمجھنا چاہیئے کہ دیگر اقوام نے اسلام کی خوشہ چینی سے تہذیبی دنیا میں قدم بڑھایا۔ اختراعات، ایجادات مصنوعات علوم فنون سیکھا سکھایا۔

"نئی روشنی پر روشنی برعکس نہند نام زنگی کافور"

یہ بات مسلمہ مانی ہوئی ہے کہ مطلع انوار مشرق ہے (لفظ سے خود معنی مستخرج ظاہر ہیں) جہاں سے آفتاب و مہتاب کی روزانہ برآمدگاہ ہے اور

شعراِ انسانی سینہ یعنے دل وضمیر کو جدت خیالات کا مطلع جانے و ٹھہرائے ہوئے ہیں جو بالکل درست ہے۔ ؎ ناسخ

میرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا
طلوعِ صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا ؎ زیب النسا بیگم

سراسر مطلع حسن است دیوانے کہ من دارم
سحر گاہ شکر خوابم زدہ گرمے خورشید است
کہ دارد یر سرش احساں چو احسانے کہ من دارم

حدیث قدسی لو لاک لما خلقت الافلاک (قصیدہ کا شعر)

وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نور ہا پیدا فلک در حب او ساکت زمین در عشقِ او شیدا

اور بہ طفیل جس کے نور کے اجرام فلکی چمک رہے ہیں وہ لامع النور خوش قسمتی سے کرۂ ارض کو زینت بخشتے ہیں اس لیے ابتدا سے کرہ زمین یہ علم ہونے پر کہ وہ فیضان برکت کا نور الٰہی زمین ہی پر مبعوث اور خاک ہی کو عزتِ رونق بخشی سرفراز فرمائے گا۔ فرط خوشی سے از خود رفتہ ہو گئی اور اس لاقیمت قدر افزائی سے عاجز خاک انتہائی انبساط کی وجہ خالق کے شکریہ سجدہ میں جھک گئی خمیدہ ہو گئی یعنے گول بن گئی پس تفاخراً حامداً و مصلیاً

دنیا مست ناز خراماں ہو کر وجدانہ حالت میں آپ سے آپ گھوم رہی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ مقامات مقدسہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ بیت المقدس

وغیرہ کرۂ زمین کے قریب قریب وسط اور اس حصۂ اقلیم بزرگترین میں خدا نے واقع فرمایا جس کا نام ایشیا ہے۔ الحمد للہ یہ حصہ مشرق ہی میں قایم ہے اور یہیں پر انبیا و رسل مبعوث ہوئے اور انھیں مقامات سے تبلیغ احکام الٰہی فرمائی گئی۔ کتب سماوی ادیان ربانی کا مطلع یہی رہا ہر ہدایت کی روشنی کی کرنیں اسی مقام سے پھیلیں پس اصولاً اثباتاً نئی روشنی کا تعلق شرقیوں سے ہے نہ کہ جیسا غلط العام خیال کیا جا رہا ہے غربیوں سے جو آجکل نئی روشنی مغربی سمجھتے ہیں یہ کیسے ممکن ہاں یوں کہہ لیں علوم مشرقی و مغربی تو مضایقہ نہیں مغرب تو ایسا مقام ہے جہاں سب روشنیٔں مستغرق مشرق سے جا جا کر وہاں ڈوب جاتیں وہاں تو ظلمات سی تاریکی ہے۔ آفتاب جہاں تاب پردہ نشین معشوق جیسے دل بال کے پردوں میں در پردہ ہمیشہ رہتا احیاناً ابر کے جھروکے سے ذری جھلک بتلائی۔ لوگوں کو مارے خوشی کے صبح عید نظر آئی۔ مدرسے وغیرہ بند ہر شخص کی زبان سے "واٹ اے فائن مارننگ" *What a*

fine morning دے سنائی جس تاریکی کی تلافی میں مجبوراً ۲۴ ساعت بجلی جلائی جاتی۔ اگر ایشیا میں اسطرح جلائیں تو اس شعر کے مصداق بن جائیں ؎

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد   زود بینی کش بہ شب روغن نباشد در چراغ

اگر ہر شب شب قدر بودے   شب قدر بے قدر بودے

اس نعمت کی ہند میں کیا قدر۔ مثل سایل پھیری کے فقیر کے آفتاب روز چکر لگائے جاتا اس طرف کوئی نظر تک نہیں اٹھاتا) بلکہ مغرب کو یہیں کی روشنی منور کرتی۔ یہاں سے آفتاب گئے تک ان کی صبح نہیں ہوتی۔ آفتاب مہتاب، رقومات، زر جواہرات، مشاہرات، معدنیات، فلزات، نباتات فواکہات، حیوانات، عندالضرورت انسانات، ادویات شرط ولایتی تعلیمات بغرض ترقی درجات میں لکھا پونڈس کا سرفہ رقومات، اعزاز، مراتب، حکومت علوم فنون ریلوے کارپوریشن کپاس اجناس وغیرہ وہاں سب کے سب مشرقی فیض ہیں۔

مغربی ہلال

قاعدہ ہے نئی روشنی وہی جو بعد میں ایجاد ہوا ایسے بھی اسلام سب سماوی کتب و ادیان کے بعد ہے اور اس کے بعد جو دعوی کریں غلط۔ اس لیے کہ

رسالت ختم شد، خدا نے ایک ایسا زبردست زرق برق نور پھیلا کر سارا منظر عالم مکمل طور پر منور کر دیا۔ لہٰذا اب ایسے ولیوں کی ترکی تمام شدہ وہ نیر اعظم سیارہ جو زوال و غروب سے ہے معرّا اقالیم قلوب کی ظلمت ضلالت ہدایت کی روشنی سے فرما دیا مجلا اور کدورت سے مبرّا ہے

توحید کا ڈنکہ عالم میں بجوا دیا کملی والے نے حق لا الٰہ الا اللہ منوا دیا کملی والے نے

ولہ

جو فلسفیوں سے حل نہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا

وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں

اک روز جھلکنے والی تھی دنیا کے کل درباروں میں

وہ جنس نہیں ہے ایماں کی لے آئیں دکانِ فلسفہ سے

ڈھونڈے سے ملیگی عاقل کو قرآن کے چند سپاروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ نور نہ ہو سیاروں میں یہ شور نہ ہو گلزاروں میں

ولہ

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

مولوی انور علی شاہ صاحب بہ مقام مکہ مسجد وعظ میں بیان کئے کہ

توحید فلسفہ سے ثابت ہو بھی تو قابل وثوق نہیں (از مولف) حسب قول مولانا۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

البتہ ایک روز خورشید مغرب سے نکلنے والا ہے۔ ڈوبنے کا اثر اسطرف کے دیکھئے۔ دنیا بھی فنا تب ہی ہوگی، حشر بپا قیامت قایم ہوجائے گی۔ بجز اس ایک جلوہ جاناں کے سارے لےنور بیکار ریٹائرڈ خدمت سے سبکدوش علٰحدہ ہوجائیں گے۔ میرا صغیر لڑکا مسمی محمد رحیم الدین، ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کی شب میں لیٹے ہوئے آسمان کی جانب معاینہ کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ ابا جان یہ چاند تو ٹوٹا ہے۔ اس معصوم کا اس طرح بے ساختہ کلام پر لطف رہا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قرص پورا نہیں نصف ہے۔ غرض مغربی ہلال شکستہ نصف ادھورا چاند اپنا طریق ترک کرکے جبکہ باتباع خورشید خاور چالو ہو لیتا یعنی مشرق سے برآمد ہونا شروع کئے دیتا۔ تب کہیں چودہ روز کی ریاضت و مسافت کے بعد بدر کامل بنکر سارا جہان منور کرنے کی صفت پیدا کرلیتا ہے

مشتاق بدر سے ہیں زیادہ ہلال کے دنیا میں قدرداں نہیں صاحب کمال کے

مگر یہ خیال پیش نظر رہے اس میں یہ صفت نورانیت اسی حد تک قائم رہتی جب تک آفتاب کے جلوہ کا والہ و شیدا اس کے روبرو دید میں دیدہ ملائے مد مقابل بنا رہتا ہے

الفت کا جب مزا ہے کہ دونوں ہوں بیقرار دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

ذرا رخ بدلا دید سے منہ پھیرا بے نور ہو جاتا جس طرح کہ دنکو دیکھنے میں آتا۔

(ع) سعدی۔ کہ از مہر پرتو بود ماہ را۔ Reflection

اسی واسطے قمر شروع سے شبانہ روز چوبیس گھنٹے امیدوار جلوہ دیدار دیوانہ وار منتظرانہ بہ حیثیت سودیانہ کعبہ مقصود کا مثل پروانہ طواف کرتا رہا۔ چونکہ ایک مرتبہ معجزۂ شق القمر کے وقت حضور اقدس نبوی کی پیشی میں باریابی کا موقع ملا تھا پس اسی چسکے پر بقول مولاناؒ۔

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش باز جوید روزگار وصل خویش

غالبؔ

تو نہ ملتا ہے تو مت مل پیارے آستانے کی زیارت ہی سہی

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے بے نیازی تری عادت ہی سہی

اس روضۂ منور کی دید سے محظوظ ہو کر حالت وجد میں رقصاں گھومتے چکر لگائے جاتا اور مولانا رومی نے اپنے مرشد حضرت شمس تبریزؒ کے لیے جو فرمایا

عجب نہیں کہ وہ اشعار پڑھے جاتا ہے

مذاق عاشقی دارم پئے دیدار می گردم ۔ نہ من بیہودہ گرد روضہ دلدار می گردم

روش مستانہ میدارم ولے ہوشیار می گردم ۔ شراب شوق مینوشم بگرد یار می گردم

آجتک بھی موسیٰ و عیسیٰ کو ہے ۔ دلدادہ دستگیر آپ کے دین متین کی آرزو

مثنوی

درمیان دورۂ احمد برار ۔ غوطہ دہ اے موسیٰ خود را در بہار

در گزشت از رحمت اینجا رویت است ۔ گفت یارب اینچہ دور رحمت است

مسلمہ پیغمبروں کو تو یہ آرزو اور بعض بوالہوس کو معاذ اللہ ہمسری کا
دعوی تو کیا مجال مگر اس کی کوشش جس کا لازمی نتیجہ وہی جیسے دن کا چاند
رہا سہا نور ایمان بھی غائب ۔ اس لیے کہ بھٹک گئے جیسے معلم الملکوت باوجود
علم کے گمراہ ہوگیا۔ چراغ کے روبرو آئینہ رہتے تک خود چمکتا بلکہ دوسرا اس کے
پرتو سے دمکتا ۔ روبرو سے ہٹا آئینہ پن ضیا آنہم رفت واین ہم رفت ہے
مثل آئینہ ہے احباب کی دنیا داری ۔ اسطرف دیکھو تو سب کچھ ہے ادہر کچھ بھی نہیں
بالآخر اس بحث کے متعلق میں خدائی فیصلہ سنائے دیتا ہوں۔

وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات والنور ولا الظل
ولا الحرور۔ نابینا بینا کے برابر نہیں اور تاریکی روشنی کے برابر نہیں اور سایہ

دھوپ کے برابر نہیں اندھیرے میں اندھیر ہے۔ اُجالے میں ہر چیز کی سیر ہے
الحاصل جو مسلمان اسلام کے آداب ترک کر کے دوسروں کے مقلد ہوں ان کی
مثال ایسی ہے جیسا کہ ہندوستان میں عشرہ شریف ہولی دیوالی دسہرے
میں جہلا باوجود اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے ارذل مخلوق بنتے ہیں جیسے
شیر، ریچھ، لنگور، مردہ وغیرہ یعنے اعلیٰ سے ادنیٰ کے طرف ترقی معکوس کرتے
ہیں ویسا ہی ایسے مقلدوں کا حال ہے حالانکہ وحوش وطیور، درند، چرند
چوپایہ وغیرہ کو انسانی عقل نے اپنے رام مطیع و منقاد بنا کر بازی گر وغیرہ
ان سے آدمیانہ عاقلانہ سمجھ کے کام لے رہے ہیں (فیض)

نہیں تھمتی خدایا کشتی عمر — تلاشی ناخدا ہے اور میں ہوں

"ہر فعل و قوائے جسمانی و دماغی"

کا عروج و کمال زمانۂ شباب سے زوال عمر تک ہے پھر یکے بعد
دیگرے احساسات ولذائذ وغیرہ ہم میں انحطاط پیدا ہو کر اگر زندگی کفاف
کرے تو ارذلِ عمر کو جو درجۂ معذوریت ہے۔ پہونچتے ہیں جس بارے میں
ہمارے سردار دو عالم صلعم اور صحابۂ کبار نے ویسی عمر کو نہ پہونچنے دعا فرمائی
اللّٰھم انی اعوذبک من ارذل العمر اور ترسٹھ سال میں رحلت ہوئی

رسول اللہ صلعم اور اکثر صحابہ کی۔ نص قرآن ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئًا ایسی عمر میں دوا، احتیاط، نگرانی مثل بچوں کے کرنی ہے، ایسے زمانہ میں۔ میلان طبع بچوں کے طرف رہتا اور طفلانہ حرکات کیا کرتے حدت دماغی سلب ہو کر پرانے قصے وحکایات یاد رہ جاتے اس لیے اکثر بچے بوڑھوں کو گھیرے رہتے لیت الشباب عاید کاش جوانی لوٹتی وھو لا یعود اور وہ نہیں لوٹتی ؎

رضا شباب جو کھویا گیا ہے پیری میں ۔۔۔ اسکو ڈھونڈتے پھرتے ہیں سر جھکائے ہوئے
حالت نہ مجھ سے پوچھئے شیب و شباب کی ۔۔۔ دو کروٹیں تھیں عالم غفلت کے خواب کی

انسان کیسا ہی فاضل ہو، خطاب جہالت سے بری نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ بہت ساری باتیں ایسی ہوں گی جس کا اس کو علم تک نہیں پس ان امور میں وہ جاہل متصور ہو گا۔ ہمہ دانی پر اسی واسطے بندہ کو مغرور نہ ہوا چاہیے اور درجہ طالب علمی سے نہ نکلا چاہیے۔ (شعر)

خدائے راست مسلم بزرگواری وعلم ۔۔۔ کہ جرم بیند و ناں برقرار می دارد
صائب
فروتنی است دلیل کمال اے صائب ۔۔۔ کہ چوں سوار بمنزل رسد پیادہ شود
فیض
شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ۔۔۔ یہ وہ شئے ہے نہیں خدا کے پاس

انسان کو حد سے متجاوز نہ ہوا چاہیے۔ ایاز قدرِ خود بشناس اس کے معنی ہیں سپاس کا دالحکیم ان یکون نبیا لفظ حکیم صفت مشبہ اسم صفات الٰہی ہے اس لیے کہ یہ صفت دوامی ہے عارضی نہیں اس کا اطلاق اس شخص کی ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لیے وابستہ ہے جو کسی طرح اس سے علیحدہ ہو نہیں سکتا۔ پس فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمتہ۔

نماز (صلوات) کے حرکات سکنات سے اعلیٰ درجہ کی جسمانی ورزش ہے تمامی مذاہب کے طریق پرستش کا اجماع دنیا بھر کی ورزشیں مشمول ہر جوڑ (مفصل) ہر ایک عضو متحرک رہ کر جملہ مفاصل و عضلات و رباط وغیرہ درست حالت میں رہتے صحت جسمانی ٹھیک ہر آلہ اپنا کام بخوبی انجام دیتا غذا اچھی طرح تحلیل ہوتی۔ سیانڈو کی جسمانی ورزش و حرکات نماز کی خوشہ چینی ہے جو کہ مصلیوں کو ضمناً حاصل ہے۔ اکثر **تراویح** کے بیس رکعت پڑھے بعد معدہ کی گرانی وغیرہ سب رفع ہو کر طبیعت چاق ہو جاتی۔ غرض اسلامی کل ارکان میں کئی مصلحتیں ہیں خدا سمجھ عطا فرمائے۔ ہم خرما و ہم ثواب ہے اس لیے اکثر نمازیوں کی صحت جسمانی وغیرہ خاصی حالت میں پائی جاتی بہ نسبت دوسروں کے جسم بھی کچھ تیلا رہتا۔ اور مفاصل بہ سہولت متحرک رہتے گویا

پیاسیو موومنٹ خود بخود ہوئے جاتی (passive movement)
نظام العمل نماز اس قدر بہتر و مناسب طریق پر قایم کیا گیا ہے کہ بیان نہیں
کیا جا سکتا۔ قیام و رکوع۔ سجدہ و قاعدہ اس طرح باقاعدہ مبنی کیا ہوا ہے کہ
بجز اس صورت کے کوئی اور آسن ایسا نہیں جس سے تمامی جوڑ بدن کے حرکت
کر سکیں نہ کسی اور شکل سے رات بھر عبادت ممکن چونکہ نماز کسی حالت میں حضر سفر
مرض جنگ و جدال خشکی دریا بہ موجودگی ہوش و حواس کسی صورت سے نہیں چھوٹ
سکتی بہ باعث مرض درد یا تکلیف جبکہ کسی جوڑ کی حرکت محدود یا غیر متحرک
ہو جاتی اور معینہ کسی ایک حرکت نماز کو مجبوراً بدل کر آرام دہ حالت میں نشست
وغیرہ ہوتی اس وقت تھوڑے عرصہ میں یعنے پوری التحیات بھی نہیں ہو لے
پاتی کہ بے چینی تکلیف کی ستاتی تب اس مجوزہ اسلامی انتظام کی قدر ہوتی دیکھو
اللہ والے اس طرف کا چسکار کھنے والے تمام رات قیام اللیل عبادت میں
گزارتے اور ماہ صیام مبارک میں حفاظ و نیز بندگان خدا شبینہ میں بحالت
قیام و قاعدہ سحر کر دیتے کسی قسم کی تکلیف یا درد انھیں نہیں ہوتا یہ خلاف
اس کے رات بھر کوئی اور وضع سے کھڑے یا بیٹھے تو رہیے صبح اکڑ جاتے۔ عبادت
الٰہی مطابق شرع محمدی میں صحت وری و آسانی بندوں کی مالک نے ملحوظ

رکھی ہے وضو و نماز کے طفیل سے بہت سارے گناہ و امراض سے مصئون اور تازہ دم ریفرش رہتے ہیں اس لیے کھلے اعضاء منافذ جنھیں نجس و متعدی و زہریلے مادّے لگتے اور جن راہوں سے موذی جراثیم امراض گھستے وہ پاک پانی سے ۲-۳ مرتبے دھلتے۔

"صوم"

روزہ سال بھر کی جسمی زکواۃ اصلاح جسد اعتدال بدنی اخلاط مادہ بلغمی تحلیل آلات ہضم کو آسائش نفس کو معاصم سے گریز تخریب اخلاق و تہذیب بلکہ جسد و جان منشی اشیاء سے پرہیز قوائے حیوانی و شہوانی کا تنقیحہ تصورات ذہنی و خیالات دلی کا تذکیہ دورۃ الدمویہ کا تصفیہ۔ جہاد اکبر یعنے نفس امارہ سے مجاہدہ کے لیے قوت ضبط و عادت پرہیز کے خوگیر بننے کی مشق و تدبیر جہاد اصغر میں بہ وقت جنگ دیر تک باستقلال گرسنہ تشنہ رہنے کی تجویز مذہبی اخلاقی سیاسی طبی منسوبے مشمول نتیجتہً جملہ عملی فوائد حصول عناصر اربعہ بقدر ضرورت موزوں تکالیف امراض سے مامون ترک لذات دنیوی سے اولیاء اللہ کے نفس کشی کا پاس اور واما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھویٰ فان الجنت ھی الماویٰ کی دولت کا اثاث مفلوک

کی فاقہ کشی کا اپنی بھوک پیاس میں قیاس تاکہ تعمیل حکم پرورگار و ہمدردی کا پیدا ہوا احساس۔ (ڈاکٹر پی۔ بی وائرس۔ ایم۔ ڈی۔ ایم آر۔ سی۔ پی) لندن کا مڈیکل گزٹ میں لکھا ہے کہ اولاً دو یا تین روز کے روزہ سے مریض ذیابیطس کے قارورہ میں شکر غیب ہوجاتی ہے۔ ایسے وقت ہلکی پرہیزی غذا دیجیا کر بعد چند روز کے نشاستہ ترکاری یا میٹھا کھلا کر بکلر قارورہ کا امتحان کیا جائے اس ترکیب سے شکر کا پیشاب میں آنا موقوف ہوجائے گا لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسك روزہ دار کی منھ کی باس مشک کی بو سے بہتر ہے خدا کے پاس۔ جامی رح

نکہت روزہ زلب روزہ دار — بہ بود از نافہ مشک تتار

عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ تتزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ھبت الریح تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یارب جعل لنا من عبادك ازواجا تقر بھم اعیننا وتقر اعینھم بنا (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

اور ماہ صیام کے آغاز ہوتے ہی پہلی تاریخ عرش کے نیچے سے ایک

ایسی خوش گوار و فرحت بخش ہوا بہشتی درخت کے پتوں سے حور العین پر گزرتی جس سے وہ حد درجہ محظوظ و مسرور متاثر ہوئی جا کر بارگاہ تعالیٰ میں عرض رسا ہوتیں کہ یا اللہ یہ کیا بات ہے جس سے ہمارے غنچۂ دل شگفتہ ہوئے جا رہے ہیں حکم باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ ماہ مبارک رمضان ہے جس میں ہم نے اپنے حبیب کی امت پر روزہ فرض کر ڈالا اور وہی صائمین کے منہ کی بو ہے جو تمہیں مدہوش کئے دے رہی ہے تب حور العین اپنی دلی تمنا کا اظہار کرتیں کہ خدایا ہمیں ویسے بندوں کی زوجہ بنا تاکہ ہم ان سے وہ ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اگرچہ متشرع سنت نبویہ پر عمل مسلمان تازہ وضو و مسواک سے منھ پاک و صاف رکھتا ہے تاہم خلوہ کی وجہ بمقابل اکل و شرب کی ترو تازگی کے ایک نوع کی بو ضرور پیدا ہوتی اس بو کے متعلق قلیل العقل ضعیف البنیان انسان کے دل میں یہ وسوسہ گزرتا ہوگا کہ ایسی بدبو جو اس جہاں میں بندہ گندہ قبول نہیں کر سکتا اس مقدس و طاہر مقام بہشت میں ویسی پاک و ستھری حور کے کیسے پسند خاطر و مقبول ہوتی ہوگی۔ کیا حور بے دین صفت حیا بانی طبیعت جیسی خصلت تو نہیں۔ خدائی رموز ہر کسی پر کس طرح منکشف ہو سکیں الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔ البتہ اللہ نے جس کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے

علم الانسان ما لم یعلم اللہ برتر نے اپنی عقل سے ایک شمہ حضرت انسان کو عطا فرمایا جس کی تکمیل میں سمجھتا ہوں ابتدائے آفرینش سے قیامت تک شاید ہو سکے مگر اس شمہ عقل کے روز پر ساری قدرت کا حساب بے باق کرنے کا عزم بالجزم "این خیال است و محال است و جنوں" ہوئے جاتا ہے

داماں نگہ تنگ گلِ حسن تو بسیار گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

نظایر پیش کرنے پر قاضی القضاۃ — عدالت العالیہ میں فیصلہ جات سنگین مقدمات تسلیم کر لیے جاتے ہیں پس اس بارے میں ہم بھی ایک معقول چشم دید تجربہ ظاہر نظیر پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ عمدہ میوے انگور، انجیر انار، جام اور پیاری بو کے پھول گلاب، موتیا چنبیلی وغیرہ ان درختوں کی جڑوں میں سڑھا گندہ پھولا کیڑے پڑا مردہ حیوان و فضلۂ انسان وغیرہ جو نہ دیکھا جا سکتا ہو سونگھنا تو درکنار دیا جاتا مگر اس کا خلاصہ کس قدر بہتر و خوشتر بار آور ہوتا کہ پھول ناک سے اور میوہ منہ سے نہیں چھوٹ سکتا کیا یہ عجیب عجاب نہیں۔ اس بدبو ویرے منظر کا مصلح کون ہے۔

امونیہ۔ نوشادر منجملہ اور ذرائع کے فضلات انسانی و شتر وغیرہ کے مینگنیوں سے بھی تیار ہوتا ہے اس کے کارخانوں میں دیکھنے سے

پہلے درجہ میں نہایت ناگوار بو پھیلے ہوئے پائی جاتی۔ آخر درجہ میں تمام کو بد بو
ندارد ترکیب عملی سے مصفا خالص جزر اخراج پاجاتا ہے کسی لوکوموٹیو انجن
کو ملاحظہ کیجئے اس میں کس قدر گرد کچرا کثافت پائیے گا اور انجن میں کام
کرنے والے کس درجہ میلے کچیلے غلیظ دکھلائی دیں گے مگر اس سے نتیجہ و عمل
کس حد تک پیارا و پسند ہے جو کہ پاسنجروں کے دلوں سے پوچھا چاہئے اور
کیسے قیمتی کام اس واسطہ سے نکلتے ہیں۔

قدرتی صفائی ماء جاری۔ شہروں قصبوں آبادیوں و جنگلات سے
ندی نالوں میں غلاظت فضلے اقسام کے مادے شامل ہوئے جاتے چند
میل تک پانی رواں رہنے سے ازخود صفائی حاصل ہو لیتی۔

(خیال رکھیئے اسی لیے ماء جاری کے نسبت فقہہ و شرع نے طاہر ہونیکا
حکم دیا ہے) روانی کے درمیان دھوپ و ہوا سے متعفن سمی ہوائی جراثیمی
اجزاء ناکارہ ہو کر اڑ جاتے ہیں سنگین ثقیل معدنی مادے تہ نشین رہجاتے
ہوائی جراثیم (aerobic bacteria) آبی روئیدگیں
جیسے کنجال وناس (aquatic plants) صفائی میں حصہ
لیتے تازہ آکسیجن پانی میں چھوڑتے جاتے ہلکے اشیاء سطح آب پر تیرتے ہوئے

موجوں کے تھپیڑوں سے کناروں پر بکھر جاتے کثیر المقدار مادہ حیوانی یا غذائی پانی کے جانور یا کیڑے نگل جاتے بعض لطیف نمکیات کثیر المقدار پانی میں حل ہوئے جاتے اور مقامات مرتفع کے ریتیلے پٹوں میں فلٹریشن کے ذریعہ پانی بچر و چھنکر لباس کثافت بدل کر حلۂ طہارت و لطافت پہنکر برآمد ہوتا دیکھئے زمین ہی پر قدرت نے صفائی کر دکھائی دنیا کے متعفن گندلی ہوائیں صعود و نزول خروج و شمول سے منتشر ہو کر چونکہ ہوائی کرہ (۴۵) میل تک بلندی گھیرے ہوئے ہے صفائی حاصل کر لیتے۔ یہاں دنیا کی حد تک قدرتی انتظامات یوں ہوئے جا رہے ہیں بس ایسا ہی سمجھ لو چونکہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے النسبت اطاعت میں حق عبودیت عبد لئے جو ادا کی ہو بعطائے جود خالقیت بہ طفیل اسی قدرت کے مبدل یا حسن حیثیت ہونے سے حور کا دل بھی یکبارگی للچاتا ہو عجب کیا ہے۔ مشک بھی کار یان ہے اور منھ سے بھی کار یان نکلتا ہے اس لیے خالق نے دوسرے بو کی تمثیل نہ فرمائی بلکہ مشک ہی سے یاد فرمایا وہ حیوان سے اور یہ انسان سے خارج شدہ مادہ ہے۔

"اصلی مشک"

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس موقوعہ ہیال ضلع بنگلور میں مشک کی

ماہیت کے متعلق استفسار کرنے پر ذریعہ تحریر واقع ۷ ، ۸ مارچ ۱۹۲۸ء بعد تحقیق یہ جواب ملا کہ مشک ایک خشک ریزش ہرن کے ناف کے جلدی غدودی تھیلیوں کی ہے جو کہ بالخصوص کوہ ہمالیہ کے قرب وجوار تبت تاتیرین اور نیپال۔ بھوٹان وختن وچین وغیرہ کے ہرنوں کے ناف میں پائی جاتی ہے۔

مشک کی بو ایک مادہ سے ہے جو کہ ماسکن کہلاتا ہے تجزیہ کیمیائی سے اس میں کاربن ۱۰ حصے اور ہیڈروجن ۳۰ حصے آکسیجن ایک حصہ پایا گیا کیٹون ایک بے رنگ گاڑھا روغن بھی ہے جس کے ابلنے کا درجہ ۱۴۲ ڈگری تحت ۲۔ ملیمیٹر یم پر لسٹیر ہے۔ پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے اور الکحل میں سہولت سے آکسیم جسکا ملٹنگ پوائینٹ ۴۶ ۰ ڈگری ہے۔ سیمی کاربازول جس کا (ملٹنگ پائنٹ) یم۔پی ۱۳۴ ۰ ڈگری۔

مصنوعی مشک ٹرینی ٹرومیاٹرشیری بیوٹائیل ٹاؤین اور اس کے جیسے اور مشک بلی ایک قسم کی بلی ہوتی ہے اس کے وسط پنجرے میں ایک کھونٹا جما دیا جاتا ہے جس پر حسب عادت فطری اپنا جسم رگڑا کرتی ہے چند دنوں میں اس کھونٹے پر ایک سیاہ کثافت جمپٹ جاتی ہے جس کو عوام کھرچ کر مشک کی سی بو سونگھتے اس میں دوائی تاثیر و فوائد ویسے نہیں ہوتے

ونیز مشک بھینڈی کے تخم چابنے سے مشک کی سی بو منھ میں آتی ہے (مصنف) جبکہ حیوانی جلدی ریزش میں قدرت نے اس قدر کارآمد قیمتی مادہ ودیعت فرمایا ہے تو انسانی روحانی شئے میں کیا کچھ نہ ہوگا مذہبیاً عقیدتاً تذکیہ نفوس وروح بہ طفیل ورد قرآنی درود خوانی وظائف یاد الٰہی وغیرہ روزہ کے فضائل بے انتہا ہیں (رواہ البیھقی) مگر چند خصوصیات روزہ اس طرح کی انوکھی ہیں جو کہ صوم کو دیگر عبادات پر مفتخر وممتاز اور طاعات سے مستثنیٰ کئے ہے۔

(۱) ساری عبادات سے صفت عبدیت مظہر صرف روزہ ہی میں شان معبودیت مضمر (۲) اجرہ محفوظ عند ملیک مقتدر روزہ کی دولت ثواب ایسے زبردست مستحکم بنک خزانہ میں محفوظ ہے کہ بروز قیامت وقت ذرہ ذرہ حساب حشر پیش عدالت رب العلا حقوق العباد کی ڈگری کی تعمیل میں مثل دیگر عبادات کے روزہ کی نشاندہی منجانب مستغیث اگر کی جائے اور ملزم سے بہ صورت یاس بحالت سراسمگی وافلاس الصوم لی وانا اجزا بہ کے دفعہ کا حوالہ بن نہ آرے تو بھی قاضی الحاجات کافی المہمات بقول حسبی اللہ نعم الوکیل کے منجانب ملزم دفعہ مذکورۂ بالا کا حوالہ دے کر فیصلہ صادر فرمائیگا۔

گہ حکم ہوا" جایداد نشاندہی ناقابل تعمیل ڈگری بلکہ سند موجب برات مقدمہ و مرافعہ علیہ کی رہائی مدعی کا عذر ناقابل سماعت مدعی علیہ کی التجا قبول۔

غرض روزہ خدا کا، خدا بندے کا ہو جائے گا۔ فریادی صورت دیکھتا منھ تکتارہ جائے گا اور بندہ انشاء اللہ بہشت میں پہونچ جائے گا اس وقت روزہ کی رفاقت کی سچائی کا مزا پائے گا۔ (دستگیر)

حشر کا روز نفسی نفسی ہے — عدل پر وہ جناب باری ہے
کر کے فریاد حق تعالیٰ سے — بندے اپنے حقوق لیویںگے
کوئی چھینے نماز کوئی زکواۃ — کوئی حج لیگا اور کوئی خیرات
عمل نیک چھینیں سب حقدار — بنے مفلس غریب روز شمار
نوبت آئیگی روزہ کی جس دم — تب کہیگا یہ خالق اکرم
روزہ میرے لیے تھا اسکا نہیں — اپنے حق میں نہ لے سکیں گے یقیں

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف حسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ۔

(متفق علیہ) ہر نیکی کے صلہ کا پیمانہ ظاہر فرمایا اور عجب نہیں مخلوقین کے وساطت سے نوازش فرمائی جائے مگر روزہ کی جزا قیاس کے مقیاس خیال کے مکیال میں نہیں سماتے نظر آتی چونکہ ارشاد ہے میں خود اس کا بدلا دوں گا جیسے اس کی شان ویسے اس کی دین۔ معلوم ہوتا ہے رحمت کا دریا انڈیلدیگا مگر جب ویسی بے نیاز بارگاہ میں روزہ پیش کرنے حاضری کا موقع دیا گیا ہے تو پیش کنندہ کا اعلیٰ حوصلہ ہونا لازمی روزہ بھی اسی نذر کے قابل ہو ے

دستگیر حزیں کو اے سولے　　روزہ ہوئے عطا فقیروں کا

آنکھ اور کان اور زبان و دل　　رہے ہر عضو روزہ میں شامل

اس پر دیدار کا وعدہ سب پر طرہ۔

حدیث شریف ہے کہ ماہِ صیام کے جس نے پورے روزے رکھا اور اس کے بعد ماہ شوال کے (٦) روزے رکھا تو گویا وہ پورا سال روزہ دار رہا۔ اس کے متعلق یہی خیال آتا ہوگا کہ یہ عنایت و فضل ایزدی ہے اس میں شک نہیں مگر یہ حسابی معاملہ ہے اس طرح سے حل ہوتا ہے یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ اس ماہ کی عظمت ایسی ہے کہ رب العالمین مومنین کو ہر نیکی کا عوض دہ چند عطا فرماتا ہے۔

خالق ہمارا دیکھئے ہے کس قدر رحیم　　　دس گونا ایک نیکی کا دیتا ثواب ہے

حدیث ہے پس بروئے حساب ایک ماہ کے دس ماہ ہوئے اور چھ
یوم کے ۶۰ یوم یعنے دو ماہ جملہ ۱۲ ماہ ہوتے ہیں یا ۳۶ × ۱۰ مضروب فی عشرہ
جس کا حاصل (۳۶۰) ہوتا ہے جو کہ اسلامی سال کے ایام کی تعداد ہے بناءً
علیہ سال بھر روزے رہنے کا اجر ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز یہ بھی حدیث
ہے کہ نوم الصائم عبادۃ۔ (نیند روزہ دار کی عبادت ہے) وسکوتہ تسبیح
(خاموشی اسکی تسبیح ہے ودعائہ مستجاب (اور دعا اس کی قبول) ہر نفل کو
فرض کا ثواب اور ہر فرض کو ستر فرض کا اجر ہے۔ جبکہ دنیا میں اس کریم کا
کرم ہے۔ اتنا تو آخرت میں اس کے فضل کو کیا پوچھنا شرط عبدیت ہے
اس کے حکم کی تعمیل کرنا عجز و انکساری وزاری سے گناہوں کی معافی مانگنا
اس طرح سے دریائے رحمت کو جوش میں لانا۔ اس بارے میں کیا خوب
فرماتے ہیں مولانا ؎

تا نگرید ابر کے خندد چمن　　　تا نگرید طفل کے جوشد لبن

طفل یکروزہ ہمی داند طریق　　　کہ بگریم تا رسد دایہ شفیق

تو نمی دانی کہ دایہ دائگاں　　　کم دہد بے گریہ شیر رائگاں

گفت فلیبکو گیثرا گوش دار | تا بریز دستیر فضل کردگار
گریہ ابر است وسوز آفتاب | استن دنیا ہمیں دورشتہ یاب
سوز مہر و گریۂ ابر جہاں | چوں ہمیں دارد جہاں خوش دہاں
آفتاب عقل را در سوز دار | چشم را چوں ابر اشک افروز دار
اقرضو اللہ قرض دہ زیں برگ تن | تا بروید در عوض در دل چمن
قرض دہ کم کن ازیں لقمہ تنت | تا نماید وجہ لا عین رات

یہ خود پروردگار کی رحمت کاملہ کی بین دلیل ہے کہ اسلامی متبرک شہور و تقاریب مثلاً عیدین حج وغیرہ بہ لحاظ ماہ ہلالی ہر فصل میں پھرتے آیا کرتے تاکہ اس کے مسلمان بندوں پر یکساں موسمی سختی و تکلیف نہ ہو بلکہ سرد و گرم روزگار کی چاشنی کا لطف حاصل ہو بخلاف اور ادیان کے کہ مقررہ موسم پر ہوا کرتے۔

اخبار وکیل امرتسری نمبر ۱۲۔ ۱۲ شہر رجب ۱۳۳۱ھ یوم چہار شنبہ م ۱۸ جون ۱۹۱۳ء جلد ۱۹ رجسٹر نمبر (۲۵ ل) بعنوان دین الفطرت جرمن نکتہ نگاہ سے اسلام کے واجبات و فرائض حفظ صحت۔ جرمنی کے مشہور علمی رسالہ "دی ہالیف" میں نامور جرمن فاضل اور مستشرق علامہ جوالیم دی لولف نے اسلام کے واجبات

وفرائض حفظ صحت پر ایک نہایت قابل قدر مضمون لکھا ہے جس کی ذیل میں وہ تحریر کرتا ہے کہ دین اسلام کے اصول وعقاید اور قواعد کو اگر بہ نظر غایر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کے مانند ظاہر ہو جاتی ہے کہ موجودہ مسلمان ان کی پابندی سے کوسوں دور ہیں اور اگر مسلمانوں میں کوئی ایسی اولوالعزم روح پردۂ غیب سے شہود میں آئے جو ان کو از سر نو اسلام کے اصل اور صحیح مرکز پر لے آئے تو اس میں کلام نہیں کہ ان کی قوت کا طرۂ افتخار آسمان تک جا پہونچے اور سیاسی اعتبار سے نہ سہی۔ اخلاقی اجتماعی اور عملی پہلو سے وہ دنیا کی بساط پر ایک نہایت اہم مہرہ بن سکتے ہیں۔ مجھے اس وقت اسلام کی سیاسی اہمیت سے سروکار نہیں اور نہ میں اس کی دینی عظمت وجلالت کی مدح سرائی کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں صرف اس کے ایک خاص پہلو پر بحث کرنا چاہتا ہوں جس پر اس وقت تک شاید کسی یوروپین نے غور نہیں کیا۔ یہ پہلو ان احکام وقوانین سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن کریم نے حفظان صحت وتندرستی کے متعلق اپنے ماننے والو پر فرض کیے ہیں۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ روئے زمین کی تمام کتب سماوی میں قرآن کریم کو اس لحاظ سے خاص امتیاز حاصل ہے

اگر ہم ان شاندار مگر سادہ واجبات وفرائض حفظان صحت پر نظر کریں جو قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہیں اور پھر اس امر پر غور کریں کہ ان کی پابندی کرنے والوں کو جنت الفردوس کے مستحق قرار دینے میں اس کی کیا حکمت ہے تو ہم پر روشن ہو جائے گا کہ اگر یہ صحیفہ آسمانی اور کلامِ ربانی ساکنانِ ایشیا کو نہ ملتا تو ایشیاء کا سا وبا آفرین خطۂ زمین یوروپ کے حق میں اور بھی بلاخیز ہو گیا ہوتا۔ اسلام نے صفائی پاکیزگی اور پاک بازی کی صاف صریح ہدایات نافذ کر کے جراثیم ہلاکت کو مہلک صدمہ پہنچا دیا ہے غسل اور وضو کے واجبات نہایت دور اندیشی اور مصلحت پر مبنی ہیں غسل میں تمام جسم اور وضو میں ان اعضاء کا پاک وصاف کرنا ضروری ہے جو عام کاروبار یا چلنے پھرنے میں ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ منہ کو صاف کرنا دانتوں کو مسواک کرنا اور ناک کے اندرون گرد وغبار وغیرہ کو دور کرنا یہ تمام حفظ صحت کے لوازم ہیں اور ان واجبات کی بڑی شرط آب رواں کا استعمال ہے۔ جو فی الواقع جراثیم کے وجود سے پاک ہوتا ہے بعض امور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقلد نظر آتے ہیں۔ انھوں نے لحم خنزیر میں "ٹرکینین" کا مرض صدفی جانوروں کے اندر امراض ہیضہ و ٹائی فس بخار کا

خطرہ دریافت کر لیا تھا۔ حیوانات کو ذبح کرنے کا جو طریقہ شارع اسلام نے تلقین کیا ہے وہ ایشیا کے لیے بہت ضروری اور اہم ہے جس کی گرمی اور حدت جانوروں کے خون میں مواد فاسد پیدا کرتی اور ہزار ہا ایسی بیماریوں کا باعث ہوتی ہے جو نسل انسانی کے لیے سم قاتل کا اثر رکھتی ہے ایسے بیمار جانوروں کے گوشت کا استعمال انسان کے جسم میں ان امراض کے جراثیم پیدا کر دیتا ہے اسی لیے ذبح کرنے کے عمل میں جانور کے خون کا کثرت سے خارج ہونا لازمی ہے۔

غسل و وضو سے صفائی اور پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور حفظ صحت کی ان دو شرطوں کے بعد تیسری اہم اور قابل قدر شرط ورزش جسمانی کی ہے یہ شرط نہایت آسانی کے ساتھ ادائے نماز سے پوری ہوتی ہے۔

نماز میں قیام و رکوع و قعود و سجود کے حرکات اعلیٰ حکمت اور تدبیر پر مبنی ہیں۔ اگر اہل یوروپ میں اسلامی نماز کا رواج ہوتا تو انہیں جسمانی ورزش کے لیے نئی نئی ورزشی حرکتیں ایجاد نہ کرنی پڑتیں۔ ایشیا کے گرم ملک میں انسانی جسم کے اندر چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور سجدہ میں دونوں ہاتھوں اور دیگر اعضاء کا ایک خاص کشش کے ساتھ پھیلانا اور سمیٹنا

نامناسب فربہی کے مضرتوں کو دور کر دیتا ہے۔ حضرت مولانا شرف الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ مسئلہ فقہ نامہ حق میں منظوم فرماتے ہیں ؎

"سجدہ آرید درمیاں دو کف　　　شکم از ران دور و دست از دف

اسلام میں تعداد ازدواج کی اجازت قوم کو کمی نسل کے ناقابل تلافی نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک بے نظیر اصول ہے جس کی ہمیں تہ دل سے قدر کرنی چاہیے یہ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر بہ وقت ضرورت اس کی پیروی کی جائے تو اس سے سلسلۂ تناسل میں خلل انداز ہونے والے امراض پیدا ہونے نہیں پاتے۔ آپ ایشیا میں عمر رسیدہ دوشیزہ لڑکیاں بہت کم پائیں گے جو زیادہ عمر تک شادی نہ ہونے کے سبب ہسٹریا کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہوں"

منشیات و مسکرات کو حرام قرار دینا اسلام کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کے بار گراں سے انسان کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا اور ہم مدعیانِ تہذیب و تمدن یعنی اقوام یورپ کو اس بارہ میں مسلمانوں پر حسد کرنا لازم ہے حیات مستعار کو ایک بے حقیقت شے سمجھنا اور جان کی مطلق پروا نہ کرنا جس کے ساتھ ایک قادر مطلق ہستی کا پختہ اعتقاد بھی شامل ہے اور

مزید برآں حفظ صحت کے قدرتی فطرتی اصول قوانین جن میں انسانی فکر و تدبیر کو کچھ بھی دخل نہ ہو یہ تمام باتیں جسم انسانی کی تمام طاقتوں اور قوتوں کو مدت دراز تک صحیح و سالم اور مضبوط و مستحکم رکھنے کے لیے نہایت موثق اور یقینی وسایل ہیں۔

بااں ہمہ اگر ایشیا بعض خصایص میں ہم پر بہ مراتب فوقیت رکھنے کے باوجود اکثر امور میں ہم اہل یوروپ سے بہت پس ماندہ ہیں تو اس کے خاص وجوہ ہیں منجملہ ان کے ایک امر مختلف قوموں کا باہمی اختلاط بھی ہے جن میں سے اکثر اسلام کے ساتھ موہوم سا تعلق رکھتی ہیں اور ایک یہ وجہ بھی ہے کہ خالص عربی الصل مسلمانوں کی سوسایٹی میں دوسری قوموں کی عورتوں کا عقد نکاح کے ذریعہ سے داخل ہو جانا ان کی ہئیت اجتماعیہ کے فساد کا موجب ہوا ہے اور یہ قانون قدرت ہے کہ کامل چیز وہی جو خالص بھی ہو (مصنف) یہ امر پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے کفُو یعنے خاندان میں ازدواج کا طریقہ عرب کس درجہ بہتر و خوبتر ہے علاوہ خالص خون بلاخلط ملط کے فریقین کو کسی امر کی دریافت کرنی نہیں ہوتی بہرحال اسلامی تعلیمات کی برتری فضیلت اور منزلت اظہر من الشمس ہے۔ بالخصوص اختلاط اجناس

واقوام کے لحاظ سے اس کے اصول اور بھی قابل قدر لایق تحسین ہیں" اس موقع پر یہ سوال قدرتاً دل میں پیدا ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں نے اسلام کی پیروی ترک کردی ہے۔ تعلیمات قرآنی کی جانب سے روگرداں ہوگئے ہیں۔ سچا اسلام عملی صورت میں آج کل کہیں بھی موجود نہیں ہے اور اسکی بگڑی ہوئی ہئیت لئے اپنے پیروں کو تنزل اور جہالت وضلالت کے عمیق غار میں ڈھکیل دیا ہے تو آخر ان کا انجام کیا ہوگا ہمارے نزدیک اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی ہونا چاہئے کہ اگر اسلام نہ ہوتا تو ان قوموں کا جواب مسلمان کہلاتے ہیں کیا حشر ہو سکتا تھا۔ اور انھی قوموں پر کیا منحصر ہے ہمیں خود اپنے نسبت یہ سوال کرنا چاہئے کہ اگر اسلامی تہذیب دنیا میں جلوہ فگن نہ ہوتی تو ہماری کیا کیفیت ہوتی؟ آئین احسان مندی کے رو سے ہم پر واجب ہے کہ عربی علوم وفنون لئے ہمارے علوم وفنون پر جو حیرت انگیز اثر ڈالا ہے اس کو فراموش نہ کریں اگر عربوں نے فلسفہ ارسطو کا اپنی زبان میں ترجمہ نہ کیا ہوتا اور عربوں کی معرکۃ الآرا تالیفات وتصنیفات لاطینی زبان میں ترجمہ ہوکر ہم تک نہ آئی ہوتیں تو ہمیں اس فلسفہ کی اصل یونانی کتابوں کے حصول سے بہت مدت پیشتر ہی اس کا

علم کیونکر ہو سکتا چند سو سال قبل ہی کا زمانہ لیجئے یورپ کے تشنہ گان علوم کا چشمہ شیریں اندلس کے عربی اسلامی دار العلوم تھے اور سچ پوچھو تو آج بھی جبکہ اسلام رو بتنزل ہے ہم اسلام کے سیاسی علوم سے بہت کچھ اخذ کر سکتے ہیں ایک جرمن فاضل کی طرف سے اسلام کی خوبیوں کا یہ اعتراف اس بات پر شاہد عادل ہے کہ اسلام کے سادہ مگر پر حکمت اصول و آئین میں ایک کشش موجود ہے جو اور کسی مذہب کو میسر نہیں ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور اگر اس اصول کو مدنظر رکھ کر دین اسلام کے اصلی جوہر کو ہم موجودہ مسلمانوں کی عام حالت میں تلاش کرنا چاہیں تو ایک نکتہ رس دماغ فوراً پکار اٹھے گا کہ یا تو اسلام میں کوئی خوبی موجود نہیں ہے یا یہ مسلمان کہلانے والے لوگ اسلام کے پیرو نہیں ہیں اور ایک زمانہ بلند آہنگی کے ساتھ اس کی تائید کرے گا حقیقت یہ ہے کہ مقتدیان ملت بیضا نہ صرف سیاسی حیثیت سے بلکہ اخلاقی تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بھی روز بروز ذلیل و پست ہوتے جاتے ہیں لیکن یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسلام خوبیوں سے مبرا ہے جن کا اس کو سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیمات قرآنی اور

ارشادات ربانی کو پس پشت ڈال دیا ہے اور وہ صرف برائے نام مسلمان
رہ گئے ہیں لیکن کیا یہ اسلام کا اعجاز نہیں ہے کہ پیروان اسلام کے دنیوی
ومادی جاہ وجلال کے انحطاط کے باوجود اسلام کی صداقت روز بروز نمایاں
ہوتی جاتی ہے اور وہ لوگ بھی جو اسلام کو تہذیب جدید کا ایک زبردست
حریف اور عیسائیت کی راہ میں ایک ناقابل گزر خلیج خیال کرتے ہیں۔
اس کے اعلیٰ اصول و قواعد کا نہایت خلوص نیت اور ذوق وشوق کیساتھ
اعتراف کر رہے ہیں فاضل ممدوح کا یہ خیال واقعی میں واقعیت پر
مبنی ہے کہ اگر مسلمانوں میں ایسی روح پیدا ہو جائے جو ان کی تمام قوتوں
کو اصل مرکز پر لے آئے تو وہ دنیا میں ایک عظیم الشان طاقت بن جائیں
لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں میں اس بات کی صلاحیت نہیں رہی کیونکہ
مسلمان اگر اسلام کے فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا نصب العین بنائیں
اور ان کو پورا کریں تو وہ جسمانی دماغی عقلی اور اخلاقی حیثیت سے
بنی نوع انسان کا قابل فخر نمونہ بن سکتے ہیں۔ کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ
ہمارے ہم قوم اس طرف متوجہ ہو کر ان توقعات کی تکمیل میں ساعی ہونگے
جو اوپر ظاہر کئے گئے ہیں اور اپنے تئیں قولاً و فعلاً سچے مسلمان ثابت کرکے

دنیا کو دکھا دیں گے کہ مردہ قومیں یوں زندہ ہو جاتی ہیں دیکھئے اسی لیے ہمارے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ (مصنف)

حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللّٰہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللّٰہ غفور رحیم

(پ ۶ لا یحب اللّٰہ س مایدہ)

ترجمہ:- حرام کر دیا گیا تم پر مردہ اور خون اور گوشت سور کا اور جس چیز پر نام پکارا جائے اللّٰہ کے سوائے اور دم گھٹ کر اور چوٹ کھا کر اور گر کر سینگ مارنے سے مرا ہوا اور جس کو درندہ نے کھایا ہو مگر ذبح کر لیا جائے تو جائز اور جو ذبح کیا جائے تھان پر یعنے کسی عمارت کی تعظیم وغیرہ کیلئے یا کہ تم آپس میں بانٹ لو پھانسا ڈال کر سب برے کام ہیں تمہارے واسطے آج کے روز نا امید ہوئے کافر لوگ تمہارے دین سے پس تم مت ڈرو ان سے

ڈرو مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا تمھارا دین اور تمام کیا تم پر میری
نعمت اور پسند کیا تمھارے لیے دین اسلام پس جو شخص عاجز ولاچار آجائے
اس پر گناہ نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تبدلات وتغیرات در اجسام حیوانات بعد وفات

Post mortem changes in the animal and Human body

حیوان دراصل مجموعہ ذرات ہے جس کا ہر ذرہ بہ حیثیت فرادی
ایک جاندار مادہ ہے ان ذرات میں فعل تنفس جاری ہے یعنے دم لیتے
ہیں مادہ اغذیہ سے پرورش پاتے ہیں تکثیر وتولید از سرنو پیدا ہوئے
جاتے ہیں یہی وجہ اجسام حیوانی کے پائیداری کی ہے ورنہ فولاد یا پتھر کا
بھی اگر بنا دیا جاتا ٹک نہ سکتا۔ غرض متذکرہ بالا امور کے حرکت وتیزی
کی وجہ یکساں فضلات خارج ہوتے رہتے ہیں جو بواسطہ اس نادر
نظام العمل بدررو یعنے شش گردے وجلد وغیرہ کے جسم حیوانی سے اخراج
پاتے حین حیات حیوانی یہ عمل بگرما گرمی دوا ما جاری جونہی یہ فضلات
ثلس یعنے ذرات سے نکالے گئے فوراً جسم سے خارج کئے گئے پس اس طریق سے

محکمہ حفظان صحت جسمانی اطمینان بخش رہتا ہے مگر جبکہ حیوان مار ڈالا گیا
وہ نظام العمل صفائی جسمانی یا یوں کہیے کہ لونگ سیوریج سسٹم اچانک معطل
ہو رہتا سارے فضلہ خارج کنندہ آلات نکمے ناکارہ بن جاتے اور خون جو
کہ گردش کا ایک بڑا بھاری ذریعہ تھا شرائین و آوردہ میں رواں نہ رہنے
سے ہر جگہ پاک وصاف کر نہیں سکتا۔ اس وقت تک منفرداً تمامی تلس
مرتے نہیں یہ تو ساعتوں بلکہ بعض حالتوں میں ایک یا دو روز تک زندہ رہتے
پس جب تک وے جیتے رہتے اپنے کام میں سرگرم رہکر فضلے اقسام کے
خارج کیے جاتے درحقیقت انہی کے مجتمعہ سمی فضلات سے مسموم ہوئے
تک وے زندہ رہتے تب کہیں وے مرتے بس اس اثناء میں وے
بہ حیثیت طعام انسانی اجسام میں داخل کر لیے جاتے بہ معیت ان فضلہ غلیظ
ناکارہ مادوں کے جن میں وے دم گھٹکر مرے ہیں یعنے مردہ تلس اور انکا
سمی فضلہ جو کہ انھیں تلس کے لیے وبال جان باعث ہلاکت ہوا تھا۔
انسان کے فروئے حلق ہوئے جاتا اس پوسٹ مارٹم عمل کے معلوم ہو جانے
کے بعد شرعی مذہبی ذبیحہ یعنے حلال کرنے کا قیمتی نتیجہ خود بخود برآمد
ہوتا ہے اگرچہ کہ بعض ڈاکٹر حلال ہونے کے بعد بھی ایسا عمل کچھ عرصہ

رہنا ظاہر کرتے مگر سارا خون ایک دم سے نکل جانے سے حرارت غائب
ہو جاتی سردی میں سارا کام ٹھنڈا پڑ جاتا اور قریب قریب سارے فضلات
سمی پہ جاتے اور یہی وجہ ہے کہ مرنے کے بعد چھ ساعت تک جسم میں حرارت
جوارح ہیں ملائمت رہا کرتی ایسے وقت بجلی کا تار یا کسی کیمیائی شئے کی
چھیڑ سے عضلات ہیں انبثاوٹ پیدا ہوتی جس سے عضلاتی بافت کے
حصص اجزائی کا زندہ رہنا ثابت ہوا جاتا دسویں ساعت سے گرمی مفقود ہو کر
سردی پیدا ہوتی عضلات ہیں صلابت مفاصل میں اکڑاہٹ آغاز ہوتی
ایسے وقت بجلی و کمیکل لگانے سے عضلات متحرک نہیں ہو سکتے میوسن مادہ
بنتا اثر شی عمل میں نمود ہوتی یہ حالت بہتر ساعت رہکر ختم ہوتی اس کے
بعد سٹراوٹ گلاوٹ کم و بیش پیدا ہوا کرتی عضلات دوبارہ نرم ہو جاتے
اس وقت عمل بجلی و شئے کیمیاوی غیر موثر رہتا اس لیے ارشاد ربانی
حکم قرآنی ہے کہ حرام گردانا گیا تم پر مردار جس میں خون جیسے کا ویسا
موجود رہتا اور باعث حرارت تبدلات بعد الموت بدبو پیدا ہوتے
اور رہتے دوسری قباحت یہ ہے کہ اکثر مرض سے حیوان مرتا جس کا انکشاف
ہر شخص پر آسان نہیں کہ وہ کس قسم کی بیماری سے مرا۔ لہذا احسن انتظام

شرعی مرغی کے قربانی وعقیقہ کا ذبیحہ عیوب شرعی سے بری ہوا چاہیئے یعنی
بیمار (نقصان دہ) دبلا (ناکارہ) بوڑھا (غیر مفید) کانا لنگڑا (بوجہ نقص
اعضاء چرہ کر تنومند نہیں رہ سکتا مثل صحیح الاعضاء کے) کان کٹا (اکثر
بیماری کا علاج ہے) بالکل کمسن نہ ہوئے (غیر مکمل رہتا ہے)۔
(حدیث مسلم) اور ذبح کرنے کے شروط شرعی میں بھی یہی اصول ملحوظ
جیسے ایک حیوان کے روبرو دوسرے کو نہ پچھاڑیں جس کی وجہ شاک (صدمہ
دماغی) ہو کر اس حیوان میں ضعف قلبی ہو لنے سے گردش خون میں کمی ہو کر
خون جلد زور سے مثل فوارہ نہ بہ سکے گا اور چھری تیز چاہیئے تاکہ ساری
رگیں کٹ جائیں۔ پانی پلانا ضروری ہے جس سے خون کا قوام رقیق ہو کر
چوطرف سے صاف طور پر بہکر آئے۔ ذبیحہ سرد ہوئے تک اس کی کھال
نہ کھینچیں عمل انعکاسی دل و دماغ پر ہو گا جس میں علاوہ طبی فواید کے اخلاقی
ہمدردی بھی شامل ہے ماورا اس کے ہر جگہ جسمی حصص میں خون لطیف و
کثیف کے رگیں دوش بدوش کلہ بکلہ موجود اس لیے بہا ہوا خون کسی طرح سے
بھی خالی از خطر نہیں ہو سکتا یعنے۔ انسانی فضلہ کھانا ہے اس لیے خون
نجس ہے۔ حضرت عطارؒ فرماتے ہیں ؎

ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند　　بعد ازاں میل خوردنِ او کے کند

تیسرے رکاوٹ خون کی وجہ مرداریں زیادہ زہریلے مادے بنتے یعنے عرصہ تک اجتماع سمیت پیدا ہوتا رہتا ہے اور خون اس کے ذریعہ بہت سارے امراض منتقل ہونے کا خدشہ جبکہ بحالت زندگی ایک انسان و یا حیوان کا خون دوسرے انسان یا حیوان کے جزو بدن نہیں ہو سکتا جس کا ذکر ہمنے اس کے قبل بھی کیا ہے تو بعد الموت خطرناک خون سے کیا منفعت حاصل ہو سکے اور جو ادویہ خون سے ڈاکٹری طب میں تیار ہوتیں اس میں خالص خون نہیں بلکہ خون کے بعض اجزاء فولادی وغیرہ جو انسان کے معدہ میں بلا قبض کے عمل کرتی ہوں لیے جاتے ہیں غرض ایک کا خون دوسرے جاندار کے پرورش کی صفت نہیں رکھتا یہ بھی ایک فضل ربانی ہے ورنہ ایک کا خون ایک چاٹ جاتا زبردست کمزور کو نگل جاتا۔

مڈیکلی کمیکلی قتریولاجیکلی خون حیوانی کا استعمال انسان کے لیے عبث بلکہ مضرت دہ ثابت ہے اس پر خوض و فکر کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اندرون انسان ہر جزو اس کا با غیرت قدرت نے بنا رکھا ہے گو عملی طور پر انسان اپنے آپ کو کیسا ہی بے غیرت بنالے دیکھئے ایک کی

پیدا کردہ کمائی دوسرے کا جسم کبھی قبول نہ کرے گا لو فرضنا زبردستی دوسرے
میں ڈال دیا بھی جائے بیکار بلا عمل خارج ہو رہے گا ہے عرفی۔

اقبالِ کرم می گزد ارباب ہمم را　　ہمت نخورد نیشتر لا و نعم را

اور گوشت سور کا۔ حمیت اس حیوان میں نہیں وہی خاصیت
اثر کرنے کا خوف فضلہ کھایا کرتا ہے ثقیل بطی الہضم ہے ایک محض و لاابتی
تعلیم یافتہ مسلمان انجینیر سید صاحب نے اپنا تجربہ ذاتی ظاہر کیا کہ سور کا
گوشت استعمال کئے بعد تمام دن بھوک نہیں لگتی اگرچہ ولایت میں اس
جانور کے منڈے باحتیاط چرائے جاتے ہیں یہاں کے ویسے غلاظت کھاتے
بری حالت میں نہیں پائے جاتے اس کو میں نے مانا مگر وہی کتے کی دم۔
پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی اس کے خواص امراض و جراثیم پیدا کن عمل سے
کیونکر بچ سکے گا جیسے ٹرکینیں اسپائرلس وغیرہ (از کتاب حفظان صحت
پارک کن وڈ) کوپن ہیگن میں سور کے گوشت میں فی صدی۔۳ر۱۵
15.3.p.c. اور برلن میں فی صدی ۵۵ر۱ 1.55 p.c. دقی مادہ
پایا جاتا ہے سڈنی مارٹن کے اکسپریمنٹ سے کمیشن میں ظاہر ہوا اور شاہی
کمیشن منعقدہ (۱۸۹۵ء) جو کہ اس امر کی تحقیقات کے لیے مقرر ہوا تھا۔

اس میں یہ بھی بتلایا کہ دوسرے حیوانات کے گوشت سے اگر باحتیاط
اس قدر متاثرہ حصہ دقی نکال دیا جائے تو لائق استعمال ہوسکیں گے مگر سوّر
کے لحم میں دقی مادے بالعموم ساری بافت میں پھیلنے کی خاصیت رکھنے کی
وجہ سے اگر کٹے ہوئے گوشت میں کہیں ذرا سا بھی اثر پایا جائے۔ سارا
حیوان قطعی ناقابل استعمال ہے اور جس چیز پر نام پکارا جائے اللہ کے
سوائے اس میں دو رمز ہیں ایک تو یہ کہ اسلامی طریقہ سے جو حلال کیا جائے
اس میں ساری شروط مکمل ہوکر صحت بخش ہوگا اور دوسرے طریقوں سے
مارڈالنے میں طبعی امور ترک ہوکر مضرت بخش بنے گا جیسے دم گھٹ کر
مرنا یا خون اندر کے اندر رہکر سمیات فضلات بنے جاتے چوٹ کھاکر
مرنے سے معلوم نہیں کس قسم کی اور کس حصہ جسم کی چوٹ تھی بعض چوٹوں
سے فوری ہلاکت ہوتی خون نہیں بہتا اور بعض سے بدیر سڑ گل کر جسم میں
زہریلے مادوں کی تخلیق کا خطرہ لگا ہوا ہے۔

گر کر مرنا اس کا لازمی نتیجہ چوٹ وصدمہ ہے وہی صورت
متذکرہ بالا کا خدشہ ہے علی ہذا سینگ مارنے سے یا تو شاک جر صدمہ
سے موت ہوتی اگر اس وقت بچ گئے کچھ دنوں زندہ رہے تو سمیت

جذب ہو کر سٹپک پائزننگ سے مرتے جس کو درندہ نے کھایا ہو اس میں کھلے زخم اور حیوانی لعاب کے اثر کا خطرہ اگر فوراً ہی بحالت زندگی حلال کر دیا جا کر اس قدر حصۂ زخم بخوبی کاٹ ڈالیں تو اس طرح مخل صحت نہیں اس لیے ایسا حکم ہوا ہے۔

قانون کے موجد قانون شکن ہو سکتے ہیں چونکہ مخلوق کی جان جو کہ دنیا میں سب سے عزیز ترین شئے ہے اسی لیے جان لینا یعنے ہلاک کر دینا گناہ عظیم یا کبیرہ ہے پس جان کی قربانی جان آفریں خالق کے نام پر موزوں و مناسب واسی کے واسطے مختص ہے دوسرے کسی کا اس میں حق نہیں اور جو ذبح کیا جائے کسی عمارت کی تعظیم میں یہ بھی غیر اسلامی رواج ہے اسمیں ضرور حلال کرنے کا عمل نہ ہوگا چونکہ جان لاقیمت شئے ہے بلا اس کے دنیا ہیچ ہے بے جان عمارت کے لیے جان کی قربانی محض جہالت و گمراہی ہے البتہ انسانی جان جو افضل تر ہے اس کے بچ بچاؤ کے واسطے حیوانی جان کا صدقہ و فدا کیا جانا فی سبیل اللہ جائز ہوگا جس سے فاقہ کش غربا کا ذوقہ ہوگا۔ (سعدیؒ)

الٰے حکم شرع آب خوردن خطاست ‏ ‏ ‏ ‏ وگر خون بہ فتویٰ بریزی رواست

وَمَا اُحِلَّ لَہٗ حُرْمَۃً۔

پھالسہ پھینک کر بانٹ لینا محض حرام اس لیے کہ جوا۔ شرط دینِ محمدی میں قطعاً حرام ہے اس میں شیطانی نفسانی اشتعال جھگڑا فساد ہے اسلام تو اتفاق محبت اتحاد پیدا کرنے کے شعار سکھلاتا ہے نہ کہ اختلاف و نقصان کے اور مالی نقصان جدا ہے بعض جاہل کرہچین پرند کی مندو مروڑ کے مارتے اس طریق سے اولاً گردن کے منکے توٹ کر نخاع دب کر و کچلا جا کر فوری ہلاکت ہوتی جس طرح ہیانگنگ یعنے پھالسی لٹکانے سے سکھ لوگ جھٹکہ مارتے ولایت میں نکیلے ہتوڑے سے کمیلے اسلاٹر ہوز میں چار پائے کے عقبی حصہ سر پہ مارتے ان ہر سہ صورتوں میں راس النخاع مدلا ایلا کیٹا مجروح ہو کر فوری حرکتِ قلب بند ہو کر موت واقع ہوتی اطبار مستند کا قول ہے کہ راس النخاع میں حرکتِ قلب کا مصدر واقع ہے پس اس طرح کی موت میں خون جدھر کا ادھر ہیبار کا رہا جو باعث تولید سمیات ہوئے جاتا۔ امریکہ و جرمنی میں بجلی کے جھٹکے سے موت کی سزا دیتے تو ی کرتِ حرکت قلب بند کئے دیتا اللہ نیا سبحن الموُ منین وجنت الکافرین کے معنی یہ نہ سمجھو کہ مسلمانوں کے لیے عسرت کفار کے لیے یُسرت

دی گئی ایسا نہیں قدرت نے سب کے ساتھ برابر احسان کیا ہے دینداروکفار
جو کوئی محنت کرے ثمرہ دنیا کا حاصل کرلے چونکہ کفار تن پروری تعیش میں بسر
کرتے ہیں بحالت دولت مندی و ذی مرتبتی کہیں تم بھی ان کی تقلید نہ کریں
بلکہ بہ قدر ضرورت جیسے قیدی کو دیتے ہیں انداز سے اپنی ذات کے لیے خرچ
کن فی اللہ نیا کانک غریب او کعابر سبیل کلو واشربوا ولا
تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین ما بقی سے فی سبیل اللہ محتاج بندگان
خدا کی ہمدردی کرو بلا وجہ آپ حظ نفسانی میں نہ پڑو۔ ذرہ ذرہ حساب حشر کا
خیال رکھو فَمَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَّرَہٗ وَمَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ

عطار رحمۃ
نفس را آن بہ کہ در زندان کنی ۔ ہرچہ فرماید خلاف آن کنی

یہی عمل خاصان خدا کا رہا ہے تب تو ۔ مولوی معنوی۔

خاصان خدا خدا نباشند ۔ لیکن ز خدا جدا نباشند

کا مرتبہ ملا ہے اور ایسوں کی پیروی میں بھلا ہے اور یہ مرتبہ عشق
الہی کا صلہ ہے۔ حافظ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سعدی
خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

اندرون از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی

بیان کیا جاتا ہے کہ کوہ حلم و تمکنت اعنی حضرت امام حسنؓ ایک روز

نفیس لباس زیب تن فرمائے ہوئے بہتر گھوڑے پر سوار کہیں تشریف فرما

ہو رہے تھے اثنا ء راہ میں ایک نادار یہودی میلے کچیلے کپڑے پہنے آپ کے

رکاب باسعادت کو بوسہ دیکر کہا کہ حضرت حدیث نبوی کے معنے اسمجھائیے

بحالت موجودہ معاملہ برخلاف واضح ہے آپ نے اس کو جواباً فرمایا کہ دنیا

کا عیش و تمدن اخروی نعمتوں کے بمقابل کوئی چیز نہیں اسلیے اسکے مقابلتاً مرد

مومن کے لیے یہ مقام بمنزلہ قید خانے کے ہے اور دوزخ کا عذاب

معاذاللہ جو کہ بدرجہا دنیوی تکالیف سے بڑھا ہوا ہے کفار کے واسطے

اس قدر تکالیف دنیوی کوئی مناسبت نہیں رکھتی پس دنیا اس کے حق

میں جنت ہے۔ بمصداق سعدیؒ

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت است

مرد عاقل تجربہ کار ایک محفوظ مستحکم پنجرہ بنوا کے اس میں اپنی خوشنما

خوش بیان طوطی یا شیریں مقال بلبل ہزار داستان محفوظ رکھتے ہیں تاکہ

بحری نہ جھپٹے باز شکرہ اڑا نہ لیجا سکے بلی کتا نہ دبوچے صیاد سارق نہ مارلے۔

سرکس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ شیر۔ ببیر۔ شترزہ ہاتھی پر پھلا کے کھلا آزاد لاتے اطراف تیز بجلی بھرے جیسے لوہے کے بھالوں سے گھرے رہتے ذرا رخ بدلا بھالا چبا۔ بیچارہ گھبرائے چوکنا رہتا بعد تماشہ جوں ہی پنجرے کا دروازہ کھولا جاتا ہے یہ خائف درند حیوان از خود فوراً ہی اس اپنے پنجرے میں چھلانگ مار کے کود پڑتا ہے اس کو اپنا مامن جانتا ہے گو بہ ظاہر قید معلوم پڑے مگر۔ اگر خواہی سلامت ہم در آن است حیوان کو اور دیکھنے والے انسان کو سلامتی و حفاظت و اطمینان اسی پنجرے میں معلوم پڑتا ہے۔

پنجرہ میں پنجرہ آزاد قیدی

پس یہ پنجرہ بہ ظاہر غیر ظاہر غیب و ظاہر اعدا کی زد آفات ارضی و سماوی امراض کے حملوں سے قفس عنصری اجسامی و طایر روح کو مصئون رکھے ہے اس کی سلاخیں مسئلہ فقہ سے اس کے زنجیری حلقے حدیث شریف سے بنے ہوئے احکام شرعی کی میخیں جڑی ہوئیں حکم الٰہی کتاب آسمانی قرآنی پر معلق آویزاں داخلی کا راستہ باب الامن کلمہ طیب ہے جس کو حق جل شانہ اپنا حصین فرمایا ہے صحیح حدیث ہے غرض (ع)

"علمِ دین فقہ است تفسیر وحدیث" سے بنا ہوا پنجرہ ہے من دخل امنًا
ومن عمل نجیٰ من کرب الدنیا والفضیحۃ والفتن وعذاب الاٰخرۃ

چونکہ باقاعدہ بڑی سرکار میں اگرچہ عارضی ہے ملازمت کے لیے ضوابط
منضبط ہیں تاکہ زمرۂ ملازمین حسنۂ عمل پیرا رہیں۔ پس ایسے ہی اصلی سب سے
بڑی دوامی حقیقی سرکارِ الٰہی میں شرح وبسط کے ساتھ بالتفصیل احکامات
شرطِ عبودیت نافذ فرمادیے گئے ہیں جس کا نام شرعِ محمدی ہے اور
شرعی خوبیوں کے پنجرے میں برادرانِ اسلام مقید ہیں غرض حکومت
معنوی کا پنجرہ ہے اور آزمائشی امتحان کا ہال لسٹ اگزامنیشن چیمبر یا
سکنیٹر ہے لیکن غور کرو تو یہ قیدخانہ درحقیقت جانی مالی اعزازی حفاظت
خانہ ہے اور برگزیدہ مقبولِ کبریا حضرات انبیاء و اصحاب و اولیاء نے
منہیات سے متنفر بلکہ دنیا کے قیدخانہ میں رہنا بہتر جانا جس کو نحن
نقص علیك احسن القصص سے اللہ پاک نے قرآن شریف میں ذکر
فرمایا۔ اسی کو سعدی صاحب نے گلستان میں درج کیا کہ۔

بلے مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف
صدیق دران حالت چہ گفت قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ الخ

(س یوسف) اور یوں ہی فرمان باری ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان سورہ رحمان۔

حواس خمسہ کے ان آلات میں تو افعال متعلقہ پیدا ہیں مگر دماغ میں جو ان کا احساس وتمیز ہے اس کا معمہ ایک عقدہ لاینحل ہے سعدیؒ

توان در بلاغت بہ سحباں رسید   نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

سمجھ ہی میں نہیں آتی ہے کوئی بات ذوق اس کی   کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

جیسے آلہ حس میں درد یا لطف ولذت ذوق فرحت محسوس ہوتے ہیں اس کو کیا کوئی بتلا سکے بجز اس کے کہ

درد کو درد ناک میں دیکھو   عشق کو سینہ چاک میں دیکھو

جبکہ ایک حس کی رویت ہم سے بن نہیں آتی تو انوار پاک ذات الٰہی کس طرح ان آنکھوں سے دیکھنے کا دعوی رپ س انعام منزل ۲ آیت ۱۰۴) لا تدرکہ الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ اپنے میں درد لے لوتب درد جیسے محسوس ہوتا ہے ویسے ہی اس ذات نامتناہی میں فنا ہو جائیں جیسے ذرات کل میں قطرات، دریا میں محو ہو جائیں یعنے وہی وہ ہو جائیں تب تو "مثنوی"

لا تدرکہ الابصار

تو مباش اصلا کمال این است و بس ۔۔۔۔ رو در و گم شو وصال این است و بس

کا مزہ پائیں سے فیض۔

ہے شراب طہور جس کا نام ۔۔۔۔ ایک ہی بھاؤ جھنگی سستی ہے
فیض اس میکدے میں وحدت کے ۔۔۔۔ میں ہوں اور بیخودی ہے مستی ہے
غلام دستگیر اپنے کو کیوں فانی سمجھتے ہو ۔۔۔۔ فنا کا ہوش بھی تو عاشقوں کی بد سے ملت ہیں

خورشید لکھنوی (ع) "ہو لے خودی بس اتنی کہ اپنے کو سمجھے غیر"

الحاصل حواس خمسہ کے احساسات کا بھید ایک بعید از وہم و قیاس بہت ہی امر دشوار ہے جس کا ادراک خارج از حیطۂ امکان ہے۔

عجزت العقول عن درک کنہہ ۔غالب۔۔

ملنا ترا اگر نہیں آسان تو سہل ہے ۔۔۔۔ دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

ما عرفناک حق معرفتک سردار دو عالم کا مقولہ، اور خالق اکرم فرما چکا کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے کچھ معلومات تمہیں عطا کیگئی ہے

کیا ہوشیار حقیقتوں کو بگاڑا ۔۔۔۔ بنا یا جس کو دیوانہ بنایا

دکھتا ہو ادل تول لینے والا ۔۔۔۔ یگانہ لکھنوی آنکھوں آنکھوں میں تول لینے والا
دلکی آواز گوش دل سے سن کر ۔۔۔۔ کیا ہے کوئی درد مول لینے والا

ومن اراد ان یکتال بالری تعالی بمکیال العقل فقد ضل ضلالاً بعیداً

اکثر بزرگان دین کے نصائح حکمتی اصول پر مبنی اور مذہبی پیرایہ لیے ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ عطار شیخ فریدالدینؒ فرماتے ہیں۔ از پندنامہ ؎

چار خصلت فعل شیطانی بود	داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
عطسۂ مردم چو بگزشت از یکے	باشد آں از فعل شیطاں بے شکے
خون ہبنی نیز از شیطاں بود	آنکہ ظاہر دشمن انساں بود
خامیازہ فعل شیطانیت دقے	اے پسر ایمن مباش از مکر وے
شب مزن جاروب ہرگز خانہ در	خاکروبہ ہم منہ در زیر در

ان امور کو حضرت عطار نے نحس بتلایا ہے چھینک اور ناک چھوٹنے سے انسان پریشان ہو جاتا بدہیئت مخوف منظر بنے جاتا سردی تحریک نزلہ کا پیش خیمہ ہے اور جس کام میں رہے اس کا مخل زینہ ہے لے احتیاطی سے ہو تو دوسروں پر آب دہن و ہبنی کی افشانی مکروہ مانی جاتی اور بعضوں میں چھینک اس شدت سے آتی ہے کہ انجاں بچے چمک جاتے اور بعضے مرتبہ بار پڑھکر فالج دموی (Apoplexy) ہونیکا اندیشہ ہے جس کا لازمی نتیجہ سکتہ ہے جمائی اور قے بھی بری بتلائی گئی ہے

انگڑائی سے خود کی سستی بلکہ اس کا بُرا اثر دوسروں پر موثر ہو کر
(Contagious) یوروپین اٹیکیٹ میں بھی معیوب مانتے ہیں۔
فی نفسہ یہ حرکت موجب کہالت خلاف تہذیب دکھائی دیتی علیٰ ہذا جمائی
کا حال ہے جس سے جما ہوا جبڑا کبھی سرک جاتا درندہ نما متوحش منظر بنجاتا
اور ہولے سے مکھی مچھر اندر کھینچکر گھس جاتا اگر احیاناً جمائی آجائے تو مجبوراً
منھ ہاتھ سے ڈھانپ لیا جائے تاکہ متذکرہ بالا آفات سے نجات و
داماں پائے ؎ مثنوی عطارؒ

آنچناں کز عطسہ و از خامیاز ؎ ایں دہاں گردد بنا خواہ تو باز
جسطرح چھینک اور جمائی سی دہاں ؎ کھلتا ہے بے اختیار اے مہرباں

مگر معشوق کی انگڑائی بھی عاشق کو بھلی معلوم پڑتی ہے۔ چنانچہ
لکھتا ہے ؎

ہالہ ان ہاتھوں کا وہ چاند سی پیاری صورت ؎ ہمنے دیکھا ہے تماشہ تری انگڑائی کا

اور نور جہاں کی انگڑائی پر شہزادہ کہا تھا۔ شعر

آسمانسے دھوپ پڑتی ہو زمیں تپتی ہوئی ؎ کیا مزا دیتی ہے ماہی دام میں پھنستی ہوئی

شاہ نظام رامپوری
انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھا کے ہاتھ ؎ دیکھا جو مجھکو چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

مکان میں شب کے وقت جھاڑو نہ دیئے لکھا ہے اکثر شب کے
وقت بعض جراثیم اور مادہ امراضِ متعدی وغیرہ آفتاب جہانتاب کے
عدم موجودگی دھوپ کی تمازت حدت نہ رہنے سے فعل جاروب سے
تمام گھر میں منتشر ہوں گے۔ اور غفلت میں بچے وبڑے جو سور ہتے یا موجود
ہوں ان کے اجسام میں داخل ہو رہیں گے علاوہ جراثیم کے اور دیگر مادّے
امراض کے ہوا میں شمول رہتے تنفس سے کھینچ لیے جاتے یا از خود ناک
منھ وحلق میں اتر آتے بہ مصداق اس شعر کے۔ ؎

اُٹھے تو درد کے مانند اٹھے پہلو سے — جو آکے بیٹھے تو بیٹھے غبار کی صورت

(حدیث شریف) تنکیس الغبار نمنہ تکون النسمۃ ایک طرف ہو
غبار سے پس بعض اس غبار میں نسمۃ ہے یعنے جاندار۔ اور مکان کے دروازہ
کے نیچے جھاڑو نہ رکھی جائے اس لیے کہ وہ منفذ ہوا ہے تمام کثیف نقصان دہ
مادّے بواسطہ ہوا گھر میں گھس پڑیں گے اور آیندہ روندہ کے دامنگیر ہونگے
دینی مسایل عقلی وسایل علمی دلایل باہمی تطابق میں دست بدست پائے
جاتے ہیں اسلامی نکات وباریکیں جو بواسطہ حضرت سرور عالم صلعم
خدا نے اپنے بندوں کو عطا فرمایا اور انتم خیر امۃ اخرجت للنّاسِ

ارشاد ہے وہ نزاکتیں اور کنز الدقایق ممکن نہیں کہ ہر کم استعداد وغیر

ماہر فن کی سمجھ میں آئیں۔ پس جو بات سمجھ میں نہ آئی اس کو ان کم فہموں

لے بیکار و مذہبی ٹھہرائی۔

حالانکہ قدرت الٰہی نے کوئی شے دنیا میں عبث پیدا نہ فرمائی

پھر احکامات الٰہی و ارشادات رسول نامتناہی کیسے بلا وجہ موجّہ ہوتے

بلکہ ایسوں کا مقولہ ہے مہمل اور قلّت علم وعقل کی دلیل ہے۔ یہ غور طلب

امر ہے جبکہ انسانی صنایع بدایع اختراعات نکات انسان ہی دریافت

کرنے میں قاصر ہے تاوقتیکہ وہ علم حاصل نہ کر لے تو قدرتی معاملات اُن پر

کس طرح منکشف ہوسکیں ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق

لیظھرہٗ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شہیدا ﴿۲۸﴾ محمد رسول اللہ اسلیے

جہد کن تامی توانی اے کیا   در طریق انبیاء و اولیاء

اور یہ آسان نہیں علم نامعقول علم انبیا است ذہن نشین رہے

کہ بچوں کو بری باتوں سے روکنے ان کے بزرگوار خیر خواہانہ طور پر کسی قسم

کی تخویف کے ذریعہ ان امور سے باز رکھنے سعی کرتے پس اسی طرح خیال

کیا چاہیئے کہ ہم اس عقل کل کے نزدیک ان بچوں سے بھی کم عقل ہیں

ایک دم سے وہ علم ہمیں آ نہیں سکتا اس لیے کہیں حرام ہونے کی سختی اور
کسی موقع پر مذہبی دھمکی کسی محل پر فضل وانعام اور جنت کی تحریص و ترغیب
مصلحتاً ظاہر فرمائی جاکر اوامر منہیات کا اظہار فرما دیا گیا ہے غرض شرط عبودیت
عین اطاعت ہے پھر تو حور و قصور سب کچھ ہیں کیا خوب شاعر کہتا ہے ؎

"جنت بھی اک رضائے الٰہی کا نام ہے" ؎ داغ

چاہنا ہم کو تو اس کا چاہیے — وہ اگر چاہے تو پھر کیا چاہیے

دنیاوی معاملات میں جبکہ اقدام قتل و یا دیگر جرائم کے لیے سزائیں
معین ہیں حالانکہ اقدام خودکشی میں اسی کی جان کا خسران ہے دوسرے
کا کیا نقصان ہے تاہم دیکھیے انتظام سیاسی و خیر خواہی کا یہی مفہوم ہے
کہ برے کام مسدود ہوں بنائً علیہ عام طور پر سب کو فائدہ پہونچا لنے
اللہ تعالیٰ نے ایک سہل طریقہ مصداق ؎

خوشتر آں باشد کہ سرّ دلبراں — گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کا پیرایہ اختیار فرمایا ہے۔ لہٰذا شرع محمدی ہی میں دارین کی
بہبودی متصور ہے ؎ سعدیؒ۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا — تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

مسلمانی اگر پوچھو محبت مصطفیٰ کی ہے (قبلہ گاہی) خدا کی عین طاعت ہے جو طاعت ہے مصطفیٰ کی

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کا حکم کلام پاک میں بارہا متعدد

پاروں میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ طفلان بے خبر کے ہاتھ ہتیار۔ بندوق زہر

جلانے والی اشیاء نہیں دے سکتے اس لیے کہ اس سے انھیں واسطہ نہ

ضرورت کہیں نادانستگی کی وجہ وہ ہلاکت میں خود پڑیں نہ دوسروں کو ڈالیں

بے ضرر سادہ کھلونے حوالے کرتے کہ کھیلا کریں ہر فرد بشر اگر اصل حقیقت

سے باخبر کیا جاتا تو حریف و منحرف کیا حتیٰ کہ مدعی بنجاتا کم ظرفی کے باعث

اپنے سے اچھل جاتا اس عجز لاچاری بے بسی مستعار زندگی پر ایسی رعونت

و فرعونیت اگر مختار کیا جاتا کیا کچھ نہ ہوتی نیت ؎

اس بے بسی پہ ذوق یہ انساں کا حال ہے کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

آئینہ قدرت فی الحقیقت

ملقب بہ اشرف المخلوقات از عطائے یزدانی و خلیفۃ اللہ خطاب

سبحانی وجود انسانی مجمع صفات و کمالات معدن کرامات و فیوضات

جامع علوم مسکن فنون نمونہ بہ سبع صفات ربانی بہ مصداق سمیع بصیر کلیم

قدیر عقیل مدرک در زندگانی واقع شدہ

نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے سیانہ پنایاں سزاوار ہے

اور اس نظام کالبد انسانی کی منتظمہ صدر مجلس عالیہ دماغ میں قائم ہے
جہاں بہ صدارتِ روح معزز اراکین سے ہر ایک علحدہ فرادیٰ فرائض پر
متعین ہیں مگر در پردہ باشتراک ہر ایک دوسرے کا ممد و معاون رہتا
اور باہمی رشتہ تعلقات وابستہ کے ذریعہ ایک دوسرے کی کیفیت سے
باخبر رہتے ہیں گویا متحد اللفظ متفق المعنیٰ اسی کے معنیٰ ہیں اور چپ چاپ
خموشی و شائستگی کے ساتھ سرگرم و کارگزار رہا کرتے اس کے تحت راس النخاع
سے عمود پشت کی ساری فصیل اور ہر فقرہ عمود کے برج پر سامنے وار
باقاعدہ نظم جمعیت بارادہ نقل و حرکت موجود اور وہیں سے پس پشت
در پردہ بھبواروں سے خفیہ جاسوس پولیس اخفا رکھے ہوئے مخبری کی
صفت مبسوط ذ ترکیب عمل تخلیق صدا و مکالمۂ انسانی و حیوانی میکیانزم
آف وائس اینڈ آرٹیکولیشن ان ہیومیان بی انگ۔

Mechanism of voice and arti-
culation in human being-

قدرتی آواز انسانی

اس کے لیے عضلات ڈیافروغمہ
و سینہ و شکم کام کرتے ہیں۔
ہوا کا صور اشتش پھونکتا ہے
ہوا حلق کے ساؤنڈ باکس لیرنگس
اوکل کارڈس کے ستاری پردوں و
تیز مثل سیٹی کے کھڑے سوراخ ہیں
سے گزرنے سے ایک آواز نکلتی ہے
اس حد تک ایک صدائے بے معنیٰ
ہے۔ اب اس آواز کو زبان حرکات
ما یحتاج سے تائید کام یعنے حلق و
دانتیں و مسوڑے و کلّے و لبین و ناک کی
نتھنیں دماغی رہبری سے الفاظ
موضوع بنائے دیتیں اور پھر کمی و
زیادتی صدا کیلیے عضلاتِ متعلقہ

مصنوعی آواز راگ مالا

یہاں ہاتھ پیر حرکت دیتے
ہیں لہٰذا اس میں بھتّہ وہ کام دیتا
ہے جس سے ہوا ہارمونیم کے
پردوں میں سے گزر کر آواز سنائی
دیتی ہے۔

جو یہاں تک
صرف آواز ہی آواز ہے۔

جس آواز کو بجانے والے کی
انگلیاں مختلف پردوں پر دوڑ
دوڑا کے من مانے با معنیٰ راگ
بناتے ہیں۔ یہاں کمی و زیادتی
آواز کے لیے انگلیوں کا دباؤ پھیر
کام کیا کرتا ہے۔

مدد دیا کرتے ہیں۔ (مثنوی)

جنبش بادِ نفس کاندر لب است — تابع تصریف جاں وقالب است

معرفت

ہارمونیم۔ پیانو۔ راگ مالا۔ وغیرہ بجانے والا استاد اپنا آپ نقال۔ اپنے سربستہ معمّہ کا اظہار۔ اپنی اندرونی عمل ترکیب صناعی کو اپنی ظاہری کاریگری سے بتلا رہا ہے۔ اپنی موجودہ قدرتی صناعی کا آپ معنوی صانع ہونا جتلا رہا ہے لطفِ خاص یہ کہ اس کے ساتھ خود بھی گا رہا ہے۔ جو جاننے وسن کر پہچاننے والے کے مذاق کو دوبالا کئے جا رہا ہے ٹیلیفون ٹیلیگراف۔ ہارمونیم۔ پیانو۔ فوٹوگراف۔ گرامافون ویاکیوم۔ سیفن۔ سکشن۔ والیولر فنکشن۔ اکسپانشن۔ ریٹراکشن یہ سب کے سب آپ ہی سے تقلید کئے گئے۔ جو ہر لحظہ آپ کے جسد میں چالو ہیں دنیا ومافیہا کے ہر کرہ جات یعنے باد۔ آب۔ خاک۔

(1) Solid (2) Liquid (3) Gas.

اور موالید ثلاثہ جیسے جمادات۔ نباتات۔ حیوانات پر آپکے قابو ہیں۔ بلحاظ وزن متناسبہ کے کسی کرہ پر بہ سہولت کسی پر بہ مشقت

اور کسی پر یہ صنعت قابض و متصرف ہیں۔

ہرکارہ ٹپہ۔ خطوط رساں۔ پوسٹ رمنر چوکھیں۔ اسٹیشنیں آپ میں پائے گئے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ آپ میں موجود سائیکلوپیڈیا (دور تسلسل) بہ مصداق قول مولانا رومیؒ ؎

نہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام   ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

اسام میں ہراں و زماں ساری ہے ؎

تجھ میں میں اور مجھ میں تو۔ تو میں گل اور گل میں بو

انت انا و ہا یا۔ ہو ہو میں بھی تو تو ہی ہے ؎

دنیا بھر کا خزانہ ہر صفت و صنعت کا نمونہ ہر شئے کا خلاصہ آپ ہی لئے اپنے سے یہ سب نکالا ہے۔ دریا سے درمکنوں، معدن سے جواہر نہاں۔ ارغنون۔ گوناگوں آپ ہی نکالے کانٹے چھانٹے تراشے زیور مرصع بنا کے سجے قیمت کئے قدر کئے خریدے کون؟ آپ ہی تو بس غور کیجئے۔ سارا معاملہ آپ سے وابستہ۔ آپ کے لیے بنا رکھا ہے اور آپ ہیں کہ اپنے کو بھول بندۂ اسباب بن بیٹھے ہیں مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

اے زغفلت از سبب تو بیخبر | بندہ اسباب گشتی سربسر
چشم یکبشا و مسبب را نگر | تا شوی فارغ ز اسباب نظر

آدمی چیست برزخ جامع | نورِ حق اندر و بود لامع ؎

یار من با کمال رعنائی | خود تماشا و خود تماشائی

الحاصل آپ سے سب کچھ ہے آپ نہیں تو کچھ نہیں حظ نہیں، سیر نہیں، لطف نہیں، لذت نہیں دنیا نہیں ؎

تو قدر خویش نہ دانی بہا ز تو گیرد | وگرنہ لعل درخشندہ پارۂ سنگ است

بت کو آپ تراشے، بت خانہ آپ ڈھائے کعبہ آپ بنائے سجدہ کو وہاں آئے۔ تحقیر کسی کی۔ کی تعظیم کسی کو دی یہ کون جناب آپ ہی جب ہی تو جناب فیض نے فرمایا ؎

ہدایت ہمسے ہی پیدا ضلالت ہمیہ ہی شیدا | کبھی ہیں رہنما اپنے کبھی ہیں اپنے رہزن ہم
ہوا اے فیض معلوم ایک مدت میں ہمیں یہ تو | جیا کرتے تھے جسکے نام کی دن رات سمرن ہم

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (پارہ ۲۸ سورہ جمعہ) ⑦ قول حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی رح ؎

اے زاہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی | او در من و من در وے چوں بو بگلاب اندر

غسل جنابت واحتلام وحیض وغیرہ حضرت بوحنیفہ امام اعظم سے کسی نے
عرض کیا کہ بعض مخالفین کا یہ خیال ہے کہ حضرت من گھڑت مسئلے ارشاد فرمایا
کرتے ہیں آپ نے یہ جواب دیا کہ اگر میں اپنے سے مسئلے کہتا تو حاجت بشری
بول براز کے بعد غسل کرنے حکم دیتا اور جماع وغیرہ کے بعد صرف صفائی
وطہارتِ ستر عورت کا مشورہ دیتا یہ وہ حضرات ہیں جنکی توصیف سارے
جاننے ماننے والے مذہبی پیشواؤں نے فرمائی ہے سعدیؒ ؎

آں اماما نیکہ کردند اجتہاد رحمتِ حق بر روانِ جملہ باد

انھیں کا طفیل ہے جو پکی پکائی ہانڈی ہمارے ہاتھ لاگی بظاہر تو
ایسا ہی معلوم پڑتا ہے غسل اسلامی میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں قدرتی
بجلی کبھی نہیں دکھتی جبکہ مطلع صاف رہے ابر وباراں کا لوازمہ رعد وبرق
ہے اور مصنوعی کے کرنٹ کو جب کہیں چھوڑدیا چاہتے ہیں اکثر پانی میں اس کا
انتہائی تار اتار دیا جاتا ہے تاکہ بلا مضرت بخشی کے بجلی زمین میں اتر جائے
غرض بجلی کی روانی رفاقت واصلاح پانی سے وابستہ معلوم ہوتی ہے
فعل جماع کے وقت حیوانی بجلی سارے جسم میں حلول وساری رہا کرتی
اعصابی کارخانے کا نمونہ بجلی کی بیاٹریں ہیں اس روانی میں جہاں کہیں

بجلی کا سقم رہ جائے پانی بجھانیسے عجب نہیں کہ صلاح پا جائے اس لیے کہ
فعل جماع عمل اعصابی ہے اور سارا جسم اس حظ میں حصہ لیے ہوئے شامل
ہے جلدی مجاریہ سے پسینہ بکثرت بہتا مسامات فضلہ سے بھر جاتے یہ
بھی صاف ہو جاتے. *Loss of heat from the body.*
زوال۔ زیاں۔ نقصان حرارت کی تلافی معتدل کنکنے پانی سے سارا جسم
ملکر حمام کرنے میں شامپوئمنگ ومساج کے ذریعہ تنقیہ وتصفیہ بدن ہو جاکر
ٹمپریچر جسمانی یونیفارم (یکساں) ہو جاتا اور آب سرد صبح میں نہانیسے
عروق شعریہ جلدیہ سکڑتے حد سے زیادہ حرارت بحد اعتدال ہو رہتی
پس اسی اصول پر موٹر کے انجن ودیگر بجلی کے مشنس میں پانی وقتاً فوقتاً
ڈالا جاتا تاکہ جل نہ جائیں جس طرح یہ حالت نشہ مخمور آدمی کو آب سرد
نہلا دینے سے نشہ غیب ہو جاتی حرارت کم ہو جاتی پس اسی طرح کیف
نشہ مستی شہوت کی فرو ہو جاتی نیز رف تولیہ سے جسم پوچھنے میں گردش خون
بخوبی ہوتی اور عضلاتی کسلمندی رفع مفاصل کی تکان نکل جاتی ایک
نوع کی تازگی فرحت حرارت پیدا ہو جاتی مزاج میں سکون ہو کر نیند آجایا
کرتی اکسائیٹ مینٹ یعنے اشتعال کا انتشار طبعی اصلاح پذیر ہو جاتی غرض

مزاج اعتدال پر آجاتا کثرت حرارت السیا رپ ٹشن وایواپوریشن۔ تجذیب

تصعید تبخیر سے ذریعہ مسامات کافور ہوئے جاتی اسطرح سے طبیعت حیوانیت

سے جانب انسانیت مبدل ہو جاتی جبمیں نخاع و دماغ کی حرارت کا تنقیہ مشمول

چونکہ بوقت انزال زیادہ خون دماغ کو سنبھالنے چلا جاتا اگر نہ جائے تو ضعف

سے حالت بری ہو جائے بر بنیہم ایک نوع کا ضعف مانند سکر کے کیف کے اسوقت

طاری ہو جاتا بعضونکا یہ خیال کہ منی نہایت تقویت بخش اجزائے خون سے بنتی ہے

جو ہر خون ہے اسکے بیدریغ صرفہ سے بچانے حمام کی شرط لگادی گئی ہوگی،

بحالت جوش و اشتعال اکثر حصے جسم کے ریزشات بشری سے جو ملوث ہو جاتے

وے سب غسل سے دھلجاتے اسلیے کہ اسلام میں طہارت اعلیٰ درجہ کی ہے سارا

جسم دھلنا حتیٰ کہ بالونکی جڑوں تک پانی بہنا کوئی حصہ خشک نہ رہنا شرط ہے،

ہمنے قبل ازیں بتلادیا ہے کہ کثرتِ احتلام و جریان (اکسے سیونا کیرل اجی ٹشن)

کا علاج آبِ سرد سر و پشت کی بالش پر بہانا تو لئے و سیون ذریعہ پارچہ مرطوب

رکھنا اسلیے کہ من ماءٍ دافق یخرج من بین الصلب والترائب ہے اسی

اصول پر تپ محرقہ و سرسام و ہذیان میں آب سرد برف ایواپوریٹنگ کوشن

یوڈی کلون واٹر سر پر رکھتے ہیں تاکہ اضافہ مجتمعہ خون گھٹ جائے یعنے چڑھ

سیلان ہوکر وہاں کی حدت کم ہوجاے جبکہ کوئی انجن نہایت گرم ہوجاتا ہے
تو رواں گاڑی روک دیکر آبِ سرد ڈالتے اسٹیم چھوڑ دیتے ایسی اصلاح سے کوئی
خرابی پیدا ہونے نہیں پاتی پس ایسے ہی حیوانی فطری اینڈھن کا مصلح غسل ہے
بچھو ڈنک مارنے کے بعد جبکہ زہر چڑھ جاتا ہے اسوقت آبِ سرد گھڑا بھر کر
سر پر سے انڈیل دینے سے زہر کی جلن جھنکار تکلیف موقوف ایکدم ہی ہوجاتی
طبیعت کا انتشار دور ہوجاتا اعصاب پر مسکن عمل ظاہر ہوتا ہے فعل جماع قوائے
حیوانی سے ہے پس قوائے انسانی کے طرف عود کرانے ایک ایسا اہتمام جس سے
ایک نوع کی تبدیلی جسم میں پیدا ہو ضرور تھا" وہ غسل ہے جس سے ایکطرح
کی حدبندی کیجا کر شغول و دیگر شہوانی تحریکات سے طبیعت کی روک تھام
ہوجاتی ہے (مثنوی مولانا رومی)

جاں سفر رفت و بدن اندر قیام | وقت رجعت زاں سبب گوید سلام
ایں مثل چوں واسطہ است اندر کلام | واسطہ شرط است بہر فہم عام
اندر آتش کے رود بے واسطہ | جز سمندر کو رہید از رابطہ
واسطہ حمام باید مر ترا | تا ز آتش خوش کنی تو طبع را

سوانح ملازمت' کارنامہ" History of Services
Service book

ہر باقاعدہ سرکار میں جملہ ملازمین کی سوانح ملازمت تحریراً منضبط رہا کرتی ہے اور اسکی بناء پر عمل وظیفہ حسن خدمت عطا کیا جاتا ہے اس میں سزا وصلہ نمایاں کام وغیرہ مندرج ہوا کرتے ہیں اور بوقت معذوری صداقت طلبی پیش کرنی ہوتی ہے بدبختی سے اگر اسمیں یہ درج رہے کہ یہ معذوری بوجہ کبر سنی نہیں بلکہ عادات ناشایستہ کا نتیجہ ہے تو اجرائی وظیفہ نہ ہوگا کراماً کاتبین محاسبی وفینانس بے نیل مرام واپس کر دینگے حالانکہ پچپن سالہ عمر کے بعد توسیع وغیرہ ختم ہونے پر قریب ساٹھ سال کے عمر سرکاری اصلی تو اس سے متجاوز میں وظیفہ ملتا ہے جو فی الحقیقت دعاگوئی کا سن وسال رہتا ہے اور بقائے زندگانی کا زمانہ بہت ہی قلیل رہجاتا ہے اس کمتر مدت کیلئے سرکار ابد مدت نے صحتوری ونیک روبگی کے ساتھ زمانہ ملازمت بسر ہونیکی شرط لگا رکھی ہے جس سے صرف کچھ رقمی امداد بصورت انعام یا وظیفہ کی توقع ہے مجازی سرکار میں تو بڑی احتیاط سے پاک وصاف کارنامے وتختہ جات وظیفہ پیش ہو جانا چاہیئے کہیں مشکوک نہ رہے خانہ پری ہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے پائے ذرا ذرا سے شک پر معاملہ کھنڈل متذل ہوئے جاتا اس کے ساتھ افسران بالا واعلیٰ کے دستخطیں توثیقاً رہنا بھی لازمی ہے اور جانچ کے دستخط کرنے افسروںکو

حکم ہے ہر کارنامے میں یہ توضیح مطبوعہ ہے کہ اپنا کارنامہ ہر ملازم صحت کیساتھ
مکمل رکھئے حتیٰ کہ اسکی تصدیق ہر ختم سال فصلی سرکاری بر ماہ آبان کی برادر
میں لکھی ہے ورنہ دوران ملازمت کی تنخواہ کے روانی میں روڑہ اٹکتا ہے
اور نیز یہ بھی بتلاتا ہے کہ بچپن سال فلاں سنہ میں ہو جاتے ہیں غرض اپنی
سرکاری ملازمت کی عمر ہر شخص کے نوک زبان پر رہتی اور نہایت باخیری
واحتیاط کیساتھ ملازمت عارضی الله الله کر کے ختم کیجاتی ہے اور فخر ومباہات
کیساتھ وظیفہ حسن خدمت حاصل کرتے اب خیال کیا چاہئے کہ سن شعور سے
اختتام عمر تک ہمارے حقیقی اعمال ناموںکی کیا حالتیں ہیں بعوض پاک و صاف
رہنے کے بالکل سیاہ بحد شکوک نہ آئیں نمایاں کام ہے جس کے صلہ کا مستحق
گردانے بلکہ ستر کیلئے بیسیوں معاملے بھرے رکھے ہیں اعمال صالحہ وعادات
شائستہ درج کرنے کراما کاتبین کو موقع نہیں دیتے کبھی بھولے سے بھی اپنے
گریباں میں منڈی ڈالکر روزانہ کیا کیا کئے ہیں سوچ لیتے نہ شب کو سوتے وقت
اپنا محاسبہ کرلیا جاتا سارا دفتر عصیاں سے کالا نیکیوں سے معرا اور ہم بے پروا
یر منہم رب العزت کے در کی جبہ سائی وکعبہ کے داخلی کی تمنا نہ پچھلی شب گڑگڑا کے
استغفار کے خواستگار بلکہ عارضی کارنامے کے لیے ڈاکٹر کی خوشامد کہ اٹھائے

واقعات کرتے ہوئے صرف معذوری پیرانہ سالی درج فرمائے اور دوامی اعمال نامے کے واسطے طبیب قلبی سرکار دوعالم کی بارگاہ مقدس میں باریابی وعجز وانکساری کیساتھ عرض پرداز ہونیکا ولولہ تک آس پاس نہیں والئے امت کی دستخط مبارک کیلئے پیش کرنیکے کوئی تدبیریں نہیں آتی نہ کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کاش قدسی کے ہمزباں ہوئے ہوتے اور التماس کرتے ؎

بردرِ فیض تو استادہ بصد عجز ونیاز شامی ورومی وہندی یمنی وحلبی

سیدی امت حبیبی وطبیب قلبی آمدہ پیش تو عاصی پئے درماں طلبی

کے ذریعہ سلام عرض کرکے من نزاد قلبی وجبیت لہ شفاعتی کی تصدیق حاصل کیجاتی (مخمس دستگیر برغزل حضرت جامیؒ)۔

آپ ہم عاصیونکے حامی ہیں روز نحست اور شفاعت کیلئے باندھی کمر اپنی چست

سب گنہگاروں کا آپ ہی سے ہوا کام درست

یا نبی کشتی امت بکف ہمت تست اندریں ورطہ غم صدمہ طوفاں مددے

یا محمد بمن بے سروساماں مددے قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

تـــمـــت

(مطبوعہ اعظم آیم پریس چارمینار)

ضمیمہ مضمون (۲۹۶) صفحہ کے متعلق سطر (۳) میں

(حقیقت حال ہے کے بعد یہ سلسلہ پڑھئے) شب قدر کی علامت ایک یہ بھی بتلائی جاتی ہے کہ اس شب میں کتے نہیں بھونکتے۔ غرض موجودگی سگ رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے بناءً علیہ جس حسید (؟) امراض سمیت سگ نزول کریں تو وہاں رحمت کے فرشتے کیوں آنے چلیں۔

ضمیمہ مضمون متعلق صفحہ (۴۳۸) سطر (۶) بیا یدگریست کے بعد

ان دنوں طبیعتیں فیاشن مستورات ناخن فدک دار تراشتے غرض حیوانیت کی طرف میلان طبع بڑھتے جا رہا ہے منھ زبان آنکھ ناک صاف کرتے و آبدست لیتے وقت زخمی ہونے کا خدشہ ہے۔

ضمیمہ خاتمۃ الکتاب متعلق بہ آخر صفحہ (۶۳۴)

بحمد اللہ تعالیٰ بحسن اتفاق و عقیدت دلی یہ کتاب مبارک اسم ذات الٰہی سے آغاز اور اسم گرامی رسول نامتناہی پر ختم ہوئی یعنے لفظ اللہ سے شروع اور محمدؐ پر ختم ہے۔

یارب تو کریمی و رسول تو کریم   صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

عفا اللہ اِبجدا